عمران سیریز
ہائی وکٹری
مظہر کلیم
ایم اے

عمران سیریز

ہائی وکٹری

مظہر کلیم ایم اے

یوسف برادرز
پاک گیٹ
ملتان

صفدر کے فلیٹ میں اس وقت سوائے عمران کے سیکرٹ سروس کے تمام ممبران موجود تھے۔ صفدر نے ان سب کی باقاعدہ دعوت کی تھی اور اس دعوت کے نتیجے میں وہ سب یہاں اکٹھے ہوئے تھے۔ صفدر نے بجائے کسی ہوٹل میں کھانا کھلانے کے اپنے فلیٹ پر ہی کھانے کا انتظام کیا تھا۔ البتہ کھانے شیرٹن ہوٹل والوں نے یہاں پہنچائے تھے اور وہ سب کھانے سے فارغ ہو کر چائے پینے اور گپ شپ کرنے میں مصروف تھے۔ صفدر نے عمران کے فلیٹ پر فون کیا تھا لیکن وہاں سے سلیمان نے بتایا تھا کہ عمران اپنی اماں بی کو ساتھ لے کر اپنی بہن ثریا کے سسرال گیا ہوا ہے۔ وہاں کوئی فنکشن تھا اور سر عبدالرحمن چونکہ ملک سے باہر تھے اس لئے عمران کو ساتھ جانا پڑا۔ سلیمان کے بقول ان کی واپسی دو تین روز بعد ہونی تھی اس لئے صفدر خاموش ہو گیا تھا۔

"عمران اگر ہوتا تو اس دعوت کا صحیح لطف آتا"...... اچانک چوہان نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن مجبوری ہے کہ وہ دارالحکومت میں موجود نہیں ہے"۔ صفدر نے کہا۔ وہ پہلے ہی سب کو عمران کے بارے میں تفصیل بتا چکا تھا۔

"میں اکثر ایک بات سوچتا ہوں۔ اگر آپ لوگ ناراض نہ ہوں تو میں اپنی سوچ کا اظہار کروں"...... اچانک نعمانی نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔ ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ تم اجازت کیوں مانگ رہے ہو۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بات ہی ایسی ہے کہ شاید آپ لوگوں کو پسند نہ آئے"۔ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بہرحال تم بتاؤ"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نعمانی۔ اگر عمران صاحب کے خلاف کوئی بات ہے تو بہتر ہے کہ مت بتاؤ شاید جولیا اسے برداشت نہ کر سکے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اس کے خلاف کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی"...... جولیا نے بڑے حتمی لہجے میں کہا تو سب ممبران ایک بار پھر ہنس پڑے اور اس بار

جولیا کے چہرے پر ہلکی سی شرماہٹ کے تاثرات ابھر آئے۔

"میرا مطلب ہے کہ عمران"...... جولیا نے کچھ کہنا چاہا لیکن شاید فقرہ اس سے بن نہ آ رہا تھا اس لئے وہ خاموش ہو گئی۔

"تم نے خواہ مخواہ کا سسپنس پیدا کر دیا ہے نعمانی۔ جو کچھ کہنا ہے کھل کر کہو۔ عمران کو ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں اس لئے کچھ چھپانے کی ضرورت نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"میں اکثر سوچتا ہوں کہ جلد ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو سروس سے فارغ کر دیا جائے گا اور ایسا عمران کی وجہ سے ہو گا"...... نعمانی نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"یہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی سب ممبروں کے چہروں پر بھی حیرت تھی۔ حتیٰ کہ تنویر بھی نعمانی کی بات سن کر حیران رہ گیا تھا۔

"تم نے واقعی عجیب بات کر دی ہے۔ کھل کر بات کرو"۔ صفدر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ لوگ گزشتہ سالوں پر نظر دوڑائیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ سوائے تنویر، صفدر، کیپٹن شکیل اور جولیا کے اور کوئی ممبر سیکرٹ سروس کے مشن میں شامل ہی نہیں ہوتا۔ ہم باقی لوگ تو ایک لحاظ سے سیکرٹ سروس سے عملی طور پر فارغ ہو چکے ہیں اور دوسری بات یہ کہ اپنے آپ کو مصروف رکھنے اور شاید اپنی تنخواہوں کا جواز بنانے

کے لئے ہم نے فور سٹارز کا سلسلہ قائم کر رکھا ہے اور شاید چیف نے بھی اس لئے اجازت دے دی ہے کہ اس نے ہمارا لحاظ کیا ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ہم سب ایک لحاظ سے سیکرٹ سروس سے نہ صرف فارغ ہو چکے ہیں بلکہ مفت کی اور بیکار کی تنخواہیں لے رہے ہیں۔ صالحہ کو بھی کبھی کبھار ساتھ لے لیا جاتا ہے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے کہ جو ساتھی بھی عمران کے ساتھ جاتے ہیں وہ بھی ہوٹل کے کمروں اور کاروں میں ساتھ ساتھ لدے پھرتے ہیں۔ تمام کام اور تمام مشن عمران خود سرانجام دیتا ہے اور صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا ٹھنڈے واپس آجاتے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی دیکھا جائے تو عمران ہی مشن مکمل کرتا ہے اور عمران ہی مشن پر کام کرتا ہے اور اگر یہی صورت حال رہی تو چیف ہمیں فارغ کرے نہ کرے ہمارے ضمیر ہی ہمیں سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دینے پر مجبور کر دیں گے کیونکہ جو کچھ ہمیں ملتا ہے وہ پاکیشیا کے عوام کے ٹیکسوں کا پیسہ ہوتا ہے اور جب ہم کام ہی نہیں کرتے تو پھر ہمیں کوئی حق نہیں ہے کہ ہم یہ بھاری تنخواہیں اور الاؤنس وصول کریں"...... نعمانی نے پوری تقریر کر ڈالی تو جولیا سمیت سب کے ہونٹ بھنچ گئے۔ ان سب کے چہروں پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"نعمانی نے جو کچھ کہا ہے وہی کچھ میں عرصے سے کہتا چلا آرہا ہوں لیکن میری کوئی سنتا ہی نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ عمران ہم سب میں سے زیادہ ذہین ہے بلکہ سپر مائنڈ ہے۔ اس کی کارکردگی انتہائی تیز ہے لیکن اس کا یہ مطلب بھی تو نہیں کہ عمران کے مقابلے میں ہم لوگ بیکار ہیں۔ ہم صرف بطور تیخ اس کے ساتھ ساتھ دوڑتے رہتے ہیں جبکہ تمام بوجھ وہ اکیلا ہی اٹھاتا ہے اس لئے واقعی یا تو عمران کو سیکرٹ سروس سے علیحدہ کر دینا چاہئے یا پھر ہم سیکرٹ سروس علیحدہ ہو جائیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک اور بات بھی ہے کہ عمران بھی حقیقت میں کام نہیں کرتا"...... صفدر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔ وہی تو سارا کام کرتا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ ہم سب عمران کے ساتھ طویل عرصے سے کام کر رہے ہیں۔ کیا آپ نے محسوس نہیں کیا کہ اب عمران کی کارکردگی میں بنیادی تبدیلیاں آگئی ہیں۔ وہ آدھے سے زیادہ کیس فون پر مکمل کر لیتا ہے۔ بے دریغ روپیہ خرچ کر کے وہ ہر قسم کی معلومات حاصل کر لیتا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ یہ روپیہ وہ اسی ملک کے گیم کلبوں سے حاصل کرتا ہے۔ پاکیشیا کا روپیہ خرچ نہیں کرتا لیکن بہرحال وہ روپیہ خرچ کر کے معلومات حاصل کرتا ہے۔ اس کے بعد اس کی ذہانت مجرموں کے خلاف گھیرا تنگ کر دیتی ہے اور آخر میں وہ مجرموں کو گردن سے پکڑ کر مشن مکمل کر لیتا ہے۔ نہ کلیو حاصل کرنے کے لئے کوئی بھاگ دوڑ کرتا ہے اور نہ کسی کے ساتھ کوئی جسمانی فائٹ ہوتی ہے۔ ذہانت، فون پر معلومات کا حصول اور آخر میں سائنسی ذرائع

سے مشن مکمل کر لیا جاتا ہے اور ہم سب ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں"...... نعمانی نے کہا۔

"نعمانی درست کہہ رہا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ چیف جلد ہی پوری سیکرٹ سروس کو فارغ کر کے صرف عمران کو سیکرٹ سروس میں رکھ لے گا اور نجانے اب تک وہ کیوں خاموش ہے جبکہ اب تک اسے ایسا کر لینا چاہئے تھا"...... صفدر نے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن اب کیا کیا جائے۔ کیا ہم استعفیٰ دے دیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہمارے استعفے منظور نہیں ہوں گے۔ آپ کو معلوم تو ہے کہ صالحہ نے احتجاجاً استعفے کی بات کی تھی لیکن اس کا استعفیٰ منظور نہیں کیا گیا تھا"...... اس بار صدیقی نے کہا۔

"کیپٹن شکیل۔ تم بتاؤ کہ اس صورت حال کا مداوا کیسے کیا جائے"...... جولیا نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"مس جولیا جو کچھ کہا گیا ہے وہ سو فیصد درست ہے۔ عمران واقعی سپر مائنڈ ہے اور وہ اکیلا ہی مشن مکمل کرتا ہے۔ ہم لوگ واقعی کام کے لحاظ سے بے کار ہو چکے ہیں لیکن آپ نے یہ بات نہیں سوچی کہ جو مشن ہوتا ہے وہ عمران کا ذاتی مشن نہیں ہوتا اور نہ ہی ہم میں سے کسی کا ذاتی ہوتا ہے۔ یہ ملک کی سلامتی اور کروڑوں افراد کے تحفظ کا مشن ہوتا ہے۔ اس میں کامیابی دراصل پورے ملک کی کامیابی ہوتا

ہے۔ اب ذرا ایک لمحے کے لئے سوچیں کہ اگر عمران پاکیشیا کا فرد ہونے کی بجائے کافرستان، ایکریمیا، کارمن یا اسرائیل کا فرد ہوتا تو پھر کیا ہوتا۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ یہ تمام ممالک کس طرح اپنی حسرت کا اظہار کرتے ہیں کہ کاش عمران جیسا کوئی ایجنٹ ان کے پاس بھی ہوتا۔ اس لحاظ سے عمران پاکیشیا کا ایسا سرمایہ ہے جس کا کوئی بدل نہیں ہے اس لئے ہمیں اس انداز میں نہیں سوچنا چاہئے کہ عمران کو سیکرٹ سروس سے علیحدہ کرا دیں اور اس کی جگہ خود مشن مکمل کریں بلکہ ہمیں اس انداز میں سوچنا چاہئے کہ عمران اکیلا پورے مشن کا بوجھ اٹھانے کی بجائے ہم سے بھی ساتھ ساتھ کام لے اور نعمانی کی یہ بات بھی درست ہے کہ مشن کے لئے ایک علیحدہ ٹیم تیار ہو گئی ہے حالانکہ ہم میں سے کوئی بھی کسی دوسرے سے صلاحیتوں میں کم نہیں ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تمہاری سب باتیں اپنی جگہ درست ہیں کیپٹن شکیل۔ لیکن عمران کو کس طرح اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ ہم سے بھی کام لے"...... صفدر نے کہا۔

"اس کا ایک ہی حل ہے کہ ہم چیف کو مجبور کر دیں کہ وہ عمران کو بھی اپنے طور پر علیحدہ مشن دے جبکہ ہم علیحدہ بطور ٹیم مس جولیا کی رہنمائی میں کام کریں۔ اس صورت میں ہم کام کر سکتے ہیں ورنہ عمران کی موجودگی میں تو ویسے بھی ہمارے ذہن کام ہی نہیں کرتے اور ہم صرف کٹھ پتلیوں کی طرح اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر بس

دوڑتے پھرتے رہ جاتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"ایسی صورت میں ہم بہت بے عزت ہوں گے کیونکہ عمران نے انتہائی برق رفتاری سے کام کر کے مشن مکمل کر لینا ہے اور ہم ابھی پلاننگ ہی کرتے رہ جائیں گے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ واقعی ہم عمران کی تیزی اور برق رفتاری کا مقابلہ نہیں کر سکتے"...... جولیا نے کہا

"میری ایک تجویز ہے"...... اچانک صالحہ نے کہا۔

"کیا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"عمران کو کسی نہ کسی طرح ہم مجبور کر دیں کہ وہ خود کام کرنے کی بجائے ہم سے کام لے۔ پھر مسئلہ حل ہو سکتا ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ عمران مشن پر کام جان بوجھ کر نہ کرے اور یہ بات تو اس سے ہزار بار ہو چکی ہے لیکن نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات ہی نکلتا ہے۔ عمران ہی مشن مکمل کر لیتا ہے اور ہم منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں"...... صفد نے کہا۔

"تو پھر اس کا ایک حل ہے۔ اگر مس جولیا چاہیں تو ایسا ہو سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ سب بے اختیار چونک پڑے۔

"وہ کیا"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے دیکھا ہے کہ عمران ہم میں سے اگر کسی سے دبتا ہے تو

صرف مس جولیا سے۔ ورنہ باقی سب کو تو وہ انگلیوں پر نچاتا ہے۔ اگر مس جولیا اس پر پابندی لگا دیں کہ اس نے فون پر کہیں سے معلومات حاصل نہیں کرنی، کسی سے معلومات نہیں خریدنی، کسی سائنسی آلہ کو مشن میں استعمال نہیں کرنا تو اس طرح یقیناً وہ اپنے ساتھیوں کو استعمال کرنے پر مجبور ہو جائے گا اور پھر گلہ ختم ہو جائے گا کہ وہ ساتھیوں سے کام نہیں لیتا۔ لیکن عمران کی طبیعت کو ہم سب جانتے ہیں۔ وہ پارے کی طرح کام کرتا ہے۔ اسے روکنا اور مجبور کرنا بظاہر تو ناممکن نظر آتا ہے۔ لیکن اگر مس جولیا چاہیں تو یہ ہو سکتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بہترین تجویز ہے لیکن عمران مس جولیا کے کہنے پر بھی باز نہیں آئے گا۔ تم اسے طے سمجھو"...... صفدر نے کہا۔

"وہ میری بات کہاں مانتا ہے۔ اس کی فطرت ہے کہ وہ بس اپنی ہی بات منواتا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر کسی طرح چیف کو راضی کر لیا جائے کہ وہ کسی ایک مشن میں بطور تجربہ عمران کو لیڈر نہ بنائے بلکہ مس جولیا کو لیڈر بنائے تو تب ایسا ہو سکتا ہے"...... صدیقی نے کہا۔

"بشرطیکہ مس جولیا اپنے آپ کو واقعی لیڈر سمجھیں"...... صفدر نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ جولیا بھی مسکرا دی تھی۔

"سچی بات تو یہ ہے کہ اب عمران کو لاشعوری طور پر ہم لیڈر سمجھنے

لگ گئے ہیں۔ کوئی بھی مسئلہ ہو ہم بچوں کی طرح اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیتے ہیں کہ وہی کوئی نہ کوئی حل نکالے گا"۔ جولیا نے کہا تو سب نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ اس سے سو فیصد متفق ہوں اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ صفدر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"صفدر بول رہا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"ایکسٹو"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی تو صفدر نے جلدی سے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا

"یس سر"...... صفدر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جولیا کو رسیور دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو صفدر نے خاموشی سے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔ ایکسٹو کی اس بات پر کسی کو بھی حیرت نہ ہوئی تھی کہ اسے جولیا کی یہاں موجودگی کا کیسے علم ہو گیا کیونکہ ظاہر ہے جولیا نے فلیٹ سے یہاں آتے ہوئے پیغام ریکارڈ کرا دیا ہو گا کہ وہ صفدر کے فلیٹ پر جا رہی ہے۔

"جولیا بول رہی ہوں باس"...... جولیا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران دارالحکومت سے باہر گیا ہوا ہے۔ ایک اہم مسئلہ سامنے آیا ہے اس لئے تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہونے کی بنا پر صفدر کے ساتھ فوری طور پر سر سلطان سے ملو اور پھر سر سلطان سے

معاملے کو سمجھ کر فوری طور پر خود بھی کام کرو اور سیکرٹ سروس کو بھی حرکت میں لے آؤ تاکہ بنیادی معاملے پر کام مکمل ہو سکے"۔ چیف نے کہا۔

"باس۔ کیا معاملے کا علم آپ کو نہیں ہو سکا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"صرف ابتدائی معاملات کا علم ہوا ہے اور ان ابتدائی معاملات کے تحت یورپ کے ایک ملک پالینڈ کے دارالحکومت وارسا میں دفاع کے بارے میں ایک بین الاقوامی سائنسی کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں پاکیشیا سے جو وفد گیا ہے اس کی سربراہی پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر شفیق کر رہے تھے کہ اچانک پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس نے ایک اطلاع کی بنیاد پر ایک خالی کوٹھی کے تہہ خانے سے ڈاکٹر شفیق کی لاش برآمد کر لی۔ ڈاکٹر شفیق کو ہلاک ہوئے چار روز گزر چکے تھے جبکہ چار روز ہوئے وہ یہاں سے پالینڈ گئے تھے۔ جب پالینڈ میں ڈاکٹر شفیق سے رابطہ قائم کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ڈاکٹر شفیق دو روز سے یہ کہہ کر گئے ہوئے ہیں کہ ان کے یہاں عزیز ہیں اور وہ ان سے ملنے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد نہ ان سے رابطہ ہو سکا اور نہ وہ واپس آئے ہیں۔ ڈاکٹر شفیق کی لاش جس تہہ خانے سے ملی ہے وہاں فرش پر خون سے ایک لفظ سی ٹی لکھا گیا ہے جس پر جب انکوائری کی گئی تو معلوم ہوا کہ سی ٹی دراصل ایک پرزہ ہے جو ڈاکٹر شفیق کی ہی ایجاد ہے۔ یہ پرزہ جدید ترین راڈارز کی کارکردگی بڑھانے

کے کام آتا ہے۔ ڈاکٹر شفیق سی ٹی پر ہی تحقیق کر رہے تھے اور بین الاقوامی سائنسی کانفرنس میں جانے سے پہلے انہوں نے اسے نہ صرف مکمل کر لیا تھا بلکہ اس کے کامیاب تجربات بھی کئے گئے تھے لیکن اب جو تحقیقات کی گئی ہیں اس کے مطابق نہ ہی تیار شدہ سی ٹی مل رہا ہے اور نہ اس کا فارمولا۔ ان باتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں کوئی بڑی سازش ہوئی ہے اور ڈاکٹر شفیق سے سی ٹی بھی حاصل کر لیا گیا اور اس کا فارمولا بھی اور مجرم ڈاکٹر شفیق کے روپ میں یہاں سے پالینڈ پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں"...... چیف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ سب کچھ واضح ہو چکا ہے باس تو پھر سر سلطان کے پاس جانے کا کیا فائدہ۔ ہمیں پالینڈ پہنچ کر ان مجرموں کا کھوج لگانا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"اتنی جلدی نتائج پر چھلانگ مت لگایا کرو۔ یہ سب باتیں ملٹری انٹیلی جنس نے اپنی انکوائری سے معلوم کی ہیں لیکن وہ یہ معلوم نہیں کر سکے کہ یہ کس ملک کا اور کس تنظیم کا کام ہے۔ پالینڈ میں صرف سائنسی کانفرنس ہو رہی ہے۔ ضروری نہیں کہ پالینڈ اس میں ملوث ہو۔ تم نے معلوم کرنا ہے کہ یہ کس ملک اور کس تنظیم کا کام ہے۔ جب تک یہ بنیادی معلومات نہ مل جائیں اس وقت تک پالینڈ جا کر تم کیا کرو گی۔ جو مجرم اس قدر ہوشیاری سے کام کر رہے ہیں وہ وہاں پالینڈ میں اپنا نشان تو نہ چھوڑ گئے ہوں گے اور سر سلطان کو میں نے

حکم دیا ہے کہ وہ پالینڈ میں پاکیشیائی سفارت خانے سے ڈاکٹر شفیق کی وہاں کی کارگزاری اور رہائش کے بارے میں رپورٹس طلب کریں"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ ٹھیک ہے باس"...... جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے فوری طور پر تمام تحقیقات کر کے مجھے رپورٹ دینی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"ہم یہ تحقیقات کیسے کریں گے کہ یہ کارروائی کس ملک نے اور کس تنظیم نے کی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ ابھی جو باتیں ہمارے درمیان ہو رہی تھیں شاید قدرت نے انہیں سن کر ہمیں موقع دیا ہے کہ ہم عمران کی عدم موجودگی میں اپنے آپ کو منوا سکیں۔ آپ اپنے آپ کو عمران کی جگہ رکھ کر کام کریں اور ہمیں بھی ساتھ شامل کریں۔ مجھے یقین ہے کہ ہم جلد ہی بنیادی کام مکمل کر لیں گے"...... صدیقی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آؤ صفدر ہم دونوں فوری طور پر سر سلطان سے مل لیں اور آپ لوگ اپنے اپنے فلیٹ تک محدود رہیں۔ کسی بھی لمحے کسی کو کال کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہا تو سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے سامنے رکھی ہوئی فائل سے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک تھا۔ چہرے مہرے سے وہ کوئی کھلنڈرا اور لاابالی سا نوجوان نظر آتا تھا۔ اس کے جسم پر انتہائی قیمتی کپڑے اور جدید تراش خراش کا سوٹ تھا۔ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ سر پر موجود سنہرے رنگ کے بال بھی جدید تراش خراش کے حامل تھے۔

"آؤ بامین۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا"...... ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھ کر دراز بند کر دی۔ نوجوان جسے بامین کے نام

سے پکارا گیا تھا مسکراتا ہوا میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"حکم باس"...... بامین نے کہا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر نے تمہاری کارکردگی کی بے حد تعریف کی ہے بامین اور مجھے بھی حقیقت ہے کہ تم پر فخر ہے۔ تم جیسا باصلاحیت نوجوان واقعی میرے سیکشن کے لئے انتہائی قیمتی سرمایہ ہے"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"بے حد شکریہ باس۔ آپ کے یہ الفاظ میرے لئے بہت بڑا ایوارڈ ہیں اور میں ہیڈ کوارٹر کا بھی مشکور ہوں کہ اس نے میری حوصلہ افزائی کی ہے"...... بامین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم نے جس بے داغ انداز میں پاکیشیا میں سی ٹی مشن مکمل کیا ہے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تمہارا یہ انداز بے حد پسند آیا ہے۔ تمہیں شاید معلوم نہ ہو کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کسی طرح بھی پاکیشیا مشن مکمل کرنے پر رضامند نہیں ہو رہا تھا لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر کے تحت راڈار لیبارٹری کو اس سی ٹی اور اس کے فارمولے کی انتہائی اشد ضرورت تھی اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھی اس کا احساس تھا لیکن وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے ہچکچا رہا تھا کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موجودگی میں مشن کی تکمیل تقریباً ناممکن سمجھی جاتی تھی۔ لیکن میرے بے پناہ اصرار پر آخر کار سیکشن ہیڈ کوارٹر اس شرط کے ساتھ اس مشن کی اجازت دینے پر رضامند ہوا کہ اگر یہ مشن ناکام ہو گیا تو پھر میرے

سیکشن کو مکمل طور پر کلوز کر دیا جائے گا اور تم کلوز کرنے کا مطلب سمجھتے ہو۔ مطلب ہے کہ میں، تم اور سیکشن کے تمام لوگوں کے ڈیتھ آرڈرز جاری کر دیئے جائیں گے۔ لیکن مجھے تمہاری صلاحیتوں پر مکمل اعتماد تھا اس لئے میں نے یہ بھیانک شرط قبول کر لی اور مجھے خوشی ہے کہ تم میرے اعتماد پر پورے اترے ہو"۔ ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"آپ نے واقعی میری خاطر بہت بڑا رسک لیا تھا۔ میں اس کے لئے آپ کا ذاتی طور پر ممنون ہوں"...... بامین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب سیکشن ہیڈ کوارٹر کی طرف سے ایک اور حکم آیا ہے اور اسی بنا پر میں نے تمہیں کال کیا ہے"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا تو بامین بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کوئی نیا مشن ہے باس"...... بامین نے کہا۔

"نہیں۔ بلکہ تمہارے مشن کا بقیہ حصہ سمجھو"...... باس نے کہا تو بامین کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"بقیہ حصہ۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی کام رہ گیا ہے"...... بامین نے کہا۔

"نہیں۔ سی ٹی اور اس کا فارمولا تو مکمل حالت میں مل گیا ہے لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ابھی ابھی اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا میں ڈاکٹر شفیق جس کے روپ میں تم نے یہ سب کچھ کیا ہے اس کی لاش ملٹری انٹیلی جنس کو مل گئی ہے اور حکومت پاکیشیا نے پالینڈ میں

تصدیق کی تو ڈاکٹر شفیق غائب ہے"...... باس نے کہا۔

"وہ تو ظاہر ہے ہونی تھی باس۔ اب میں ڈاکٹر شفیق کے روپ میں یہ سائنسی کانفرنس تو اٹنڈ نہ کر سکتا تھا اور نہ ہی اس کے روپ میں واپس جا سکتا تھا۔ ویسے ڈاکٹر شفیق کو میں نے ایک طویل عرصہ سے خالی کوٹھی کے تہہ خانے میں پھینک دیا تھا۔ میرا خیال تھا کہ جب تک اس کی بو دور دور تک نہ پھیلے گی اس وقت تک اس کا پتہ نہ چل سکے گا اور جب تک اس کا پتہ چلے گا اس وقت تک لاش ناقابل شناخت ہو چکی ہو گی اس طرح یہ کیس ڈاکٹر شفیق کی گمشدگی قرار دے دیا جائے گا اور حکومت پاکیشیا بس ڈاکٹر شفیق کو ہی تلاش کرتی رہ جائے گی لیکن اب بھی وہ کچھ نہیں کر سکتے کیونکہ کسی کو یہ معلوم نہیں ہے کہ میں دراصل کون ہوں۔ کہاں چلا گیا ہوں۔ میرا تعلق کس تنظیم سے ہے اور میں کہاں رہتا ہوں۔ وہ زیادہ سے زیادہ پالینڈ میں اسے تلاش کرتے رہیں گے۔ کرتے رہیں۔ اس سے کیا فرق پڑ جائے گا"...... بامین نے کہا۔

"اس کیس کے بارے میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اطلاع دی جا چکی ہے اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خیال میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اب سی ٹی اور اس کے فارمولے کی تلاش میں ہم تک پہنچ سکتی ہے اس لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا حکم ہے کہ تم اس وقت تک انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ جب تک وہ لوگ تھک ہار کر واپس نہ چلے جائیں"...... باس نے کہا۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس ۔وہ کیسے مجھے تلاش کر سکتے ہیں ۔ہم لوگ پالینڈ میں تو موجود نہیں ہیں اور نہ ہمارا وہاں کسی سے رابطہ ہے اور نہ وہ میرے بارے میں یا میری اصلیت کے بارے میں کچھ جانتے ہیں ۔دوسری بات یہ ہے باس کہ اگر وہ بفرض محال یہاں پہنچ بھی جاتے ہیں اور میرا یا آپ کا یا ہمارے سیکشن کا سراغ لگا بھی لیتے ہیں تو کیا ہم اس قدر نکمے ہیں کہ ان کا مقابلہ بھی نہ کر سکیں گے "۔ بامین نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران سے بلیک تھنڈر کا کئی بار ٹکراؤ ہو چکا ہے "۔ باس نے کہا۔

" بلیک تھنڈر کا ٹکراؤ ہو چکا ہے ۔کیا مطلب ۔کیا ہیڈ کوارٹر اس سے ٹکرا چکا ہے ۔یہ کیسے ممکن ہے "...... بامین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تو کسی کو علم نہیں ہے ۔ہمیں بھی نہیں اور کسی مین سیکشن کو بھی نہیں ۔ہمارا سیکشن تو پھر بھی سب سیکشن ہے لیکن بلیک تھنڈر کے کئی سپر ایجنٹس اس عمران سے ٹکرا کر ناکام ہو چکے ہیں ۔ٹرومین جیسا سپر ایجنٹ تو تنظیم سے باغی بھی ہو چکا ہے ۔اس کے علاوہ ہومر، ٹامور، کابین، کلٹن، جو پیٹر، برکلے حتیٰ کہ گولڈن ایجنٹ مس بوبی اور مین ٹاور سیکشن کا بی کاک حتیٰ کہ سپریم ایجنٹ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر عمران کے مقابلے

میں ناکام رہے ہیں اور اسی بنا پر ہیڈ کوارٹر نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ علی عمران کو ہلاک نہیں کیا جائے گا تاکہ جب بلیک تھنڈر کی حکومت فعال ہو تو اس علی عمران کی صلاحیتوں سے بلیک تھنڈر فائدہ اٹھا سکے اب سیکشن ہیڈ کوارٹر کو یہ خطرہ ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے سیکشن اور خاص طور پر تم تک نہ پہنچ جائے اور تمہارے بعد وہ سی ٹی کے لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتا ہے اور سیکشن ہیڈ کوارٹر سے وہ اس راڈار لیبارٹری تک ۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر اور اس راڈار لیبارٹری کی اہمیت ظاہر ہے ہم سے زیادہ ہے اس لئے ان کے لئے تو یہ بات آسان ہو جاتی ہے کہ وہ ہمارے سب سیکشن کو ہی کلوز کر دیں لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر ہمارے سیکشن اور خاص طور پر تمہاری بے حد قدر کرتا ہے اس لئے وہ ہم سب کو ضائع نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے اس نے تمہارے انڈر گراؤنڈ ہونے کا حکم دیا ہے "...... باس نے کہا۔

" باس ۔ہیڈ کوارٹر تو جو کچھ کہتا ہے ٹھیک ہے لیکن آپ تو مجھے بھی اور ہمارے سیکشن کے سیٹ اپ کو بھی سمجھتے ہیں ۔کیا آپ کو یقین ہے کہ عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارا سراغ لگا لے گی یا ہمارے ذریعے سیکشن ہیڈ کوارٹر یا لیبارٹری کا سراغ لگا سکے گی "۔ بامین نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ ایسا ممکن نہیں ہے لیکن اگر انہوں نے ہمارا سراغ لگا لیا تو پھر کیا ہو گا "...... باس نے کہا۔

"تب ان کا خاتمہ ہو جائے گا اور کیا ہو گا"...... بامین نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"لیکن علی عمران کو تو ہیڈ کوارٹر نے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے۔اسے تو ہلاک نہیں کیا جا سکتا"...... باس نے کہا۔

"چاہے وہ ہمارے سب سیکشن کے ساتھ ساتھ سیکشن ہیڈ کوارٹر اور راڈار لیبارٹری کو بھی ختم کر دے"...... بامین نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ ہمیں چھپنے کی بجائے ان کا مقابلہ کرنا چاہئے"...... باس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ وہ کسی صورت ہم تک پہنچ ہی نہیں سکتے اور اگر بفرض محال پہنچ بھی جائیں گے تو یہ بلیک تھنڈر کی اور ہماری توہین ہے کہ ہم ان سے مقابلہ کرنے کی بجائے بزدلوں کی طرح بلوں میں چھپ جائیں۔آپ ہیڈ کوارٹر سے بات کریں ورنہ میں انڈر گراؤنڈ ہونے کی بجائے خود کشی کرنے کو ترجیح دوں گا۔یہ میری برداشت سے باہر ہے کہ میں کسی سے مقابلہ کرنے کی بجائے چھپ کر بیٹھ جاؤں"...... بامین نے انتہائی پراعتماد لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔مجھے پہلے ہی اس بات کا احساس تھا اس لئے میں نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو خصوصی درخواست کی اور تمہیں شاید معلوم نہ ہو کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر میری بات کا بے حد احترام کرتا ہے اور وہ مجھ پر سب سے زیادہ بھروسہ کرتا ہے اس لئے میری خصوصی

درخواست پر سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ایک بار پھر اس شرط پر میری بات مان لی کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ہم تک پہنچ جائے تو ہم اس کا مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن اگر انہوں نے ہم میں سے کسی پر قابو پا لیا تو پھر ہمارا پورا سیکشن فوری طور پر کلوز کر دیا جائے گا اور ہمیں یہ بھی اجازت دے دی گئی ہے کہ اگر عمران ہمارے ہاتھوں ہلاک ہو سکتا ہے تو ہم اسے بھی ہلاک کر سکتے ہیں لیکن ناکامی کی صورت میں پورے سب سیکشن کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا اور میں نے تمہاری وجہ سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی یہ شرط منظور کر لی ہے"...... باس نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ اول تو وہ ہم تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔ انہیں خیال ہی نہیں آ سکتا کہ یہ کارروائی فان لینڈ والوں نے کی ہے۔ وہ تو پالینڈ میں گھومتے رہیں گے اور اگر یہاں پہنچ بھی گئے تو پھر ان کی موت یقینی سمجھیں"...... بامین نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر عمران کا خاتمہ کر دو تو پھر میری طرف سے گارنٹی سمجھو کہ تم سب سیکشن کی بجائے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے سپر ایجنٹ بنا دیئے جاؤ گے"...... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ میں آج سے ہی اپنے سیکشن کی ڈیوٹی لگا دیتا ہوں۔ اگر یہ لوگ یہاں پہنچ گئے تو پھر ان کی لاشیں آپ کے سامنے پڑی ہوں گی"...... بامین نے کہا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے جاؤ۔ اب ہم سب کی زندگیاں تمہاری کارکردگی پر منحصر ہیں "...... باس نے کہا تو بامین اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" باس ۔ میں آپ کے اعتماد پر ہر صورت میں پورا اتروں گا "۔ بامین نے انتہائی پراعتماد لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

" بیٹھو "...... عمران نے سلام دعا کے بعد مسکراتے ہوئے کہا اور خود بھی اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

" اس بار تو آپ نے کافی دن لگا دیئے "...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جب سے ثریا کی شادی ہوئی ہے ۔ میں اس کے سسرال پہلی بار گیا تھا اور پھر اماں بی کی وہ اکلوتی بیٹی ہے اس لئے اماں بی وہاں رہ پڑیں ۔ میں نے بہت کوشش کی کہ مجھے چھٹی مل جائے لیکن اماں بی نے میری ایک نہ سنی ۔ پھر ثریا نے بھی ضد پکڑ لی اس لئے مجبوراً مجھے وہاں اتنے دن رہنا پڑا۔ تم سناؤ۔ میری عدم موجودگی میں تمہاری دانش قائم رہی ہے یا نہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی عدم موجودگی میں اس قدر زبردست انقلابات آئے ہیں کہ شاید آپ اس کا تصور بھی نہ کر سکیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"انقلابات۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے مجھے بلینک چیک دینے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"آپ بلینک چیک کی بات کر رہے ہیں۔ آپ کا چیک ہی سرے سے غائب ہو رہا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا میری عدم موجودگی میں تم نے کسی مصنف سے سسپنس پیدا کرنا سیکھ لیا ہے جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں انتہائی کمزور اعصاب کا مالک ہوں اور سسپنس مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا اور پھر سسپنس بھی چیک کے بارے میں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"میں نے نہیں بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے آپ کا چیک غائب کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اسی لئے بے چارے قدیم دور کے بادشاہ اپنے تخت نہیں چھوڑتے تھے کہ ان کی عدم موجودگی میں کہیں بغاوت نہ ہو جائے"۔ عمران نے کہا۔

"میں آپ کے لئے چائے لے آؤں"...... بلیک زیرو نے اٹھتے

ہوئے کہا۔

"ارے چھوڑو چائے کو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ میرا چیک کیسے غائب ہو رہا ہے"...... عمران نے تجسس بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس نے آپ کے بارے میں ایک متفقہ فیصلہ کیا ہے اور ساتھ ہی مجھے الٹی میٹم دے دیا ہے کہ اگر ان کی شرائط پر عمل نہ کیا گیا تو پوری سیکرٹ سروس استعفیٰ دے دی گی۔ میں نے انہیں کہہ دیا ہے کہ اس کا فیصلہ آپ کریں گے۔ وہ آپ کو منا لیں اور اب وہ سب آپ کا انتہائی شدت سے انتظار کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ۔ کیا ہوا ہے۔ جلدی بتاؤ ورنہ میرا نروس بریک ڈاؤن ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"فی الحال ایک اہم کیس سامنے آیا ہے۔ اس بارے میں سن لیں۔ باقی بات پھر ہو گی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران کے چہرے پر سنجیدگی پھیلتی چلی گئی۔

"اہم کیس۔ کون سا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اسے ڈاکٹر شفیق کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر کیا ہوا"...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اس بار انتہائی تیز رفتاری سے کام کیا ہے اور انہوں نے جو انکوائری کی ہے اس کے مطابق سی ٹی اور اس کا

فارمولا بلیک تھنڈر نے حاصل کیا ہے"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا

" بلیک تھنڈر نے۔ کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے کہا۔

" ڈاکٹر شفیق کی لاش جس کوٹھی کے تہہ خانے سے ملی ہے اس کوٹھی کی انتہائی باریک بینی سے تلاشی لی گئی تو وہاں سے تو کچھ نہ مل سکا البتہ فون میں موجود میموری کو جب چیک کیا گیا تو ایک کال ایسی سامنے آ گئی جس میں بلیک تھنڈر کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اس کا ٹیپ بھی حاصل کر لیا گیا ہے۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کو یہ ٹیپ سنواؤں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں سنواؤ"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور ایک جدید ساخت کا ریکارڈر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔ شاید اس نے پہلے سے ہی سب تیاری کر رکھی تھی۔

" ہیلو۔ بامین بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے سے بولنے والا نوجوان آدمی لگتا تھا۔

" یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں اپنے نام سے کال کی ہے تم نے"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ادھیڑ عمر آدمی ہے۔

" باس۔ سی ٹی کا جو خاکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی طرف سے مجھے مہیا کیا گیا ہے وہ ڈاکٹر شفیق سے ملنے والے سی ٹی سے مختلف ہے۔ سیکشن

ہیڈ کوارٹر کے دیئے ہوئے خاکے کے مطابق سی ٹی چوکور ہونا چاہئے اور اس کا وزن ایک ریموٹ کنٹرول جتنا ہونا چاہئے جبکہ جو سی ٹی ڈاکٹر شفیق سے ملا ہے وہ مستطیل شکل کا ہے اور اس کا وزن سیکشن ہیڈ کوارٹر کے دیئے ہوئے وزن سے تقریباً دس گنا زیادہ ہے۔ آپ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے معلوم کریں تاکہ ایسا نہ ہو کہ میں جسے سی ٹی سمجھ کر لے آؤں وہ سی ٹی نہ ہو اور پھر ہیڈ کوارٹر مجھے سزا دے"...... بامین نے کہا۔

" لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر نے جو خاکہ ہم تک پہنچایا تھا اور جو میں نے تمہیں دیا تھا یہ بلیک تھنڈر کے مین ہیڈ کوارٹر کی طرف سے راڈار لیبارٹری کے سائنس دانوں کے ذریعے تیار کرایا گیا ہے کیونکہ سی ٹی کے بارے میں اطلاع بھی مین ہیڈ کوارٹر کو ہی ملی تھی۔ اسی اطلاع پر راڈار لیبارٹری سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے اس فارمولے کو مستقبل کی ایجاد قرار دیا اور پھر اسے حاصل کرنے کا حکم سیکشن ہیڈ کوارٹر کو دیا گیا اور سیکشن ہیڈ کوارٹر نے مجھے یہ خاکہ بھجوا دیا اس لئے تم اس تفصیل کے چکر میں نہ پڑو اور جو آلہ ڈاکٹر شفیق سے ملے وہ لے آؤ۔ اگر کوئی مسئلہ ہوا بھی سہی تو لیبارٹری کے سائنس دان خود اسے ایڈجسٹ کر لیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" یس باس"...... بامین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی تو بلیک زیرو نے ریکارڈر آف کر دیا۔

" مطلب ہے کہ یہ بامین بلیک تھنڈر کے کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر

کے سب سیکشن کا ایجنٹ ہے اور وہ ڈاکٹر شفیق سے نہ صرف سی ٹی کا
تیارہ شدہ آلہ بلکہ اس کا فارمولا بھی لے اڑا ہے اور خود وہ ڈاکٹر شفیق
کے میک اپ میں پالینڈ چلا گیا اور پھر وہاں سے غائب ہو گیا۔ لیکن
تم تو میرا چیک غائب ہونے کی بات کر رہے تھے جبکہ اس گفتگو سے
تو میرے لئے ایک بڑے چیک کا سکوپ بن گیا ہے اور میری خشک
امیدوں پر پانی کی پھوار بلکہ بارش شروع ہو گئی ہے"۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متفقہ فیصلے سے آگاہ کیا جا
سکتا ہے اور اس فیصلے کے مطابق یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس آپ
کے بغیر مکمل کرے گی اور اگر آپ نے شامل ہونا ہے تو پھر آپ بطور
ممبر شامل ہو سکتے ہیں، بطور لیڈر نہیں"...... بلیک زیرو نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ چیک تو بہرحال ملے گا۔ مجھے بھی لیڈر بننے کا کوئی
شوق نہیں ہے کیونکہ بطور لیڈر مجھے کون سا بڑا چیک ملتا ہے۔ وہی دو
ٹکے کی نوکری ہے بطور ممبر کر لیں گے"...... عمران نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ اصول کے تحت جو چیک آپ کو ملتا ہے وہ
واقعی لیڈر ہونے کی وجہ سے ملتا ہے۔ بطور ممبر آپ کو اس سے نصف
ملے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ تو ظلم ہے۔ ناانصافی ہے کہ باقی ممبران تو

بڑی بڑی تنخواہیں اور الاؤنس لیں اور میں بطور ممبر جو چھوٹا سا چیک
پہلے ملتا تھا اس سے بھی نصف لوں۔ نہیں۔ یہ انتہائی ظلم ہے۔ یہ مجھے
بھوکا مارنے کی سازش ہے۔ میں اس پر احتجاج کرتا ہوں"۔ عمران نے
کہا۔

"اس کا متبادل بھی ہے یعنی آپ کو لیڈر بنایا جا سکتا ہے لیکن اس
کے لئے چند شرائط ہوں گی جن کے آپ پابند رہیں گے اور ان شرائط
کے تحت آپ نہ ہی معلومات خریدیں گے، نہ سائنسی مشینری یا حربہ
استعمال کریں گے اور خالصتاً سیکرٹ ایجنٹوں کے انداز میں سارا کام
خود کریں گے یا سیکرٹ سروس سے کرائیں گے"...... بلیک زیرو نے
مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ سب تفصیلات انہوں نے تمہیں بتائی کیسے ہیں"۔ عمران نے
ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ ساری باتیں جولیا نے کی ہیں اور ساتھ ہی دھمکی بھی دی ہے
کہ اگر ان باتوں پر عمل نہ ہوا تو پوری سیکرٹ سروس مجموعی طور پر
استعفیٰ دے دی گی اور اگر چیف انہیں موت کی سزا دیتا ہے تو انہیں
یہ بھی قبول ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"حیرت ہے۔ میری دو روز کی عدم موجودگی میں دنیا کیا سے کیا ہو
گئی ہے۔ لیکن تم نے بہرحال اس کی وجہ تو پوچھی ہو گی"...... عمران
نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے اسے صرف اتنا جواب دیا ہے کہ عمران کا کوئی

تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے۔ اگر اسے ہائر کیا جاتا ہے تو پاکیشیا کے اجتماعی مفاد کے لئے ہائر کیا جاتا ہے جس کا باقاعدہ اسے معاوضہ دیا جاتا ہے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے بغیر کام کرنے کے لئے تیار ہے تو اسے ہائر ہی نہیں کیا جائے گا لیکن مشن کی کامیابی بہرحال مجھے چاہئے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" پھر جولیا نے کیا کہا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" وہ اس پر تیار ہو گئی"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" کیا مطلب۔ کیا واقعی۔ کیا وہ میرے بغیر مشن مکمل کرنا چاہتی ہے"...... عمران نے کہا۔

" اس نے کہا کہ وہ خود فیصلہ کریں گے کہ عمران کی خدمات حاصل کی جائیں یا نہ کی جائیں اور اگر کی جائیں تو وہ خود عمران سے مذاکرات کریں گے اور خود ہی اپنی تنخواہوں میں سے اسے معاوضہ بھی دیں گے"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے۔ پھر تو واقعی فیصلہ میرے حق میں ہو گیا۔ تم تو کنجوس ہو۔ لیکن سیکرٹ سروس کے ممبران کنجوس نہیں ہیں۔ اب تو لطف آئے گا معاوضہ وصول کرنے کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" انتظار کس بات کا۔ تم نے انہیں مشن مکمل کرنے کے لئے نہیں کہا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

" نہیں۔ میں نے انہیں کہا ہے کہ پہلے میں اس بات کی انکوائری کراؤں گا کہ اس سی ٹی آلے اور اس کے فارمولے کی کیا اتنی اہمیت ہے کہ اس کی واپسی پر کام کیا جائے اور پھر میں آرڈر دوں گا اور میں نے سر سلطان کو کہہ دیا ہے کہ وہ اس بارے میں معلوم کر کے مجھے بتائیں لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" لیکن جو فارمولا بلیک تھنڈر کے لئے اہمیت رکھتا ہے وہ لازماً انتہائی انقلابی اور کامیاب ایجاد ہو گی"...... عمران نے کہا۔

" مجھے آپ کا انتظار تھا کیونکہ مسئلہ بلیک تھنڈر کا سامنے آیا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس جذباتی انداز میں کام کر کے ختم ہو جائے"...... بلیک زیرو نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ تمہاری بھول ہے بلیک زیرو۔ سیکرٹ سروس کے ممبران واقعی میری وجہ سے کھل کر کام نہیں کر سکتے ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہر ممبر بلیک تھنڈر کی پوری تنظیم پر بھاری ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" اسی لئے تو وہ یہ پابندیاں لگا رہے ہیں تاکہ ان کو کھل کر کام کرنے کا موقع مل سکے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اس مشن پر میں کام

نہیں کرتا۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حکم دے دو کہ وہ اس مشن پر کام کرے"....... عمران نے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ آپ کے بغیر کم از کم میں ٹیم کو بلیک تھنڈر کے مقابلے پر نہیں بھیج سکتا۔ آپ چاہیں تو خود بے شک حکم دے دیں"....... بلیک زیرو نے دوٹوک لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ چند لمحوں بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ"....... دوسری طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو۔ سر سلطان سے بات کرائیں"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"سلطان بول رہا ہوں سر"....... چند لمحوں بعد سر سلطان کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سر سلطان۔ کیا آپ نے معلوم کر لیا ہے کہ سی ٹی اور اس کا فارمولا پاکیشیا کے لئے کوئی اہمیت رکھتا ہے یا نہیں تاکہ میں اس بات کا فیصلہ کر سکوں کہ اسے واپس لینے کا مشن بنایا جائے یا نہیں"....... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔ میں نے اس بارے میں اپنے طور پر صدر مملکت سے درخواست کی تھی۔ انہوں نے اس بارے میں ایک فائل مجھے بھجوانے

کا حکم دے دیا ہے۔ وہ فائل میرے پاس پہنچنے والی ہے۔ میں وہ فائل آپ کو بھجوا دیتا ہوں"....... سر سلطان نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"وہ فائل عمران کے فلیٹ پر بھجوا دیں۔ مجھ تک پہنچ جائے گی"....... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سلیمان بول رہا ہوں"....... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"سلیمان۔ میں عمران بول رہا ہوں۔ سر سلطان کا آدمی تمہیں ایک فائل دے جائے گا۔ تم نے اسے فوراً دانش منزل پہنچانا ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس"....... سلیمان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے جولیا سے بات نہیں کی"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا جولیا اور اس کے ساتھیوں سے کیا تعلق۔ وہ تمہارے ماتحت ہیں میرے نہیں اس لئے تم جانو اور وہ"....... عمران نے کہا۔

"میں آپ کے لئے چائے لے آتا ہوں"....... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو عمران اس کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن چائے میں نمک نہیں ہوتا"...... عمران نے کہا لیکن بلیک زیرو مسکراتا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے وہ جانتا تھا کہ ایکسٹو کون ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کس کی ماتحت ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں بیٹھے چائے پی رہے تھے کہ تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو نے چونک کر میز کی نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک سیل بند لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ یہ ظاہر ہے وہی فائل تھی جو سر سلطان کی طرف سے بھیجی گئی تھی اور سلیمان اسے دانش منزل کے مخصوص باکس میں ڈال گیا تھا اور خودکار سسٹم کے تحت یہ میز کی سب سے نچلی دراز میں پہنچ گئی تھی۔ عمران نے سیلوں کو توڑا اور پھر اس نے فائل لفافے سے نکال کر کھولی اور اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں آٹھ صفحات تھے۔ عمران خاموش بیٹھا فائل پڑھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیا اور فائل بند کر کے میز پر رکھی اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے سی ٹی فارمولے کے بارے میں انکوائری کرا لی ہے۔ یہ فارمولا پاکیشیا کے دفاع کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے اس لئے اسے

بلیک تھنڈر سے ہر صورت میں واپس لانا ہے اور چونکہ یہ فارمولا بلیک تھنڈر کی تحویل میں ہے اس لئے مشن میں عمران کی شمولیت کو میں ضروری سمجھتا ہوں لیکن مجھے یہ بھی احساس ہے کہ واقعی عمران کی وجہ سے تمہاری صلاحیتوں کو آہستہ آہستہ زنگ لگتا جا رہا ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس بار اس مشن پر جانے والی ٹیم کی لیڈر تم ہو گی جبکہ عمران تمہارے ساتھ بطور ممبر شریک ہو گا اور وہ تمہارے احکامات کی پوری طرح پابندی کرے گا ورنہ اسے وہی سزا دی جائے گی جو لیڈر کا حکم نہ ماننے پر ممبر کو دی جاتی ہے۔ ٹیم کا انتخاب بھی تم خود کرو گی۔ مجھے بہرحال یہ فارمولا چاہئے چاہے بلیک تھنڈر کے مین ہیڈ کوارٹر کو کیوں نہ تباہ کرنا پڑے"...... عمران نے مخصوص اور تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ اگر آپ اجازت دیں تو سلیمان کو یہاں چھوڑ کر میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس بار مقابلہ بلیک تھنڈر سے ہے اس لئے نجانے کتنا عرصہ لگ جائے اور اس دوران کوئی بھی مجرم تنظیم یہاں واردات کرنے آ سکتی ہے یا کوئی اور مشن سامنے آ سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اگر جولیا پوری ٹیم کو ساتھ لے گئی تو پھر"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ جولیا اپنے ساتھ کس کس کو لے جائے گی اس

لئے بے فکر رہو"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کی مرضی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"میں فلیٹ پر جا رہا ہوں تا کہ سلیمان کو بتا سکوں کہ بدبختی کی سیاہی مزید گہری ہو گئی ہے اب وہ اونٹ کے منہ میں زیرے والے چیک کی بجائے اونٹ کے منہ میں زیرو اور وہ بھی بلیک کا وقت آ گیا ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا اور عمران مسکراتا ہوا تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جولیا اپنے فلیٹ میں ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے کہ اچانک کال بیل کی آواز سنائی دی تو جولیا اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کون ہے"...... جولیا نے اونچی آواز میں کہا۔

"صفدر سعید"...... باہر سے صفدر کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو جولیا نے چٹخنی ہٹا کر دروازہ کھول دیا اور خود واپس مڑ گئی۔ صفدر اس کے پیچھے سٹنگ روم میں آ گیا۔

"تم بیٹھو۔ میں چائے لے آتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور کچن کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس نے ٹرے میں چائے کی دو پیالیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"کیا بات ہے مس جولیا۔ آپ کچھ پریشان اور متفکر دکھائی دے

رہی ہیں۔کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... صفدر نے اپنے سامنے رکھی ہوئی چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔اسی لئے تو میں نے تمہیں فون کر کے بلایا ہے"۔جولیا نے کہا تو صفدر کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا ہوا ہے"...... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"چیف نے سی ٹی مشن مکمل کرنے کا حکم دے دیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ لیڈر عمران کی بجائے میں ہوں گی اور عمران بطور ممبر ساتھ جائے گا اور میرے احکامات کی پابندی کرے گا اور اگر نہیں کرے گا تو اسے وہی سزا دی جائے گی جو لیڈر کے احکامات کی پابندی نہ کرنے والے ممبر کو دی جاتی ہے"...... جولیا نے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"تو اس میں پریشانی کی کیا بات ہے بلکہ یہ تو خوشخبری ہے کہ چیف نے ہمارے مطالبات مان لئے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نہیں سمجھ رہے کہ ہم جذباتی طور پر کیا کر بیٹھے ہیں۔پہلی بات تو یہ ہے کہ عمران اول تو بطور ممبر ساتھ جانے سے ہی صاف انکار کر دے گا اور اگر گیا بھی سہی تو چیف کے حکم کی وجہ سے جائے گا اور دوسری بات یہ کہ اگر وہ ساتھ بھی گیا تو اپنی فطرت کے مطابق اس نے میرے احکامات کی پابندی نہیں کرنی اور چیف نے اسے سزا دینے سے باز نہیں رہنا اس لئے اب تم ہی بتاؤ کہ کیا کیا جائے"۔جولیا

نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے کہ آپ کو اپنی صلاحیتوں پر اعتماد نہیں ہے"۔صفدر نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو۔میں نے کب یہ بات کی ہے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"تو پھر اس پریشانی کا کیا جواز ہے۔آپ ڈپٹی چیف ہیں۔عمران بھی آپ کی صلاحیتوں کی تعریف کرتا ہے اور ہم سب بھی جانتے ہیں کہ اپ میں بے پناہ صلاحیتیں ہیں اس لئے بلیک تھنڈر کے خلاف آپ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بہت اچھے انداز میں لیڈ کر کے مشن مکمل کر سکتی ہیں۔جہاں تک عمران کے تعاون نہ کرنے کا تعلق ہے تو نہ کرے۔چیف کو آپ نے رپورٹ دینی ہے۔آپ اس کے عدم تعاون کی رپورٹ نہ دیں تو اسے سزا بھی نہیں ملے گی"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیا اور اس کے چہرے پر موجود پریشانی کے تاثرات یکلخت غائب ہو گئے۔

"بہت شکریہ صفدر۔تم نے مجھے ایک بڑی الجھن سے نکال دیا ہے۔او کے۔ٹھیک ہے۔اب میں عمران کو یہ دھمکی دے کر ہی سیدھا رکھوں گی کہ میں اس کے عدم تعاون کی چیف کو رپورٹ دوں گی اور مجھے یقین ہے کہ وہ سیدھا رہے گا۔چیف نے مجھے ٹیم کے انتخاب کا بھی اختیار دیا ہے۔تم بتاؤ کہ اس خوفناک مشن کے لئے کس کس کو ساتھ لے جاؤں"...... جولیا نے کہا۔

"آپ کس انداز میں یہ مشن مکمل کرنا چاہتی ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کس انداز میں۔ کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"۔ جولیا نے چونک کر کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایک انداز تو وہ ہو سکتا ہے جس کا قائل تنویر ہے اور دوسرا انداز وہ ہو سکتا ہے جس کا قائل عمران ہے۔ آپ جس انداز کو اختیار کرنا چاہتی ہیں ویسے ہی ممبرز ٹیم میں شامل کر لیں"...... صفدر نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں اپنے انداز میں کام کرنا چاہتی ہوں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں سمجھ گیا۔ تو پھر آپ مس صالحہ، تنویر اور خاور کو ساتھ لے لیں"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نے درست مشورہ دیا ہے لیکن میں اس میں تھوڑی سی ترمیم کروں گی۔ صالحہ، تم، کیپٹن شکیل، تنویر اور خاور۔ تم لوگ میرے ساتھ جاؤ گے"...... جولیا نے کہا۔

"اور عمران"...... صفدر نے کہا۔

"عمران سے بات کرتی ہوں۔ اگر وہ آسانی سے رضامند ہو گیا تو ٹھیک ورنہ نہیں"...... جولیا نے بڑے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ جولیا نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"تنویر بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی تنویر کی آواز سنائی دی تو جولیا نے اسے فلیٹ پر آنے کا کہا اور کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس طرح اس نے باری باری کیپٹن شکیل، صالحہ اور خاور کو بھی اپنے فلیٹ پر آنے کے لئے کہا۔

"اب میں عمران سے بات کرتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"ایک منٹ مس جولیا"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل پر ہاتھ رکھ دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ ہم نے مشن مکمل کرنے کہاں جانا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"پالینڈ جانا ہے جہاں ڈاکٹر شفیق غائب ہوا ہے اور کہاں جانا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"لازماً چیف نے پالینڈ میں اپنے فارن ایجنٹ کے ذمے معاملات کو ٹریس کرنے کا کام لگایا ہو گا اس لئے بہتر ہے کہ آپ چیف سے بات کر لیں"...... صفدر نے کہا۔

"پہلے عمران سے تو بات ہو جائے۔ پھر چیف سے بھی کر لوں گی۔ اسے میں نے ممبرز کے نام بھی تو بتانے ہیں"...... جولیا نے کہا تو صفدر نے ہاتھ ہٹا لیا۔

"ٹھیک ہے"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود فی الحال بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے عمران کی مخصوص چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جو تم نے مجھ سے لیا ہے وہ میں نے معاف کر دیا اور میں نے تو تم سے کچھ لیا ہی نہیں سوائے جھڑکیوں کے اس لئے تم سے معاف کرنے کا کہنے کی مجھے ضرورت ہی نہیں"...... دوسری طرف سے عمران نے اسی طرح چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں نے تم سے کیا لیا ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دل۔ وہ دل جسے پتھر کہتی ہے یہ بے دل دنیا"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا کا چہرہ یکلخت تمتما اٹھا۔ صفدر کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔

"سنو۔ میری سرکردگی میں چیف نے بلیک تھنڈر کے خلاف مشن مکمل کرنے کا آرڈر دیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا ہے کہ تم بطور ممبر ساتھ جاؤ گے اس لئے تم فوراً میرے فلیٹ پر پہنچ جاؤ۔ ابھی اسی وقت"...... جولیا نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد باری باری کال کئے گئے سارے ساتھی فلیٹ پر پہنچ گئے اور جب جولیا نے انہیں بتایا کہ اس نے انہیں کیوں کال کیا ہے تو ان سب کے چہرے بے اختیار جگمگا اٹھے۔

"ویری گڈ۔ اب لطف آئے گا مشن مکمل کرنے کا"...... تنویر نے

انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چیف سے بات کر لو مس جولیا تاکہ ہم پلاننگ بنا سکیں۔ بلیک تھنڈر کوئی عام سی تنظیم نہیں ہے۔ وہ انتہائی باوسائل اور انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرنے والی خوفناک تنظیم ہے اور ہمیں بہت سوچ سمجھ کر اس کے خلاف کام کرنا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... جولیا نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ میں نے ٹیم کا انتخاب کر لیا ہے۔ میرے ساتھ صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور خاور اس ٹیم میں شامل ہوں گے۔ اگر عمران بطور ممبر شمولیت پر تیار ہو گیا تو وہ بھی ساتھ جائے گا"۔ جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"چیف۔ آپ نے یقیناً پالینڈ میں اپنے فارن ایجنٹ کے ذریعے ڈاکٹر شفیق کی گمشدگی کے بارے میں انکوائری کرائی ہو گی۔ میں چاہتی ہوں کہ آپ مجھے اس بارے میں بتا دیں تاکہ ہمارا وقت ضائع نہ ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ایسی تحقیقات میں صرف وقت ضائع ہوتا ہے۔ بلیک تھنڈر کے ایجنٹ ایسے کلیو نہیں چھوڑ سکتے کہ عام فارن ایجنٹ اس کا سراغ لگا

سکیں۔ یہ تمام کام تمہیں خود کرنا ہوگا"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمیں پہلے پالینڈ جانا ہوگا اور وہاں جا کر خود معلومات حاصل کرنا ہوں گی"...... جولیا نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ عمران آیا ہوگا"...... جولیا نے کہا۔

"میں کھولتا ہوں دروازہ"...... خاور نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے دانش منزل سے واپس فلیٹ پر پہنچ کر فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بلیک ایگل کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ بلیک ایگل سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کیجئے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔ بلیک ایگل بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ٹرومین کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ٹرومین"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ۔ بڑے طویل عرصے بعد کال کیا ہے آپ

نے"...... دوسری طرف سے ٹرومین نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اتنا بھی طویل عرصہ نہیں گزرا ورنہ شاید مجھے پہچاننے میں تمہیں کئی گھنٹے لگ جاتے۔ سنا ہے کہ ناراک کا پانی ایسا ہے کہ بوڑھے سب سے پہلے یادداشت کھو بیٹھتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ٹرومین بے اختیار ہنس پڑا۔

"اچھا تو آپ اس پیرائے میں طویل عرصہ کہہ رہے تھے۔ اس پیرائے میں واقعی طویل عرصہ نہیں گزرا"...... ٹرومین نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہاری سابقہ تنظیم ایک بار پھر پاکیشیا کے آڑے آ رہی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ کیا مطلب۔ کیا آپ بلیک تھنڈر کی بات کر رہے ہیں"...... ٹرومین نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سی ٹی فارمولا اور سی ٹی تیار کرنے والے ڈاکٹر شفیق کو ہلاک کر کے اس کے روپ میں پالینڈ لے جانے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"لیکن یہ کیسے معلوم ہوا عمران صاحب کہ یہ کام بلیک تھنڈر کا ہے"...... ٹرومین نے جواب دیا اور عمران نے اسے فون کی میموری میں موجود کال کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہے کہ بامین کا

نام میں نے پہلے کبھی نہیں سنا۔ شاید کوئی نیا ایجنٹ ہو گا۔ پالینڈ میں بھی میرا سیٹ اپ ہے۔ وہاں بھی یہ نام کبھی سامنے نہیں آیا"۔ ٹرومین نے کہا۔

"تمہارا کوئی سیٹ اپ فان لینڈ میں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"فان لینڈ میں۔ نہیں۔ وہاں سیٹ اپ تو نہیں ہے البتہ وہاں دوست خاصے ہیں۔ کیوں"...... ٹرومین نے کہا۔

"میں نے ٹیپ سنا ہے اور بامین اور اس کے باس کے لہجے بتا رہے تھے کہ وہ فان لینڈی ہیں اس لئے پوچھ رہا تھا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہے تو میں آسانی سے معلوم کر لوں گا"۔ ٹرومین نے کہا۔

"کتنا وقت لو گے"...... عمران نے پوچھا۔

"زیادہ نہیں۔ صرف نصف گھنٹہ"...... ٹرومین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کروں گا"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد اس نے دوبارہ ٹرومین سے رابطہ کیا۔

"عمران صاحب۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ بامین وہاں موجود ہے لیکن وہ فان لینڈ کی سرکاری ایجنسی ریڈ ایرو کا ایجنٹ ہے۔ اس سیکشن یا ایجنسی کے بارے میں تو تفصیلات نہیں مل سکیں البتہ صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ اس بامین کا زیادہ اٹھنا بیٹھنا فان لینڈ

کے دارالحکومت کے ایک مشہور کلب میں ہے جسے رین بو کلب کہا جاتا ہے"...... ٹرومین نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ معلوم کیا ہے تم نے"...... عمران نے کہا تو جواب میں ٹرومین نے حلیہ بتا دیا۔

"کیا کسی طرح ایسا ہو سکتا ہے کہ اس بامین کی گفتگو کی ٹیپ تم حاصل کر لو۔ میں اس کی آواز سننا چاہتا ہوں کیونکہ بامین بہرحال ایک عام سا نام ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ وہ بامین نہ ہو اور ہم خواہ مخواہ اس کے پیچھے وقت ضائع کرتے پھریں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہوا ہے کہ بامین روزانہ اس کلب میں دو گھنٹے گزارتا ہے اور فان لینڈ میں اس وقت تقریباً وہی وقت ہو گا جب وہ کلب میں جاتا ہے اس لئے یہ ہو سکتا ہے کہ آپ کلب میں فون کر کے اس سے بات کر لیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ ویری گڈ۔ واقعی یہ سب سے آسان اور بہترین تجویز ہے۔ شکریہ۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کئے اور اس سے فان لینڈ اور اس کے دارالحکومت سناکی کے رابطہ نمبر معلوم کئے اور پھر اس نے سناکی کی انکوائری کو فون کر کے وہاں سے رین بو کلب کا نمبر معلوم کر لیا اور پھر عمران نے وہاں فون کیا۔

"رین بو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں ناراک سے مائیکل فیلڈ بول رہا ہوں۔ یہاں مسٹر بامین ہوں گے ان سے میری بات کرا دیں"...... عمران نے خالصتاً ایکریمی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا آپ مسٹر بامین بات کر رہے ہیں"...... عمران نے اسی طرح خالصتاً ایکریمی لہجے میں کہا۔

"جی۔ آپ کون ہیں"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں ناراک سے بول رہا ہوں۔ مائیکل فیلڈ۔ مجھے ناراک کے لارڈ ٹموتھی نے آپ کے بارے میں بتایا تھا کہ آپ سناکی میں فنشنگ کا کام بڑے بے داغ انداز میں کرتے ہیں۔ میں نے یہاں ایک ٹارگٹ ہٹ کرانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ لارڈ ٹموتھی کون ہے۔ میں تو اسے جانتا بھی نہیں اور یہ فنشنگ اور ٹارگٹ ہٹ کرانے کا کیا مطلب ہوا"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"کیا آپ کا نام بامین ڈیون نہیں ہے اور آپ کا تعلق سناکی کی تنظیم لینڈ سول سے نہیں ہے"...... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ تو آپ نے اس پیشہ ور قاتل سے ملنا تھا لیکن اس کا نام تو

ڈیون ہے۔ بامین ڈیون تو نہیں ہے۔ ویسے میں وہ نہیں ہوں۔ میرا نام بامین اوسلو ہے"...... دوسری طرف سے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ بہرحال وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ وہی بامین ہے جس کی آواز ٹیپ میں موجود تھی اور اب کنفرم ہو جانے کے بعد عمران نے دوبارہ ٹرومین سے رابطہ قائم کیا۔

"عمران بول رہا ہوں ٹرومین۔ میں نے کنفرم کر لیا ہے۔ یہ وہی بامین ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ درپردہ بلیک تھنڈر کے لئے بھی کام کرتا ہے۔ تم اس کا کوئی ایسا ٹھکانہ معلوم کراؤ جہاں اسے گھیرا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے آپ کو وقت دینا ہو گا۔ دو تین روز لگ جائیں گے"...... ٹرومین نے کہا۔

"تم معلوم کر لو۔ میں کسی بھی وقت تمہیں کال کر کے معلوم کر لوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود فی الحال بول رہا ہوں"...... عمران نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے جولیا کی انتہائی

سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"جو تم نے مجھ سے لیا ہے وہ میں نے معاف کر دیا اور میں نے تو تم سے کچھ لیا ہی نہیں سوائے جھڑکیوں کے اس لئے تم سے معاف کرنے کا کہنے کی مجھے ضرورت ہی نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم سے میں نے کیا لیا ہے"...... دوسری طرف سے جولیا کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"دل۔ وہ دل جسے پتھر کہتی ہے یہ بے دل دنیا"...... عمران نے بڑے رومانٹک سے لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے جولیا نے اسے یہ بتا کر کہ چیف نے اس کی سرکردگی میں مشن مکمل کرنے کا آرڈر دیا ہے اور پھر اس نے عمران کو حکم دیا کہ وہ اس کے فلیٹ پر پہنچ جائے اور رابطہ ختم کر دیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس بار میں واقعی تفریح کروں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے سلیمان کو دروازہ بند کرنے کو کہا اور سیڑھیاں اتر کر وہ گیراج کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار اس رہائشی پلازہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی جس میں جولیا کا فلیٹ تھا۔ وہاں پہنچ کر جب اس نے کار پارکنگ میں روکی تو بے اختیار اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی کیونکہ اس نے پارکنگ میں جولیا کی کار کے علاوہ صفدر، تنویر، صالحہ، خاور اور کیپٹن شکیل کی کاریں کھڑی دیکھ لی تھیں۔

"اچھا تو یہ ٹیم منتخب کی ہے جولیا نے۔ گڈ"...... عمران نے کار لاک کر کے لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ جولیا کے فلیٹ کے دروازے تک پہنچ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور خاور دروازے پر نظر آیا۔

"ارے کیا مطلب۔ کیا یہ فلیٹ فورسٹارز نے لے لیا ہے" عمران نے چونک کر کہا۔

"فورسٹارز کا ایسا مقدر کہاں عمران صاحب کہ ایسا لگژری فلیٹ لے سکیں۔ یہ خوش قسمتی تو ڈپٹی چیف کے حصے میں ہی آسکتی ہے"۔ خاور نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ڈپٹی چیف۔ وہ کیا ہوتی ہے۔ وائس چیف تو سنا تھا۔ یہ ڈپٹی چیف کیا ہوتا ہے"...... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ اندر تو چلیں۔ اس بار سارے معنی آپ کو بہت اچھے انداز میں سمجھ میں آجائیں گے"...... خاور نے دروازہ بند کرتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا مطلب۔ کیا اندر کوئی مقتل گاہ ہے"۔ عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سٹنگ روم میں داخل ہو گیا۔

"کیا مطلب۔ اتنے چھوٹے سے فلیٹ میں اتنی بڑی بڑی شخصیات۔ یہ تو کلجگ ہے کلجگ"...... عمران نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر وہاں موجود

صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور صالحہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا وہ دور ختم ہو گیا۔ وہ لیڈروں والا جب تم ہم پر رعب جماتے تھے۔ اب تم بھی ہماری طرح عام ممبر ہو"...... تنویر نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عام ممبر۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کوئی کلب ہے۔ جولیا کیا تم نے اب باقاعدہ کلب کھول لیا ہے۔ ویسے یہ ہے بڑا کامیاب دھندہ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیٹھ جاؤ"...... جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

"یا اللہ تو بڑا رحیم و کریم ہے۔ تم نے مجھے بچا لیا ورنہ میں واقعی بے موت مارا جاتا"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے چھت کی طرف منہ اٹھا کر بڑے خشوع خضوع بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"تجربہ کار گرگ باراں دیدہ ٹائپ شوہروں سے سنا تو تھا کہ شادی کے بعد بیگم کی جون ہی بدل جاتی ہے اور شادی سے پہلے انتہائی نرم اور میٹھے لہجے میں بات کرنے والی خاتون جب بیگم بن جاتی ہے تو اس کی آواز میں کرختگی، لہجے میں تحکم اور انداز میں بے پناہ خشکی آجاتی ہے اور پھر وہ بیگم کی بجائے تھانیدارنی کے انداز میں بات کرتی ہے اور سارا رومانس بھاپ بن کر اڑ جاتا ہے لیکن مجھے ان کی باتوں پر یقین ہی نہیں آتا تھا اور آ ہی نہ سکتا تھا کیونکہ جولیا کی آواز میں نغمگی، لہجے میں

مٹھاس اور انداز میں والہانہ پن کیسے تبدیل ہو سکتا ہے لیکن آج میری سوچ غلط ثابت ہو گئی ہے۔ ذرا سا اختیار کیا ملا سب کچھ ہی بدل گیا اور اگر مکمل اختیار مل جاتا تو پھر کیا ہوتا۔ یا اللہ تو بڑا رحیم و کریم ہے تو نے مجھ عاجز بندے کو بچا لیا ورنہ مجھے واقعی اس قدر کرخت اور خشک لہجہ سن کر خودکشی ہی کرنا پڑتی اور صفدر تمہارا بھی بے حد شکریہ کہ تم نے خطبہ نکاح یاد نہیں کیا ورنہ اب تک میرا شاید بیسواں عرس بھی منایا جا چکا ہوتا"۔ عمران کی زبان اس تیزی سے رواں ہو گئی تھی کہ وہ مسلسل ہی بولتا چلا گیا۔ صفدر اور خاور دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"صفدر۔ کیا یہ ضروری ہے کہ اس مشن میں عمران کو شامل کیا جائے"...... جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ آپ کی مرضی ہے مس جولیا۔ آپ بہرحال لیڈر بھی ہیں اور ڈپٹی چیف بھی اور پھر چیف نے آپ کو ٹیم کے انتخاب کا اختیار بھی دے دیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ بکواس سے باز نہیں آئے گا اس لئے بہتر ہے کہ اسے اس مشن میں شامل ہی نہ کیا جائے"...... جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔ چیف نے جب یہ کہہ دیا ہے کہ عمران بطور عام ممبر ساتھ جائے گا تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ عمران ساتھ جائے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ کس مشن کی باتیں ہو رہی ہیں۔ اگر تو یہ مشن صفدر کے خطبہ نکاح یاد کرنے والا ہے تو میں اس مشن سے باز آیا۔ ابھی سے لہجے میں اس قدر کرختگی، آواز میں درشتگی اور چہرے پر لاتعلقی ہے تو بعد میں کیا ہو گا۔ نہیں۔ مجھ جیسا نازک دل کا آدمی یہ برداشت نہیں کر سکتا اس لئے کوئی بات نہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر درخواست کروں گا اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ عاجز اور حقیر بندے پر اپنا رحم کرتے ہوئے مجھے کنوارہ ہونے کے باوجود جنت کے اس حصے میں بھیج دے گا جہاں حوریں باقی حصوں سے زیادہ ہوتی ہوں گی۔ کم از کم وہ حوریں اس طرح کرخت لہجے میں تو بات نہ کرتی ہوں گی"۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے کان پکڑتے ہوئے کہا۔ اس کی زبان واقعی میرٹھ کی قینچی سے بھی زیادہ تیز چل رہی تھی۔

"عمران صاحب۔ بلیک تھنڈر کے خلاف مشن ہے۔ آپ کو تو معلوم ہو گا کہ بلیک تھنڈر کا ایجنٹ ہمارے ایک سائنس دان ڈاکٹر شفیق کو ہلاک کر کے اس کا تیار کردہ راڈار کے سلسلے میں ایک انقلابی ایجاد کا فارمولا بھی لے اڑا ہے اور ساتھ ہی ان کا تیار کردہ آلہ بھی"...... صفدر نے کہا۔

"بلیک تھنڈر کے ایجنٹ نے کیا یہاں آ کر اخبار میں اشتہار دیا تھا کہ میں یہ کام کر کے جا رہا ہوں۔ بھائی صفدر یار جنگ بہادر صاحب۔ خطبہ نکاح یاد کرنا اور بات ہوتی ہے اور سیکرٹ ایجنٹی اور بات ہوتی ہے۔ بلیک تھنڈر تو ویسے بھی ایسی بین الاقوامی تنظیم ہے کہ وہ اپنا

نشان تک پیچھے نہیں چھوڑتی اور دوسری بات یہ کہ اس قدر طاقتور تنظیم تمہارے اس ادنیٰ کنوارے کے خوف سے پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرنے سے ہی ڈرتی ہے اس لئے تم نے شاید کوئی ڈراؤنا خواب دیکھا ہو گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ اور انداز ایسا تھا جیسے اسے صفدر کی بات پر سرے سے یقین ہی نہ آیا ہو۔

"تو آپ کو اس سارے معاملے کا علم نہیں ہے۔ کیا چیف نے آپ کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے واپس آ کر چیف کو فون کیا تھا کہ بندہ بنفس نفیس حاضر ہے۔ کوئی کام، کوئی انعام کیونکہ آغا سلیمان پاشا کے لہجے کی کرختگی تو مس جولیا سے بھی زیادہ بڑھ چکی ہے اور اس کی کرختگی کم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے ایک عدد بڑا چیک لیکن چیف صاحب نے صرف اتنا کہا کہ میں جولیا سے رابطہ کروں۔ اگر جولیا سفارش کرے گی تو نصف چیک مل جائے گا ورنہ نہیں اور اس کے ساتھ ہی چیف نے رسیور رکھ دیا۔ اب تم خود بتاؤ صفدر، جولیا آج تک نصف بیگم تو بن نہیں سکی نصف چیک کیا دے گی اور وہ بھی بغیر کسی مشن کے"...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ اپنی ہمشیرہ ثریا کے سسرال گئے ہوئے تھے کہ آپ کی عدم موجودگی میں پوری ٹیم نے یہ فیصلہ کیا کہ آپ کو آئندہ

کسی مشن میں لیڈر نہ بننے دیا جائے کیونکہ آپ لیڈر بن کر اس قدر تیزی سے کام کرتے ہیں کہ ہم سب صرف منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ اگر آپ کو مشن میں شامل کیا جائے تو صرف عام ممبر کے طور پر اور جولیا اس مشن کی لیڈر ہو۔ وہ آپ پر پابندی لگا دے گی کہ آپ معلومات رقم دے کر نہیں خریدیں گے۔ کوئی سائنسی مشینری استعمال نہیں کریں گے بلکہ جس طرح باقی دنیا کے سیکرٹ ایجنٹ کام کرتے ہیں اس طرح کام کریں گے اور چیف نے اس تجویز کو منظور کر لیا اور اب چونکہ آپ لیڈر کی بجائے عام ممبر ہوں گے اس لئے چیف نے نصف چیک کی بات کی ہو گی"...... خاور نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو میرے خلاف باقاعدہ سازش ہوئی ہے اور اس سازش میں چلو صفدر، جولیا، کیپٹن شکیل اور باقی ساتھی تو شامل ہوں گے لیکن تنویر بھی شامل ہے۔ خوب ہے۔ جس پتے پر تکیہ کیا وہی پتہ ہوا دینے لگا بلکہ آندھی دینے لگا۔ کیوں تنویر۔ مجھے کم از کم تم سے یہ امید نہ تھی"...... عمران نے ایسے مایوسانہ اور دل شکستہ سے لہجے میں کہا کہ صفدر اس کے اس انداز پر بے اختیار ہنس پڑا جبکہ تنویر کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اس نے واقعی اس معاملے میں شریک ہو کر غلطی کی ہے۔

"آپ واقعی دنیا کے سب سے بڑے اداکار ہیں۔ اس سے زیادہ کامیاب اداکاری ممکن ہی نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" تم دل چھوٹا نہ کرو عمران۔ اگر چیف تمہیں نصف چیک دے گا تو باقی نصف میں تمہیں دے دوں گا"...... تنویر نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

" اچھا۔ پھر مجھے لیڈر بن کر کیا لینا ہے۔ اب لیڈروں میں سرخاب کے پر تو نہیں لگے ہوتے کہ میں انہیں بازار میں فروخت کر کے امیر بن جاؤں گا۔ مجھے تو اپنا معاوضہ ملنا چاہئے۔ پھر میری طرف سے کوئی بھی ایرا غیرہ نتھو خیرا بلکہ نتھی خیری لیڈر بن جائے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" شٹ اپ۔ تمہیں بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے۔ نانسنس۔ جو منہ میں آتا ہے بک دیتے ہو"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اب وہ ایسے الفاظ کے معنی سمجھنے لگ گئی تھی۔

" اس میں بکواس کی کیا بات ہے مس جولیا۔ تم سوئٹزر لینڈ میں پیدا ہوئی ہو۔ یہاں پیدا ہوتی تو شاید تمہارا نام مسماۃ خیرن رکھا جا سکتا تھا۔ یہ نتھو اور خیرا یہاں کے عام لوگوں کے نام ہوتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ چونکہ ان کا تعلق عوام سے ہوتا ہے اس لئے ان کے نام حقارت بھرے انداز میں لئے جاتے ہیں لیکن بہرحال یہ بکواس نہیں ہے۔ یہاں کی حقیقت ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اور آپ نے بھی تو عمران صاحب یہ نام اسی تحقیرانہ انداز میں

لئے ہیں"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ میں نے محاورہ استعمال کیا ہے۔ میرا مقصد تھا کہ کوئی بھی چاہے وہ تنویر ہو یا مس جولیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" یہ ناقابل علاج ہے۔ قطعی ناقابل علاج"...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ بہرحال سمجھ گیا تھا کہ عمران نے اسے نتھو خیرا میں شامل کر لیا ہے۔

" اس طرح آپس میں لڑنے کی بجائے ہمیں مشن پر توجہ کرنی چاہئے۔ یہ مشن انتہائی اہم ہے۔ بلیک تھنڈر کے خلاف مشن کو مذاق نہیں سمجھنا چاہئے"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو تنویر اور جولیا دونوں کے تنے ہوئے چہروں پر یکلخت سنجیدگی کی تہہ چڑھتی چلی گئی۔

" ٹھیک ہے۔ ہمیں فوراً اس پر کام کرنا ہے تو ٹیم یہی رہے گی۔ میرے ساتھ صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر، خاور اور عمران اس مشن پر جائیں گے"...... جولیا نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اس نے پاس پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔ عمران اب خاموش اور لاتعلق بیٹھا ہوا تھا۔

" ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں باس۔ میں نے ٹیم کا انتخاب کر لیا ہے۔ صالحہ، صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل، خاور اور عمران ٹیم میں شامل ہوں گے"۔ جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا عمران رضامند ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے چیف نے پوچھا۔

"یس سر۔ اسے اعتراض تھا کہ آپ نے اسے کہا ہے کہ اسے بطور عام ممبر نصف چیک ملے گا جس پر تنویر نے اسے آفر کر دی کہ باقی نصف چیک وہ دے دے گا تو پھر وہ مان گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"عمران سے بات کراؤ"...... چیف نے کہا تو جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"حقیر فقیر بلکہ حقیقی فقیر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں بلکہ صدا دے رہا ہوں"...... عمران نے بڑے مسمسے سے لہجے میں کہا۔

"تم نے تنویر سے کوئی رقم وصول نہیں کرنی۔ تمہیں پورا چیک ملے گا لیکن یہ مشن کامیاب ہونا چاہئے ورنہ تم جانتے ہو کہ تمہیں کیا سزا دی جا سکتی ہے"...... دوسری طرف سے چیف نے بڑے عصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ اب میں لیڈر نہیں ہوں کہ آپ سارا بوجھ مجھ پر ڈال دیں۔ اب تو میں ایک عام سا ممبر ہوں جو مس جولیا کے احکامات کا پابند ہو گا۔ مس جولیا حکم دیں گی تو میں کھڑا ہو جاؤں گا اور اگر حکم

دیں گی سٹ ڈاؤن تو میں بیٹھ جاؤں گا۔ اب آپ یہ دھمکی مس جولیا کو دیں۔ مشن کی کامیابی یا ناکامی اب ان کا مسئلہ ہے میرا نہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا تم صرف لیڈر بن کر کام کر سکتے ہو۔ پاکیشیا کا مجموعی مفاد تمہارے نزدیک کوئی اہمیت نہیں رکھتا"...... چیف نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا کے مفاد کے لئے تو میں اپنی جان بھی دے سکتا ہوں جناب اور لیڈری بھی کبھی میرا مسئلہ نہیں رہا لیکن"...... عمران نے بولنا شروع کیا۔

"کسی لیکن ویکن کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم سب پاکیشیا کے شہری ہیں اور پاکیشیا کے مفاد کے لئے کام کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگر اب تک تم بطور لیڈر کام کرتے رہے ہو اور مس جولیا ڈپٹی چیف ہونے کے باوجود تمہارے ساتھ عام ممبر کے طور پر کام کرتی رہی ہے تو اب تمہیں بھی اس کے ساتھ عام ممبر بن کر کام کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں ہونی چاہئے اور یہ بھی سن لو کہ میں نے یہ بات اس لئے نہیں تسلیم کر لی کہ سیکرٹ سروس کے ممبران مجھے کسی بات پر مجبور کر سکتے ہیں بلکہ اس لئے تسلیم کی ہے کہ بلیک تھنڈر کو بہر حال معلوم ہو گا کہ اس فارمولے کو واپس لینے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کرے گی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس میں وہ سب سے زیادہ اہمیت تمہیں دیتے ہیں۔ انہیں معلوم ہو گا کہ تمہاری ہی سرکردگی

میں ٹیم ان کے خلاف کام کرے گی۔ لیکن اب جبکہ مس جولیا کی سرکردگی میں ٹیم وہاں جائے گی تو لازمی بات ہے کہ وہ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم نہیں سمجھیں گے۔ اس طرح مشن کی کامیابی کے چانس بڑھ جاتے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ تم تو تم پاکیشیا کے مفاد کی خاطر میں خود سیکرٹ سروس کے کسی بھی ممبر کی ماتحتی میں کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جو لوگ ملک و قوم کے لئے کام کرتے ہیں ان کے سامنے انا نہیں ہوا کرتی"...... چیف نے پوری تقریر کر ڈالی اور فلیٹ میں موجود ممبران کے چہروں پر چیف کی اس جذباتی تقریر پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" چلو شکر ہے جناب کہ آج مس جولیا کی لیڈری کی بنا پر یہ بات بھی طے ہو گئی کہ آپ بھی انسان ہیں روبوٹ نہیں ہیں ورنہ آج تک جس غیر قدرتی انداز میں آپ نے بات کی ہے کم از کم میں تو یہی سمجھنے لگ گیا تھا کہ آپ انسان کی بجائے کوئی روبوٹ ہیں لیکن آپ کی جذباتی تقریر سن کر مجھے محسوس ہوا ہے کہ پتھر چاہے کتنا ہی سخت کیوں نہ ہو بہرحال اس کی تہہ میں بھی جذبات کی لہریں موجود ہوتی ہیں۔ آپ بے فکر رہیں۔ آپ کی اس جذباتی تقریر نے واقعی میری آنکھیں کھول دی ہیں۔ اب میں مس جولیا تو کیا تنویر کی ماتحتی میں بھی کام کرنا اپنے لئے اعزاز سمجھوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" میرے فرائض کی نوعیت ایسی ہے کہ مجھے غیر جذباتی بننا پڑتا

ہے۔ بہرحال رسیور جولیا کو دو"...... دوسری طرف سے ایک بار پھر سرد لہجے میں کہا گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

" یس باس۔ جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" مس جولیا۔ لیڈر بننے کے لئے انتہائی تیز کارکردگی کی ضرورت ہوتی ہے اور تم ابھی تک میٹنگ کر رہی ہو۔ فوری طور پر حرکت میں آ جاؤ۔ میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا"۔ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ڈھیلے ہاتھوں سے رسیور رکھ دیا۔

"چیف کو اگر ابھی سے میری کارکردگی سے شکایت پیدا ہو گئی ہے تو آگے کیا ہو گا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" چیف کا مقصد ہے کہ ہمیں کام پر توجہ دینی چاہئے اور اب جبکہ ٹیم منتخب ہو گئی ہے تو ہمیں فوراً پالینڈ کے دارالحکومت روانگی کے انتظامات کر لینے چاہئیں"...... تنویر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ صفدر یہ انتظامات تم کرو گے اور فوراً۔ وہاں ہوٹل میں کمروں کی بکنگ کے ساتھ ساتھ کسی ایسی تنظیم کے بارے میں بھی معلوم کرو جو ہمیں وہاں اسلحہ، رہائش گاہیں اور کاریں وغیرہ مہیا کر سکے"...... جولیا نے صفدر کو باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں کر لوں گا۔ پالینڈ کے دارالحکومت میں ہم پہلے

بھی کام کر چکے ہیں اس لئے مجھے معلوم ہے ایسے لوگوں کے بارے میں"...... صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"وہاں جا کر ہم نے کیا کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہاں جا کر بتا دیا جائے گا۔فی الحال نہیں"...... جولیا نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا عمران کی طرح اس بار اسے زچ کرنے پر تلی ہوئی ہے کیونکہ عمران بھی لیڈر ہوتے ہوئے کچھ بتانے سے ہمیشہ گریز کیا کرتا تھا۔

"اگر آپ لوگ ناراض نہ ہوں تو میں مس جولیا سے ایک گزارش کروں"...... عمران نے اچانک سنجیدگی سے کہا تو جولیا سمیت سب اس کے انداز اور لہجے پر چونک پڑے۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"مقصد تو مشن کی کامیابی ہے اس لئے اگر تم لوگ اجازت دو تو میں اپنے طور پر علیحدہ کام کروں اور تم لوگ اپنے طور پر کام کرو۔اگر میں کامیاب ہو گیا تو میں مجرموں سمیت مکمل رپورٹ تمہیں دے دوں گا اور تم یہ رپورٹ اپنے طور پر چیف کو دے دینا اور اگر تم لوگ کامیاب ہو جاؤ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔میں اپنا چیک چھوڑ دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ علیحدہ کیوں کام کرنا چاہتے ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ جیٹ جہاز اور بیل گاڑی میں بہرحال رفتار کا فرق تو

ہوتا ہے۔موجودہ دور جیٹ جہاز کا ہے اور تم لوگ بیل گاڑی پر بیٹھ کر سفر کرنا چاہتے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے کب بیل گاڑی کی بات کی ہے۔تم حسد سے کہہ رہے ہو"...... جولیا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"حسد کی بات نہیں ہے۔بات ہے کام کی۔تم لوگ اس لئے پالینڈ جا رہے ہو کہ تمہارے نقطہ نظر سے مجرم ڈاکٹر شفیق کے روپ میں پالینڈ گیا اور پھر وہاں سے غائب ہو گیا۔اب تم وہاں جاؤ گے اور وہاں سے اس بات کا سراغ لگاؤ گے کہ مجرم کہاں گیا۔کیا وہ پالینڈ میں رہتا ہے یا کہیں اور گیا ہے۔اس کے بعد تم وہاں جاؤ گے اور اگر مجرم وہاں سے پھر کہیں اور چلا گیا ہو گا تو تم وہاں جاؤ گے۔اس طرح مشن مکمل ہونے تک شاید ہم سب کی عمریں سو سال سے بھی بڑھ جائیں یا اس دوران وہ مجرم بھی بوڑھا ہو کر قبر میں دفن ہو چکا ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔لیکن ہمارے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دیکھو مس جولیا۔مجرم کا تعلق اگر واقعی بلیک تھنڈر سے تھا تو پھر یقیناً یہ فارمولا اور یہ آلہ بلیک تھنڈر کی کسی لیبارٹری میں پہنچ چکا ہو گا اور مجرم وہ فارمولا اپنے کسی باس کو پہنچا کر کسی اور دھندے میں مصروف ہو چکا ہو گا اس لئے ہمارا اصل ٹارگٹ وہ لیبارٹری ہے"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے عمران صاحب۔ یہ بات تو بہرحال طے ہے کہ مجرم کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے کیونکہ فون کی میموری سے جو کال ٹیپ کی گئی ہے اس میں واضح طور پر یہ بات سامنے آچکی ہے اور اس مجرم کو شاید خواب میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ یہاں پاکیشیا میں بھی ایسے جدید فون استعمال ہوتے ہیں اس لئے اس نے اس طرف توجہ ہی نہ کی لیکن جب تک ہم اس مجرم تک نہ پہنچ جائیں اس وقت تک آگے نہ بڑھ سکیں گے"...... اس بار صفدر نے کہا۔

"تمہیں مجرم کے نام کا علم ہے۔ اس کے قدوقامت کا علم ہے۔ اس کی گفتگو تم نے ٹیپ میں سنی ہو گی اور ظاہر ہے یہ بھی تم نے اب تک معلوم کر لیا ہو گا کہ اس فون سے کال کس ملک میں کی گئی ہے اور وہاں جس نمبر پر یہ کال کی گئی ہو گی وہ نمبر بھی تم ٹریس کر چکے ہو گے اور اس نمبر سے تمہیں اس جگہ کا بھی علم ہو چکا ہو گا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم وہاں لاؤ لشکر لئے مارے مارے پھرنے کی بجائے یہاں بیٹھے بیٹھے فون پر وہاں کی کسی مخبری کرنے والی تنظیم سے رابطہ کرو اور اس فون نمبر یا مقام اور اس مجرم کے بارے میں معلومات حاصل کر لو اور پھر ان معلومات کی بنا پر تم براہ راست جا کر اس کی گردن دبوچ لو"...... عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب کے چہروں پر شرمندگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ شاید انہوں نے تو اس انداز میں اب تک سوچا ہی نہ تھا۔

"آئی ایم سوری عمران۔ واقعی تمہارے ذہن کا مقابلہ میں نہیں کر

سکتی۔ تم سپر مائنڈ ہو اس لئے تم ہی لیڈر بننے کے قابل ہو۔ چیف تمہیں خواہ مخواہ لیڈر نہیں بنا دیتا۔ آئی ایم سوری۔ آج مجھے حقیقتاً احساس ہو رہا ہے کہ ہم خواہ مخواہ تمہاری کارکردگی پر تنقید کرتے رہتے ہیں"...... جولیا نے انتہائی شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کو چونکہ ان مشنز کو اس انداز میں مکمل کرنے کا وسیع تجربہ حاصل ہے اس لئے آپ کی سوچ واقعی ہم سے کہیں زیادہ تیز ہے۔ ہم سے واقعی کوتاہی ہوئی ہے۔ ہمیں اب تک اس سلسلے میں کام مکمل کر لینا چاہئے تھا لیکن آپ اب بھی تو یہ کام کر سکتے ہیں۔ مقصد تو مشن مکمل کرنا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن مجھ پر تو پابندی عائد کر دی گئی ہے کہ میں معلومات نہیں خریدوں گا اور عام سیکرٹ ایجنٹوں کی طرح مجرم کو تلاش کرنے کے لئے کسی پوسٹ مین کی طرح ہر دروازے پر دستک دیتا پھروں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا۔ اب مجھے بھی احساس ہو رہا ہے کہ عمران واقعی کام کرتا ہے۔ یہ واقعی جیٹ جہاز کی رفتار سے کام کرتا ہے جبکہ ہم واقعی بیل گاڑی کے مسافر بن کر سوچتے ہیں۔ آپ چیف سے بات کریں۔ لیڈر عمران کو ہی بننا چاہئے"...... تنویر نے بھی بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں لیڈر نہیں بننا چاہتا اور نہ مجھے اس کا شوق ہے۔ میرا مسئلہ چیک تھا جس کی حامی چیف نے بھر لی ہے لیکن میں اس انداز

میں کام نہیں کر سکتا جس انداز میں پرانے دور کے جاسوس کرتے
تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
" تم اب ٹیم کا حصہ ہو اس لئے تم ہی یہ کام کرو"...... جولیا نے
کہا۔
"کاش تم ایسا ہی حکم صفدر کو بھی دے دیتی کہ جلدی خطبہ نکاح
یاد کرو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
" تم پھر پٹڑی سے اتر رہے ہو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے
کہا۔
" ابھی پٹڑی پر چڑھنا ہی نصیب نہیں ہوا۔ اتروں گا کہاں اور ویسے
بھی شادی کی پٹڑی میں اترنے کا سکوپ اللہ تعالیٰ کے پاس ہی ہوتا
ہے۔ بندہ بے چارہ تو بس ناک کی سیدھ میں اس پٹڑی پر دوڑتا ہی رہتا
ہے۔ بہرحال اب میں کچھ کرتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور سب کے چہرے کھل اٹھے۔
" عمران صاحب۔ نام کی حد تک تو ہم واقعی واقف ہیں۔ اس
ایجنٹ کا نام بامین ہے لیکن اس کے قدوقامت سے ہم کیسے واقف ہو
سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔
" تم نے ڈاکٹر شفیق کی لاش یا ان کی تصویریں دیکھی ہوں گی یا
اس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی۔ اگر بامین ڈاکٹر
شفیق کے روپ میں وفد کے ساتھ گیا ہے اور کسی کو اس پر شک
نہیں پڑا تو لامحالہ اس کا قدوقامت بھی ڈاکٹر شفیق جیسا ہی ہو گا"۔

عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔
"آپ کا مقابلہ واقعی نہیں کیا جا سکتا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
" یہ بات نہیں ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ سب میں مجھ سے بھی
زیادہ صلاحیتیں ہیں۔ مسئلہ ہوتا ہے سوچنے کا۔ میں نے چیف کو
درخواست کی تھی کہ وہ یہ ٹیپ مجھے فون پر سنوا دے اور چیف نے
مجھے یہ ٹیپ سنوا دی۔ اس ٹیپ کو سننے کے بعد میں نے اس بامین کے
لہجے سے معلوم کر لیا کہ یہ شخص پالینڈ کا باشندہ نہیں ہے بلکہ فان لینڈ
کا ہے۔ میں نے چیف سے اس کال کے دوسری طرف ماخذ کے بارے
میں بات کی لیکن انہوں نے مجھے بتایا کہ عام حالات میں چونکہ فارن
فون کالز کو ٹیپ نہیں کیا جاتا اس لئے اس کال کا کوئی ریکارڈ ایکس
چینج میں موجود نہیں ہے اس لئے اس کال کی مدد سے تو اب یہ معلوم
نہیں کیا جا سکتا کہ یہ کال کہاں سے کی گئی ہے لیکن میں نے اپنے
ذرائع سے بہرحال یہ معلوم کر لیا ہے کہ بامین فان لینڈ کے
دارالحکومت سناکی میں موجود ہے اور وہ وہاں کی سرکاری ایجنسی ریڈ
ایرو کا باقاعدہ ایجنٹ ہے اور وہاں اسے خاصا معروف اور کامیاب
سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے لیکن میں بہرحال کنفرم ہونا چاہتا تھا۔
میں نے اس کے کسی ایسے ٹھکانے کے بارے میں معلومات حاصل
کیں جہاں سے اس سے فون پر بات کی جا سکے تو وہاں کے رین بو کلب
کے بارے میں معلومات مل گئیں جہاں وہ لازماً دو تین گھنٹے گزارتا
ہے۔ میں نے وہاں فون کیا تو اتفاق سے اس بامین سے بات ہو گئی۔

گو میں نے اسے شک نہیں ہونے دیا لیکن اس کی آواز سن کر میں کنفرم ہو گیا کہ یہ وہی بامین ہے جس کی ٹیپ مجھے چیف نے سنوائی تھی اس لئے اب مسئلہ صرف اس بامین کو گھیرنے کا ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ بامین نے یہ فارمولا اور آلہ کیسے پہنچایا ہے۔ پھر وہاں سے آگے اس لیبارٹری تک پہنچا جا سکتا ہے"...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ ہمیں پالینڈ کی بجائے اب فان لینڈ جانا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ بھی بتا دوں کہ بامین اگر بلیک تھنڈر کا ایجنٹ ہے اور ایسا ایجنٹ کہ جسے وہ پاکیشیا مشن مکمل کرنے کے لئے بھیج سکتے ہیں تو وہ عام ایجنٹ نہیں ہو گا کہ جا کر ہم اسے پکڑ لیں اور اسے دو تھپڑ مار کر اس سے معلومات حاصل کر لیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بلیک تھنڈر کے ایجنٹ یہاں ایئر پورٹ پر ہماری بو سونگھتے پھر رہے ہوں کہ اگر ہم کہیں جائیں تو وہ اطلاع دے سکیں۔ چیف کی بات درست ہے کہ وہ مجھے بہر حال لیڈر کے طور پر پہچانتے ہیں اس لئے ایئر پورٹ پر وہ میرے قد و قامت کے آدمیوں کی باقاعدہ چیکنگ کر سکتے ہیں اور اگر بلیک تھنڈر کو یہ اطلاع مل گئی کہ ہم فان لینڈ جا رہے ہیں تو وہ سمجھ جائیں گے کہ ہم نے بامین کا سراغ لگ لیا ہے۔ پھر یہ ہو گا کہ یا تو بامین کو ہلاک کر دیا جائے گا یا اسے انڈر گراؤنڈ کر دیا جائے گا اور ہمارا راستہ رک جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے اور اب میں سمجھ گئی ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ ہمیں اس انداز میں بامین کو گھیرنا چاہئے کہ جب تک ہم اس کے سر پر نہ پہنچ جائیں اسے علم نہ ہو سکے اور نہ ہی بلیک تھنڈر کو"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن ہمیں بہر حال فان لینڈ تو جانا ہی ہو گا اور وہاں اس بامین کا کوئی ٹھکانہ نہیں تو کم از کم وہ رین بو کلب تو جاتا ہو گا۔ یہاں بیٹھے بیٹھے تو یہ سارا کام نہیں ہو سکتا"...... صفدر نے کہا۔

"ہم بڑی لانچ میں یہاں سے ہمسایہ ملک کافرستان پہنچ کر وہاں سے فان لینڈ جا سکتے ہیں یا دوسری صورت یہ ہے کہ عمران اپنا میک اپ ایسا کرے کہ اسے کسی صورت پہچانا نہ جا سکے اور یہ ہم سے علیحدہ رہے اور ہم بھی ایک ٹیم کی بجائے علیحدہ علیحدہ افراد کی صورت میں سفر کریں"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ آپ کی یہ دوسری تجویز درست رہے گی"۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن وہاں پہنچ کر تو ہمیں اکٹھے ہونا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ .. یہاں سے فان لینڈ پہنچنے والے تمام مسافروں کی مکمل نگرانی کریں"۔ تنویر نے کہا۔

"یہ ہو سکتا ہے کہ وہاں ہر شخص اپنے اپنے طور پر علیحدہ علیحدہ رہ کر کام کرے"...... جولیا نے کہا۔

"معاملہ تو پھر وہیں پہنچ جائے گا۔ عمران ہم سے پہلے اس کی گردن

ناپ لے گا اور ہم ایک بار پھر اس کا منہ دیکھتے رہ جائیں گے"۔ تنویر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم میرا منہ دیکھنے کی بجائے آئینہ دیکھتے رہنا۔ میری طرف سے مکمل اجازت ہے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"مس جولیا۔ میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کو لیڈر بنائے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے ورنہ ہم یہاں بیٹھے بیٹھے ہی بوڑھے ہو جائیں گے اس لئے ایسا ہو سکتا ہے کہ عمران صاحب عملی طور پر لیڈر ہوں جبکہ آپ نظریاتی طور پر"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گئی تھی کہ وہ عمران کی کارکردگی کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

"تنویر سے پوچھ لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جیسا شیطانی دماغ واقعی ہم میں سے کسی کا نہیں ہے اس لئے مجبوری ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اگر آپ سب نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں تو پھر یہ علم میں ہی اٹھا لیتا ہوں اور میرا وعدہ کہ اس مشن میں تم سے باقاعدہ کام لیا جائے گا اور تمہیں کام نہ کرنے کی شکایت نہیں ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہرے بے اختیار کھل اٹھے۔

"ٹھیک ہے۔ ہمارا اصل مقصد بھی یہی تھا کہ ہم سے بھی کام لیا جائے"...... تنویر نے کہا۔

"تو پھر سنو۔ مس جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل علیحدہ جائیں گے جبکہ میں صالحہ اور خاور کے ساتھ علیحدہ فان لینڈ پہنچوں گا۔ تم چاروں نے وہاں بامین کے پیچھے بھاگنے کی بجائے اس سرکاری ریڈ ایرو تنظیم کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور پھر اس ہیڈ کوارٹر میں ریڈ ایرو کے چیف سے بات کرنی ہے۔ اگر تو اس کی آواز وہی ہے جو بامین کے ساتھ بات کرتے ہوئے تم نے ٹیپ میں سنی تھی تو پھر سمجھو کہ تم درست آدمی تک پہنچ چکے ہو۔ اس سے تم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ فارمولا اور آلہ کہاں بھیجا گیا ہے جبکہ ہم بامین پر کام کریں گے اور ہمارا آپس میں رابطہ زیرو فائیو ٹرانسمیٹر پر ہو گا"۔ عمران نے فوراً ہی لیڈر کے انداز میں ہدایات دیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

بامین نے رابطہ ختم ہوتے ہی تیزی سے فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے ۔ وہ اس وقت رین بو کلب میں اپنے خاص کمرے میں موجود تھا۔ رین بو کلب اس کی ذاتی ملکیت تھی لیکن بظاہر اس کا اس کلب سے صرف اتنا رابطہ رہتا تھا کہ وہ یہاں دو تین گھنٹے گزارتا تھا لیکن اس وقت کے لئے اس نے ایک کمرہ خاص طور پر اپنے لئے ریزرو کیا ہوا تھا جس میں بیٹھا وہ شراب پیتا رہتا یا اگر اس کے ساتھ کوئی گرل فرینڈ ہوتی تو وہ بھی اس کمرے میں ہی اس کے ساتھ رہتی تھی۔ اس وقت بھی وہ اپنے اس کمرے میں موجود تھا لیکن اس کے باوجود اس کی چھٹی حس خطرے کا الارم بجا رہی تھی اس لئے اس نے کال ختم ہوتے ہی فون پیس کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کر دیا تھا اور بٹن پریس کر کے اس نے بغیر کریڈل دبائے تین نمبر پریس کئے۔

" یس ۔ کلب ایکس چینج "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی ۔

" بامین بول رہا ہوں ۔ میرے کمرے میں جو کال رسیو کی گئی ہے اس کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے ۔ میں نے تمہیں کاشن دیا تھا"...... بامین نے سرد لہجے میں کہا۔

" یس سر ۔ معلوم ہو گیا ہے ۔ یہ کال پاکیشیا کے دارالحکومت سے کی گئی ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بھی بتا دیا گیا۔

" اوکے ۔ اب یہاں سے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت کا رابطہ نمبر بتا دو"...... بامین نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں نمبرز بتا دیئے گئے ۔

" اوکے ۔ شکریہ "...... بامین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے فون ڈائریکٹ کرنے کا بٹن پریس کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ اس نے پہلے پاکیشیا کا رابطہ نمبر اور پھر اس کے دارالحکومت کے نمبر پریس کرنے کے بعد وہ نمبر پریس کر دیئے جو اس فون آپریٹر نے اسے بتائے تھے کہ اس نمبر سے اسے کال کی گئی ہے ۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

" سلیمان بول رہا ہوں "...... ایک آواز سنائی دی لیکن سوائے سلیمان کے دوسرا کوئی لفظ اسے سمجھ نہ آیا کیونکہ دوسری طرف سے

بولنے والا وہاں کی مقامی زبان میں بات کر رہا تھا۔

" میں ویسٹرن کارمن سے بول رہا ہوں۔ کیا یہ نمبر مسٹر جانسن کا ہے "...... بامین نے لہجہ بدلتے ہوئے گریٹ لینڈ کی زبان میں کہا۔

" سوری۔ رانگ نمبر "...... دوسری طرف سے اس بار گریٹ لینڈ کی زبان میں ہی جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بامین نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" راجر بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" بامین بول رہا ہوں راجر۔ تمہارے پاس عمران کی فائل موجود ہے اس میں چیک کرو کہ سلیمان کا نام موجود ہے اس میں "۔ بامین نے کہا۔

" یس سر۔ میں نے اس فائل کو بہت غور سے پڑھا ہے۔ سلیمان اس کا باورچی ہے اور اس کے فلیٹ میں رہتا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ۔ کیا اس کا فون نمبر بھی فائل میں موجود ہے "...... بامین نے چونک کر پوچھا۔

" یس سر۔ اس کے فلیٹ کا نمبر، پتہ اور فون نمبر موجود ہے "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتا دی۔

" اوکے "...... بامین نے کہا اور ایک طویل سانس لیتے ہوئے

رسیور رکھ دیا۔ اب بہرحال وہ کنفرم ہو چکا تھا کہ یہ کال عمران کی طرف سے تھی۔

" عمران نے نہ صرف میرا نام بلکہ یہاں میری موجودگی بھی ٹریس کر لی تھی۔ کیا وہ کوئی مافوق الفطرت آدمی ہے "...... بامین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی اس بات پر انتہائی حیرت ہو رہی تھی کہ آخر کس طرح عمران نے اس کا سراغ لگایا ہے اور پھر اس نے یہاں اسے کیوں فون کیا ہے۔ اس کا ذہن اسی ادھیڑ بن میں مشغول تھا کہ اچانک ایک خیال کے تحت وہ چونک پڑا۔

" اوہ۔ اوہ۔ وہ میری آواز سننا چاہتا تھا۔ اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ میں نے پاکیشیا سے جو کال یہاں باس کو کی تھی اس آلے کی ساخت کے بارے میں۔ اس کال کو کسی جگہ ٹیپ کیا گیا ہے "...... بامین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک اور خیال کے تحت چونک پڑا۔

" اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ آلہ اور اس کا فارمولا بلیک تھنڈر نے اڑایا ہے۔ ویری بیڈ "...... لیکن اس کے باوجود اسے یہ سمجھ نہ آ رہی تھی کہ اسے فان لینڈ کا خیال کیسے آیا۔

" اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ نہ صرف انہوں نے کال سن لی بلکہ یہ بھی معلوم کر لیا کہ میں نے کال فان لینڈ میں کی ہے۔ باس کا نمبر تو انہیں کسی صورت معلوم نہیں ہو سکتا البتہ ملک اور دارالحکومت کا علم ہو گیا اور پھر یہاں سے انہوں نے میرے نام کے بارے میں

انکوائری کرائی ہو گی اور اس طرح اس نے یہاں مجھے کال کیا اور میری
آواز سن کر وہ کنفرم ہو گیا ہو گا کہ میں واقعی وہی ہوں"۔ بامین نے
کرسی کی پشت سے سر ٹکاتے ہوئے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
"اس کا مطلب ہے کہ انہیں یہاں گھیرنا ہو گا"...... بامین نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس
کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"باس۔ میں بامین بول رہا ہوں"...... بامین نے کہا۔

"یس۔ کوئی خاص بات ہو گئی ہے کیا"...... دوسری طرف سے
کہا گیا اور بامین نے جواب میں کال آنے سے لے کر اپنی انکوائری اور
پھر اپنے خیالات کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ وہی ہوا جس کا ڈر تھا کہ انہوں نے تمہیں بھی ٹریس کر لیا
اور فان لینڈ کو بھی اور اب وہ بھوت بن کر تمہارے پیچھے لگ جائیں
گے"...... باس نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ تو اچھا ہوا کہ مجھے بھی علم ہو گیا۔ اب ہم یہاں ان کا
اچھی طرح استقبال کر سکتے ہیں"...... بامین نے کہا۔

"نہیں۔ پہلے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دینی ہو گی۔ یہ انتہائی
اہم بات ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ حوالہ مین ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائے۔
تم کہاں سے بات کر رہے ہو"...... باس نے کہا۔

"رین بو کلب سے باس۔ اپنے کمرے سے"...... بامین نے ہونٹ

چباتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم وہیں رکو۔ میں تمہیں کال کروں گا"...... دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بامین نے
رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ واقعی بے حد تیز ہیں۔ ہیڈ کوارٹر ایسے ہی ان سے
پریشان نہیں ہے"...... بامین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے اصل
خدشہ یہ تھا کہ کہیں سیکشن ہیڈ کوارٹر اسے انڈر گراؤنڈ ہونے کا حکم نہ
دے دے۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ اس نے باس کو تفصیل بتا کر غلطی
کی ہے لیکن ظاہر ہے اب کچھ نہ ہو سکتا تھا اس لئے وہ ہونٹ بھینچے
خاموش بیٹھا رہا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ ڈائریکٹ فون کا بٹن پہلے سے ہی پریسڈ تھا اس
لئے اسے یقین تھا کہ کال باس کی طرف سے ہی ہو گی۔

"بامین بول رہا ہوں"...... بامین نے کہا۔

"بامین۔ میری سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات ہوئی ہے۔ تمہاری
صلاحیتوں اور تمہاری کارکردگی نے تمہاری جان بچا دی ہے ورنہ
سیکشن ہیڈ کوارٹر کا خیال تھا کہ ان لوگوں کو روکنے کا صحیح طریقہ یہی
تھا کہ تمہیں آف کر دیا جائے لیکن وہ تمہیں ضائع نہیں کرنا چاہتے اس
لئے انہوں نے حکم دیا ہے کہ پورا سب سیکشن کلوز کر دیا جائے اور تم
اور میں یعنی ہم دونوں فان لینڈ سے سب سیکشن کے سیکنڈ ہیڈ کوارٹر
میں شفٹ ہو جائیں اور وہاں سے ضروری کام کرتے رہیں۔ لیکن ہم

اس وقت تک واپس فان لینڈ نہیں آئیں گے جب تک پاکیشیا
سیکرٹ سروس ٹکریں مار کر واپس نہیں چلی جاتی اور یہ کام آج اور
ابھی ہونا ہے"...... دوسری طرف سے باس نے کہا۔

" یہ کیسا حکم ہے باس۔ چلو میری حد تک تو ٹھیک ہے لیکن
سیکشن کلوز کرنا اور آپ کو بھی وہاں بھیجنا اس کا کیا مطلب ہوا"۔
بامین نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سیکشن ہیڈ کوارٹر کا خیال ہے کہ جس طرح انہوں نے تمہارا
سراغ لگا لیا ہے اس طرح تمہارے ہٹ جانے کے باوجود وہ میرا سراغ
بھی لگا سکتے ہیں اور پھر میرے ذریعے وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے
ہیں یا راڈار لیبارٹری تک کیونکہ یہ فارمولا اور آلہ میں نے ذاتی طور پر
اس لیبارٹری تک پہنچایا تھا۔ اس لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے علاوہ مجھے
معلوم ہے کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے"...... باس نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے باس۔ لیکن کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ سیکنڈ
پوائنٹ پر شفٹ ہو جائیں جبکہ میں یہاں ان کا مقابلہ کروں۔ اگر
بفرض محال وہ مجھ پر قابو پالیں گے تو مجھے تو لیبارٹری کے بارے میں
علم نہیں ہے اس لئے وہ مجھ سے تو معلوم نہیں کر سکیں گے اور اگر
میں نے انہیں مار گرایا تو معاملہ ویسے ہی ختم ہو جائے گا"...... بامین
نے کہا۔

" نہیں۔ وہ تمہارے ذریعے سیکنڈ پوائنٹ میں مجھ تک بھی پہنچ
سکتے ہیں"...... باس نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ جیسے آپ کا حکم۔ لیکن میرا خیال ہے کہ میں
سیکنڈ پوائنٹ میں رہ کر اپنے سیکشن اور خاص طور پر راجر کے ذریعے
ان کا یہاں خاتمہ کرا سکتا ہوں"...... بامین نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن پھر تمہیں راجر کو یہ نہیں بتانا ہو گا کہ تم سیکنڈ
پوائنٹ پر شفٹ ہو چکے ہو"...... باس نے کہا۔

" یس باس۔ میں اسے نہیں بتاؤں گا"...... بامین نے کہا۔

" اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا تو بامین نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" اب میں دیکھوں گا کہ تم کیسے بچ کر یہاں سے جا سکتے ہو"۔
بامین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی
پشت سے سر ٹکا دیا۔ وہ اب عمران اور اس کے ساتھیوں سے نمٹنے کا
کوئی قابل عمل منصوبہ تیار کرنا چاہتا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ راجر
کے ذریعے اس منصوبے پر کامیابی سے عمل کر لے گا۔

فان لینڈ کے دارالحکومت سناکی کے شمالی مغربی حصے کو عرف عام
میں بلیک زون کہا جاتا تھا کیونکہ اس علاقے میں جرائم پیشہ افراد کے
اڈے تھے۔یہاں واقع کلب، ہوٹل، گیمز ہاؤسز سب کے سب جرائم
پیشہ افراد سے بھرے رہتے تھے۔یہاں پولیس بھی خال خال ہی نظر آتی
تھی لیکن اس کے باوجود یہاں غیر ملکی سیاحوں کی اس قدر کثرت ہوتی
تھی کہ انہیں دیکھ کر آدمی حیران رہ جاتا تھا۔ اس میں مردوں کے
ساتھ ساتھ عورتوں کی بھی کثیر تعداد شامل تھی۔یہاں کے گیم ہاؤسز،
کلب اور ہوٹلز غیر ملکی سیاحوں سے ہر وقت بھرے رہتے تھے۔ بلیک
زون کی راتیں اس کے دنوں سے زیادہ ہنگامہ خیز ہوتی تھیں۔یہاں
ویسے تو فان لینڈ کا بڑے سے بڑا جرائم پیشہ گینگسٹر پایا جاتا تھا لیکن
اس پورے بلیک زون میں غیر تحریری طور پر ایک ایسا ضابطہ اخلاق
نافذ رہتا تھا کہ بڑے سے بڑا جرائم پیشہ بھی اسے توڑنے کی ہمت نہ

کرتا تھا۔یہاں کسی سے زبردستی نہ ہی کچھ وصول کیا جاسکتا تھا اور نہ
کسی کو دھمکی دی جاسکتی تھی اور نہ ہی کسی پر اسلحہ تانا جاسکتا تھا۔
یہاں لوگ گیم ہاؤسز سے لاکھوں ڈالر جیت کر نکلتے تھے لیکن کسی میں
یہ جرأت نہ ہوتی تھی کہ وہ ٹیڑھی آنکھ سے بھی اسے دیکھ سکے ۔ البتہ
اگر کوئی کسی کو چیلنج کر دے اور جب چیلنج کیا جائے وہ چیلنج قبول کر
لے تو پھر کوئی ان کے درمیان مداخلت نہ کرتا تھا اور پھر وہاں گرنے
والی لاشیں چند لمحوں میں غائب ہو جاتی تھیں۔یہی وجہ تھی کہ غیر ملکی
سیاح یہاں پہنچ کر اپنے آپ کو ہر طرح سے محفوظ سمجھتے تھے۔ اس ضابطہ
اخلاق کے نفاذ کی اصل وجہ یہاں ایک بہت بڑے گینگ کی حکومت
تھی جسے عرف عام میں بلیک گن کہا جاتا تھا۔ بلیک زون میں واقع
کلبوں، ہوٹلوں اور گیم ہاؤسز کی زیادہ تر تعداد بلیک گن گینگ کی
ملکیت تھے اور جو باقی تھے وہ ان کے تحت تھے۔ اگر وہاں بلیک گن کے
حکم کی معمولی سی خلاف ورزی کر دی جاتی تو اس پورے کلب اور
ہوٹل کو میزائلوں سے اڑا دیا جاتا تھا اور وہاں کام کرنے والے لوگوں
کو لاشوں میں تبدیل کر دیا جاتا تھا۔یہی وجہ تھی کہ وہاں بلیک گن
کے احکامات کی خلاف ورزی کا تصور بھی نہ کیا جا سکتا تھا۔ پورے
بلیک زون میں بلیک گن کے محافظ ہر جگہ موجود نظر آتے تھے۔ ان
لوگوں کی خاص نشانی ان کی پیشانی پر بندھی ہوئی زرد رنگ کی پٹی
تھی جس کے درمیان سیاہ رنگ کی گن بنی ہوئی تھی اور اس کے نیچے
اس آدمی کا نمبر بھی ہوتا تھا۔ انہیں بھی سختی سے حکم تھا کہ وہ غیر

ضروری طور پر کسی معاملے میں مداخلت نہ کریں اور بلیک گن نامی کلب بلیک زون کا سب سے بڑا کلب تھا۔ اس کلب کے اندر گیم ہاؤسز بھی تھے اور یہاں دنیا کی ہر غیر اخلاقی حرکت اس انداز میں جائز تھی کہ کسی پر کوئی زبردستی نہ کی جائے۔ دوسرے کی رضامندی سے آپ ہر وہ کام کر سکتے تھے جو آپ کا دل چاہے اور جس کی اجازت شاید دنیا کے کسی ملک میں بھی نہ دی جا سکتی تھی۔ بلیک گن نامی کلب کا مینجر روڈنی تھا جو بلیک گن کا چیف باس تھا۔ روڈنی اس بلیک زون کے سیاہ وسفید کا مالک سمجھا جاتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ نہ صرف بلیک زون بلکہ پورے فان لینڈ میں ہونے والے ہر بڑے جرم کے پیچھے روڈنی کا ہاتھ ہوتا تھا۔ روڈنی فان لینڈ کا ہی باشندہ تھا۔ اس کی پوری زندگی جرائم میں ہی گزری تھی اور اسے یہاں ایک لحاظ سے ضرب المثل کی سی حیثیت حاصل تھی۔ فان لینڈ کے اعلیٰ ترین حکام بھی اس کے نام سے خوف کھاتے تھے کیونکہ روڈنی نے باقاعدہ ایک ایسا خفیہ شعبہ بنایا ہوا تھا جو چھوٹے بڑے تمام حکام کی کمزوریوں کے دستاویزی اور فلمی ثبوت اکٹھے کرتا رہتا تھا۔ اس طرح فان لینڈ کے اعلیٰ ترین حکام سے لے کر عام پولیس کانسٹیبل تک کے خلاف ایسے ایسے ثبوت اس کے پاس موجود ہوتے تھے کہ ایک معمولی سی دھمکی سے وہ آدمی چاہے کتنا بڑا حاکم ہی کیوں نہ ہو روڈنی کے سامنے ہاتھ جوڑنے پر مجبور ہو جاتا تھا۔ عام طور پر روڈنی حکومت کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتا تھا لیکن جہاں اس کے حکم کی معمولی سی خلاف ورزی ہو جائے وہاں وہ

قیامت برپا کر دینے کا عادی تھا۔ بلیک گن کلب کی وسیع وعریض چار منزلہ عمارت میں چوبیس گھنٹے غیر ملکی سیاحوں اور جرائم پیشہ افراد کا رش رہتا تھا۔ یہاں گیم ہاؤسز میں روزانہ کروڑوں ڈالرز کا جوا ہوتا تھا اور یہاں ہر وہ کام ہوتا تھا جو شاید کہیں اور نہ ہو سکتا تھا۔ بلیک گن کلب کا مینجر رچرڈ عملی طور پر بلیک گن کا مختار تھا۔ وہ صرف روڈنی کو جواب دہ تھا اور اس کے احکامات کی تعمیل کرتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ ہر لحاظ سے اپنی مرضی کا مالک تھا۔ رچرڈ کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ دنیا کا سفاک ترین انسان ہے اور ہلاکو خان اور چنگیز خان دونوں کی روحیں مل کر اس رچرڈ کے جسم میں موجود ہیں۔ وہ انسانوں پر ایسے ایسے ظلم توڑتا تھا کہ سننے والوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے اس لئے عام طور پر اسے بلیک رچرڈ کہا جاتا تھا اور اس سے لوگ اس طرح خوف کھاتے تھے کہ شاید موت کے فرشتے سے بھی خوف نہ کھاتے ہوں۔ اس کی لغت میں معافی کا لفظ لکھا ہی نہ گیا تھا۔ ویسے وہ ذاتی طور پر بھی لڑائی بھڑائی کا بے حد ماہر اور بے خطا نشانہ باز سمجھا جاتا تھا۔ انتہائی تیز ترین شراب اس کے لئے پانی سے بھی کم اہمیت رکھتی تھی اور وہ مسلسل شراب پینے کا عادی تھا۔ اس قدر شراب کہ کہا جاتا تھا کہ بلیک رچرڈ کے جسم میں خون کی بجائے شراب دوڑتی رہتی ہے۔ وہ اپنے ایک مخصوص آفس میں بیٹھا شراب پیتا رہتا تھا اور احکامات دیتا رہتا تھا۔ اس کے آفس میں کلوز سرکٹ کی ٹیلی ویژن سکرینیں ہر طرف نصب تھیں جن میں بلیک گن کلب کا تقریباً ہر شعبہ سکرین پر

نظر آتا تھا۔ اس طرح اسے اپنے احکامات کی تکمیل کا فوری علم ہوتا رہتا تھا۔ اس وقت بھی بلیک رچرڈ اپنے آفس میں بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا کہ ایک طرف رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رچرڈ نے چونک کر اس فون کی طرف دیکھا اور جھپٹ کر اسے اٹھا لیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ فون روڈنی کے لئے مخصوص تھا۔

" رچرڈ بول رہا ہوں چیف باس "...... رچرڈ کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔

" ریڈ ایرو کا راجر تمہارے پاس پہنچ رہا ہے۔ اس سے تم نے مکمل تعاون کرنا ہے۔ یہ میرا حکم ہے "...... دوسری طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو رچرڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

" راجر کو اتنی اہمیت مل گئی ہے کہ وہ چیف باس تک پہنچ گیا ہے۔ حیرت ہے "...... رچرڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ ریڈ ایرو کے بارے میں جانتا تھا اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ ریڈ ایرو کا چیف آرتھر، روڈنی کا بڑا گہرا دوست ہے اور روڈنی اگر کسی سے بے تکلف تھا تو اس آرتھر سے ہی تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس آرتھر کی بلیک زون میں اسی طرح عزت کی جاتی تھی جیسے روڈنی کی کی جاتی تھی۔ گو یہ دوسری بات ہے کہ آرتھر کبھی کبھار ہی بلیک زون میں آتا تھا اور وہ بھی صرف روڈنی سے ملنے۔ راجر ریڈ ایرو کے ایک سیکشن جسے سپیشل سیکشن کہا

جاتا تھا کے چیف ایجنٹ بامین کا اسسٹنٹ تھا۔ ویسے عملی طور پر وہ سپیشل سیکشن کا انچارج تھا۔ بامین تو فان لینڈ سے باہر مشنز پر کام کرتا تھا جبکہ راجر یہاں فان لینڈ میں ہی کام کرتا تھا اور ریڈ ایرو سرکاری تنظیم تھی اور سرکاری سطح پر اسے وہی اہمیت حاصل تھی جو بلیک زون میں بلیک گن کو حاصل تھی۔ گو ریڈ ایرو نے کبھی بلیک زون میں مداخلت نہ کی تھی اور نہ ہی بلیک گن نے کبھی ریڈ ایرو کے معاملات میں مداخلت کی تھی اس لئے روڈنی کی طرف سے راجر کا نام لئے جانے پر رچرڈ حیران ہو رہا تھا کیونکہ اس سے پہلے جب بھی کوئی ایسی بات ہوتی تو روڈنی آرتھر کا ہی نام لیا کرتا تھا لیکن اس بار اس نے براہ راست راجر کا نام لیا تھا اور اس بات سے رچرڈ حیران ہوا تھا کہ راجر کی اب اتنی اہمیت ہو گئی ہے کہ وہ براہ راست روڈنی تک پہنچ گیا ہے۔ تھوڑی دیر بعد ایک اور فون کی گھنٹی بج اٹھی تو رچرڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس "...... رچرڈ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" ریڈ ایرو کا راجر آپ سے ملاقات کی درخواست کر رہا ہے باس "...... دوسری طرف سے اس کے پی اے کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" بھیج دو اسے "...... رچرڈ نے تیز اور چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ساتھ ہی موجود ریک سے شراب کی نئی بوتل اٹھائی۔ اس کا ڈھکن ہٹایا اور اسے منہ سے لگا لیا۔ آدھی بوتل پی کر

اس نے بوتل منہ سے ہٹائی ہی تھی کہ دروازہ کھلا اور ایک چھریرے بدن اور ورزشی جسم کا خوبرو نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے پینٹ اور شرٹ کے اوپر گہرے براؤن رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔ گلے میں براؤن رنگ کی ٹائی ڈھیلے انداز میں لٹک رہی تھی۔ یہ راجر تھا۔

"ہیلو آنریبل رچرڈ"...... راجر نے اندر داخل ہوتے ہی مسکرا کر کہا۔ وہ ہمیشہ رچرڈ کو آنریبل رچرڈ ہی کہا کرتا تھا۔ یہ دونوں کلاس فیلو تھے اور ان کے درمیان خاصی بے تکلفی تھی۔ یہ اور بات تھی کہ ان کے درمیان ملاقات کبھی کبھار ہی ہوا کرتی تھی۔

"آؤ۔ آؤ راجر۔ اب تو تم بڑے اہم آدمی بن گئے ہو کہ چیف باس تمہارا نام لے کر بات کرتا ہے"...... رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شراب کی بوتل دوبارہ منہ سے لگا لی تھی۔

"آنریبل رچرڈ کے کلاس فیلو کی اب اتنی اہمیت تو بہرحال ہو گئی ہے کہ اس کا چیف باس اس کا نام لے لے"...... راجر نے مسکراتے ہوئے کہا تو رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہرحال بتاؤ کہ کس قسم کا تعاون چاہتے ہو تم"...... رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ مسلسل شراب پیئے چلا جا رہا تھا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اور ریڈ ایرو کے درمیان ایک مشن کے سلسلے میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ ریڈ ایرو نے ان کے ملک سے ایک اہم فارمولا اڑا لیا ہے اور اب پاکیشیا سیکرٹ سروس جو پوری دنیا میں

سب سے خطرناک سمجھی جاتی ہے سناکی پہنچ رہی ہے تاکہ وہ ریڈ ایرو کے چیف کے خلاف کام کرے اور اس سے فارمولا واپس حاصل کر سکے۔ ہم نے انہیں کور کرنا ہے لیکن باوجود کوشش کے ہمیں ان کے بارے میں پاکیشیا سے کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ یہ لوگ میک اپ کے بھی ماہر ہیں اس لئے ان کے حلیئے وغیرہ بھی معلوم ہونے کا کوئی فائدہ نہیں اور تم جانتے ہو کہ سناکی میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں لوگ بہرحال آتے جاتے رہتے ہیں جن میں غیر ملکیوں کی بھی کثرت ہوتی ہے اس لئے چیف باس آرتھر اور چیف بامین نے بلیک گن کا تعاون حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ تمہارے آدمی پورے سناکی میں موجود ہیں۔ ان کے پاس ٹی ایس کیمرے بھی موجود ہیں جن کی مدد سے ہر وہ آدمی جو کسی طرح کے میک اپ میں بھی ہو چیک کیا جا سکتا ہے اس لئے تم انہیں چیک کر سکتے ہو۔ اس فیصلے کے بعد چیف باس نے تمہارے چیف باس سے بات کی تو اس نے تمہیں فون کیا اور میں تمہارے پاس حاضر ہو گیا ہوں"...... راجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کی تعداد کتنی ہے"...... رچرڈ نے پوچھا۔

"معلوم نہیں۔ وہ دو بھی ہو سکتے ہیں اور دس بھی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ گروپوں کی صورت میں یہاں آئیں"...... راجر نے کہا۔

"ان کا کیا کرنا ہے۔ فنش کرنا ہے یا تمہیں صرف اطلاع دینی ہے"...... رچرڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہمارے مطلوبہ افراد ایشیائی ہیں اس لئے اگر ایشیائی ہوں تو انہیں فنش کرنا ہے اور ایشیائیوں سے ہٹ کر کوئی اور ہوں تو ان سے ہمیں کوئی مطلب نہیں ہے"...... راجر نے کہا۔

"لیکن یہ چیکنگ کتنے عرصے تک کرنی ہو گی"...... رچرڈ نے کہا۔

"کم از کم ایک ہفتے تک"...... راجر نے جواب دیا۔

"اس کا معاوضہ کون دے گا"...... رچرڈ نے کہا۔

" چیف باس آرتھر"...... راجر نے جواب دیا تو رچرڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

" اوکے ۔ ٹھیک ہے۔ کام ہو جائے گا۔ ان کی لاشیں تمہیں مل جائیں گی"...... رچرڈ نے کہا اور راجر اٹھ کھڑا ہوا۔

"شکریہ"...... راجر نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا جبکہ رچرڈ نے فون کا رسیور اٹھا کر ایک بٹن پریس کیا اور کسی کو اس بارے میں احکامات دینے میں مصروف ہو گیا۔

جولیا، تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل چاروں ہوائی جہاز کی انتہائی آرام دہ نشستوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب ایکریمین میک اپ میں تھے اور ان کے پاس باقاعدہ کاغذات بھی موجود تھے اور کاغذات کی رو سے وہ سب ایکریمین سیاح تھے۔ انہیں سفر کرتے ہوئے دو روز ہو گئے تھے اور وہ پاکیشیا سے براہ راست فان لینڈ جانے کی بجائے پہلے پاکیشیا سے ہمسایہ ملک کافرستان گئے تھے اور پھر وہاں سے وہ گریٹ لینڈ پہنچے تھے اور اس وقت وہ گریٹ لینڈ کے طیارے میں سوار فان لینڈ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سناکی کا ایئر پورٹ اب صرف چند منٹ کے فاصلے پر ہی رہ گیا تھا۔ پاکیشیا سے روانگی سے پہلے جولیا نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ باقاعدہ تفصیلی میٹنگ کی تھی اور انہوں نے اپنا لائحہ عمل طے کر لیا تھا۔ عمران نے انہیں جو ٹارگٹ دیا تھا اس کے مطابق انہوں نے ریڈ ایرو کے خلاف کارروائی کرنی تھی تاکہ اس سے

اس لیبارٹری کا پتہ چلایا جاسکے جہاں فارمولا بھیجا گیا تھا اور صفدر نے پاکیشیا سے روانگی سے پہلے اس پر باقاعدہ کام کیا تھا اور اس نے پاکیشیا سے فون پر سناکی میں مخبری کرنے والی ایک تنظیم سے رابطہ کر کے اس سے ریڈ ایرو کے بارے میں معلومات حاصل کر لی تھیں۔ ان معلومات کے مطابق ریڈ ایرو فان لینڈ کی سرکاری ایجنسی تھی جس کا چیف باس آرتھر تھا اور اس کے ایک سپیشل سیکشن کا چیف بامین تھا۔ ریڈ ایرو کا ہیڈ کوارٹر سناکی کے جنوبی علاقے راس فیلڈ میں تھا۔ بظاہر یہ عمارت ایک کلب کی تھی جس کا نام بھی راس فیلڈ کلب تھا لیکن یہ کلب صرف آڑ تھی۔ اس کے نیچے تہہ خانوں میں ریڈ ایرو کا ہیڈ کوارٹر تھا اس لئے وہ سب مطمئن تھے کہ سناکی پہنچ کر وہ اس ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کریں گے اور پھر آرتھر سے ضروری معلومات حاصل کر کے آگے نکل جائیں گے۔ سناکی میں رہائش گاہ کا انتظام بھی صفدر نے کر لیا تھا اور سناکی میں چونکہ اسلحے پر کسی قسم کی کوئی بندش نہ تھی اس لئے انہیں یقین تھا کہ وہ وہاں سے اپنے مطلب کا ضروری اسلحہ بھی حاصل کر لیں گے اس لئے وہ سب پوری طرح مطمئن نظر آرہے تھے۔ پھر پائلٹ نے سناکی ایئر پورٹ پر پہنچنے کا اعلان کر دیا اور جہاز میں ہلچل سی نظر آنے لگ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایئر پورٹ پر ضروری چیکنگ سے فارغ ہو کر پبلک لاؤنج میں پہنچ گئے۔ اب ان کا رخ ٹیکسی سٹینڈ کی طرف تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ ٹیکسی میں بیٹھے اس کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جہاں صفدر نے رہائش حاصل

کی تھی کہ اچانک ٹیکسی ڈرائیور کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تو سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی جولیا چونک پڑی۔

"کیا بات ہے۔ تم اچانک پریشان نظر آنے لگے ہو"...... جولیا نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مادام۔ میری ٹیکسی کا تعاقب بلیک گن کی کار کر رہی ہے اور وہ کسی بھی لمحے میری ٹیکسی کو میزائلوں سے اڑا دیں گے"۔ ڈرائیور نے انتہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ لیکن کیوں"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔ عقبی سیٹ پر موجود تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ڈرائیور کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے تھے۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ پلیز آپ اتر جائیں۔ مجھے کرایہ بھی نہ دیں لیکن پلیز۔ مجھ پر رحم کھائیں۔ وہ یقیناً آپ کی طرف سے مشکوک ہیں"...... ڈرائیور کی حالت اس قدر خراب ہو چکی تھی کہ جولیا کو محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کسی بھی لمحے بے ہوش ہو سکتا ہے۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں ایک طرف کر کے اتار دو"...... جولیا نے کہا تو ڈرائیور کا زرد پڑتا ہوا چہرہ دوبارہ نارمل ہونے لگ گیا۔

"لیکن ہمارے پیچھے تو بے شمار کاریں ہیں۔ تم کس کار کی بات کر رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"وہ۔ وہ سرخ کار۔ جس پر زرد دھاریوں والا بڑا سا نشان ہے"۔ ڈرائیور نے سائیڈ پر جانے کا انڈیکیٹر دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے عقبی

آئینے میں اس کار کو مارک کرنا شروع کر دیا اور پھر اسے وہ کار نظر آ
گئی۔ اس میں ڈرائیور کے ساتھ ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے گلے
میں ایک کیمرہ لٹک رہا تھا۔ دونوں ہی مقامی آدمی تھے لیکن دونوں ہی
اپنی شکل و صورت سے اچھے لوگ دکھائی دے رہے تھے۔ البتہ وہ
مخصوص نشان واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی سائیڈ پر
رک گئی تو جولیا نیچے اتر آئی۔ عقبی طرف سے اس کے ساتھی بھی نیچے
اتر آئے تو ٹیکسی ڈرائیور نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ٹیکسی آگے بڑھا
دی۔ جولیا کی نظریں اس کار پر جمی ہوئی تھیں جو اب ان کے قریب آکر
رک گئی تھی۔ اس نے بھی شاید ٹیکسی کو سائیڈ پر جانے کا انڈیکیٹر
دیتے دیکھ کر سائیڈ پر آنے کا اشارہ کر دیا تھا۔

" یہ ٹیکسی نے آپ کو یہاں کیوں اتار دیا ہے۔ کیا کوئی گڑبڑ
ہے "...... ایک آدمی نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر ان سے مخاطب ہو
کر کہا۔ اس کے گلے میں کیمرہ لٹک رہا تھا۔

" نہیں ۔ گڑبڑ تو نہیں ہے۔ ہمیں یہیں اترنا تھا۔ یہاں ہمارے
دوستوں نے ہمیں پک کرنا ہے لیکن یہاں تو کوئی نظر نہیں آ
رہا "...... جولیا نے آگے بڑھ کر کہا جبکہ اس کے باقی ساتھی خاموش
کھڑے رہے۔

" آپ نے کہاں جانا ہے۔ میں کسی دوسری ٹیکسی کو کال کر کے
آپ کے پاس بھجوا دیتا ہوں "...... اس آدمی نے بڑے ہمدردانہ لہجے
میں کہا۔

" کرائس کالونی جانا ہے "...... جولیا نے جواب دیا۔

" اوکے آپ یہیں رکیں۔ ابھی ٹیکسی پہنچ جائے گی "...... اس آدمی
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ان کی کار آگے بڑھ گئی۔

" یہ کون لوگ ہیں۔ اس ٹیکسی ڈرائیور کی سمجھ نہیں آئی کہ وہ ان
سے اس طرح خوفزدہ تھا جیسے اس نے کوئی بدروح دیکھ لی ہو "۔ جولیا
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا اس آدمی کے گلے میں جو کیمرہ لٹک رہا تھا وہ جدید
ترین کیمرہ ہے۔ اس سے میک اپ چیک کئے جاتے ہیں۔ ان لوگوں
نے ہمارے میک اپ چیک کئے ہیں اور پھر ہمارا تعاقب شروع کر دیا
ہے اور یہ بلیک گن شاید یہاں کا کوئی خوفناک سینڈیکیٹ ہے جس
کو پچھا کرتے دیکھ کر ٹیکسی ڈرائیور کی حالت خراب ہو گئی تھی "۔
صفدر نے کہا۔

" میک اپ چیک کئے گئے ہیں۔ کیا مطلب کیوں ان کا ہم سے کیا
تعلق "...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" میرا خیال ہے کہ یہ گینگ بھی بلیک تھنڈر کے تحت ہے اور
مجھے یقین ہے کہ جب ہم کرائس کالونی پہنچیں گے تو یہ ہماری رہائش
گاہ پر ریڈ کریں گے "...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" پھر تو انہیں پکڑ کر ان سے سب کچھ اگلوایا جا سکتا ہے "۔ تنویر نے
پرجوش لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ اب یہ ضروری ہے "...... صفدر نے کہا اور اسی لمحے ایک

خالی ٹیکسی ان کے قریب آکر رک گئی۔

"آئیے جناب ۔میں آپ کو کراس کالونی پہنچا دوں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھی سرہلاتے ہوئے آگے بڑھے اور ٹیکسی میں سوار ہو گئے ۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک کالونی میں داخل ہوئی تو جولیا نے ڈرائیور کو کوٹھی کا نمبر بتایا اور ٹیکسی ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی۔جولیا اور اس کے ساتھی نیچے اتر آئے اور صفدر نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا تو ڈرائیور سلام کر کے ٹیکسی آگے بڑھا لے گیا جبکہ جولیا نے کوٹھی کے پھاٹک پر موجود نمبروں والے تالے کو کھولا اور پھر چھوٹا پھاٹک کھول کر وہ اندر داخل ہو گئے۔

"آؤ تنویر۔ہم نے ان دونوں کو چیک کرنا ہے۔ عقبی دروازے سے نکل جاتے ہیں"...... صفدر نے تنویر سے کہا اور تنویر سرہلاتا ہوا اس کے پیچھے سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گیا جبکہ جولیا اور کیپٹن شکیل سیدھے سامنے والی عمارت کی طرف بڑھ گئے۔

" میری سمجھ میں ابھی تک یہ سچوئیشن نہیں آرہی"...... جولیا نے کہا۔

" اگر یہ لوگ مل گئے تو سب کچھ معلوم ہو جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ دونوں وہیں برآمدے میں ہی رک گئے ۔انہیں اب صفدر اور تنویر کا انتظار تھا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد صفدر اور تنویر سائیڈ گلی سے نکل کر سامنے آئے تو ان دونوں کے کاندھوں پر

دونوں آدمی لدے ہوئے تھے جن میں سے ایک کے گلے میں کیمرہ لٹک رہا تھا۔

"یہ کہاں تھے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

" ہم جیسے ہی عقبی سڑک پر پہنچے تو ان کی کار بھی سائیڈ سے نکل کر ادھر آ گئی۔ہم دونوں کوڑے کے ڈرموں کے پیچھے ہو گئے۔ان کی کار ان ڈرموں کے قریب آکر رک گئی اور پھر یہ دونوں کار سے باہر آئے ہی تھے کہ ہم نے ان دونوں کو چھاپ لیا"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں اندر لے چلو اب ان سے معلوم کرنا ہو گا کہ یہ سارا چکر کیا ہے"...... جولیا نے کہا اور اندرونی طرف بڑھ گئی۔ کیپٹن شکیل نے پوری کوٹھی گھوم ڈالی اور پھر اس کے سٹور سے رسیوں کے دو بنڈل تلاش کئے اور انہیں لے کر وہ سٹنگ روم میں پہنچ گیا۔ پھر ان دونوں کو ان رسیوں کی مدد سے کرسیوں پر باندھ دیا گیا۔صفدر نے اس آدمی کے گلے سے کیمرہ اتار لیا تھا اور وہ اسے چیک کرنے میں مصروف تھا۔

" اوہ۔ اوہ۔ میرا خیال درست تھا۔ یہ واقعی میک اپ چیک کرنے والا مخصوص کیمرہ ہے۔اس میں ہم سب بغیر میک اپ کے نظر آ رہے ہیں"...... صفدر نے کہا تو سب نے اس کی بات کو باقاعدہ چیک کیا۔صفدر کی بات واقعی درست تھی۔

" اب یہ بتائے گا کہ یہ سب کیا چکر ہے"...... تنویر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے اس آدمی کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع

کر دیئے جس کے گلے میں کیمرہ موجود تھا۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر وہ کراہتا ہوا ہوش میں آگیا۔

" یہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ تم نے ہمیں باندھ دیا۔ اوہ ہمیں بلیک گن کے آدمیوں کو"...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے بلیک گن کے آدمیوں کو باندھنا دنیا کا سب سے ناممکن ترین کام ہو۔

" کیا نام ہے تمہارا"...... تنویر نے درشت لہجے میں کہا۔

" میرا نام ٹونی ہے۔ تم سب ایشیائی ہو۔ صرف یہ عورت سوئس نژاد ہے اور اس لئے تم یہاں زندہ بھی نظر آرہے ہو ورنہ تم یہاں تک پہنچ ہی نہ سکتے تھے اور ایئر پورٹ پر ہی تمہاری لاشیں پڑی رہتیں"...... ٹونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... اس بار جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" سنو مجھے تم پسند آگئی تھیں اور میں نے اپنے ساتھی فرنیک سے بات کر لی تھی کہ ہم دونوں ہی تمہارے ساتھ رات گزاریں گے اس لئے تم سب زندہ ہو ورنہ ہمیں تو حکم تھا کہ جیسے ہی تم لوگ نظر آؤ ہم کلنگ سیکشن کو اطلاع دے دیں اور تم دوسری سانس بھی نہ لے سکتے لیکن ہمیں یہی کہا گیا تھا کہ ہم نے صرف ایشیائی آدمیوں کے خلاف کارروائی کرنی ہے۔ ہم یہاں اس لئے آئے تھے کہ اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرے تمہیں اٹھا کر اپنے ٹھکانے پر پہنچا دیں گے اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرا دیں گے لیکن تم نے اپنی زندگی کی

سب سے بڑی حماقت کی کہ ہمیں بے ہوش کر کے یہاں باندھ دیا۔ اب بھی وقت ہے تم ہمیں چھوڑ دو"...... اس ٹونی نے تیز تیز لہجے میں کہا اور جولیا کا چہرہ یکلخت غصے کی شدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔

" تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم میرے بارے میں اس انداز میں سوچو"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" ایک منٹ مس جولیا۔ پلیز آپ باہر جائیں۔ ہمیں ان سے بہت کچھ معلوم کرنا ہے"...... اچانک صفدر نے کہا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" ٹھیک ہے۔ جو معلومات حاصل کرنی ہیں کر لو"...... جولیا نے نارمل ہوتے ہوئے کہا اور ایک طرف ہٹ گئی۔

" سنو ٹونی۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو جو کچھ ہم پوچھیں تفصیل سے بتا دو ورنہ دوسری صورت میں تمہارے جسم کا ایک ایک ریشہ ادھیڑ دیا جائے گا"...... صفدر نے غراتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ بلیک گن کے ٹونی پر ہاتھ اٹھاؤ گے۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ پہلے ہی تم نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی حماقت کی کہ ہمیں اس طرح باندھ دیا۔ اب تم یہ بات کر رہے ہو۔ چھوڑ دو ہمیں۔ ہمارا وعدہ کہ ہم تمہارے خلاف رپورٹ نہیں کریں گے۔ کوئی اور کرے تو کرے لیکن ہم نہیں کریں گے"...... ٹونی نے کہا اور پھر ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ تنویر کا بازو گھوما اور کمرہ تھپڑ کی زور دار آواز کے ساتھ ہی ٹونی کے منہ سے نکلنے والی چیخ سے گونج

اٹھا۔اس کی ناک اور منہ سے خون رسنے لگا تھا۔

" بولو۔جو کچھ پوچھا جا رہا ہے اس کا جواب دو"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

" تم ۔تم نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔مجھے ۔بلیک گن کے ٹونی کو۔اب تمہارا انجام انتہائی عبرتناک ہو گا"...... ٹونی نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ پھر گونج اٹھا۔تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے اس کی بائیں آنکھ میں اپنی انگلی کسی نیزے کے سے انداز میں مار دی تھی۔کمرہ ٹونی کے حلق سے نکلنے والی پے در پے چیخوں سے گونجنے لگا۔وہ اب اس طرح دائیں بائیں سر مار رہا تھا جیسے پنڈولم حرکت کرتا ہے۔

"بولو۔ورنہ دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔

" بب، بب۔بتاتا ہوں۔تم شاید بلیک گن کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ورنہ تم کبھی اتنی جرأت نہ کرتے کہ ہماری طرف ٹیڑھی آنکھ سے بھی دیکھ سکو۔مجھے مت مارو۔تم جو کچھ پوچھو گے میں بتا دوں گا"۔اس بار ٹونی نے کراہتے ہوئے کہا۔اسے شاید اب سمجھ میں آیا تھا کہ یہ لوگ اجنبی ہیں اور انہیں بلیک گن کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔

" یہ بلیک گن کیا ہے۔اس بارے میں تفصیل بتاؤ"...... اس بار صفدر نے کہا تو ٹونی نے بلیک زون اور بلیک گن کلب اور باس رچرڈ

کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔

" کیا اس رچرڈ کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے"...... صفدر نے کہا۔

" بلیک تھنڈر۔وہ کون ہے۔ہم نے تو یہ نام کبھی نہیں سنا"...... ٹونی نے رک رک کر جواب دیا۔

" ریڈ ایرو کے بارے میں جانتے ہو"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں ۔ریڈ ایرو یہاں کی سرکاری تنظیم ہے اور ریڈ ایرو کے چیف آرتھر کے بلیک گن کے چیف باس روڈنی سے بڑے گہرے دوستانہ تعلقات ہیں"...... ٹونی نے جواب دیا تو صفدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔اب بات سمجھ میں آ گئی تھی کہ اس بلیک گن کو کیوں ان کے خلاف استعمال کیا گیا ہے۔

" روڈنی کہاں رہتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

" وہ کسی سے نہیں ملتا۔اس کا نائب باس رچرڈ سب کام کرتا ہے۔وہ بلیک گن کلب میں مستقل طور پر رہتا ہے لیکن اس کی اجازت کے بغیر بلیک گن کلب میں تو ایک طرف بلیک زون میں مکھی بھی نہیں اڑ سکتی"...... ٹونی نے جواب دیا۔

" تمہیں کس نے ہماری چیکنگ کا حکم دیا تھا"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہمارے سیکشن انچارج رابرٹ نے"...... ٹونی نے جواب دیا۔

" سیکشن انچارج۔کیا مطلب۔کیا تمہارا علیحدہ سیکشن ہے"۔صفدر نے کہا۔

"ہاں۔چیکنگ کرنے والا علیحدہ سیکشن ہے۔ہماری طرح پورے شہر میں ہمارے سیکشن کے افراد موجود ہوں گے جو تمہیں چیک کر رہے ہوں گے۔یہ اور بات ہے کہ ایئرپورٹ اور اس سے ملحقہ علاقے میں ہماری ڈیوٹی تھی"...... ٹونی نے کہا۔

"تم ہمارے متعلق کسے رپورٹ دیتے اور کس طرح"۔صفدر نے پوچھا۔

"ہمارے پاس سپیشل ٹرانسمیٹر ہے۔ہم کلنگ سیکشن کے انچارج برٹ کو اطلاع دیتے اور برٹ اپنے آدمیوں کو اور تم فوراً مارے جاتے کیونکہ وہ بھی ہر جگہ موجود ہوتے ہیں"...... ٹونی نے جواب دیا۔

"وہ سپیشل ٹرانسمیٹر کہاں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہماری کار کے ڈیش بورڈ میں نصب ہے"...... ٹونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں ماسک میک اپ کرنے ہوں گے کیونکہ مجھے اس کیمرے کے بارے میں عمران صاحب نے بتایا تھا کہ یہ کیمرے ویسے تو ہر قسم کے میک اپ چیک کر لیتے ہیں لیکن ماسک میک اپ کو چیک نہیں کر سکتے"...... صفدر نے پاکیشیائی زبان میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ان دونوں کا کیا کریں۔ان کی کار اس کوٹھی کے عقب میں موجود ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ان کا خاتمہ تو بہرحال ضروری ہے۔اس کے بعد ہم اس کوٹھی

سے کار لیں گے اور پھر کوٹھی چھوڑ دیں گے اور پھر سیدھے بلیک زون پہنچیں گے کیونکہ اب اس آرتھر کے بارے میں اس رچرڈ یا روڈنی سے ہی معلومات مل سکتی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اوکے۔ٹھیک ہے۔ماسک میک اپ باکس ہمارے پاس موجود ہیں۔اسلحہ بھی یہاں موجود ہو گا۔ہمیں ابھی چلنا ہو گا"۔جولیا نے کہا تو تنویر کا چہرہ چمک اٹھا۔

"ویری گڈ۔یہ ہوئی ناں بات"...... تنویر نے کہا اور پھر جولیا کے حکم پر ان دونوں کی گردنیں توڑ دی گئیں۔اس کے بعد انہوں نے تہہ خانے سے مشین پسٹلز اور ان کے میگزین حاصل کئے۔سب نے اپنے چہروں پر ماسک چڑھائے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی میں موجود کار میں سوار ہو کر بلیک زون کی طرف روانہ ہو گئے۔انہوں نے سناکی کا تفصیلی نقشہ اس عمارت سے لے لیا تھا اس لئے کرائس کالونی کو مارک کر کے انہوں نے بلیک زون کی نہ صرف نقشے میں چیکنگ کر لی تھی بلکہ راستہ بھی مارک کر لیا تھا۔

عمران، صالحہ اور خاور کے ہمراہ پاکیشیا سے سیدھا سویڈن کے دارالحکومت سٹام ہام پہنچا تھا اور اس وقت سٹام ہام کے ایک فائیو سٹار ہوٹل کے کمرے میں خاور اور صالحہ دونوں موجود تھے جبکہ عمران انہیں یہاں پہنچا کر باہر نکل گیا تھا اور ابھی تک اس کی واپسی نہ ہوئی تھی۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا تھا۔ یہ کمرہ عمران کے نام سے ہی بک تھا۔ گو ان دونوں کے نام سے علیحدہ علیحدہ کمرے بک تھے لیکن وہ اپنے کمروں کی بجائے عمران کے کمرے میں ہی موجود تھے اور اس ایک گھنٹے کے دوران وہ روم سروس والوں سے کافی منگوا کر پی چکے تھے لیکن عمران ابھی تک واپس نہ آیا تھا۔

"بس عمران صاحب کی یہی بات غلط ہے کہ وہ کسی کو کچھ نہیں بتاتے اور سب کچھ خود ہی کرتے رہتے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"اس وقت تک کیا بتائیں مس صالحہ جب تک کام ہو نہ جائے"۔

خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"کام۔ کون سا کام"...... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"بامین کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا کام"...... خاور نے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ وہ بامین کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن یہاں سویڈن میں بیٹھ کر وہ کیسے معلومات حاصل کریں گے"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر وہ پاکیشیا میں بیٹھ کر معلومات حاصل کر لیتے ہیں تو سویڈن تو فان لینڈ کا ہمسایہ ملک ہے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو صالحہ نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو اور پھر نصف گھنٹے بعد اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ دونوں چونک پڑے۔ خاور نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ دونوں اس وقت ایکریمین میک اپ میں ہی تھے جبکہ عمران بھی ان کے ساتھ تھا تو وہ بھی ایکریمین میک اپ میں تھا۔

"یس"...... خاور نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مائیکل بول رہا ہوں مسٹر رابرٹ۔ آپ مارگریٹ کے ساتھ بندرگاہ پر موجود نائٹی بوائے کلب پہنچ جائیں۔ میں وہاں آپ کا انتظار کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ایکریمین لہجے میں کہا گیا تو خاور فوراً ہی سمجھ گیا کہ یہ عمران ہے کیونکہ مائیکل کا نام اس نے موجودہ

کاغذات کے لحاظ سے رکھا ہوا تھا۔

"کیا سامان سمیت یا"...... خاور نے پوچھا۔

"زندہ سامان نہ بھولنا۔ باقی تمہاری مرضی"...... دوسری طرف سے عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو خاور نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ کس کی کال تھی"...... صالحہ نے جو ایک سائیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی چونک کر پوچھا کیونکہ خاور کو لاؤڈر کا بٹن پریس کرنے کا موقع ہی نہ ملا تھا۔

"عمران صاحب کی کال تھی۔ ان کا حکم ہے کہ ہم دونوں بندرگاہ پر ناٹی بوائے نامی کلب میں پہنچ جائیں۔ وہ وہاں ہمارا انتظار کر رہے ہیں"...... خاور نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے سامان کے بارے میں پوچھا تھا۔ کیا تمہارا خیال تھا کہ ہم واپس اس ہوٹل میں نہیں آئیں گے"...... صالحہ نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے پوچھا تھا لیکن عمران صاحب نے جواب دیا ہے کہ زندہ سامان ساتھ لانا نہ بھولوں۔ باقی میری مرضی"...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس دی۔

"اچھا تو میں اب آپ لوگوں کے لئے سامان کی حیثیت اختیار کر چکی ہوں جسے مجبوراً ساتھ رکھنا پڑتا ہے تاکہ چوری نہ ہو جائے"۔ صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ ذہین تھی اس لئے زندہ سامان کے الفاظ سے ہی

ساری بات سمجھ گئی تھی۔

"یہ عمران صاحب کا نقطہ نظر تو ہو سکتا ہے میرا نہیں"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو تمہارا کیا نقطہ نظر ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی نظر منتشر ہے۔ جب یہ نقطہ بنے گی تو پھر ہی جواب دے سکتا ہوں"...... خاور نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"معلوم نہیں چیف نے سیکرٹ سروس کے ممبران کی تربیت کس انداز میں کی ہے کہ کوئی بھی عام انسانی رویوں کا حامل نظر نہیں آتا۔ سارے ہی غیر انسانی اور غیر فطری رویوں کے حامل لوگ ہیں"...... صالحہ نے دروازے سے باہر آتے ہوئے مسکرا کر کہا تو خاور بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں"...... لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں۔ تم سب عمران سمیت غیر انسانی رویوں کے حامل ہو تمہارے اندر وہ انسانی جذبے ہی موجود نہیں ہیں جو انسانوں کا خاصا سمجھے جاتے ہیں"...... صالحہ نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اچھا۔ یہ تم نے واقعی نئی بات کر دی ہے۔ کیا تم تفصیل بتا

سکتی ہو"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ دیکھو تم سب عمران سمیت غیر شادی شدہ ہو۔ برسر روزگار ہو۔ کسی چھوٹی بڑی بیماری کے شکار بھی نہیں ہو۔ ذہنی طور پر بھی نارمل ہو لیکن اس کے باوجود میں نے تم میں سے کسی کی آنکھوں میں کسی نوجوان اور خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر چمک ابھرتے کبھی نہیں دیکھی۔ چہرے پر کسی لڑکی کے لئے پسندیدگی کے تاثرات ابھرتے نہیں دیکھے کبھی تم میں سے کسی کو کسی سے رومانی انداز میں گفتگو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ تم سب جب اکٹھے ہوتے ہو تو تمہاری گفتگو کے دوران کبھی کسی لڑکی پر کوئی تبصرہ نہیں سنا۔ میں نے کبھی کسی کے پرس میں کسی لڑکی کی تصویر نہیں دیکھی۔ میں نے تمہیں اخبار میں لڑکیوں کی تصاویر کو غور سے دیکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ کبھی تمہارے درمیان ایسا مذاق ہوتے نہیں سنا جیسا کہ نوجوان مرد لڑکیوں کے بارے میں اشارتاً کرتے ہیں۔ کیا یہ انسانی رویے ہیں۔ کیا انسان پتھر ہوتے ہیں۔ ان میں جذبات نہیں ہوتے۔ ٹھیک ہے کہ تم سب باکردار ہو لیکن باکردار ہونے کا یہ مطلب تو نہیں کہ تمہارے اندر انسانی جذبات ہی سرے سے نہ ہوں"۔ صالحہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس پیرائے میں تم درست کہہ رہی ہو کہ ہم میں سے کوئی بھی انسان نہیں ہے تم اور جولیا سمیت"...... خاور نے ہوٹل کے مین گیٹ سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"ہم دونوں کے نام مت لو۔ ہم بہرحال انسان ہیں۔ جولیا اپنے جذبات کا اظہار کسی نہ کسی انداز میں کرتی رہتی ہے اور میری یہ بات کرنا ہی میرے انسان ہونے کی دلیل ہے"...... صالحہ نے جواب دیا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر تو عمران صاحب، تنویر اور صفدر تینوں کو ہم پتھروں کی صف سے نکال کر انسانوں کی صف میں لانا پڑے گا"...... خاور نے ہاتھ اٹھا کر ایک خالی ٹیکسی کو اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے ٹیکسی ان کے قریب آ کر رک گئی۔

"اب پاکیشیائی نام نہ لینا"...... خاور نے سرگوشی کے انداز میں صالحہ سے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر خاور اور صالحہ دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے اور خاور نے ٹیکسی ڈرائیور کو نائٹی بوائے کلب لے جانے کا کہہ دیا۔

"نائٹی بوائے کلب"...... ڈرائیور نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے خاور نے کلب کی بجائے بھوتوں کے کسی مسکن کا نام لے دیا ہو۔

"ہاں۔ کیوں کیا ہوا"...... خاور نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جناب آپ غیر ملکی سیاح ہیں۔ نائٹی بوائے کلب تو انتہائی تھرڈ کلاس غنڈوں اور بدمعاشوں کی آماجگاہ ہے اور آپ کے ساتھ ایک خوبصورت اور نوجوان خاتون بھی ہے"...... ڈرائیور نے کہا۔

"بے فکر رہو۔ ہم اپنی حفاظت کرنا جانتے ہیں"...... خاور نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر"....... ڈرائیور نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کا مقصد ہو کہ اس نے تو بتا کر اپنا فرض پورا کر دیا ہے اب وہ خود جانیں۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیکسی ایک تین منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ کی سائیڈ میں جا کر رک گئی۔ عمارت پر ناٹی بوائے کلب کا پرانا سا لیکن جہازی سائز کا بورڈ موجود تھا۔

"اگر میں اندر گیا جناب تو کوئی نہ کوئی غنڈہ زبردستی ٹیکسی میں بیٹھ جائے گا اور مجھے اسے مفت لے جانا پڑے گا اس لئے برائے مہربانی آپ یہیں اتر جائیں"....... ڈرائیور نے کہا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے میٹر دیکھ کر کرایہ ادا کیا اور پھر صالحہ سمیت نیچے اترا اور کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ آنے جانے والوں کے انداز اور چہرے ہی بتا رہے تھے کہ ٹیکسی ڈرائیور کی بات درست تھی لیکن خاور اور صالحہ دونوں اس لئے مطمئن تھے کہ عمران نے انہیں یہاں کال کیا تھا۔ کمپاؤنڈ گیٹ سے مڑ کر وہ جیسے ہی مین گیٹ کے قریب پہنچے ایک طرف کھڑا ہوا نوجوان تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"آپ کا نام رابرٹ اور مارگریٹ ہے"....... اس نوجوان نے کہا۔

"ہاں"....... خاور نے جواب دیا۔

"آیئے ادھر آ جائیں۔ مسٹر مائیکل آپ کے منتظر ہیں"۔ نوجوان نے دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھی تیزی سے اس طرف کو مڑ گیا۔ سائیڈ پر ایک دروازے کے باہر دو مسلح دربان موجود تھے۔ اس

نوجوان نے دروازہ کھولا اور خاور اور صالحہ کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ اندر داخل ہو گیا۔ خاور اور صالحہ اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک راہداری تھی جس کا اختتام ایک دروازے پر ہو رہا تھا۔

" اندر چلے جائیں۔ مسٹر مائیکل اور چیف ماسٹر اندر ہیں"۔ نوجوان نے دروازے کی سائیڈ پر ہوتے ہوئے کہا اور خاور نے سر ہلاتے ہوئے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ صالحہ بھی اس کے پیچھے تھی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ وہاں میز کے پیچھے ایک گینڈے جیسے تن و توش کا آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کا چہرہ بلڈاگ کی طرح سوجا ہوا تھا۔ چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ سر کے بال چھوٹے اور ڈریکولا کے بالوں کی طرح نیزوں کی طرح سیدھے کھڑے تھے وہ اپنے چہرے اور انداز سے ہی کوئی گھٹیا بدمعاش اور غنڈہ دکھائی دے رہا تھا۔ سائیڈ کرسی پر عمران مائیکل کے روپ میں موجود تھا۔

"آؤ۔ آؤ۔ اس سے ملو یہ ناٹی بوائے کلب کا چیف ماسٹر ہے۔ چیف ماسٹر سے یہ مطلب نہیں کہ یہ ماسٹروں کا چیف ہے بلکہ اس کا نام ماسٹر ہے۔ ویسے یہ اس کلب کا چیف ہے"....... عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ عمران کے اٹھنے پر وہ گینڈا نما آدمی بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" میرا نام ماسٹر ہے۔ آپ مائیکل کے ساتھی ہیں۔ میں آپ کو خوش

آمدید کہتا ہوں"...... ماسٹر نے دانت نکالتے ہوئے کہا اور خاور کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔ اس کے انداز میں خاصی گرمجوشی تھی چونکہ صالحہ بھی ایکریمین بنی ہوئی تھی اس لئے مجبوراً اسے بھی ماسٹر سے مصافحہ کرنا پڑا اور پھر وہ دونوں عمران کے ساتھ ہی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" آپ کیا پیئیں گے"...... ماسٹر نے ان دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ میرے ساتھی ہیں ماسٹر۔ اس لئے یہ بھی پینے پلانے کے سلسلے میں اعلیٰ ذوق کے حامل ہیں۔ ایپل جوس انہیں بھی بے حد پسند ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ماسٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھا کر کسی کو دو گلاس ایپل جوس لانے کا کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں جوس کے دو گلاس اٹھائے ہوئے تھے جو ماسٹر کے اشارے پر اس نے خاور اور صالحہ کے سامنے میز پر رکھ دیئے اور ان دونوں نے گلاس اٹھا کر جوس سپ کرنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ماسٹر نے ہاتھ بڑھا کر پہلے فون پر موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

" یس۔ ماسٹر بول رہا ہوں"...... اس گینڈے نما آدمی نے سرد لہجے میں کہا۔

" ڈراگن بول رہا ہوں ماسٹر سناکی سے"...... ایک بھاری سی آواز

سنائی دی۔

" ہاں۔ کیا رپورٹ ہے ڈراگن۔ میں تو تمہاری کال کے انتظار میں تھا"...... ماسٹر نے کہا۔

" بامین سناکی میں موجود نہیں ہے۔ اس کا اسسٹنٹ راجر اس کی جگہ کام کر رہا ہے اور انتہائی حیرت انگیز رپورٹ ملی ہے کہ راجر نے بلیک گن کے چیف روڈنی کے ذریعے رچرڈ کو پیغام پہنچایا ہے کہ اس کی مدد کی جائے اور پھر اس نے رچرڈ کو کہا ہے کہ وہ پورے سناکی میں اپنے اس سیکشن کو حرکت میں لے آئے جو میک اپ چیکنگ کیمروں کے ذریعے میک اپ چیک کرتے ہیں اور ساتھ ہی اس نے کلنگ سیکشن کو حکم دے دیا ہے کہ جیسے ہی میک اپ چیکنگ سیکشن سے انہیں کسی ایشیائی کی نشاندہی کی جائے تو وہ فوری طور پر ان لوگوں کو ہلاک کر دیں۔ اس حکم کے تحت اس وقت پورے سناکی میں ہر طرف میک اپ چیکنگ کیمروں والے کام کر رہے ہیں اور کلنگ سیکشن پورے سناکی میں موجود ہے انہیں کہا گیا ہے کہ جو لوگ ایشیائی ہوں اور میک اپ میں ہوں انہیں بغیر کسی توقف کے گولی مار دی جائے"...... دوسری طرف سے ڈراگن نے کہا تو عمران، خاور اور صالحہ تینوں ڈراگن کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

" اس راجر کے بارے میں معلوم کرو کہ وہ کہاں مل سکتا ہے"...... عمران نے آہستہ سے کہا تو یہ بات ماسٹر نے ڈراگن سے پوچھ لی۔

" راجر ریڈ ایرو کے سپیشل سیکشن کا انچارج ہے اس کا اپنا آفس ہے جو ٹاپ کلب کے نیچے ہے اور ٹاپ کلب راجر کا ذاتی کلب ہے"۔ ڈراگن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اٹھ کر ماسٹر کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

" بامین کے بارے میں تو راجر کو معلوم ہو گا وہ کہاں ہے"۔ عمران نے اس بار ماسٹر کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو ماسٹر کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش بیٹھا رہا۔

" لازماً معلوم ہو گا لیکن ہم راجر سے بہرحال معلوم نہیں کر سکتے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم کیسے کنفرم ہوئے ہو کہ بامین سناکی میں موجود نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

" راجر کی پرسنل سیکرٹری سے بھاری رقم کے عوض معلومات حاصل کی گئی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" تم جادوگر تو نہیں ہو۔ اس قدر نقل تو جادوگر بھی نہیں کر سکتے"...... ماسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں جادوگروں کے سکول کا ہیڈ ماسٹر ہوں اس لئے اس بات کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ کیا کچھ کیمیکلز اگر میں لکھ کر دوں تو مل جائیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیمیکلز۔ کس قسم کے کیمیکلز"...... ماسٹر نے حیران ہو کر کہا۔

" ویسے تو یہ عام سے کیمیکلز ہیں۔ سائنسی سامان فروخت کرنے والوں کی دکان سے عام مل جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ لسٹ بنا دو میں منگوا دیتا ہوں"...... ماسٹر نے کہا تو عمران نے میز پر پڑا ہوا ایک پیڈ اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور بال پوائنٹ اٹھا کر اس نے اس پر لسٹ بنانی شروع کر دی اور پھر لسٹ اس نے ماسٹر کی طرف بڑھا دی۔

" اب تمہیں ہمیں کوئی علیحدہ کمرہ دینا ہو گا تاکہ ہم ایک گھنٹہ ریسٹ کر لیں۔ دو گھنٹے بعد ہماری فلائٹ نے جانا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ کیمیکلز"...... ماسٹر نے کہا۔

" یہ بھی وہیں پہنچا دینا"...... عمران نے کہا تو ماسٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

" میرے آفس میں آجاؤ"...... ماسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

" یہ لسٹ لو۔ سائنسی سامان فروخت کرنے والی دکان سے یہ کیمیکلز ملتے ہیں انہیں منگواؤ اور مہمانوں کو گیسٹ رومز میں لے جاؤ۔ یہ وہاں رہیں گے اور کیمیکلز بھی انہیں وہاں پہنچا دینا"۔ ماسٹر نے کہا۔

"یس سر۔ آئیں سر"...... نوجوان نے لسٹ لے کر واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"اوکے ماسٹر۔ پھر ملاقات ہو گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور ماسٹر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر اس نے باری باری عمران، خاور اور صالحہ سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور عمران اور اس کے ساتھی اس نوجوان کی رہنمائی میں ایک راہداری سے گزر کر ایک اور حصے میں پہنچ گئے۔ یہ دو کمروں کا سیٹ تھا جن کے ساتھ اٹیچ باتھ بھی تھے۔

" یہ کیمیکلز فوری منگوانا ۔ ان کی ہمیں فوری ضرورت ہے"۔ عمران نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ میں یہ آپ تک پہنچ جائیں گے"...... نوجوان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

" یہ ماسٹر تو عام سا غنڈہ اور بد معاش نظر آ رہا ہے اور ویسے جس ٹیکسی میں ہم آئے تھے اس کے ڈرائیور نے بھی ہمیں یہی بتایا تھا کہ یہ کلب عام غنڈوں اور بد معاشوں کا گڑھ ہے لیکن اس ماسٹر کا رویہ تو آپ کے ساتھ انتہائی مؤدبانہ تھا"...... خاور نے اس نوجوان کے جاتے ہی کہا۔

" ماسٹر کو جب ایکریمیا کے ریڈ سینڈیکیٹ کے چیف کی ٹپ ملے اور ساتھ ہی بھاری نقد رقم بھی تو اس نے بھیڑ ہونا ہی تھا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن آپ نے پورے دارالحکومت میں اس ماسٹر کا انتخاب کیسے کر لیا"...... صالحہ نے کہا۔ وہ اب کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

" سناکی میں مخبری کرنے والی پیشہ ور تنظیمیں ہیں لیکن سرکاری ایجنسی ریڈ ایرو کی مخبری صرف وہ پارٹی ہی کر سکتی تھی جس کا چیف ڈراگن ہے اور ڈراگن بھی یہ کام صرف خاص حالتوں میں ہی کر سکتا تھا اور یہ ماسٹر ہے جو ڈراگن کو مجبور کر سکتا تھا اس لئے ماسٹر کی خدمات حاصل کرنا پڑیں اور گو بامین تو نہیں ملا لیکن تم نے دیکھا کہ کس قدر قیمتی معلومات مل گئی ہیں۔ اگر ہم ان عام سے میک اپ میں سناکی پہنچتے تو کلنگ سیکشن کے ہاتھ لگ جاتے۔ اب ہمیں یہ میک اپ تبدیل کرنا ہو گا لیکن ان میں مخصوص کیمیکلز شامل کرنے ہوں گے ۔ پھر یہ کیمرہ ہمارا میک اپ چیک نہ کر سکیں گے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ مس جولیا اور اس کے ساتھی تو براہ راست سناکی گئے ہیں۔ وہ تو چیک ہو جائیں گے"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ میرے ذہن میں بھی یہ خدشہ ابھرا تھا لیکن تم نے ڈراگن کی بات سنی تھی کہ ابھی تک وہ چیک نہیں ہو سکے اور بہرحال وہ لوگ اپنا کام خود کرنے کے اہل ہیں اس لئے وہ خود ہی اس مسئلے سے بھی نمٹ لیں گے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ ان لوگوں کو کیسے معلوم ہو گیا کہ ہم وہاں پہنچ رہے ہیں"...... صالحہ نے کہا۔

" ان کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے صالحہ اور بلیک تھنڈر بے حد

باوسائل تنظیم ہے اور وہ انتہائی جدید ترین آلات بھی استعمال کرتی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے کہ ابھی یہ بامین وغیرہ اپنے طور پر یہ سارا کام کر رہے ہیں اس لئے اس نے بلیک گن کے لوگوں کو اس چیکنگ کے لئے ہائر کیا ہے لیکن بامین کی سنا کی میں اس طرح عدم موجودگی بتا رہی ہے کہ اسے انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا ہے اس لئے بہرحال ہمیں اس راجر کے ذریعے اسے ٹریس کرنا پڑے گا۔ پھر ہی بات آگے بڑھ سکتی ہے "...... عمران نے کہا۔

" عمران صاحب ۔ ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ اگر فارمولا بلیک تھنڈر نے حاصل کر لیا ہے تو اس سے پاکیشیا کو کیا نقصان پہنچ سکتا ہے۔ ظاہر ہے وہ تنظیم براہ راست پاکیشیا کے خلاف تو اسے استعمال نہیں کرے گی اور نہ ہی پاکیشیا کے دشمن ملکوں کو سپلائی کر سکتی ہے اس لئے اس طرح اس کے پیچھے بھاگنے کا کیا فائدہ "...... خاور نے کہا۔

" یہ فارمولا پاکیشیا کے دفاع کے لئے بے حد اہم ہے اور میرا بامین کو تلاش کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس کے ذریعے بلیک تھنڈر کے اس سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کی جائے۔ اگر وہ اصل فارمولا یا اس کی کاپی ہمیں دے دیں تو ہم خاموشی سے واپس چلے جائیں گے ورنہ دوسری صورت میں ہمیں یہ فارمولا اس لیبارٹری سے حاصل کرنا ہوگا اور اس صورت میں ظاہر ہے وہ لیبارٹری بھی تباہ ہو سکتی ہے اور سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی زد میں آ سکتا ہے اس لئے مجھے

یقین ہے کہ اگر سیکشن ہیڈ کوارٹر سے رابطہ ہو گیا تو یہ لوگ عقلمندی سے کام لیں گے اور فارمولا واپس کر دیں گے "...... عمران نے کہا تو خاور اور صالحہ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

جولیا اور اس کے ساتھی ماسک میک اپ میں اس وقت ایک بس میں بطور مسافر موجود تھے اس بس کا آخری سٹاپ بلیک زون کے قریب واقع کنگ گیٹ تھا اس لئے ان سب نے کنگ گیٹ کی ہی ٹکٹیں لی تھیں۔ ماسک میک اپ کر کے وہ کرائس کالونی کی کوٹھی سے وہاں موجود کار میں سوار ہو کر نکلے تھے اور اس وقت ان کا یہی ارادہ تھا کہ وہ اسی کار میں بلیک زون پہنچیں گے لیکن پھر انہوں نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ کیونکہ جو کچھ وہ کرنے جا رہے تھے اس کے بعد اگر یہ کار چیک ہو جاتی تو وہ لوگ جنہوں نے انہیں کوٹھی دی تھی وہ مفت میں مارے جاتے اس لئے انہوں نے کار ایک پبلک پارکنگ میں کھڑی کی اور پھر وہ بس میں سوار ہو گئے۔

جولیا اور صفدر اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل ان دونوں کے عقب میں موجود تھے۔ ماسک میک اپ کے لحاظ سے وہ

ایکریمی ہی نظر آ رہے تھے۔ مشین پسٹلز ان کی جیکٹوں کی جیبوں میں موجود تھے۔ کنگ گیٹ پر جیسے ہی بس پہنچی وہ سب بس سے نیچے اتر آئے اور بس کچھ فاصلے پر موجود اپنے ٹرمینل کی طرف بڑھ گئی۔

"آؤ اس سامنے والے ریستوران میں بیٹھ کر پہلے پلاننگ کر لیں کہ ہمیں وہاں کیا کرنا ہے تاکہ ہم الجھیں نہیں"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس ریستوران میں داخل ہوئے۔ ریستوران میں رش تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا اس لئے وہ چاروں ایک کونے والی میز پر جا کر بیٹھ گئے اور صفدر نے ویٹر سے مینو لے کر اس پر مچھلی کی تلی ہوئی ڈش پر نشان لگا کر آرڈر دے دیا اور ویٹر واپس چلا گیا۔

"یہ تمہیں سوچنے کا دورہ پھر پڑ گیا ہے۔ کیوں"...... تنویر نے ویٹر کے جاتے ہی صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم بغیر سوچے سمجھے وہاں جا کر صرف نشانہ بازی کریں گے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں ہے میرا مطلب ہے کہ ہمیں سوچنے میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ایکشن لینا چاہئے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"دیکھو تنویر۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے ریڈ ایرو کے چیف کے بارے میں معلوم کرنا ہے تاکہ اسے گھیر کر اس سے لیبارٹری کا پتہ معلوم کر سکیں جہاں فارمولا پہنچایا گیا ہے۔ اب یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ

مس جولیا ہمارے ساتھ تھیں اور ہم نے ٹونی سے جو کچھ معلوم کیا ہے اس کے مطابق ٹونی نے مس جولیا کی وجہ سے کلنگ سیکشن کو ہمارے بارے میں اطلاع نہیں دی تھی ورنہ شاید ہم بے خبری میں ہلاک کر دیئے جاتے۔ یہ شخص ٹونی عیاش فطرت آدمی تھا اس لئے اس نے پلان بنایا کہ ہم جہاں جا کر رہائش رکھیں گے وہ ہمارے بارے میں تو کلنگ سیکشن کو اطلاع کر دے گا جبکہ مس جولیا کو بے ہوش کر کے اپنے ساتھی ڈرائیور کے ساتھ اغوا کر کے اپنے کسی اڈے پر لے جائے گا کیونکہ مس جولیا بہرحال ایشیائی نہیں تھی اس طرح ہمیں بلیک زون، اس کے دو بڑوں روڈنی اور رچرڈ کے بارے میں معلومات حاصل ہو گئیں۔ روڈنی کے بارے میں تو یہی بتایا گیا ہے کہ وہ کسی کے سامنے نہیں آتا لیکن رچرڈ تک بہرحال پہنچا جا سکتا ہے اور ہمارے بارے میں انہیں ہائر یقیناً اس ریڈ ایرو کے چیف یا اس کے ایجنٹ بامین نے کیا ہو گا ورنہ یہ عام غنڈے اور بدمعاش ان چکروں میں نہیں پڑا کرتے اس لئے اب ہم نے رچرڈ کو کور کر کے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر تو وہ ریڈ ایرو کے چیف کے بارے میں جانتا ہو گا تو ہم وہاں سے نکل کر براہ راست اس پر ہاتھ ڈال دیں گے ورنہ پھر اس سے روڈنی کے بارے میں معلومات حاصل کر کے اس روڈنی پر ہاتھ ڈالنا پڑے گا"...... صفدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ باتیں مجھے معلوم ہیں کیونکہ میرے سامنے ہی یہ سب باتیں ہوئی ہیں۔ پھر اس پر مزید غور کرنے کا کیا مطلب ہوا"...... تنویر نے

کہا۔ اسی لمحے ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس آیا اور اس نے میز پر کھانا لگانا شروع کر دیا تو وہ خاموش ہو گئے۔ جب ویٹر واپس چلا گیا تو انہوں نے کھانا کھانا شروع کر دیا۔

" بلیک زون کے بارے میں جو کچھ ٹونی نے بتایا ہے اس کے مطابق بلیک زون انتہائی خوفناک غنڈوں اور بدمعاشوں کا گڑھ ہے لیکن وہاں غیر ملکی سیاحوں کو مکمل تحفظ بلیک گن کی طرف سے دیا جاتا ہے لیکن ظاہر ہے جس انداز کا کام ہم نے کرنا ہے اس کے بعد بلیک زون ہمارے لئے دنیا کی سب سے خطرناک جگہ بن جائے گی اور رچرڈ بھی ظاہر ہے وہاں پر کسی سے نہیں ملتا ہو گا اس لئے ہم نے سوچنا ہے کہ ہم کسی جھگڑے میں پڑے بغیر کیسے رچرڈ تک پہنچ سکتے ہیں اور پھر رچرڈ کو کس طرح کور کیا جا سکتا ہے اس لئے میں یہاں آیا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

" صفدر۔ میرا خیال ہے کہ اس ویٹر سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ ویٹر ٹائپ کی مخلوق کے پاس ایسی معلومات ہوتی ہیں جو عام لوگوں کے پاس نہیں ہو سکتیں۔ اس سے رچرڈ کے بارے میں بات کی جا سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ لیکن یہ لوگ دوسروں کو ڈاج دینے کے بھی ماہر ہوتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

" ٹھیک ہے کھانا کھا لیں پھر اس سے بات کریں گے"۔ صفدر نے کہا اور پھر کھانا کھانے کے بعد انہوں نے اس ویٹر کو اشارہ کیا تو وہ

ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس آ گیا۔

"بلیک کافی لے آؤ"...... صفدر نے کہا۔

"یس سر"...... ویٹر نے جواب دیا اور خالی برتن لے کر وہ ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک کافی انہیں سرو کر دی گئی۔

"بل لے آؤ"...... صفدر نے کہا تو ویٹر نے سر ہلایا اور کافی کے خالی برتن ٹرے میں رکھ کر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک پلیٹ تھی جس میں بل موجود تھا۔ صفدر نے ایک نظر بل کی طرف دیکھا اور جیب سے ایک بڑی مالیت کے نوٹوں کی گڈی نکالی اور ایک نوٹ نکال کر اس نے ٹرے میں رکھ دیا۔

"باقی تمہاری ٹپ"...... صفدر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تھینک یو سر"...... ویٹر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ ہمیں چند معلومات چاہئیں۔ اگر تم مہیا کر سکو تو ایسے دو نوٹ اور مل سکتے ہیں"...... صفدر نے آہستہ سے کہا تو پلیٹ اٹھاتا ہوا ویٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ جناب آپ سپیشل روم بک کرا لیں۔ میں وہیں آ جاؤں گا"...... ویٹر نے آہستہ سے کہا۔

"جا کر بک کراؤ ہماری طرف سے"...... صفدر نے کہا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا تھوڑی دیر بعد ویٹر واپس آیا اور اس نے ایک سرخ

رنگ کا کارڈ صفدر کے سامنے رکھ دیا۔

"بائیں طرف راہداری میں چلے جائیں۔ سپیشل روم نمبر فور"۔ ویٹر نے کہا۔

"آ جاؤ تم"...... صفدر نے کارڈ اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور ویٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چاروں ایک بڑے سے کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ سپیشل روم نمبر فور تھا۔ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ویٹر اندر داخل ہوا۔ اس نے شراب کی ایک بوتل اٹھائی ہوئی تھی۔

"یہ بوتل ضروری تھی صاحب تاکہ مس صاحبہ کے ساتھ آپ کا یہاں بیٹھنے کا جواز بن سکے"...... ویٹر نے بوتل میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ کیا یہاں کھلے عام شراب پینا ممنوع ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب۔ جب کوئی مس صاحبہ کو ساتھ لے کر سپیشل روم میں جاتا ہے تو پھر شراب اس کی ضرورت بن جاتی ہے"۔ ویٹر نے جواب دیا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اسے اب سمجھ آئی تھی کہ ویٹر کیا کہنا چاہتا ہے۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... صفدر نے پوچھا۔

"میرا نام بروک ہے جناب"...... ویٹر نے جواب دیا۔

"تم کبھی بلیک زون میں گئے ہو"...... صفدر نے کہا تو بروک بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے

خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"یس سر۔ میں نے وہاں دو ماہ ملازمت بھی کی ہے لیکن پھر میں نے ملازمت چھوڑ دی حالانکہ وہاں کمانے کے بہت چانسز ہیں لیکن موت بھی ہر گھڑی سر پر سوار رہتی ہے۔ وہاں کسی بھی آدمی کو کسی بھی لمحے موت آسکتی ہے"...... ویٹر بروک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب میری بات غور سے سنو اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نے غلط بیانی کی یا دھوکہ دینے کی کوشش کی تو پھر نتیجہ تمہارے حق میں انتہائی خراب بھی نکل سکتا ہے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر جیب سے بڑے مالیت کے نوٹوں کی گڈی نکال کر اس میں سے دو نوٹ علیحدہ کئے اور انہیں اپنے سامنے میز پر رکھ کر اس نے گڈی واپس جیب میں رکھ لی۔ بروک خاموش کھڑا ہوا تھا۔ البتہ اس کی تیز نظریں ان دونوں نوٹوں پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"سر۔ جو کچھ مجھے معلوم ہو گا وہ میں درست بتا دوں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ جو بڑی مالیت کے نوٹ اس طرح دے سکتے ہیں وہ غلط بات پر گولی بھی مار سکتے ہیں"...... بروک نے کہا۔

"دیکھو۔ ہمارا تعلق ایکریمیا کے ایک سینڈیکیٹ سے ہے۔ ہمارے سینڈیکیٹ نے یہاں ایک بڑا کام کرانا ہے اور یہ بڑا کام بلیک گن کا چیف رچرڈ کر سکتا ہے لیکن ہمارے مخالف سینڈیکیٹ نہیں چاہتے کہ ہم رچرڈ سے مل کر یہ کام کرائیں۔ اس نے بلیک زون میں ایسے آدمیوں کو ہائر کر لیا ہے کہ جیسے ہی ہم وہاں پہنچ کر رچرڈ کے

بارے میں پوچھیں گے وہ کسی نہ کسی بہانے ہمیں گولی مار دیں گے۔ چونکہ ہم میک اپ میں ہیں اس لئے وہ ہمیں ویسے تو نہیں پہچان سکتے لیکن بہرحال جیسے ہی ہم نے رچرڈ سے ملنے کی بات کسی سے کی تو ان تک اطلاع پہنچ جائے گی اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ کسی سے پوچھے بغیر براہ راست رچرڈ تک پہنچ جائیں۔ ایک بار ہم رچرڈ تک پہنچ گئے تو پھر ہمارے مخالف ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے کیونکہ پھر ہم رچرڈ کی حفاظت میں آجائیں گے اس لئے اب یہ تم بتاؤ گے کہ ہم کس طرح کسی سے پوچھے بغیر رچرڈ تک پہنچ سکتے ہیں۔ اگر تم کوئی آسان اور واضح راستہ بتا سکو تو یہ دونوں نوٹ تمہارے ہوں گے ورنہ پھر اسی پر اکتفا کرو جو میں پہلے تمہیں دے چکا ہوں۔ ہم کوئی اور طریقہ استعمال کریں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ایک شرط پر بتا سکتا ہوں جناب کہ آپ حلف دیں کہ میرا نام سامنے نہیں آئے گا"...... بروک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم حلف دیتے ہیں کہ تمہارا نام کسی صورت بھی سامنے نہیں آئے گا"...... صفدر نے ہاتھ اٹھا کر حلف دیتے ہوئے کہا اور دوسرے ساتھیوں نے بھی ہاتھ اٹھا دیئے۔

"جناب میں نے بلیک گن میں ہی ملازمت کی تھی اس لئے مجھے معلوم ہے کہ چیف رچرڈ سے ان کی مرضی کے بغیر ان کے آفس میں کوئی کسی طرح بھی پہنچ ہی نہیں سکتا اور پھر چیف کے آفس میں کلوز

سرکٹ ٹیلی ویژن نصب ہیں جناب۔ وہ پورے کلب میں ہونے والی تمام حرکات و سکنات اور آوازوں کو چیک کرتے رہتے ہیں اس لئے آپ نے ان سے اگر کسی سے بات کئے بغیر ملنا ہے تو آپ کلب میں داخل ہو کر اپنے ہاتھ سروں پر رکھ لیں اور اونچی آواز میں اپنے سینڈیکیٹ کا نام اور اپنا مقصد بتا دیں۔ چیف رچرڈ فوراً ہی یہ سب کچھ ہوتا دیکھ بھی لے گا اور سن بھی لے گا۔ چونکہ آپ نے سروں پر ہاتھ رکھے ہوئے ہوں گے اس لئے کوئی بھی آپ کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھائے گا۔ آپ کے مخالف بھی وہاں آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ اس کے بعد چیف کی مرضی ہے کہ وہ آپ سے ملاقات کرے یا نہ کرے۔ اگر کرے گا تو آپ کو کال کر لیا جائے گا اور نہ کرے گا تو آپ کو بہرحال اطلاع بھی مل جائے گی اور اس کے بعد بھی آپ کو کوئی ہاتھ نہ لگا سکے گا"...... بروک نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح تو معاملات ہماری مرضی کے مطابق نہیں ہوں گے۔ اور کوئی راستہ بتاؤ"...... صفدر نے کہا۔

"یہ بتاؤ بروک کہ چیف اس دفتر کے علاوہ اور کہاں کہاں مل سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"مجھے کیا کسی کو بھی نہیں معلوم جناب"...... بروک نے جواب دیا۔

"کیا تم نے اس چیف رچرڈ کا آفس دیکھا ہوا ہے"...... تنویر نے پوچھا۔

"یس سر۔ وہ چوتھی منزل پر ہے جناب اور چوتھی منزل تو کیا گراؤنڈ منزل سے اوپر تک تمام منزلیں عام لوگوں کے لئے بند ہیں اس لئے آپ چیف رچرڈ کی مرضی کے بغیر کسی صورت بھی اوپر نہیں جا سکتے"...... بروک نے کہا۔

"کیا وہاں جانے کے لئے سیڑھیاں استعمال کی جاتی ہیں یا لفٹ"...... صفدر نے پوچھا۔

"لفٹ جناب لیکن یہ لفٹ صرف خاص لوگوں کے لئے ہے"۔ بروک نے جواب دیا۔

"اس کے آفس کا کوئی عقبی راستہ تو ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ضرور ہو گا جناب۔ لیکن مجھے معلوم نہیں ہے"...... بروک نے جواب دیا۔

"اگر ہم وہاں پہنچ کر کسی سے بات کریں اور اپنا تعارف کرا کر رچرڈ سے ملاقات کے بارے میں کہیں تو کس سے کہیں"...... صفدر نے کہا۔

"کاؤنٹر پر کہہ دیں جناب۔ وہ خود ہی بات کر لیں گے لیکن آپ کو بتا دوں کہ چیف رچرڈ براہ راست بہت کم لوگوں سے ملتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کو ان کے کسی اسسٹنٹ سے ملوا دیا جائے لیکن خود ان کا اس طرح ملنا تقریباً ناممکن ہے اور جناب ایک بات اور بتا دوں کہ آپ وہاں کوئی ایسا لفظ یا فقرہ زبان سے نہ نکالیں جس سے بلیک گن

یا اس کے چیف کی معمولی سی بھی توہین ہوتی ہو ورنہ دوسرے لمحے آپ کے جسم گولیوں سے چھلنی کر دیئے جائیں گے"...... بروک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ یہ تم لے لو۔ تم نے بہرحال سچ بولا ہے"...... صفدر نے کہا اور دونوں نوٹ بروک کی طرف بڑھا دیئے بروک نے جلدی سے نوٹ جھپٹے اور انہیں جیب میں ڈال لیا۔

"یہ بوتل بھی لے جاؤ۔ تم خود پی لینا"...... صفدر نے کہا تو بروک نے شکریہ ادا کر کے بوتل اٹھالی اور واپس مڑا لیکن دروازے کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر واپس مڑ کر دوبارہ ان کے قریب آگیا۔

"آپ لوگ موت کے منہ میں جا رہے ہیں۔ بلیک زون ایسی جگہ ہے جہاں معمولی سی غلط حرکت کا نتیجہ بھی یقینی موت ہوتا ہے اس لئے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر آپ رچرڈ سے اس انداز میں ملنا چاہتے ہیں کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے تو پھر آپ کاؤنٹر پر جا کر اپنے آپ کو بروٹن گروپ کے آدمی کہہ دیں۔ بروٹن گروپ بلیک گن کے چیف باس روڈنی کا خاص گروپ ہے اس لئے آپ کی بات فوراً رچرڈ سے کرا دی جائے گی۔ اس کے بعد اگر آپ رچرڈ کو یقین دلا دیں کہ اس کا آپ سے ملنا ضروری ہے تو وہ مل لے گا ورنہ دوسری صورت میں آپ کو انکار تو ہو جائے گا لیکن آپ کی موت ٹل جائے گی"...... ویٹر بروک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا

کمرے سے باہر چلا گیا۔

"پھر تو معاملات واقعی بے حد سیریس ہیں اس طرح تو ہم نہ رچرڈ سے مل سکیں گے اور نہ اس سے معلومات حاصل کر سکیں گے"۔ جولیا نے ویٹر کے باہر جاتے ہی کہا۔

"تم وہاں چلو تو سہی۔ پھر دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے نہیں ملتا"۔ تنویر نے کہا

"میرا خیال ہے صفدر کہ ہمیں اپنا آئیڈیا تبدیل کرنا ہو گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے چونک کر کہا۔

"ہمیں کسی اور انداز میں اس ریڈ ایرو کے ہیڈ کوارٹر اور اس کے چیف کا کھوج نکالنا ہو گا۔ کسی مخبری کرنے والی تنظیم کے ذریعے۔ بلیک زون میں اگر ہم ایک بار پھنس گئے تو ہو سکتا ہے کہ معاملات ہمارے قابو سے باہر ہو جائیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اور کوئی ذریعہ استعمال کیا جائے۔ مخبری کرنے والی تنظیمیں سوائے خاص لوگوں کے عام آدمی کو سرکاری تنظیموں کے بارے میں کچھ نہیں بتایا کرتیں اور عمران صاحب تو ایسی تنظیموں کو کسی نہ کسی کا حوالہ دے کر خاص آدمی بن جاتے ہیں لیکن ہم کیا کریں"۔ صفدر نے کہا۔

"تم چلو تو سہی۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ جب آدمی حرکت میں آ جائے تو بند راستے بھی کھل جاتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے صفدر۔ اس کے سوا اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔ ہم بلیک تھنڈر جیسی تنظیم کے خلاف کام کرنے یہاں آئے ہیں۔ اگر ہم عام غنڈوں اور بدمعاشوں سے خائف ہونے لگے تو ہم کامیاب نہیں ہوں گے"...... جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی ساتھی بھی کھڑے ہو گئے۔ تنویر کی آنکھوں میں جولیا کی حمایت کی وجہ سے تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"اوکے۔ چلیں۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ سن لو کہ لیڈ میں کروں گی۔ میری اجازت کے بغیر تم میں سے کسی نے کوئی اقدام نہیں کرنا"...... جولیا نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ اس سپیشل روم سے نکل کر ہال میں سے ہوتے ہوئے ریستوران سے باہر آ گئے اور پھر وہ پیدل چلتے ہوئے اس علاقے کی طرف بڑھ گئے جسے بلیک زون کہا جاتا تھا۔ یہ ایک خاص علاقہ تھا جہاں کیفے، کلبوں اور ہوٹلوں کی بھرمار تھی لیکن ہر کلب اور ہوٹل کے نام کے ساتھ بلیک کا لفظ شامل ہوتا تھا اس لئے پورے علاقے کو بلیک زون کہا جاتا تھا۔ یہ خاصا وسیع و عریض علاقہ تھا جہاں بلیک گن کے مسلح افراد ہی ہر طرف گھومتے پھرتے نظر آ رہے تھے جن کی مخصوص نشانی ان کی پیشانیوں پر بندھی ہوئی مخصوص پٹیاں تھیں۔ البتہ یہاں واقعی غیر ملکی سیاحوں کی اس قدر کثرت نظر آ رہی

تھی کہ صفدر اور اس کے ساتھی اس قدر غیر ملکی دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ چونکہ خود بھی ایکریمین بنے ہوئے تھے اس لئے وہ بھی ان غیر ملکیوں کے درمیان چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ انہیں بلیک گن نامی کلب کی تلاش تھی اور پھر وہ انہیں نظر آ گیا۔ یہ ایک طرف بنی ہوئی چار منزلہ عمارت تھی جس کا ایریا خاصا وسیع تھا۔ کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر جب وہ ہال میں پہنچے تو وسیع و عریض ہال غیر ملکیوں سے تقریباً پر نظر آ رہا تھا۔ اس ہال کے چاروں طرف بھی بڑے بڑے ہال تھے جن میں گیمز مشینیں موجود تھیں اور بے شمار غیر ملکی ان میں گیمز کھیلنے میں مصروف تھے۔ اس ہال کے چاروں کونوں میں چار کاؤنٹر بنے ہوئے تھے جہاں تقریباً نیم عریاں نوجوان لڑکیاں سروس دینے میں مصروف تھیں۔ البتہ ایک سائیڈ پر ایک چھوٹا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے سٹول پر ایک لمبے قد اور قدرے، بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ کاؤنٹر پر تین چار فون رکھے ہوئے تھے اور وہ مسلسل فون کرنے اور فون سننے میں مصروف تھا۔ ایک طرف دو لفٹیں بھی تھیں اور ان لفٹوں کے ذریعے بھی لوگ آ جا رہے تھے لیکن انہوں نے دیکھا کہ لفٹوں میں آنے جانے والے تمام لوگوں کے سینوں پر سرخ رنگ کے مخصوص کارڈ لگے ہوئے تھے۔ جولیا اس فون والے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی تو اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اس طرف کو بڑھتے چلے گئے

"کیا نام ہے تمہارا"...... جولیا نے کاؤنٹر کے قریب جا کر اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا جو فون سننے میں مصروف تھا۔ اس نے جولیا کو

جواب دینے کی بجائے رسیور کریڈل پر رکھا اور دوسرے فون کا رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے میں مصروف ہو گیا یوں لگتا تھا جیسے اس نے جولیا کی بات کو اہمیت ہی نہ دی ہو۔

"میں نے تم سے تمہارا نام پوچھا ہے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل پر رکھ دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہٹاؤ ہاتھ اور جاؤ دوسرے کاؤنٹر پر"...... اس آدمی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تم سے تمہارا نام پوچھا ہے۔ نانسنس"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو اس آدمی نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا کیونکہ جولیا نے ہاتھ ہٹا لیا تھا۔

"میرا نام کراؤن ہے۔ سپروائزر کراؤن"...... اس آدمی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"رچرڈ سے تمہارا رابطہ براہ راست ہے یا کسی ذریعے سے"۔ جولیا نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو کراؤن بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ اب غور سے جولیا اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"کون ہو تم"...... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رچرڈ سے کہو کہ ایکریمیا کے ریڈ سینڈیکیٹ کی مادام فینی اپنے ساتھیوں سمیت بذات خود یہاں موجود ہے اور میں نے ایک اہم

معاملے میں رچرڈ سے بات کرنی ہے"...... جولیا نے بڑے تحکمانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"چیف رچرڈ کسی سے براہ راست بات نہیں کرتا۔ چاہے وہ ایکریمیا کا صدر ہی کیوں نہ ہو۔ اگر تم نے کوئی بات کرنی بھی ہے تو لارسن سے کر لو۔ میں تمہیں کارڈ دے دیتا ہوں۔ دوسری منزل پر اس کا آفس ہے"...... کراؤن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسے ہی سہی"...... جولیا نے کہا تو سپروائزر کراؤن نے کاؤنٹر کے نیچے سے سرخ رنگ کے چار کارڈ نکالے۔ ان پر دستخط کئے اور کارڈ ان کی طرف بڑھا دیئے۔

"دوسری منزل پر لارسن کا آفس کسی سے پوچھ لینا"...... کراؤن نے کہا۔

"تھینک یو اگر کبھی ایکریمیا آنا ہو تو ریڈ سینڈیکیٹ کلب آ جانا تمہیں مالا مال کر دیا جائے گا"...... جولیا نے ایک کارڈ اٹھاتے ہوئے بڑے شاہانہ انداز میں کہا اور لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے بھی ایک ایک کارڈ اٹھا لیا اور پھر وہ چاروں لفٹ کے سامنے پہنچ گئے۔ چند لمحوں بعد لفٹ آ کر رکی۔ اس میں سے پانچ افراد نکل کر باہر چلے گئے تو وہ چاروں اندر داخل ہوئے۔ اب یہ اتفاق تھا کہ ان چاروں کے علاوہ اور کوئی لفٹ میں سوار نہ ہوا تھا۔

"چوتھی منزل"...... جولیا نے لفٹ بوائے سے کہا۔

"چوتھی منزل۔ مگر"...... لفٹ بوائے نے چونک کر حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

" ہمارا تعلق ریڈ سینڈیکیٹ سے ہے اور تمہارے چیف کے ہم خصوصی مہمان ہیں "...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ تھینک یو کارڈ تو آپ کے ہیں "...... لفٹ بوائے نے کہا اور چوتھی منزل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد لفٹ چوتھی منزل پر جا کر رکی اور لفٹ بوائے نے دروازہ کھولا تو وہ چاروں لفٹ سے باہر آ گئے۔ وہاں نیچے جانے والا کوئی نہ تھا اس لئے لفٹ خالی ہی واپس چلی گئی۔ یہ ایک لمبی سی راہداری تھی جس میں دو مسلح افراد موجود تھے۔ وہ ان چاروں کو دیکھ کر چونک پڑے۔

" تمہارے چیف نے ہمیں خصوصی طور پر کال کیا ہے "۔ جولیا نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کارڈ لہراتے ہوئے کہا۔

" یس مادام۔ آئیں "...... دونوں مسلح افراد نے مطمئن ہو کر کہا اور پھر وہ ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔

"چیف اندر اپنے آفس میں موجود ہے "...... مسلح آدمی نے سائیڈ پر ہٹتے ہوئے کہا تو جولیا نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر داخل ہو گئے۔ وہاں واقعی ہر طرف کلوز سرکٹ ٹیلی ویژن سکرینیں موجود تھیں اور ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔ وہ شاید کوئی فائل پڑھنے میں مصروف تھا لیکن دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے سر اٹھایا تو اس کے چہرے پر انتہائی حیرت

کے تاثرات ابھر آئے۔ ایسے تاثرات جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ اس کے سامنے میز پر کئی رنگوں کے فون موجود تھے اور کلوز سرکٹ ٹیلی ویژن سکرینوں پر کلب کے تمام حصوں کی تصاویر دکھائی دے رہی تھیں۔

" تم تم کون ہو اور تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے "...... اس آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی آدھی بھری ہوئی بوتل ویسے ہی موجود تھی۔

" تمہارا نام رچرڈ ہے اور تم بلیک گن کے چیف ہو "...... جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ مگر تم کون ہو اور آخر تم سب کس طرح یوں منہ اٹھائے اندر آ گئے ہو "...... اس بار رچرڈ کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی شراب کی بوتل میز پر رکھ دی اور اس کا ہاتھ تیزی سے میز کی کھلی ہوئی دراز کی طرف بڑھ گیا وہ اب شاید حیرت کے پہلے شدید جھٹکے سے نکل آیا تھا۔

" میرا نام مادام فینی ہے اور ہمارا تعلق ریڈ سینڈیکیٹ سے ہے "...... جولیا نے میز کے قریب پہنچ کر پہلے جیسے تحکمانہ لہجے میں کہا لیکن جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا اس کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے میز پر پڑی ہوئی شراب کی آدھی بھری ہوئی بوتل ایک دھماکے سے رچرڈ کے سر پر پوری قوت

سے پڑی اور رچرڈ کے منہ سے یکلخت چیخ نکلی اور وہ پیچھے کی طرف ہٹا اس کے ساتھ ہی اس نے یکلخت جمپ لگ کر اٹھنا چاہا لیکن جولیا کا ہاتھ پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس بار بوتل رچرڈ کے سر پر لگ کر ٹوٹ گئی اور رچرڈ کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی اور دوسرے لمحے اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

" دروازہ لاک کر دو کیپٹن شکیل ورنہ باہر کے لوگ کسی بھی وقت اندر آسکتے ہیں "...... جولیا نے مڑ کر کہا تو کیپٹن شکیل جو دروازے کے قریب موجود تھا، نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔ اس آفس کے ایک کونے میں ایک اور دروازہ نظر آرہا تھا۔

" تم ادھر جا کر دیکھو تنویر اور صفدر تم اسے یہاں اس کرسی سے نکال کر اس کرسی پر بٹھا دو۔ جلدی کرو۔ کسی بھی وقت کوئی آسکتا ہے "...... جولیا نے باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے مختلف رنگوں کے فونز کے رسیور اٹھا کر نیچے میز پر رکھنے شروع کر دیئے جبکہ کیپٹن شکیل نے دروازہ بند کر دیا تھا اور پھر صفدر کے ساتھ مل کر اس نے رچرڈ کو اس کی کرسی سے گھسیٹ کر باہر کھینچا اور ساتھ پڑی ہوئی دوسری عام سی کرسی پر ڈال دیا۔ رچرڈ بے ہوش تھا۔ اس کے سر پر گومڑ سا ابھر آیا تھا

" عقبی طرف ایک بڑا کمرہ ہے جو بیڈ روم کے انداز میں سجا ہوا ہے "...... تنویر نے واپس آکر کہا۔

" اس کا کوٹ اس کی پشت پر نیچے کر دو۔ جلدی کرو "...... جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

" اب اس کی بیلٹ اتار کر اس کے دونوں پیر نیچے کرسی کے ایک پائے کے ساتھ کر کے باندھ دو۔ جلدی کرو "...... جولیا نے کہا تو صفدر نے ایک بار پھر تیزی سے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

" اب میں اسے ہوش میں لا رہی ہوں۔ تم نے ہر طرف سے محتاط رہنا ہے۔ ویسے تو یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے لیکن پھر بھی خیال رکھنا۔ ہم اس وقت بھڑوں کے چھتے میں موجود ہیں "...... جولیا نے کہا اور اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ٹوٹی بوتل کو میز پر رکھا اور دونوں ہاتھوں سے رچرڈ کی ناک اور منہ بند کر دیا چند لمحوں بعد جب رچرڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور میز پر رکھی ہوئی ٹوٹی بوتل دوبارہ اٹھا لی۔ بوتل درمیان سے ٹوٹ جانے کی وجہ سے اس کا ٹوٹا ہوا حصہ جگہ جگہ سے نوکدار ہو گیا تھا اور یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے بوتل کے کنارے چھوٹی چھوٹی برچھیوں میں تبدیل ہو گئے ہوں۔ چند لمحوں بعد رچرڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ساتھ کھڑے ہوئے صفدر نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے نہ دیا۔

" کک۔ کک کون ہو تم اور۔ اور یہ تم نے کیا کیا ہے۔ تمہیں

معلوم ہے کہ میں کون ہوں۔ جانتے ہو مجھے "...... رچرڈ نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ سن لو رچرڈ کہ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے اس لئے تمہاری چیخیں باہر نہیں جائیں گی اور تمام فونز کے رسیور میں نے اتار کر رکھ دیئے ہیں اور مجھے معلوم ہے کہ کوئی یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ یہاں آکر معلومات کرے کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے اور آخری بات یہ کہ ہم نے صرف تم سے چند باتیں معلوم کرنی ہیں اگر تم سچ بول دو گے تو ٹوٹ پھوٹ سے بچ جاؤ گے ورنہ تم خود سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" تم تم ہو کون ۔ پہلے مجھے یہ بتاؤ۔ آج تک کسی نے ایسی جرأت کا خواب بھی نہیں دیکھا اور تم۔ تم اس حد تک پہنچ گئی ہو"۔ رچرڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم بتاؤ کہ تم نے کیمروں کے ذریعے ایشیائیوں کے میک اپ چیک کرنے کا حکم کس کے کہنے پر دیا تھا"...... جولیا نے کہا تو رچرڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ ۔ اوہ۔ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ تو نہیں ہو۔ وہی جن کی چیکنگ ہو رہی تھی"...... رچرڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔ ہم وہی ہیں۔ تم میرے سوال کا جواب دو"...... جولیا نے کہا۔

" حیرت ہے کہ تم کیمروں اور کلنگ سیکشن سے بچ کر یہاں تک پہنچ گئے ہو۔ انتہائی حیرت ہے"...... رچرڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے خود اس بات پر یقین نہ آرہا ہو کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔

" تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا"...... جولیا نے یکلخت بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

" سنو۔ اب بھی وقت ہے۔ مجھ سے معافی مانگ کر واپس چلے جاؤ ورنہ تمہاری ایک ہڈی بھی سلامت نہیں رہے گی"...... رچرڈ نے کہا لیکن جیسے ہی اس کا فقرہ مکمل ہوا جولیا کا وہ ہاتھ جس میں ٹوٹی ہوئی بوتل موجود تھی حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے کمرہ رچرڈ کے حلق سے نکلنے والی ہولناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا نے ٹوٹی ہوئی بوتل کا وار اس کے چہرے پر کر دیا تھا اور ٹوٹی ہوئی بوتل کے برچھی نما سروں نے رچرڈ کے چہرے کو ایک لمحے میں ادھیڑ کر رکھ دیا تھا۔

" بولو۔ جواب دو ورنہ اب تمہاری آنکھیں نکال دوں گی۔ بولو"...... جولیا نے دوسرا وار کیا اور رچرڈ کا چہرہ خون اور زخموں سے بھر گیا۔ صرف اس کی آنکھیں اور پیشانی بچ گئی تھی اور وہ بری طرح تڑپ رہا تھا اور چیخ رہا تھا۔

" راجر کے ۔ راجر کے ریڈ ایرو کے راجر کے"...... جولیا کا ہاتھ تیسری بار حرکت میں آتا دیکھ کر رچرڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہنا شروع کر دیا۔

" ریڈ ایرو کا چیف کون ہے اور وہ کہاں ہوتا ہے۔ بولو۔ جواب دو

ورنہ"...... جولیا نے انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"ریڈ ایرو کا چیف آرتھر ہے۔ وہ چیف باس روڈنی کا دوست ہے۔ اس نے چیف باس سے کہا ہو گا تو چیف باس نے راجر کو میرے پاس بھجوایا اور پھر اس کے کہنے پر میں نے یہ کارروائی کی"...... رچرڈ نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کی ساری اکڑ فوں نکل چکی تھی۔

"آرتھر کہاں ملے گا۔ بولو"...... جولیا نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ چیف باس روڈنی کو معلوم ہو گا۔ مجھے نہیں معلوم"...... رچرڈ نے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے انتہائی خوفناک چیخیں نکلنے لگیں۔ اس بار جولیا نے اس کی گردن پر وار کر دیا تھا۔

"آخری وارننگ دے رہی ہوں۔ ان زخموں کا تو علاج ہو سکتا ہے لیکن آنکھیں کٹ گئیں تو ان کا کوئی علاج نہ ہو سکے گا اور اندھا رچرڈ فٹ پاتھ پر پڑا پوری زندگی گزار دے گا۔ اس کا تم بخوبی تصور کر سکتے ہو اس لئے تفصیلات بتاؤ۔ ہم نے ہر صورت میں اس آرتھر تک پہنچنا ہے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"سنو۔ سنو۔ مجھے اندھا مت کرو۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ روڈنی بلیک گن کا چیف باس ہے۔ آرتھر اس کا دوست ہے اور آرتھر ریڈ ایرو کا چیف ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر تھرٹی ایونیو پر ہے۔ ٹاپ کلب کے نیچے۔ لیکن وہاں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ بامین سنا کی سے

باہر ہے اور یقیناً آرتھر بھی یہاں موجود نہیں ہے اس لئے انہوں نے چیف باس روڈنی سے کہہ کر راجر کو میرے پاس بھیجا تھا تاکہ تمہیں ہلاک کیا جا سکے لیکن چیف باس روڈنی کو معلوم ہو گا کہ آرتھر اور بامین کہاں ہیں۔ مجھے نہیں معلوم"...... رچرڈ نے کہا۔

"روڈنی کہاں ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"وہ۔ وہ اپنے مخصوص آفس میں ہو گا۔ اس کا آفس تیسری منزل پر ہے۔ وہ۔ وہ وہاں برکلے کے نام سے مشہور ہے حالانکہ وہ ہے روڈنی لیکن وہ برکلے کے نام سے کام کرتا ہے۔ صرف اپنے سپیشل فون پر وہ روڈنی ہوتا ہے"...... رچرڈ نے اس بار قدرے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ شاید مسلسل خون بہنے کی وجہ سے اب اس کی ہمت جواب دیتی جا رہی تھی۔

"کون سے فون پر اس سے بات ہوتی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"سرخ۔ سرخ فون پر"...... رچرڈ نے اسی طرح ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ختم کریں اسے مس جولیا۔ ہم خود اسے تلاش کر لیں گے"۔ اچانک تنویر نے کہا تو جولیا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل ایک طرف پھینکی اور دوسرے لمحے اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ نقاہت کی وجہ سے رچرڈ کی آنکھیں بند ہوتی جا رہی تھیں جبکہ دوسرے لمحے پے در پے دھماکوں کے ساتھ ہی گولیاں رچرڈ کے سینے میں اترتی چلی گئیں۔

"آؤ۔ اب ہم نے برکلے کو پکڑنا ہے۔ آؤ"...... جولیا نے مشین پسٹل واپس جیکٹ کی جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس سائیلنسر لگا مشین پسٹل موجود ہے۔ باہر موجود مسلح افراد کو ہلاک کرنا ضروری ہے"...... کیپٹن شکیل نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ جیب میں ڈالا اور دوسرے ہاتھ سے دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا اور اس کے ساتھ ہی تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی ہلکی سی انسانی چیخیں اور مسلح افراد کے نیچے گرنے کے دھماکے سنائی دیئے۔ صفدر، تنویر اور جولیا بھی اچھل کر باہر راہداری میں آگئے۔

"یہ لفٹ اوپر نہیں آئے گی اس لئے اس کا انتظار غیر ضروری ہے۔ ہمیں سیڑھیاں اتر کر تیسری منزل پر جانا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"میں پہلے جاتا ہوں۔ میرے پاس بھی سائیلنسر لگا مشین پسٹل ہے"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پنجوں کے بل تیزی سے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جدھر لفٹ تھی۔ اس کے ساتھ ہی سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ وہ پنجوں کے بل شاید اس لئے دوڑ رہا تھا کہ نیچے موجود مسلح افراد کو اس کے دوڑتے ہوئے قدموں کی دھمک سنائی نہ دے اور وہ الرٹ نہ ہو جائیں۔

"ہمیں اصل ہیڈ کوارٹر پر ریڈ کرنا چاہئے تھا مس جولیا"۔ صفدر نے سیڑھیوں کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اگر آرتھر وہاں نہیں ہے تو پھر یہ فضول کارروائی ہو گی اور اس

سے صرف وقت ضائع ہو گا"...... جولیا نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں سیڑھیاں اتر کر تیسری منزل پر پہنچے تو وہاں راہداری میں چار مسلح افراد لاشوں کی صورت میں پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے اسی لمحے ایک دروازے سے تنویر باہر آ گیا۔

"میں نے روڈنی کو بے ہوش کر دیا ہے"...... تنویر نے پاس آ کر کہا۔

"ویری گڈ۔ واقعی تمہاری کارکردگی بے داغ بھی ہے اور تیز بھی"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار چمک اٹھا۔

"کمرے میں دو عورتیں بھی تھیں۔ میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تم لوگ یہیں ٹھہرو۔ میں اس سے معلومات حاصل کرتی ہوں۔ تنویر تم میرے ساتھ آؤ"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کھلے ہوئے دروازے میں اندر داخل ہوئی تو وہاں ایک صوفے پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا جبکہ دو نیم عریاں لڑکیاں لاشوں کی صورت میں دو صوفوں کے درمیان قالین پر پڑی ہوئی تھیں

"ان دونوں کو گھسیٹ کر ایک طرف پھینک دو"...... جولیا نے انہیں دیکھ کر نفرت بھرے لہجے میں کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر باری باری دونوں لڑکیوں کو سائیڈ پر کر دیا۔

"روڈنی کے ہاتھ عقب میں کر کے بیلٹ سے باندھ دو"۔ جولیا

نے کہا تو تنویر نے سر ہلاتے ہوئے اپنی بیلٹ اتاری اور پھر صوفے پر سائیڈ کے بل پڑے ہوئے اس آدمی کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے اس نے بیلٹ باندھ دی۔

"اسے کیسے بے ہوش کیا تھا"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں نے باہر موجود لوگوں کو ہلاک کیا اور مشین پسٹل لے کر اندر داخل ہوا اور پھر یہ لڑکیاں ہلاک کیں۔ اس سے پہلے کہ یہ سنبھلتا۔ میں نے مشین پسٹل کا دستہ اس کے سر پر مار کر اسے بے ہوش کر دیا"...... تنویر نے جواب دیا۔

"اوکے اسے ہوش میں لے آؤ۔ پھر اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ۔ اسے اٹھنا نہیں چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس سے پوچھ گچھ اوپر لے جا کر کی جائے یا پھر صفدر کو اوپر بھجوا دیا جائے کیونکہ اگر اس دوران رچرڈ کی لاش دریافت ہو گئی تو یہاں قیامت برپا ہو جائے گی"...... تنویر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ تم اسے ہوش میں لے آؤ۔ میں صفدر کو بھیجتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ تنویر نے روڈنی کو گردن سے پکڑ کر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر یکے بعد دیگرے تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر روڈنی کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ تنویر اسے چھوڑ کر تیزی سے صوفے کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے جولیا واپس آ گئی۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب تم کون ہو"...... روڈنی نے لاشعوری طور پر

اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن تنویر نے اس کے دونوں کاندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے اٹھنے نہ دیا۔

"بیٹھے رہو ورنہ"...... تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور اس آدمی نے گردن اٹھا کر ادھر دیکھا اور پھر سر سیدھا کر لیا۔

"تم کون ہو"...... اس نے سامنے کھڑی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر غالب تھا۔

"تمہارا نام روڈنی ہے اور تم اس بلیک گن کے چیف باس ہو"۔ جولیا نے جیب سے مشین پسٹل نکالتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ میں تو برکلے ہوں۔ اسسٹنٹ مینجر۔ روڈنی تو چیف باس ہے۔ وہ تو کسی کے سامنے نہیں آتا"...... اس آدمی نے جواب دیا ہی تھی کہ جولیا نے مشین پسٹل کی نال اس کی ناک کے ایک نتھنے میں اس طرح گھسیڑ دی کہ روڈنی کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں۔ اس کا نتھنا پھٹ گیا تھا اور اس سے خون بہنے لگا تھا۔

"اب اگر جھوٹ بولا تو منہ کے اندر فائر کروں گی"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم کسی سے بھی پوچھ لو"...... اس آدمی نے کراہتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے کمرہ ایک بار پھر اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا نے اس بار دوسرے نتھنے کے ساتھ وہی حشر کیا جو وہ پہلے نتھنے کا کر چکی تھی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں سچ کہہ رہا

ہوں"...... اس آدمی نے دائیں بائیں سر پٹکتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے جولیا نے انگلی موڑ کر اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دی اور کمرہ اس آدمی کے حلق سے نکلنے والی پے در پے چیخوں سے گونجنے لگا۔ اس کا چہرہ پسینے سے شرابور ہو گیا تھا اور آنکھیں پھٹ سی گئی تھیں۔

"سچ بولو ورنہ"...... جولیا نے دوسری ضرب لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ میں ہوں روڈنی۔ میں ہوں روڈنی ہاں۔ میں ہوں روڈنی"...... اس آدمی نے اس بار اس طرح حلق کے بل چیختے ہوئے کہا جیسے اگر الفاظ ایک لمحہ مزید اس کے منہ کے اندر رہ گئے تو شاید اس پر کوئی قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"اب میرے سوال کا جواب سوچ سمجھ کر دینا۔ اس جواب پر تمہاری زندگی کا انحصار ہے۔ مجھے اس سوال کا جواب معلوم ہے لیکن میں چیک کرنا چاہتی ہوں کہ تم سچ بول رہے ہو یا نہیں۔ یہ بتاؤ کہ ریڈ ایرو کا چیف آرتھر اس وقت کہاں ہے"...... جولیا نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آرتھر۔ آرتھر۔ وہ تو ٹابو جزیرے پر ہے۔ ٹابو جزیرے پر۔ وہاں اس کا سیکنڈ سیٹ اپ ہے۔ وہ وہاں ہے"...... روڈنی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے سچ بولا ہے اس لئے تم نے اپنی زندگی بچا لی ہے۔ اب پوری تفصیل بتا دو کہ ٹابو جزیرہ کہاں ہے اور اس کے سیٹ اپ کی

کیا تفصیل ہے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ پہلے مجھے بتا دو کہ تم کون ہو۔ یقین جانو میں تم سے تعاون کروں گا۔ کم از کم مجھے اتنا تو یقین ہو گیا ہے کہ تم لوگ آرتھر کے پیچھے ہو بلیک گن کے پیچھے نہیں ہو"...... روڈنی نے کہا۔

"ہمارا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور آرتھر کے کہنے پر تم نے راجر کے ذریعے رچرڈ کو کہا تھا کہ ہمیں ہلاک کر دیا جائے لیکن وہ ہمیں کیا ہلاک کرتا۔ ہم نے اسے اس کے آفس میں ہی ہلاک کر دیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"رچرڈ کو ہلاک کر دیا ہے تم نے۔ اوہ۔ اوہ کب اوہ۔ پھر تو تم لوگ انتہائی خطرناک ہو۔ تم مجھے چھوڑ دو۔ میں تمہارے ساتھ مکمل تعاون کروں گا"...... روڈنی کی حالت رچرڈ کی موت کا سن کر پہلے سے کہیں زیادہ خراب ہو گئی تھی۔

"مجھے تفصیل بتاؤ تاکہ ہمیں یقین ہو جائے کہ تم واقعی ہم سے تعاون کر رہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"میں سب کچھ بتا دوں گا۔ سب کچھ۔ مجھے چھوڑ دو"...... روڈنی نے کہا۔

"تنویر۔ اس کے بازو آزاد کر دو"...... جولیا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ نہیں مس جولیا۔ یہ لوگ اتنی آسانی سے"۔ تنویر نے کہنا شروع کیا۔

"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو"...... جولیا غراتے ہوئے لہجے میں کہا

تو تنویر نے اس بار کوئی جواب دیئے بغیر روڈنی کو آگے کی طرف دھکیل کر اس کے ہاتھوں پر بندھی ہوئی بیلٹ کھول دی۔

" شکریہ۔ تم نے مجھ پر اعتماد کر کے مجھے خرید لیا ہے۔ اب میں تم سے مکمل تعاون کروں گا۔ میں آرتھر کے لئے اپنی زندگی اور دنیا کا سب کچھ ضائع نہیں کر سکتا"...... روڈنی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" تعاون تمہیں فائدہ دے گا ورنہ نقصان بھی تمہارا ہی ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔

" میں باتھ روم سے منہ دھو کر آرہا ہوں"...... روڈنی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس پر باتھ روم کے الفاظ موجود تھے۔

" یہ تم نے کیا کیا۔ تمہیں معلوم ہے کہ ہم کس پوزیشن میں ہیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" میں لیڈر ہوں سمجھے۔ اس لئے میں کوئی اعتراض برداشت نہیں کر سکتی۔ آئندہ اگر مخالفت کی تو ذمہ دار تم خود ہو گے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا تو تنویر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے

تھوڑی دیر بعد باتھ روم کا دروازہ کھلا اور روڈنی باہر آ گیا۔ اس کا چہرہ اب قدرے نارمل نظر آرہا تھا۔

" اب مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا کیا ہے اور تمہارے دوسرے ساتھی کہاں ہیں تاکہ میں روڈنی بن کر اپنے آدمیوں کو احکامات دے کر معاملے کو زیرو کر دوں ورنہ کسی بھی لمحے تم پر قیامت ٹوٹ سکتی

ہے"...... روڈنی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اسے کلب میں داخل ہونے سے لے کر اب تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

" اوہ۔ تم باہر موجود اپنے ساتھیوں کو اندر بلا لو"...... روڈنی نے میز کی ایک دراز کھول کر اس میں سے ایک ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالتے ہوئے کہا اور جولیا کے کہنے پر تنویر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر وہ چند ہی لمحوں بعد واپس آ گیا۔

" میں نے کیپٹن شکیل کو کہہ دیا ہے کہ وہ اوپر سے صفدر کو بلا کر اندر آجائے"...... تنویر نے واپس آکر کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوئے اور پھر اندر کی صورت حال دیکھ کر وہ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ روڈنی اب میز کے پیچھے اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

" تمہارے سب ساتھی آگئے ہیں اندر"...... روڈنی نے کہا۔

"ہاں"...... جولیا نے جواب دیا تو روڈنی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس ریموٹ کنٹرول نما آلے کے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"کارگ بول رہا ہوں"...... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"چیف باس فرام دس اینڈ"...... روڈنی نے تیز لیکن انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"چ۔ چ۔ چیف باس۔ آپ۔ آپ"...... دوسری طرف سے یکلخت

گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ یکلخت انتہائی خوفزدہ ہو گیا ہو۔

" سنو۔ رچرڈ کی لاش اس کے آفس میں پڑی ہے اور اس کے محافظوں کی لاشیں باہر راہداری میں موجود ہیں۔ تم اب رچرڈ کی جگہ لو گے۔ سمجھے۔ اب تم بلیک کارگ کہلواؤ گے۔ سمجھے "....... روڈنی نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

" یس۔ یس۔ بب۔ باس۔ یس باس "....... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" فوری حرکت میں آجاؤ۔ تمام لاشیں غائب کر دو اور سنو۔ برکلے کے آفس کے باہر راہداری میں بھی لاشیں موجود ہیں۔ انہیں بھی اٹھا لو اور برکلے کے آفس میں میرے خاص مہمان موجود ہیں اس لئے جب تک برکلے نہ کہے تم نے کوئی مداخلت نہیں کرنی۔ برکلے کی پوزیشن تم سمجھتے ہو یا نہیں "....... روڈنی نے کہا۔

" یس چیف۔ اچھی طرح سمجھتا ہوں چیف باس "....... دوسری طرف سے اسی طرح گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" اوکے "....... روڈنی نے کہا اور ایک بٹن پریس کر کے اس نے پھر تین بٹن پریس کر دیئے۔ شاید اس میں لاؤڈر سسٹم آٹومیٹک انداز میں موجود تھا یا روڈنی نے اس کا بٹن پریس کر دیا تھا کہ دوسری طرف سے آنے والی آواز بھی جولیا سمیت سب کو واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

" رابرٹ بول رہا ہوں "....... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" چیف باس فرام دس اینڈ "....... روڈنی نے اسی طرح بھاری اور سرد لہجے میں کہا۔

" چچ۔ چچ۔ چیف باس۔ یس چیف "....... دوسری طرف سے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" رچرڈ نے تمہیں جن لوگوں کو چیک کرنے کے احکام دیئے تھے ان کا کیا ہوا ہے "....... روڈنی نے کہا۔

" ابھی تک کسی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی چیف باس "۔ دوسری طرف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا گیا

" تو سنو۔ رچرڈ نے میری اجازت کے بغیر غلط لوگوں کے بارے میں آرڈر دے دیا تھا اس لئے میں نے رچرڈ کو موت کی سزا دے دی ہے اور اب رچرڈ کی جگہ کارگ کو سیکنڈ باس بنا دیا گیا ہے اور تم بھی ان لوگوں کے خلاف چیکنگ بند کرا دو۔ سنا تم نے "....... روڈنی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

" یس چیف باس۔ یس چیف "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو روڈنی نے ایک بار پھر بٹن دبا کر آلے کو آف کیا اور پھر تین مختلف بٹن پریس کر دیئے۔

" ہرٹ سپیکنگ "....... ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" چیف باس فرام دس اینڈ "....... روڈنی نے تیز لہجے میں کہا۔

" چچ۔ چچ۔ چیف باس۔ یس سر "....... دوسری طرف

سے بولنے والے نے یکلخت گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" رچرڈ نے جن لوگوں کے بارے میں احکامات دیئے تھے وہ ہمارے مطلوبہ لوگ نہیں ہیں اور رچرڈ نے میری اجازت کے بغیر یہ حکم دیا تھا اس لئے میں نے رچرڈ کو موت کی سزا دے دی ہے اور اب رچرڈ کی جگہ کارگ نے لے لی ہے۔ رابرٹ کو بھی چیکنگ سے منع کر دیا گیا ہے اور تم بھی اپنے سیکشن کو واپس کال کر لو "...... روڈنی نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس۔ یس چیف باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو روڈنی نے بٹن آف کر کے اس سپیشل فون کو میز کی دراز میں رکھ دیا۔

" تمہارا نام کیا ہے۔ تم نے جس طرح مجھ پر اعتماد کیا ہے اس سے میں ذاتی طور پر بے حد مشکور ہوں اور جس طرح تم لوگ ہرٹ اور رابرٹ کے آدمیوں سے بچ کر رچرڈ تک پہنچ جانے اور پھر رچرڈ کو ہلاک کر کے مجھ تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے ہو اس سے مجھے احساس ہو رہا ہے کہ تم لوگ ہمارے بس کے نہیں ہو اور میں نہیں چاہتا کہ آرتھر کی دوستی کی وجہ سے میں اپنی زندگی بھی ضائع کروں اور اپنا پورا گروہ بھی اس لئے میں نے تمہارے بارے میں احکامات واپس لے لئے ہیں۔ اب سنا کی میں بلیک گن تمہارے خلاف کام نہیں کرے گی "...... روڈنی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا جو اس دوران اپنے ساتھیوں سمیت اطمینان سے کرسیوں پر بیٹھ چکی تھی۔

" میں نے دیکھ لیا تھا کہ تمہارے اندر ایسی ذہانت ہے کہ تم

بروقت اور درست فیصلے کر سکتے ہو اور مجھے بلیک گن کے خلاف کوئی مشن مکمل نہیں کرنا اس لئے میں نے تم پر اعتماد کیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم اعتماد پر پورا نہ اترے تو ہمارا تو کچھ نہیں بگڑے گا البتہ تم خود نقصان اٹھاؤ گے۔ بہرحال میرا نام فینی ہے "...... جولیا نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تم مجھ سے آرتھر کے بارے میں پوچھ رہی تھی اور میں نے تمہیں بتا دیا تھا کہ آرتھر اور اس کا سپیشل ایجنٹ بامین دونوں جزیرہ ٹابو میں موجود ہیں۔ آرتھر اور بامین دونوں تمہاری وجہ سے ہی وہاں گئے ہیں کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ تم ان تک پہنچ جاؤ گے۔ ٹابو جزیرہ، جزیرہ فان لینڈ کے شمالی مشرق میں کھلے سمندر کے اندر واقع ہے۔ اوپن جزیرہ ہے اس لئے مجرموں اور سمگروں کی جنت بن چکا ہے۔ بلیک گن کا بھی وہاں سیٹ اپ ہے اور آرتھر کے ریڈ ایرو کا بھی۔ وہاں کی اپنی حکومت ہے جس کا کوئی تعلق فان لینڈ سے نہیں ہے لیکن وہ کسی کے معاملات میں مداخلت نہیں کرتے۔ صرف انتظام کی حد تک ہی رہتے ہیں۔ یہاں سے بائی ایئر بھی تم وہاں جا سکتے ہو اور سمندر کے راستے بھی اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں وہاں بھجوا سکتا ہوں "...... روڈنی نے کہا۔

" کیا تم بلیک تھنڈر کے بارے میں کچھ جانتے ہو "...... جولیا نے اس کی تقریر سن کر بڑے متحمل سے لہجے میں کہا۔

" بلیک تھنڈر۔ کیا مطلب۔ یہ کون سی تنظیم ہے۔ میں تو یہ نام

ہی پہلی بار سن رہا ہوں"...... روڈنی نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ روڈنی کے لہجے سے ہی محسوس ہو رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

" بلیک تھنڈر ایک بین الاقوامی تنظیم ہے جو انتہائی جدید ترین اسلحہ تیار کر رہی ہے تاکہ کسی بھی وقت پوری دنیا پر حکومت قائم کر سکے۔ یہ آرتھر اور بامین جو بظاہر سرکاری تنظیم سے متعلق ہیں دراصل اس بلیک تھنڈر کے ایجنٹ ہیں اور بامین نے پاکیشیا سے ایک فارمولا اڑا کر بلیک تھنڈر کی کسی لیبارٹری میں پہنچایا ہے اور ہم نے یہ فارمولا واپس حاصل کرنا ہے اس لئے ہم آرتھر کو تلاش کر رہے ہیں کیونکہ بامین تو محض ایک ایجنٹ ہے جبکہ آرتھر اس کا باس ہے اس لئے آرتھر کو اس بارے میں معلومات حاصل ہوں گی۔ میں نے یہ تفصیل تمہیں اس لئے بتا دی ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ ہم آرتھر تک اس انداز میں پہنچنا چاہتے ہیں کہ اسے آخری لمحے تک خبر نہ ہو سکے "...... جولیا نے کہا۔

" اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن میں معذرت خواہ ہوں کیونکہ میں کسی بین الاقوامی تنظیم سے نہیں ٹکرانا چاہتا اس لئے اس سلسلے میں کوئی ایسا اقدام میں نہیں کر سکتا جس سے میں اس بین الاقوامی تنظیم کی نظروں میں اس کا دشمن ہو جاؤں"...... روڈنی نے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

" تمہارا مطلب ہے کہ ہمارے یہاں سے جانے کے بعد تم آرتھر کو

ہمارے بارے میں بتا دو گے تاکہ تم بلیک تھنڈر کی نظروں میں اس کے دوست ثابت ہو سکو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ نہیں۔ تم مجھ پر اعتماد کرو۔ میں آرتھر سے ہرگز کوئی رابطہ نہیں کروں گا اور اگر اس نے مجھ سے بات کی تو اسے میں یہی بتاؤں گا کہ میرے آدمی تمہیں تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ میری شروع سے ہی عادت ہے کہ میں بڑی پارٹیوں کے درمیان سینڈوچ نہیں بننا چاہتا اس لئے تو میری تمام تر کارکردگی فان لینڈ تک ہی محدود ہے ورنہ میں اپنا سیٹ اپ پوری دنیا میں پھیلا سکتا تھا لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس طرح میں نادیدہ مسائل کا شکار ہو سکتا ہوں"...... روڈنی نے کہا۔

" اوکے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ اب تم ہمیں اس ٹابو جزیرے میں آرتھر کے سیٹ اپ کے بارے میں بتا دو۔ بس ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے"...... جولیا نے کہا۔

" ٹابو جزیرے میں جانسن اینڈ کمپنی کے نام سے آرتھر نے ایک بڑی کمپنی بنائی ہوئی ہے جو بظاہر ادویات کو ڈیل کرتی ہے لیکن درپردہ انتہائی قیمتی ادویات کی پوری دنیا میں اسمگلنگ کی جاتی ہے۔ آرتھر ٹابو جزیرے میں جانسن کے نام سے رہتا ہے۔ جانسن اینڈ کمپنی کا آفس ٹابو کی مین روڈ پر ہے۔ بزنس پلازہ کا نام بھی جانسن پلازہ ہے۔ البتہ اس کی رہائش جانسن پلازہ کی بیک والی کالونی میں ہے۔ کوٹھی نمبر تو مجھے معلوم نہیں لیکن اس کوٹھی کا نام جانسن ہاؤس ہے اور یہ اس

کالونی کی سب سے بڑی اور وسیع و عریض کوٹھی ہے"...... روڈنی نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب ہمیں اجازت"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"آؤ میں بطور بر کلے تمہیں باہر چھوڑ آؤں"...... روڈنی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یہاں دو لڑکیوں کی لاشیں موجود ہیں۔ پہلے انہیں اٹھوا لو۔ ہم چلے جائیں گے"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے دروازے کی طرف مڑے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب لفٹ کے ذریعے نیچے ہال میں پہنچے اور پھر اطمینان سے چلتے ہوئے اس کلب سے باہر آ گئے۔ کلب میں ویسے ہی ہر طرف ہنگامہ برپا تھا۔ شاید انہیں اوپر ہونے والے واقعات کا علم تک نہ ہوا تھا اور نہ ہی کسی نے انہیں کچھ کہا تھا۔

"آپ نے اس آدمی پر اس طرح اعتماد کر کے بڑا رسک لیا تھا مس جولیا"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ درست ہے اور میں نہیں چاہتی تھی کہ ہم لوگ خواہ مخواہ کے چکروں میں پھنسے رہیں اور اب تم نے دیکھا ہے کہ سب کچھ اطمینان سے نمٹ گیا"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب ہمیں ایئرپورٹ جانا ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں فوری ٹابو پہنچنا ہو گا کیونکہ روڈنی نے بتایا ہے کہ بامین بھی وہیں موجود ہے اور عمران جس انداز میں کام کرتا ہے اس کے مطابق اس نے یقیناً اب تک اس بات کا کھوج لگا لیا ہو گا کہ بامین ٹابو میں ہے اس لئے وہ یقیناً وہاں پہنچے گا اور اگر ہم لیٹ ہو گئے تو وہ ہم سے آگے بڑھ جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"بالکل۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے"...... صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک خالی ٹیکسی کو اشارہ کیا اور ٹیکسی ان کے قریب آ کر رک گئی۔

"ایئرپورٹ چلو"...... صفدر نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا اور پھر جولیا تو فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ اس کے ساتھی ٹیکسی کی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے اور ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔

راجر اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"راجر سپیکنگ"...... راجر نے کہا۔

"بامین بول رہا ہوں راجر"...... دوسری طرف سے بامین کی آواز سنائی دی۔

"یس باس"...... راجر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں"...... بامین نے کہا۔

"ابھی تک کوئی رپورٹ ملی ہی نہیں باس۔ رچرڈ نے کہا تھا کہ جیسے ہی ان کا خاتمہ ہو گا وہ مجھے کال کر کے بتا دے گا لیکن اس کی طرف سے کوئی کال ہی نہیں آئی۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی تک وہ لوگ سناکی پہنچے ہی نہیں ورنہ تو اب تک ختم ہو چکے ہوتے اور ہمیں

اطلاع بھی مل چکی ہوتی"...... راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لوگ عام مجرم نہیں ہیں۔ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ یہ تو چیف کی وجہ سے مجھے سناکی سے ہٹنا پڑا ہے ورنہ میں خود انہیں ٹریس کرتا۔ بہرحال تم رچرڈ سے بات کرو اور اسے کہو کہ وہ اس معاملے کو عام انداز میں ٹریٹ نہ کرے"...... بامین نے کہا۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اور میرا سیکشن براہ راست اس معاملے میں کود پڑے"...... راجر نے کہا۔

"نہیں۔ چیف کا حکم ہے کہ ریڈ ایرو کو سرکاری طور پر اس میں ملوث نہیں ہونا چاہئے۔ اسی لئے تو انہوں نے خود روڈنی سے بات کی تھی"...... بامین نے کہا۔

"او کے باس۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... راجر نے کہا۔

"جیسے ہی کوئی اہم رپورٹ ملے تم نے مجھے فوراً رپورٹ دینی ہے"...... بامین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راجر نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کراؤن فرام بلیک گن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راجر بول رہا ہوں۔ رچرڈ سے بات کراؤ"...... راجر نے کہا۔

"کارگ سے بات کریں جناب۔ باس رچرڈ کو چیف باس نے موت کی سزا دے دی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو راجر بے

اختیار اچھل پڑا۔

"ہیلو۔ کارگ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"میں راجر بول رہا ہوں کارگ رچرڈ کے ساتھ کیا ہوا۔ کراؤن بتا رہا ہے کہ اسے موت کی سزا دے دی گئی ہے۔ کیوں۔ کب اور کیسے"...... راجر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا

"کراؤن نے درست بتایا ہے راجر۔ اب رچرڈ کی جگہ میں چیف ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن ہوا کیا ہے۔ رچرڈ کے ساتھ ایسا کیوں ہوا۔ میری تو سمجھ میں ہی نہیں آرہا"...... راجر نے کہا۔

"آپ رچرڈ سے ملے تھے اور آپ کے کہنے پر شاید رچرڈ نے پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کارروائی کا حکم دیا تھا"...... کارگ نے کہا تو راجر ایک بار پھر اچھل پڑا۔

"ہاں۔ کیوں"...... راجر نے کہا۔

"اسی وجہ سے رچرڈ کو موت کی سزا دی گئی ہے کیونکہ اس نے صرف آپ کے کہنے پر یہ کارروائی کر ڈالی اور چیف باس سے اجازت نہ لی۔ چیف باس کو جیسے ہی علم ہوا انہوں نے رچرڈ کو موت کی سزا دے دی۔ آپ جانتے تو ہیں چیف باس کی عادت"...... کارگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تمہارے چیف باس سے ہمارے چیف نے

رابطہ کیا اور تمہارے چیف کے کہنے پر میں رچرڈ سے ملا تھا اور تمہارے چیف نے میرے ملنے سے پہلے رچرڈ کو باقاعدہ فون کر کے کہا تھا کہ میرے ساتھ تعاون کرے ورنہ ایسے وہ رچرڈ کہاں میری بات سنتا تھا"...... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں میں اس بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ بہرحال چیف باس نے مجھے یہی بتایا تھا کہ رچرڈ نے ان کی اجازت کے بغیر یہ کارروائی کی ہے جس کی بنا پر انہوں نے رچرڈ کو موت کی سزا دی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راجر چند لمحے بت بنا رسیور پکڑے بیٹھا رہ گیا۔ اس کا ذہن واقعی اس حیرت انگیز اور ناقابل یقین بات پر لٹو کی طرح گھوم رہا تھا لیکن پھر اس نے چونک کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کراؤن فرام بلیک گن کلب"...... کراؤن کی آواز سنائی دی۔

"راجر بول رہا ہوں۔ جارج فلپ سے بات کراؤ"...... راجر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"جارج فلپ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"راجر بول رہا ہوں جارج فلپ۔ سپیشل فون پر مجھ سے رابطہ کرو۔ فیس ملے گی"...... راجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

رسیور رکھ دیا۔

"جارج فلپ بلیک گن کلب میں ہیڈ سپروائزر تھا لیکن خفیہ طور پر اس نے مخبری کا نیٹ ورک بنایا ہوا تھا اس لئے راجر نے اصل حالات معلوم کرنے کے لئے اسے کال کیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ جو کچھ جارج فلپ جانتا ہو گا وہ شاید کارگ کو بھی معلوم نہیں ہو گا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راجر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"راجر بول رہا ہوں" ...... راجر نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"فلپ بول رہا ہوں۔ کیا مسئلہ ہے" ...... فلپ نے کہا۔

"رچرڈ کو سنا ہے چیف باس نے موت کی سزا دے دی ہے۔ میں اس بارے میں اندرونی تفصیل جاننا چاہتا ہوں" ...... راجر نے کہا۔

"ایک ہزار ڈالر لوں گا اور ساتھ ہی حلف بھی کہ چیف باس تک یہ باتیں نہیں پہنچیں گی" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ رقم بھی مل جائے گی اور وعدہ بھی ہو گیا۔ تم مجھے جانتے ہو کہ جو میں کہہ دوں وہ لازماً کرتا ہوں" ...... راجر نے کہا۔

"اوکے۔ تو پھر سنو کہ ایک ایکریمی عورت اور تین ایکریمی مرد گن کلب میں آئے۔ انہوں نے کراؤن کو بتایا کہ ان کا تعلق ایکریمیا کے ریڈ سینڈیکیٹ سے ہے اور وہ رچرڈ سے ملنا چاہتے ہیں۔ کراؤن نے انہیں بتایا کہ رچرڈ کسی سے نہیں ملتا۔ وہ اس کے اسسٹنٹ سے مل لیں اور انہیں کارڈ دے دیئے گئے۔ اس کے بعد اچانک چیف باس کی کال کارگ کو آئی جس میں چیف باس نے کارگ کو بتایا کہ رچرڈ نے

ایشیائی افراد کو ختم کرنے کا حکم ان کی اجازت کے بغیر دیا تھا اس لئے اس نے رچرڈ کو موت کی سزا دے دی ہے اور اس کے محافظ بھی مارے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بتایا کہ برکلے کے محافظ بھی مارے جا چکے ہیں اور اب رچرڈ کی جگہ کارگ لے گا اور تمام انتظامات کرے گا۔ چنانچہ کارگ فوراً حرکت میں آگیا۔ اس نے رچرڈ اور اس کے آفس کے باہر راہداری میں موجود محافظوں اور برکلے کے آفس کے باہر موجود محافظوں کی لاشوں کو اٹھوا کر غائب کرا دیا اور خود رچرڈ کے آفس میں جا کر اس کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہاں تمام فونز کے رسیور علیحدہ رکھے ہوئے تھے۔ اس کے بعد برکلے نے اسے فون کیا اور بتایا کہ اس کے آفس میں دو لڑکیوں کی لاشیں پڑی ہیں وہ بھی اٹھوا لی جائیں۔ برکلے نے کارگ کو بتایا تھا کہ ان لڑکیوں نے اس کی توہین کی تھی اس لئے اس نے انہیں سزا دے دی ہے۔ کارگ نے ان لڑکیوں کی لاشیں بھی غائب کرا دیں۔ اس کے بعد وہ چار ایکریمی یعنی ایک عورت اور تین مرد لفٹ سے باہر ہال میں آئے اور پھر کلب سے باہر چلے گئے" ...... جارج فلپ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس ساری بات کا کیا مطلب ہوا۔ میں سمجھا نہیں" ...... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی یہ بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"جو حقائق تھے وہ میں نے تمہیں بتا دیئے ہیں" ...... جارج فلپ نے جواب دیا۔

"نہیں۔ تم نے الجھی ہوئی رپورٹ دی ہے۔ اس کی وضاحت

کرو"...... راجر نے کہا۔

" تم ریڈ ایرو کے سپیشل سیکشن کے انچارج ہو۔ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہو۔ کیا تم خود نہیں سمجھ سکتے کہ کیا ہوا ہے اور کیوں ہوا ہے"...... جارج فلپ کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

" مذاق مت کرو جارج۔ میرا ذہن اس وقت بے حد الجھا ہوا ہے اور میں نے چیف کو رپورٹ دینی ہے"...... راجر نے کہا۔

" تو پھر سنو۔ تمہارے چیف باس نے جن ایشیائیوں کو ہلاک کرنے کا مشن دیا تھا یہ ایکریمی وہی ایشیائی تھے اور یہ بھی اطلاع مل چکی ہے کہ کیمروں کے چیکنگ سیکشن کی ایک پارٹی کی لاشیں کرائس کالونی کی ایک کوٹھی کے تہہ خانے میں مل چکی ہیں اور ان کی کار بھی اس کوٹھی کے عقب میں موجود تھی اور یہی ایکریمی اس کوٹھی سے نکلتے ہوئے دیکھے گئے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس پارٹی نے انہیں چیک کر لیا تھا لیکن انہوں نے کلنگ سیکشن کو اطلاع نہ دی اور خود ان کے ہاتھوں چیک ہوگئے۔ انہوں نے لازماً اس سے ساری صورت حال معلوم کر لی ہو گی اور پھر وہ میک اپ کر لیا ہو گا کہ جو چیک نہ ہو سکے اور وہ وہاں سے سیدھے بلیک گن کلب پہنچے۔ انہوں نے کراؤن سے کارڈ لئے اور پھر بجائے اسسٹنٹ کے پاس جانے کے وہ سیدھے رچرڈ کے پاس پہنچ گئے۔ محافظوں کو انہوں نے ہلاک کر دیا اور رچرڈ پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کیں اور اسے ہلاک کر کے وہ برکلے کے پاس پہنچ گئے۔ برکلے کے آفس کے باہر محافظوں کو بھی

ہلاک کر دیا گیا اور برکلے کے آفس میں موجود دونوں لڑکیوں کو بھی ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد یقیناً انہوں نے برکلے کو مجبور کر کے اس سے چیف باس کو کال کرائی ہو گی کیونکہ برکلے چیف باس کا چھوٹا بھائی ہے اور بظاہر وہ رچرڈ کا اسسٹنٹ ہے لیکن چیف باس کی وجہ سے دراصل وہی اصل آدمی ہے۔ اس کی بات نہ رچرڈ ٹال سکتا تھا اور نہ اب کارگ ٹال سکتا ہے۔ چیف باس نے رچرڈ کی جگہ کارگ کو دے دی اور اس کے بعد چیکنگ سیکشن کے رابرٹ اور کلنگ سیکشن کے ہرٹ دونوں کو چیف باس نے کال کر کے اس مشن سے ہٹا دیا اور اس کے بعد یہ ایکریمی اطمینان سے کلب سے باہر چلے گئے"۔ جارج فلپ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ اب میں سمجھ گیا لیکن کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ کہاں گئے ہیں"...... راجر نے کہہ تو دیا لیکن پھر اسے احساس ہوا کہ اس نے غلط بات کی ہے۔ اب بھلا کلب سے باہر نکلنے کے بعد جارج فلپ کو کیسے معلوم ہو سکتا تھا کہ وہ کہاں گئے ہیں لیکن دوسرے لمحے جب جارج فلپ نے جواب دیا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

" ہاں۔ لیکن اس کے لئے ایک ہزار ڈالر تمہیں مزید دینا پڑیں گے"...... جارج نے کہا۔

" اوہ۔ لے لینا۔ بتاؤ لیکن درست معلومات دینا"...... راجر نے بے چین ہو کر کہا۔

"جس طرح تم وعدہ کے پابند ہو اسی طرح تمہیں بھی معلوم ہے کہ جارج فلپ غلط بات نہیں کیا کرتا"...... جارج فلپ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بتاؤ"...... راجر نے کہا۔

"یہ چاروں بلیک گن کلب سے نکل کر سیدھے ایئر پورٹ پہنچے اور وہاں سے ٹابو جزیرے پر چلے گئے"...... جارج فلپ نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ پلیز بتا دو تاکہ میں چیف کو مطمئن کر سکوں"...... راجر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے جب ساری باتوں کا علم ہوا تو میں بے حد پریشان ہوا اور میں نے اصل بات معلوم کرنے کی کوشش کی۔ جس ٹیکسی نے انہیں ایئر پورٹ پہنچایا تھا وہ ٹیکسی ڈرائیور میں نے ٹریس کر لیا۔ اس ڈرائیور نے بتایا کہ اس نے انہیں بلیک گن کلب سے پک کر کے ایئر پورٹ ڈراپ کیا تھا اور راستے میں وہ ایک دوسرے سے ٹابو جزیرے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے کہ اگر پرواز لیٹ ہو تو وہ ٹابو کے لئے طیارہ چارٹرڈ کرا لیں۔ اس طرح مجھے علم ہو گیا کہ وہ لوگ ٹابو گئے ہیں"...... جارج فلپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ان کے حلیئے کیا ہیں"...... راجر نے کہا۔

"وہ اصل میں ایشیائی ہیں۔ ایکریمی نہیں اس لئے حلیئے وہ بدل سکتے ہیں۔ البتہ ان کے قدوقامت کے بارے میں بتا سکتا ہوں لیکن اس کے لئے پانچ سو ڈالر تمہیں مزید دینے ہوں گے"...... جارج فلپ نے کہا۔

"نہیں۔ یہ تمہیں ویسے ہی بتانے پڑیں گے۔ آخر تم میرے دوست ہو"...... راجر نے کہا تو دوسری طرف سے جارج فلپ بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے قدوقامت کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"تم نے خود انہیں دیکھا ہے"...... راجر نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے بھی کراؤن سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں"...... جارج فلپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ شکریہ۔ بے فکر رہو۔ تمہیں رقم بھی پہنچ جائے گی اور تمہارا نام بھی سامنے نہیں آئے گا"...... راجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو"...... بامین کی آواز سنائی دی۔

"راجر بول رہا ہوں باس"...... راجر نے کہا۔

"اوہ یس۔ کیا ہوا۔ کیا کوئی رپورٹ ہے"...... بامین نے چونک کر کہا۔

"یس باس۔ انتہائی حیرت انگیز رپورٹ ہے"...... راجر نے جواب دیا۔

"اوہ۔ جلدی بتاؤ۔ کیا ہوا ہے"...... بامین نے بے چین سے لہجے میں کہا تو راجر نے پہلے کارگ سے ہونے والی بات چیت اور اس کے

بعد جارج فلپ سے ملنے والی تمام معلومات تفصیل سے بتا دیں۔ البتہ اس نے جارج فلپ کا نام نہ لیا تھا۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ چیف باس کا یہ خیال غلط ثابت ہوا ہے کہ بلیک گن اسے ختم کر دے گا اور انہیں ٹابو کا بھی علم ہو گیا لیکن ٹابو کے بارے میں انہیں کس نے بتایا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ٹابو کے بارے میں تو صرف روڈنی جانتا ہے۔ کیا وہ روڈنی سے بھی ملے ہیں جبکہ تم کہہ رہے ہو کہ وہ کلب سے نکل کر سیدھے ایئر پورٹ گئے تھے"...... بامین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ برکلے روڈنی کا چھوٹا بھائی ہے اور ساری گیم میں اسے ہی مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے روڈنی سے معلوم کیا ہو گا"...... راجر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ تم نے واقعی یہ رپورٹ حاصل کر کے کام کیا ہے۔ میں اب چیف باس کو رپورٹ دیتا ہوں اور یہاں میں خود ان سے نمٹ لوں گا"...... بامین نے کہا۔

"باس۔ اگر آپ کہیں تو میں اپنے سیکشن سمیت ٹابو پہنچ جاؤں" راجر نے کہا۔

"نہیں۔ یہاں ریڈ ایرو کا ایک سیکشن موجود ہے۔ وہ یہاں کے مقامی لوگ ہیں اس لئے وہ یہاں کے بارے میں زیادہ باخبر ہیں۔ میں انہیں سامنے لاؤں گا"...... بامین نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو راجر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا لیکن

ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی لمحے ہوئے تھے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور راجر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... راجر نے کہا۔

"باس۔ ویسٹرن کارمن سے لوئیس اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ آیا ہے اور آپ سے ملاقات چاہتا ہے"...... دوسری طرف سے اس کے پرسنل اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

"ویسٹرن کارمن سے لوئیس۔ اوہ۔ وہ اتنی جلدی کیسے پہنچ گیا۔ ابھی کل ہی تو میری اس سے بات ہوئی ہے"...... راجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ چارٹرڈ طیارے پر آئے ہیں جناب"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بھیج دو انہیں"...... راجر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

عمران نے صالحہ اور خاور کے ساتھ سویڈن کے ماسٹر کے کلب میں کاغذات کے مطابق مخصوص کیمیکلز منگوا کر نیا میک اپ کیا تھا تاکہ سناکی پہنچ کر وہ ان کیمروں سے محفوظ رہ سکیں جو کیمرے میک اپ چیک کر لیتے تھے اور جن کے بارے میں معلوم ہوا تھا کہ وہاں ایشیائیوں کی چیکنگ کی جا رہی ہے اور پھر اس میک اپ میں وہ سناکی پہنچ گئے۔ سناکی ایئرپورٹ سے سیدھے وہ ایک ہوٹل میں پہنچے اور وہاں پہنچ کر عمران نے ایک بار پھر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ نئے سرے سے کیا تاکہ اگر سناکی میں نگرانی کی جا رہی ہو تو اس نگرانی سے بچ سکیں۔ اس بار عمران نے ویسٹرن کارمن کے باشندوں کا میک اپ کیا تھا کیونکہ ظاہر ہے اس کے پاس ویسٹرن کارمن کے کاغذات نہ تھے اس لئے سناکی ایئرپورٹ سے باہر آنے کے لئے وہ انہی کاغذات کے مطابق میک اپ کرنے پر مجبور تھا جو کاغذات ان کے پاس تھے

لیکن اب سناکی پہنچ جانے کے بعد انہیں فوری طور پر کاغذات کی چیکنگ کا کوئی خطرہ باقی نہ رہا تھا اس لئے اس نے ویسٹرن کارمن کے باشندوں جیسا میک اپ کیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ فان لینڈ اور ویسٹرن کارمن کے درمیان خاصے دوستانہ تعلقات تھے اور ویسٹرن کارمن نے فان لینڈ کے بے شمار پراجیکٹس میں ان کی بے حد مدد کی ہے اس لئے یہاں ویسٹرن کارمن کے باشندوں سے وی آئی پی والا سلوک کیا جاتا تھا۔

"اب ہم نے کہاں جانا ہے عمران صاحب"...... صالحہ نے کہا۔ وہ اس وقت نئے میک اپ سے فارغ ہو کر ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے۔

"ہم تینوں نے علیحدہ علیحدہ یہاں سے باہر جانا ہے اور علیحدہ علیحدہ بسوں یا ٹیکسیوں کے ذریعے ٹاپ کلب کے سامنے پہنچنا ہے کیونکہ ہم نے نگرانی کرنے والوں کو ڈاج دینا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نگرانی کرنے والے۔ جب ہمارے میک اپ ہی چیک نہیں ہو سکے تو نگرانی کون کر رہا ہو گا"...... خاور نے حیران ہو کر کہا۔

"تاڑنے والے قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ اگر تمہیں اس کا تجربہ نہ ہوا ہو تو مس صالحہ سے پوچھ لو۔ یہ صفدر کے بارے میں تمہیں بتا سکتی ہے کہ صفدر دیکھ تو دوسری طرف رہا ہو گا لیکن اب مزید کیا کہوں"...... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی اور خاور بھی بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ یہ بات کر رہے ہیں عمران صاحب جبکہ صفدر تو اب میری طرف دیکھنے سے بھی گریز کرتا ہے"...... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

" کوئی بات نہیں۔ وہ وقت بھی آجائے گا جب وہ کسی اور طرف دیکھ ہی نہ سکے گا"...... عمران نے کہا تو خاور اور صالحہ دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

"پہلے یہ تو معلوم کر لیں عمران صاحب کہ راجر وہاں موجود بھی ہے یا نہیں"...... خاور نے کہا۔

" اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے فون کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ انکوائری سے اس نے ٹاپ کلب کا نمبر معلوم کیا اور پھر انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کر دیئے۔

" ٹاپ کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" لوئیس بول رہا ہوں۔ راجر سے بات کراؤ"...... عمران نے ویسے ہی ایک فرضی نام لیتے ہوئے کہا۔

"چیف راجر سے۔ اوہ۔ وہ تو اپنے سیکشن میں ہوں گے۔ میں ان کے پی اے سے آپ کا رابطہ کرا دیتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

" لوئیس بول رہا ہوں۔ کیا راجر موجود ہے"...... عمران نے اس انداز میں بات کی کہ راجر کا پی اے یہ سمجھے کہ وہ راجر کا بے تکلف دوست ہے۔

"آپ کہاں سے بول رہے ہیں۔ کیا ویسٹرن کارمن سے"۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

" نہیں۔ سناکی ایئرپورٹ سے"...... عمران نے چونک کر کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اوہ۔ آپ اتنی جلدی کیسے سناکی پہنچ گئے۔ کل ہی تو چیف نے آپ سے بات کی تھی"...... پی اے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" طیارہ چارٹرڈ کرا کر تو پہنچا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" اوہ اچھا۔ تو پھر آپ فون کیوں کر رہے ہیں۔ آجائیں"...... پی اے نے کہا۔

" میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا راجر موجود ہے یا نہیں"۔ عمران نے کہا۔

" موجود ہے جناب۔ وہ فون کالز میں مصروف ہیں اس لئے آپ خود ہی آجائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ بھئی۔ قدرت نے خود ہی ویسٹرن کارمن والے میک اپ کا بھرم رکھ لیا ہے"...... عمران نے رسیور رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"تو اب بھی کیا ہمیں علیحدہ علیحدہ جانا ہو گا یا"...... خاور نے کہا۔

"نہیں ۔اب ہمیں فوری پہنچنا ہے اس لئے یہاں سے علیحدہ علیحدہ نکلیں گے۔ آگے جا کر ٹیکسی لے لیں گے"...... عمران نے کہا اور دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر آدھے گھنٹے بعد ان کی ٹیکسی نے انہیں ٹاپ کلب کے سامنے ڈراپ کر دیا اور ٹاپ کلب کی استقبالیہ نے انہیں نیچے تہہ خانوں میں موجود راجر سیکشن کے پی اے تک پہنچا دیا۔پی اے ایک نوجوان آدمی تھا۔

"لوئیس فرام ویسٹرن کارمن"...... عمران نے پی اے کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا تو پی اے چونک پڑا۔

"اوہ اچھا۔ بیٹھیں چیف فون کال میں بزی ہیں"...... پی اے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے اصل خطرہ یہی تھا کہ کہیں پی اے اصل لوئیس کو پہچانتا نہ ہو لیکن اب اسے اطمینان ہو گیا تھا کہ وہ اسے نہیں پہچانتا اس لئے وہ اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"راجر بڑی لمبی لمبی کالیں کرتا رہتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ چیف بامین سے ٹابو بات کر رہے ہیں اس لئے بات طویل ہونی ہی ہے"...... پی اے نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔پی اے انہیں ازخود ہی بتائے جا رہا تھا جو وہ راجر سے معلوم کرنا چاہتے تھے اور پی اے کی بات سے بہرحال انہیں یہ

معلوم ہو گیا تھا کہ بامین یہاں سناکی میں نہیں ہے بلکہ ٹابو میں ہے اور راجر کا اس سے رابطہ ہے۔اسی لمحے پی اے نے رسیور اٹھایا اور پھر اس نے لوئس اور اس کے ساتھیوں کی آمد کی بات شروع کر دی اور عمران سمجھ گیا کہ راجر کی کال ختم ہو گئی ہو گی اس لئے پی اے نے اس سے رابطہ کیا ہے۔پی اے نے جب ازخود چارٹرڈ طیارے کا حوالہ دیا تو عمران سمجھ گیا کہ پی اے کی طرح راجر بھی لوئس کے اتنی جلدی یہاں پہنچ جانے پر حیران ہو رہا ہو گا اور پھر پی اے نے رسیور رکھ دیا اور پھر میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔چند لمحوں بعد کمرے میں ایک نوجوان داخل ہوا۔اس کے بیلٹ ہولسٹر میں مشین پسٹل کا دستہ نمایاں نظر آ رہا تھا۔

"چیف کے مہمانوں کو چیف کے آفس پہنچاؤ"...... پی اے نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔آئیے جناب"...... نوجوان نے پہلے پی اے سے کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہوا۔تھوڑی دیر بعد وہ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد ایک راہداری میں پہنچے۔اس راہداری میں مسلح محافظ موجود تھے لیکن اس نوجوان کی وجہ سے کسی نے بھی نہ انہیں روکا اور نہ ہی کوئی پوچھ گچھ کی۔

"یہ باس کا آفس ہے۔اندر چلے جائیں"...... ایک دروازے کے سامنے پہنچ کر نوجوان نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا

چلا گیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے صالحہ اور خاور بھی اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور چھریرے جسم کا نوجوان موجود تھا۔ وہ انہیں اندر آتے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"میرا نام لوئیس ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس کا لہجہ ویسٹرن کارمن جیسا ہی تھا

"اوہ اچھا۔ آئیے آئیے۔ میرا نام راجر ہے"...... راجر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں مس فلورنس اور مسٹر رشل"...... عمران نے مصافحہ کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا تو راجر نے ان سے بھی مصافحہ کیا۔ صالحہ چونکہ اس وقت ویسٹرن کارمن نژاد بنی ہوئی تھی اس لئے ظاہر ہے اسے مصافحہ کرنا پڑا تھا۔

"مسٹر لوئیس۔ کوئی ایمرجنسی تو بہرحال نہیں تھی کہ آپ کو اس طرح طیارہ چارٹرڈ کروا کر آنا پڑا"...... راجر نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جو کام کرنا ہوتا ہے راجر وہ بہرحال کرنا ہوتا ہے"...... عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اسے تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ راجر اور لوئیس کے درمیان کیا مسئلہ تھا۔ وہ تو اتفاق سے خود ہی ساری بات سیٹ ہوتی چلی گئی تھی۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن آپ کو نصف پیمنٹ تو فوری نہیں مل سکتی۔ ابھی تو پارٹی سے میری بات ہوئی ہے"...... راجر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ پیمنٹ اکٹھی لے لیں گے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ تو پھر ٹھیک ہے۔ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ ویسٹرن کارمن میں ہماری پارٹی نے منشیات کی اسمگلنگ کے ایک نیٹ ورک کا خاتمہ کرانا ہے کیونکہ یہ نیٹ ورک ہماری پارٹی کو نقصان پہنچا رہا ہے۔ اس کی فائل آج ہی میرے پاس پہنچی ہے۔ وہ میں آپ کو دے دیتا ہوں۔ آپ کام شروع کر دیں"...... راجر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک فائل نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران نے فائل اس کے ہاتھ سے لے لی اور اسے ایک طرف رکھ دیا۔

"فائل میں دیکھ لوں گا لیکن یہ بتاؤ کہ بامین سے تمہاری گفتگو بڑی طویل ہو رہی تھی۔ کیا ٹاپک تھا"...... عمران نے کہا تو راجر بے اختیار اچھل پڑا اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارا اس سے کیا تعلق۔ تم اپنا کام کرو"...... راجر نے کہا۔

"مسٹر راجر۔ ہمارا تعلق بہت سے معاملات سے ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ راجر کچھ سمجھتا عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک زور دار جھٹکے سے میز پر سے گھسیٹ کر

دوسری طرف فرش پر پھینک دیا جبکہ خاور بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔ گو کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ دیکھ چکے تھے کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے لیکن پھر بھی باہر سے کوئی اچانک اندر آ سکتا تھا اس لئے خاور نے دروازہ اندر سے لاک کر دیا تھا۔ راجر نے نیچے گرتے ہی تڑپ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا تھا۔ راجر کا تڑپ کر اٹھتا ہوا جسم یکلخت ایک جھٹکے سے واپس قالین پر گرا اور اس طرح سیدھا ہوتا چلا گیا جیسے اس کی روح اس کے جسم سے پرواز کر گئی ہو۔ اس کا چہرہ یکلخت انتہائی مسخ ہو گیا تھا۔ عمران نے تیزی سے پیر کو واپس موڑا اور پھر پیر ہٹا کر وہ تیزی سے جھکا اور اس نے جھک کر راجر کو گردن سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر صوفے پر ڈال دیا۔

"اس کا کوٹ نیچے کر دو"...... عمران نے خاور سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راجر کا بازو پکڑ کر اسے ایک جھٹکے سے سیدھا کر دیا۔ خاور نے صوفے کے عقب میں جا کر اس کا کوٹ اس کی پشت پر کافی نیچے کر دیا اب راجر کافی حد تک سنبھل چکا تھا۔

"تم نے دیکھ لیا کہ ایک لمحے میں کتنا عذاب تمہیں بھگتنا پڑا ہے اس لئے اب اگر تم یہ عذاب دوبارہ نہیں بھگتنا چاہتے تو جو میں پوچھوں وہ سچ سچ بتا دو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کون ہو تم"...... راجر نے اٹک اٹک کر کہا۔

اس کے لہجے میں خوف کی کیفیت نمایاں تھی۔

"یہ تو مجھے معلوم ہے کہ بامین ٹابو میں ہے لیکن تم نے اسے یہاں سے کیا رپورٹ دی ہے۔ بولو"...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا تو راجر بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کہیں تمہارا تعلق پاکیشیا سے تو نہیں"...... راجر نے کہا۔

"پھر وہی سوال۔ جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ ورنہ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں نے کوئی رپورٹ نہیں دی۔ چیف مجھے ہدایات دے رہا تھا"...... راجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اپنے مضبوط اعصاب کا مظاہرہ کرنے پر تل گئے ہو۔ اوکے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا دیا اور اس کا ہاتھ راجر کی گردن پر جم گیا۔ چونکہ پہلے ہی اس کی شہ رگ مسلی جا چکی تھی اس لئے وہ جگہ اب کافی حساس ہو گئی تھی۔ عمران نے اپنا انگوٹھا شہ رگ پر رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دبا دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں رک جاؤ"...... راجر نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے انگوٹھے کا دباؤ ذرا سا ہلکا کرتے ہوئے

کہا تو اس بار راجر اس طرح بولنے لگ گیا جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔اس نے بلیک گن سے ملنے والی تمام معلومات تفصیل سے بتا دیں اور عمران ایک عورت اور تین افراد کے بارے میں سن کر سمجھ گیا کہ یہ جولیا اور اس کا گروپ ہو گا۔

" وہاں ٹابو میں بامین اور تمہارا چیف باس آرتھر کہاں مل سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم۔میں کبھی وہاں نہیں گیا"...... راجر نے کہا تو عمران فوراً سمجھ گیا کہ وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے راجر کی گردن سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے خاور سے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس"...... عمران نے راجر کی آواز میں کہا۔

" بامین بول رہا ہوں راجر"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" یس چیف"...... عمران نے راجر کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔چونکہ راجر نے جو کچھ اب تک اسے بتایا تھا اس میں اس نے بامین کے ساتھ چیف کے الفاظ کہے تھے اس لئے عمران سمجھ گیا کہ وہ اسے چیف ہی کہتا ہو گا اس لئے اس نے بھی چیف کا لفظ ہی استعمال کیا تھا۔

"یہاں کا سیکشن ان پاکیشیائیوں کو تلاش نہیں کر پا رہا اور میں

نے محسوس کیا ہے کہ ان لوگوں میں وہ صلاحیتیں نہیں ہیں جو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے مقابلے میں ضروری ہیں اس لئے تم اپنے سیکشن سمیت طیارہ چارٹرڈ کرا کر فوراً ٹابو پہنچو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف"...... عمران نے جواب دیا۔

" سیکشن کو پہلے بریف کر دینا تاکہ یہاں وقت ضائع نہ ہو"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور واپس راجر کی طرف مڑا جس کا منہ خاور نے بند کر رکھا تھا۔ عمران کے اشارے پر خاور نے اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا دیا اور دونوں ہاتھ راجر کے کاندھوں پر رکھ دیئے تاکہ وہ اٹھ نہ سکے۔

" اب تم بتاؤ گے سب کچھ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل کر پیچھے ہٹا کیونکہ اس نے راجر کی دونوں ٹانگوں کو حرکت میں آتے محسوس کر لیا تھا۔

" اچھا تو تم خاصے جاندار آدمی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر تیزی سے راجر کی دونوں ٹانگیں اپنی ٹانگوں سے اس طرح صوفے کے ساتھ دبا دیں کہ وہ حرکت ہی نہ کر سکیں۔ دوسرے لمحے کمرہ راجر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ لیکن ابھی چیخ مکمل نہ ہوئی تھی کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا اور دوسری چیخ سے کمرہ ایک

بار پھر گونج اٹھا۔ عمران نے خنجر کی مدد سے اس کے دونوں نتھنے آدھے سے زیادہ کاٹ دیئے تھے۔

"اب تم سب کچھ بتاؤ گے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ گھما کر خنجر کا دستہ اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر مار دیا اور کمرہ اس بار راجر کے حلق سے نکلنے والی دل ہلا دینے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے دوسری ضرب لگاتے ہوئے کہا اور راجر کی حالت یکلخت انتہائی غیر ہو گئی۔

"اب بتاؤ کہاں رہتا ہے بامین"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"سچ سچ۔ چیف ٹابو میں مارشل روڈ پر واقع فاکس ہوٹل میں رہتا ہے۔ فاکس ہوٹل ریڈ ایرو کی ملکیت ہے اور وہاں ڈکسن کے نام سے رہتا ہے۔ کمرہ نمبر دو سو اٹھارہ۔ دوسری منزل"...... راجر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے الفاظ خود بخود اس کے منہ سے باہر نکل رہے ہوں۔

"اور آرتھر کہاں رہتا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چیف باس کے بارے میں مجھے نہیں معلوم۔ میرا رابطہ صرف چیف بامین سے رہتا ہے"...... راجر نے جواب دیا اور عمران سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"اس کا خاص فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو راجر نے فون نمبر بتا دیا۔

"وہاں ٹابو میں بھی ریڈ ایرو کا سیکشن موجود ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن وہ کبھی کبھار ہی کام کرتا ہے"...... راجر نے جواب دیا تو عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر اس کی شہ رگ میں اتار دیا اور خود تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ راجر کا جسم ذبح ہوتی ہوئی بکری کی طرح تڑپنے لگا لیکن خاور نے اس کے کاندھے ابھی تک پکڑے ہوئے تھے اس لئے وہ پہلو کے بل یا نیچے نہ گر سکا اور چند لمحوں بعد اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا اور اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں تو عمران نے آگے بڑھ کر اس کی گردن سے خنجر نکالا اور اسے راجر کے لباس سے ہی صاف کر کے اس نے اسے واپس اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا۔

"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں"...... عمران نے کہا تو صالحہ جو اس دوران خاموشی سے کرسی پر بیٹھی رہی تھی فوراً اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"باہر موجود محافظوں کا کیا ہو گا"...... خاور نے کہا۔

"یہاں نجانے کتنے محافظ ہوں گے اس لئے ہم کوشش کریں گے کہ خاموشی سے نکل جائیں لیکن اگر یہاں سے نکلنا ناگزیر ہو گیا تو پھر ان کا خاتمہ بھی کرنا پڑے گا اس لئے پوری طرح محتاط رہنا"۔ عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے صالحہ اور خاور بھی باہر آ گئے اور دروازہ میکانکی انداز میں بند ہو گیا۔ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ صالحہ اور خاور بھی اس کے پیچھے تھے۔ راہداری میں موجود مسلح افراد نے ان

سے کوئی بات نہ کی تھی اس لئے عمران بھی اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس کمرے میں پہنچ گئے جہاں راجر کا پی اے بیٹھا تھا۔

" تھینک یو مسٹر۔ اب ہم واپس جا رہے ہیں"...... عمران نے ہاتھ ہلا کر کہا۔

" تھینک یو سر"...... پی اے نے خوش ہو کر کہا تو عمران مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کلب کی عمارت سے باہر پہنچ چکے تھے۔

" اب ہم نے ماسک میک اپ کرنا ہے اور لباس بھی تبدیل کرنا ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر وہ ایک گلی میں داخل ہو گیا۔ یہ بند گلی تھی۔ اس میں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے جیب سے ماسک میک اپ باکس نکالا اور ایک لیڈیز ماسک نکال کر اس نے صالحہ کی طرف بڑھ دیا اور دوسرا اس نے خاور کی طرف اور تیسرا اس نے خود اپنے لئے باکس سے نکالا اور پھر باکس کو واپس جیب میں رکھ کر اس نے ایک ڈرم کی اوٹ میں ہو کر ماسک کو اپنے سر اور چہرے پر چڑھا کر ہاتھوں سے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ ڈرم کی اوٹ میں وہ اس لئے ہو گیا تھا کہ باہر سڑک سے گزرنے والے کسی آدمی کی نظر اس پر نہ پڑ جائے۔ صالحہ اور خاور نے بھی ڈرموں کی اوٹ لے لی تھی۔ چند لمحوں بعد جب وہ اوٹ سے باہر آئے تو تینوں کے چہرے یکسر بدل چکے تھے۔ اب وہ ایکریمین تھے۔

" اب لباس کیسے تبدیل ہوں گے"...... خاور نے کہا۔

" فی الحال آؤ۔ چہرے بدلنے سے فوری چیکنگ کا خطرہ تو ٹل گیا ہے۔ اب کسی سٹور سے لباس خرید کر ان کے ڈریسنگ روم میں تبدیل کر لیں گے اور اس کے بعد ٹابو روانگی ہو گی"...... عمران نے کہا تو خاور اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تینوں سڑک کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

یورپ کے ایک چھوٹے سے ملک سلواکیہ کے دارالحکومت کراگ کے ایک خوبصورت کلب کے ڈانسنگ ہال کی سائیڈوں میں موجود میزوں میں سے ایک پر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان جس کے جسم پر گہرے نیلے رنگ کا جدید تراش کا سوٹ تھا بیٹھا شراب پی رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے جسم پر شوخ رنگ کا پھولدار سوٹ تھا اور اس نے سر پر ایک چوکور سی سیاہ رنگ کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی جس میں سے اس کے سر کے اخروٹی رنگ کے بال نکل کر اس کے کاندھوں پر پڑ رہے تھے۔ اس نے کانوں میں انتہائی قیمتی ٹاپس پہنے ہوئے تھے۔ دونوں کے ہاتھوں میں انتہائی قیمتی شراب کے جام تھے اور وہ آپس میں باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ شراب پینے میں مصروف تھے کہ اچانک ایک باوردی ویٹر ان کے قریب پہنچا۔

"سر سٹون۔ آپ کی کال ہے"...... ویٹر نے اس نوجوان کے قریب آکر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ تھینک یو"...... اس نوجوان نے جسے سٹون کہا گیا تھا مسکراتے ہوئے کہا اور ویٹر کے ہاتھ میں موجود کارڈلیس فون لے لیا تو ویٹر سلام کر کے واپس چلا گیا۔ چونکہ سٹون اس کلب کا باقاعدہ ممبر تھا اس لئے یہاں کا عملہ اس سے بخوبی واقف تھا۔ سٹون نے فون آن کیا اور اسے کان سے لگالیا۔

"یس۔ سٹون بول رہا ہوں"...... سٹون نے کہا۔

"کیرن تمہارے ساتھ ہے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو سٹون بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں کیرن ہے"...... سٹون نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کاوٹ گارڈن میں تم دونوں کا انتظار ہو رہا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سٹون نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

"کاوٹ گارڈن میں ہمارا انتظار ہو رہا ہے کیرن"...... سٹون نے اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ اچھا"...... لڑکی نے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی سیاہ رنگ کی کار تیزی سے دارالحکومت کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جارہی تھی۔

"بڑے طویل عرصے کے بعد کال کیا گیا ہے"....... فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی کیرن نے کہا۔

"ہاں اور اس کال کا مطلب ہے کہ ہماری چھٹیاں ختم"۔ سٹون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں خود یہی چاہتی تھی۔ اب تو فارغ رہ رہ کر مرجانے کی حد تک بور ہو چکی تھی"....... کیرن نے کہا تو سٹون نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد کار ایک خوبصورت گارڈن کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی جس میں رنگ برنگی کاریں موجود تھیں۔ وہ دونوں کار سے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے گارڈن کے ایک کونے میں بنے ہوئے کیفے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ گارڈن میں عورتیں اور مرد کافی تعداد میں موجود تھے۔ یہ کاؤٹ گارڈن تھا۔ کراگ کا سب سے خوبصورت گارڈن۔ کیفے میں پہنچ کر وہ سیدھے مینجر کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔

"ہیلو گالے"....... سٹون نے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہیلو سٹون"....... اس آدمی نے کہا اور پھر کیرن کے ساتھ بھی اس کی ہیلو ہیلو ہوئی اور وہ دونوں سائیڈ پر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"اس بار کہاں بھیج رہے ہو ہمیں"....... سٹون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں پینگوئن کے لئے کال نہیں کیا"....... گالے نے مسکراتے ہوئے کہا تو سٹون اور کیرن دونوں بے اختیار چونک پڑے

"تو پھر"....... سٹون نے چونک کر کہا۔

"سی مور نے تمہیں کال کیا ہے"....... گالے نے جواب دیا تو وہ دونوں اس طرح اچھلے جیسے ان کی کرسیوں میں اچانک کرنٹ آ گیا ہو۔

"اوہ۔ اوہ۔ بی ٹی مشن۔ اوہ۔ ویری گڈ"....... سٹون نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور کیرن کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہاں"....... گالے نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کہاں جانا ہوگا"....... سٹون نے پوچھا۔

"جان بلیک کلب کمرہ نمبر بارہ تمہارے لئے ریزرو ہے۔ سپیشل ٹرانسمیٹر بھی موجود ہے وہاں"....... گالے نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ گڈ بائی"....... سٹون نے اٹھتے ہوئے کہا تو کیرن بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک بار پھر مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی نظر آ رہی تھی لیکن اب ان دونوں کے چہروں پر گہری سنجیدگی تھی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ بی ٹی کسی عام مشن کے لئے انہیں کال نہیں کر سکتی۔ وہ بی ٹی کے سیکشن سی مور کے سپر ایجنٹ تھے اور سیکشن ان کی خدمات اس وقت کال کرتا تھا جب کوئی اہم

مشن درپیش ہو۔ اس لئے سی مور کا نام سنتے ہی وہ سمجھ گئے تھے کہ
سیکشن کو کوئی ایسا اہم مشن درپیش ہے جس کے لئے سپر ایجنٹ کی
خدمات کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ وہ دونوں میاں بیوی تھے اور دونوں
ہی طویل عرصے تک ایکریمیا رہ چکے تھے اور یہ دونوں ایکریمیا کی ایک
نجی سیکرٹ ایجنسی سے متعلق رہے تھے اور ان کے کارناموں کی لسٹ
بے حد طویل تھی اور شاید انہی کارناموں کی وجہ سے بلیک تھنڈر کے
سیکشن سی مور نے ان کی خدمات حاصل کی تھیں اور طویل عرصے سے
وہ بلیک تھنڈر کے سی مور سیکشن سے بطور سپر ایجنٹ وابستہ تھے۔ وہ
جس ایجنسی سے متعلق تھے اس کا کوڈ نام پینگوئن تھا اور بظاہر یہ
ایک نجی تنظیم تھی لیکن دراصل یہ ایکریمیا کی سرکاری ایجنسی تھی جسے
خفیہ رکھنے کے لئے نجی حیثیت دی گئی تھی۔ چونکہ دونوں سلواکیہ نژاد
تھے اس لئے جب سلواکیہ میں پینگوئن کا سیکشن اوپن کیا گیا تو ان
دونوں کو یہاں بھیج دیا گیا اور یہاں پینگوئن سیکشن کا انچارج کاؤنٹ
گارڈن کے کیفے کا مینجر گالے تھا لیکن گالے کا تعلق بھی سی مور سیکشن
سے تھا اس لئے جب انہیں سی مور نے کال کیا تو گالے کے ذریعے ہی
کیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار جان بلیک کلب کی پارکنگ میں
پہنچ کر رک گئی اور پھر وہ دونوں کلب میں داخل ہو کر سیدھے لفٹ کی
طرف بڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد وہ کمرہ نمبر بارہ میں داخل ہو رہے
تھے۔ کمرہ خالی تھا۔ سٹون نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر دروازے کے
ساتھ ہی دیوار میں موجود سوئچ بورڈ کے نچلے حصے میں ایک چھوٹے

سے سوراخ میں اس نے چھوٹی انگلی ڈالی اور اسے مخصوص انداز میں
دائیں بائیں گھمایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دروازے اور کھڑکیوں
کے سامنے سیاہ رنگ کی چادریں سی گر گئیں۔ سٹون نے انگلی نکالی اور
کمرے کی دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھ گیا جبکہ کیرن اطمینان
سے ایک کرسی پر جا کر بیٹھ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ یہ کمرہ سیکشن
ہیڈ کوارٹر سے بات کرنے کے لئے خصوصی طور پر تیار کرایا گیا ہوگا
اس لئے اسے سٹون کی اس ساری کارروائی پر کوئی حیرت نہ ہوئی تھی۔
سٹون نے الماری کھولی۔ اس کی سب سے نچلی دراز باہر نکال لی اور پھر
دراز میں ہاتھ ڈال کر اس نے جب ہاتھ باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں
ایک چھوٹا سا سگریٹ کیس نما چپٹا سا باکس موجود تھا۔ اس نے دراز
کا خانہ دوبارہ الماری میں فٹ کر کے اسے بند کر دیا اور پھر سگریٹ
کیس کو اٹھائے وہ کیرن کے قریب آ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے
سگریٹ کیس کی سائیڈ میں موجود بٹن دبا کر اسے کھولا تو اندر واقعی
سگریٹ موجود تھے۔ اس نے ایک سگریٹ نکال کر اسے الٹ کر
دوبارہ اسی جگہ پر رکھا اور پھر سگریٹ کیس بند کر کے اس نے میز پر
رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد سگریٹ کیس کے کونے میں سرخ رنگ کا نقطہ
ایک دو بار جلا بجھا اور پھر تاریک ہو گیا تو سٹون نے ایک بار پھر
سگریٹ کیس اٹھایا۔ سائیڈ بٹن دبا کر اسے کھولا اور پھر پہلے والے
سگریٹ کے ساتھ والے سگریٹ کو اٹھا کر اس نے واپس اسی جگہ
رکھا اور سگریٹ کیس بند کر کے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔ چند لمحوں

بعد سگریٹ کیس سے ایک مشینی آواز سنائی دی اور سگریٹ کیس کے درمیان سرخ رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔

"ہیلو ہیلو۔ زیڈ سی اٹنڈنگ"...... سٹون نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اس سپیشل ٹرانسمیٹر میں اوور کہنے اور بار بار بٹن دبانے کی ضرورت نہ تھی اس لئے اس انداز میں گفتگو ہو رہی تھی جیسے فون پر بات ہوتی ہے۔ ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی آواز سٹون اور کیرن دونوں کو واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

"سپیشل کوڈ پلیز"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اے فور۔ وائٹ سٹار۔ بی الیون۔ تھری سکس"...... سٹون نے جواب دیا۔ کیرن خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"کوڈ آوٹ"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سگریٹ کیس کے درمیان جلتا ہوا سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب بجھ گیا لیکن سٹون اور کیرن دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ چند لمحوں بعد سگریٹ کیس سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی سگریٹ کیس کے درمیان سبز رنگ کا بلب جل اٹھا۔

"ہیلو۔ سیکشن سی مور ہیڈ کوارٹر"...... اس بار ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد بھاری تھا۔

"سٹون اور کیرن اٹنڈنگ یو باس"...... سٹون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نصف گھنٹے بعد اسی کمرے میں فون پر بات ہو گی۔ بات کرنے

والے کا نام رالف ہو گا۔ تم نے اپنے نام بتانے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دی اور بلب بجھ گیا تو سٹون نے سگریٹ کیس اٹھا کر جیب میں ڈال لیا۔

"بڑے صبر آزما مراحل ہوتے ہیں یہ بھی"...... کیرن نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بڑی تنظیموں کو خفیہ رکھنے کے لئے ایسا کرنا ہی پڑتا ہے"۔ سٹون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر ایک بار پھر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری میں سے شراب کی ایک بوتل اور دو جام نکالے اور انہیں لا کر میز پر رکھ دیا اور وہ دونوں گلاسوں میں شراب ڈال کر چسکیاں لے لے کر پینے لگے۔ پھر واقعی نصف گھنٹے بعد میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سٹون نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... سٹون نے کہا۔

"رالف بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ سپاٹ تھا۔

"سٹون بول رہا ہوں اور کیرن بھی میرے ساتھ ہے"۔ سٹون نے بھی سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمرہ اوپن کر دیں۔ میں خود آ رہا ہوں پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو

گیا تو سٹون نے رسیور رکھا اور اٹھ کر دروازے کے ساتھ سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پہلے کی طرح چھوٹی انگلی سوئچ بورڈ کے نیچے موجود چھوٹے سے سوراخ میں ڈال کر اسے دائیں بائیں مخصوص انداز میں گھمایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی سیاہ رنگ کی چادریں کھڑکی اور دروازے کے سامنے سے غائب ہو گئیں۔ سٹون نے دروازے کی چٹخنی ہٹائی اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کم ان"...... سٹون نے اونچی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اپنے چہرے مہرے سے وہ عام تاجر سا لگ رہا تھا۔ اس کے جسم پر بھی سادہ سا سوٹ تھا۔ اس نے سر پر ہیٹ پہن رکھا تھا۔

"میرا نام رالف ہے"...... آنے والے نے سر سے ہیٹ اتارتے ہوئے مسکرا کر کہا تو سٹون اور کیرن دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میرا نام سٹون ہے اور یہ میری بیوی کیرن"...... سٹون نے کہا تو رالف نے دونوں سے مصافحہ کیا اور پھر کرسی پر بیٹھ گیا۔ سٹون اور کیرن بھی بیٹھ گئے۔

"اس بار آپ کا انتخاب بڑی زبردست چھان بین کے بعد کیا گیا ہے کیونکہ اس بار آپ کا ٹکراؤ ایک ایسی ٹیم سے ہونے والا ہے جس کے سربراہ کو بی ٹی ہیڈ کوارٹر نے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے"۔ رالف نے مسکراتے ہوئے کہا تو سٹون اور کیرن دونوں بے اختیار چونک

پڑے۔

"اچھا۔ کس ملک سے اس کا تعلق ہے"...... سٹون نے کہا۔

"براعظم ایشیا کے ایک ملک پاکیشیا سے"...... رالف نے جواب دیا۔

"آپ کا اشارہ عمران کی طرف تو نہیں"...... سٹون نے کہا تو اس بار رالف بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا آپ اسے جانتے ہیں"...... رالف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ بامین اپنے مشن میں ناکام رہا ہے"۔ سٹون نے سوال کا جواب دینے کی بجائے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ سٹون۔ آپ کی باخبری نے واقعی مجھے بے حد متاثر کیا ہے ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ نجانے آپ کو کتنی تفصیل بتانی پڑے گی لیکن اب مجھے خوشی ہے کہ مجھے زیادہ گفتگو نہیں کرنی پڑے گی۔ بہرحال مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ پاکیشیا کے ایک سائنس دان ڈاکٹر شفیق نے راڈار کے سلسلے میں انتہائی اہم اور انقلابی فارمولا تیار کیا۔ یہ فضائی دفاع کے سلسلے میں ایک ایسی ایجاد تھی جسے صحیح طور پر مستقبل کی ایجاد کہا جا سکتا ہے۔ اس فارمولے پر پاکیشیا میں کام ہوتا رہا اور وہ آلہ تیار کر لیا گیا کہ ہمارے سیکشن سی مور کو اس کی اطلاع مل گئی۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ہمارا سیکشن سی مور فضائی دفاع کے سلسلے میں ہی کام کرتا ہے۔ چنانچہ سیکشن نے اس فارمولے کی بنیادی

خصوصیات کے بارے میں چھان بین کرائی تو ہمارے سیکشن کے سائنس دانوں نے اسے اہم قرار دے دیا لیکن اصل مسئلہ یہ تھا کہ یہ فارمولا پاکیشیا میں تیار ہو رہا تھا اور مین ہیڈ کوارٹر نے پاکیشیا میں بی ٹی کے مشن کو بھیجنے سے منع کر رکھا تھا کیونکہ بی ٹی اب اس قدر طاقتور ہونے کے قریب پہنچ چکا ہے کہ وہ پوری دنیا پر اچانک کنٹرول کر لے۔ اس میں زیادہ عرصہ درکار نہیں ہے اور بی ٹی کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کارکردگی اور خاص طور پر اس کے لیڈر علی عمران کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل ہیں اور اس ٹیم نے بی ٹی کے سپر ایجنٹ اور گولڈن ایجنٹ کو شکست بھی دے رکھی ہے اور ایک سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی ان کے ہاتھوں تباہ ہو چکا ہے اس لئے بی ٹی ہیڈ کوارٹر نہیں چاہتا کہ آخری دور میں یہ ٹیم بی ٹی ہیڈ کوارٹر یا اس کے کسی سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کرے اور اس طرح ہیڈ کواٹر جو اب اپنی منزل کے قریب پہنچ چکا ہے۔ اس کی منزل پھر دور ہو لیکن یہ فارمولا اس قدر اہم تھا کہ سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر نے اسے حاصل کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا اور اس سلسلے میں مین ہیڈ کوارٹر سے مذاکرات کئے اور فارمولے کی اہمیت سمجھنے کے بعد مین ہیڈ کوارٹر نے اسے حاصل کرنے کی اجازت دے دی لیکن ساتھ ہی سیکشن ہیڈ کوارٹر کو یہ وارننگ بھی دے دی گئی کہ اگر اس فارمولے کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کی طرف بڑھے تو پھر اسے اس کا خاتمہ بھی کرنا ہو گا ورنہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی مین انتظامیہ کو ہٹا دیا جائے گا اور پھر

سیکشن ہیڈ کوارٹر کو یہ بھی اجازت مل گئی کہ اگر عمران سیکشن ہیڈ کوارٹر کے آڑے آئے تو اسے بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ اس اجازت کے ملنے پر سیکشن ہیڈ کوارٹر نے بہت سوچ بچار کے بعد فان لینڈ کے ریڈ ایرو کے آرتھر کو یہ مشن سونپ دیا گیا۔ آرتھر نے اپنے بہترین ایجنٹ بامین کو یہ مشن سونپا اور بامین نے بڑی مہارت اور انتہائی ذہانت سے یہ مشن مکمل کر لیا اور نہ صرف فارمولہ بلکہ تیار شدہ آلہ بھی وہ لے آیا اور آرتھر نے یہ دونوں چیزیں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھجوا دیں اور سیکشن ہیڈ کوارٹر سے یہ دونوں چیزیں راڈار لیبارٹری میں بھجوا دی گئیں۔ اس طرح بظاہر یہ مشن مکمل ہو گیا لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر نے اس سلسلے میں مانیٹرنگ جاری رکھی اور پھر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو علم ہو گیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم ہو گیا ہے کہ یہ مشن بی ٹی نے مکمل کیا ہے اور اس کے بعد یہ اطلاع مل گئی کہ ان لوگوں نے اس بات کا بھی کھوج لگا لیا ہے کہ یہ مشن بامین نے مکمل کیا ہے اور بامین کا تعلق ریڈ ایرو سے ہے اور ریڈ ایرو کا چیف آرتھر ہے جس پر آرتھر اور بامین دونوں کو سناکی سے نکال کر ٹابو جزیرے پر بھجوا دیا گیا اور بامین کے اسسٹنٹ راجر کے ذریعے فان لینڈ کے سب سے خطرناک گروپ بلیک گن کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگا دی گئی کہ وہ ان پاکیشیائیوں کا کھوج لگائے اور انہیں ہلاک کرے۔ بلیک گن کے پاس ایسے سیکشن موجود ہیں جو غیر ملکی افراد کے میک اپ کی چیکنگ مخصوص کیمروں سے کر سکتے ہیں اور ان کے پاس کلنگ

سیکشن بھی ہے جو نشاندہی پر ایک لمحے میں مطلوبہ ٹارگٹ کو ہٹ کر دیتے ہیں اس لئے ہیڈ کوارٹر مطمئن تھا کہ یہ بظاہر عام غنڈے ان لوگوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ لیکن نتیجہ اس کے الٹ نکلا۔ ایک گروپ بلیک گن کے مخصوص کلب میں پہنچ گیا۔ انہوں نے اس کے انچارج رچرڈ کو ہلاک کر دیا اور اس کے بعد بلیک گن کے چیف روڈنی کے بھائی برکلے کے ذریعے وہ واپس چلے گئے اور انہیں کسی طرح یہ معلوم ہو گیا کہ آرتھر ٹابو میں موجود ہے۔ وہ ٹابو روانہ ہو گئے۔ اس کی اطلاع راجر کو ہو گئی اور راجر نے بامین کو اطلاع دے دی۔ بامین نے آرتھر کو اطلاع دی اور آرتھر نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو، تو آرتھر کو فوری طور پر ٹابو سے نکال کر ناراک بجھوا دیا گیا۔ آرتھر سرکاری اور اہم آدمی ہے اس لئے اسے ہلاک نہ کیا جا سکتا تھا۔ ادھر بامین نے ٹابو میں موجود بی ٹی گروپ کے ذریعے ان کا سراغ لگانے کی کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا تو اس نے راجر اور اس کے گروپ کو ٹابو کال کر لیا لیکن پھر اسے اطلاع ملی کہ راجر کو اس کے آفس میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور اسے ہلاک کرنے سے پہلے اس پر بے پناہ تشدد بھی کیا گیا اور کسی کو علم تک نہیں ہو سکا۔ صرف اتنا معلوم ہوا کہ ایک عورت اور دو مرد راجر سے ملنے آئے تھے جبکہ بلیک گن کلب پہنچنے والے گروپ میں ایک عورت اور تین مرد شامل تھے اور جس وقت راجر کے ساتھ یہ حرکت ہوئی اس وقت تک بلیک گن کلب پہنچنے والا گروپ ٹابو پہنچ چکا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ دوسرا گروپ ہے۔ بہرحال راجر کو چونکہ بامین

کے بارے میں مکمل معلومات تھیں اس لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر نے بامین کو بھی فوری طور پر ناراک بجھوا دیا اور اب آرتھر اور بامین دونوں انڈر گراؤنڈ ہو چکے ہیں"...... رالف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا ہے۔ یہ لوگ خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے"...... سٹون نے کہا۔

"نہیں۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہے کہ یہ لوگ ناکام واپس نہیں جائیں گے اور نہ آج تک گئے ہیں اس لئے لازماً اب یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر یا اس لیبارٹری کا سراغ لگانے کی کوشش کریں گے جہاں فارمولا ہے اور اس سیکرٹ سروس کے بارے میں حیرت انگیز بات یہی ہے کہ انہیں کہیں نہ کہیں سے بہرحال سراغ مل جاتا ہے اس لئے اب جب تک یہ ا[illegible]، یا کم از کم عمران ختم نہ ہو جائے یہ خطرہ کسی صورت ٹل نہیں سکتا۔ چنانچہ سیکشن ہیڈ کوارٹر [illegible]ن کے مقابلے کے لئے تم دونوں کا انتخاب کیا ہے"...... رالف نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تیار ہیں۔ تو یہ دونوں گروپ اس وقت ٹابو میں ہیں"...... سٹون نے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر آرتھر اور بامین کے پیچھے یہ لوگ ٹابو پہنچے ہیں تو اب یا تو یہ ٹابو سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا سراغ لگائیں گے یا دوسری صورت یہ کہ انہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ دونوں ناراک جا چکے ہیں تو یہ ناراک چلے جائیں گے"...... رالف نے کہا۔

" لیکن کیا بامین یا آرتھر کو سیکشن ہیڈ کوارٹر یا اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہے "...... سٹون نے کہا۔

" نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ آپ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے سپریم ایجنٹ ہیں۔ کیا آپ کو علم ہے "...... رالف نے کہا۔

" نہیں۔ لیکن جب ان دونوں کو علم نہیں تو پھر یہ لوگ ان سے کیا معلوم کر سکیں گے۔ ایک بات اور دوسری بات یہ کہ ٹابو جیسے جزیرے پر انہیں کیسے معلومات مل جائیں گی اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ یہ خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے "...... سٹون نے کہا۔

" مسٹر سٹون۔ کتنی بار بتاؤں کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر اس بارے میں کنفرم ہے کہ یہ لوگ فارمولا یا وہ آلہ حاصل کئے بغیر واپس نہیں جائیں گے "...... رالف نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے۔ تو ہمارے لئے کیا حکم ہے "...... سٹون نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" سادہ سا مشن ہے کہ چاہے تو ٹابو جاؤ چاہے ناراک جاؤ۔ تم نے اس عمران کا خصوصی طور پر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا عمومی طور پر خاتمہ کرنا ہے۔ تم نے خود ہی انہیں تلاش کرنا ہے اور خود ہی ان کے خلاف پلاننگ کرنی ہے اور خود ہی ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ اگر تم ناکام رہے تو تم خود جانتے ہو کہ ناکامی کا کیا مطلب ہوتا ہے اور کامیاب رہے تو ہو سکتا ہے کہ تمہیں بی ٹی میں کوئی بڑا عہدہ مل جائے "۔ رالف نے کہا۔

" کیا بی ٹی کے ٹابو میں موجود گروپ نے اس کے بارے میں کوئی کلیو حاصل نہیں کیا "...... سٹون نے کہا۔

" نہیں۔ باوجود کوشش کے وہ کوئی کلیو حاصل نہیں کر سکے "۔ رالف نے جواب دیا۔

" کیا میں بامین سے بات کر سکتا ہوں تاکہ ٹابو میں اس سے کوئی بنیادی بات معلوم کر سکوں "...... سٹون نے کہا۔

" ہاں۔ کیوں نہیں۔ نہ صرف بامین بلکہ تم آرتھر سے بھی بات کر سکتے ہو۔ تم سیکشن ہیڈ کوارٹر کے سپر ایجنٹ ہو جبکہ وہ صرف ایک چھوٹے سے سیکشن کے لوگ ہیں "...... رالف نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر سٹون کی طرف بڑھا دیا۔

" اس کارڈ پر ان کے موجودہ پتے اور فون نمبر موجود ہیں۔ اب مجھے اجازت "...... رالف نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" تھینک یو رالف۔ تم نے کچھ پیا نہیں "...... سٹون نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ میں ڈیوٹی پر ہوں۔ گڈ بائی "...... رالف نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا وہ مڑا اور پھر دروازہ کھول کر باہر چلا گیا تو سٹون نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" تمہاری ہچکچاہٹ بتا رہی تھی سٹون کہ تم اس عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے خوفزدہ ہو "...... کیرن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو سٹون بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہیں نہیں معلوم کہ یہ رالف اس بات کو چیک کرنے آیا تھا

کہ کیا ہمیں یہ مشن دیا جائے یا نہیں۔ اگر میں یہ باتیں نہ کرتا تو یہ مشن ہمیں نہ ملتا اور رالف اٹھ کر چلا جاتا"...... سٹون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیا بات ہوئی"...... کیرن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جب بھی سیکشن ہیڈ کوارٹر کسی آدمی کو کسی سپر ایجنٹ کے پاس بھجواتا ہے تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ وہ چیک کر کے مشن دے ورنہ اگر مشن دینے کا فیصلہ ہو چکا ہوتا تو رالف کو نہ بھیجا جاتا۔ فائل یہاں الماری سے ہی نکل آتی۔ یہ بھی چیکنگ کا ایک انوکھا انداز ہے کہ مشن سے بے نیازی دکھائی جائے۔ اگر میں اشتیاق ظاہر کرتا تو اس سے یہی سمجھا جاتا کہ میں اس مشن کے سلسلے میں جذباتی ہو رہا ہوں اور جذباتی آدمی کم از کم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہو سکتا اور تمہاری عادت میں جانتا ہوں کہ تم ایسے موقعوں پر خاموش رہتی ہو اس لئے میں نے جان بوجھ کر یہ باتیں کی ہیں اور تم نے دیکھا کہ مشن ہمیں مل گیا"...... سٹون نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں غلط سمجھی تھی"...... کیرن نے مسکراتے ہوئے کہا تو سٹون نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور کارڈ پر موجود بامین کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس سے پہلے اس نے ناراک کے رابطہ نمبر پریس کر دیئے تھے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی اور صرف ایک لفظ سنتے ہی سٹون پہچان گیا کہ یہ بامین کی آواز ہے کیونکہ بامین اس کا انتہائی گہرا دوست بھی تھا اور اس کا کلاس فیلو بھی رہا تھا اور پاکیشیا جانے سے پہلے بامین اس سے ملنے سلواکیہ آیا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ بامین پاکیشیا بی ٹی کے مشن پر جا رہا ہے۔ بامین کو چونکہ معلوم تھا کہ سٹون ایکریمیا میں رہتے ہوئے اس عمران کے بارے میں کافی کچھ جانتا ہے اس لئے وہ پاکیشیا جانے سے پہلے خاص طور پر اس سے ملنے آیا تھا اور سٹون نے اسے خصوصی ہدایات بھی دی تھیں۔

"سٹون بول رہا ہوں بامین"...... سٹون نے کہا۔

"اوہ تم۔ کیا مطلب۔ تم نے میرا یہ نمبر کیسے معلوم کر لیا"۔ بامین کے لہجے میں انتہائی حیرت تھی۔

"یہ نمبر خاص طور پر مجھے دیا گیا ہے تاکہ میں بامین سے بات کر سکوں"...... سٹون نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا مشن تمہیں دیا گیا ہے۔ ویری گڈ۔ پھر تو تم خوش قسمت ہو۔ میں نے تو بڑی کوشش کی تھی کہ کسی طرح مجھے ان کے مقابلے کی اجازت مل جائے لیکن مجھے یہاں ناراک بھجوا دیا گیا"۔ بامین نے کہا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ خوشی مناؤ کہ تمہیں

صرف انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا ہے ورنہ ایس ایچ تمہیں آف بھی کر سکتا تھا"...... سٹون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ نہ ہی مجھے ایس ایچ کے بارے میں کچھ معلوم ہے اور نہ کسی لیبارٹری کے بارے میں۔ پھر مجھے کیوں انڈر گراؤنڈ کیا گیا ہے"۔ بامین نے کہا۔

"اس لئے کہ وہ تمہیں ضائع نہیں کرنا چاہتے۔ تم نے پاکیشیا میں مشن مکمل کیا ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس لامحالہ تمہارا تو خاتمہ کر دیتی"...... سٹون نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی یہ بات ہے۔ اوہ۔ اب بات میری سمجھ میں آئی ہے۔ بہرحال بتاؤ۔ کیسے فون کیا ہے"...... بامین نے کہا۔

"تم صرف یہ بتا دو کہ ٹابو میں یا سناکی میں کوئی ایسا آدمی موجود ہے جس سے یہ لوگ ایس ایچ یا لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں"...... سٹون نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا تو کوئی بھی نہیں ہے۔ جب مجھے اور باس آرتھر کو بھی معلوم نہیں ہے تو کسی اور کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے"۔ بامین نے جواب دیا۔

"یہ فارمولا تمہارے باس آرتھر نے کیسے سیکشن ہیڈ کوارٹر بھجوایا تھا"...... سٹون نے پوچھا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر نے خود ہی طریقہ بتایا تھا اور سناکی کے امپیریل

بینک کی مین برانچ میں ایک مخصوص لاکر لیا گیا اور فارمولا اس لاکر میں رکھ دیا گیا اور بس۔ اس کے بعد لاکر خالی ملا"...... بامین نے جواب دیا۔

"اس بارے میں کس کس کو معلوم تھا"...... سٹون نے پوچھا۔

"باس آرتھر کے سیکرٹری نے لاکر بک کرایا تھا اور باس آرتھر نے خود جا کر لاکر میں فارمولا رکھا تھا"...... بامین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر تو یہی ہو سکتا ہے کہ میں تمہارے میک اپ میں ٹابو پہنچ جاؤں۔ اس طرح وہ لوگ خود ہی مجھ سے آٹکرائیں گے ورنہ تو انہیں ٹریس کرنا ہی مشکل ہو جائے گا"...... سٹون نے کہا۔

"وہ ٹابو میں ہی مجھے تلاش کر رہے ہوں گے۔ تم ٹابو پہنچ جاؤ۔ ایک عورت اور تین مردوں پر مشتمل ایک گروپ ہے اور ایک عورت اور دو مردوں پر مشتمل دوسرا گروپ ہے۔ ویسے میں نے وہاں سے آتے ہوئے بی ٹی کے گروپ کو وہاں سے بھجوا دیا تھا تاکہ وہ میرے بارے میں معلومات حاصل نہ کر سکیں اور باس آرتھر کا بھی وہاں بزنس کلوز کر دیا گیا ہے"...... بامین نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی کرنا ہو گا۔ اوکے۔ گڈ بائی"۔ سٹون نے کہا اور کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارکسن بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ

آواز سنائی دی۔

"سٹون بول رہا ہوں لارکسن"...... سٹون نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"چار سپیشل ممبرز سمیت ایئرپورٹ پہنچ کر ٹابو کے لئے طیارہ چارٹرڈ کراؤ۔ میں اور کیرن ایئرپورٹ پہنچ جائیں گے۔ سپیشل اسلحہ ساتھ لے لینا اور ٹابو میں رہائش کا انتظام پہلے کر لینا"...... سٹون نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سٹون نے رسیور رکھ دیا۔

"آؤ کیرن۔ اب ہم بھی اس مشن پر کام کرنے کی تیاری کر لیں۔ پھر ایئرپورٹ چلیں گے"...... سٹون نے اٹھتے ہوئے کہا تو کیرن بھی سرہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میرے ذہن میں ایک خیال آ رہا ہے اگر تم کہو تو میں بات کروں"...... کیرن نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ بتاؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا ذہن پلاننگ بنانے میں ماہر ہے اور تم جب خاموش ہو جاتی ہو تو تمہارا ذہن پلاننگ پر ہی کام کرتا رہتا ہے"...... سٹون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں وہاں اپنے آپ کو اس طرح ظاہر کروں جیسے میرا تعلق بی ٹی سے ہو۔ لامحالہ وہ لوگ میری طرف متوجہ ہوں گے تو ہم انہیں

ٹریس کر لیں گے اس کے بعد ان کا آسانی سے خاتمہ ہو جائے گا"۔ کیرن نے کمرے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے ظاہر کرو گی۔ کیا وہاں کے اخبار میں اشتہار دو گی"...... سٹون نے کہا۔

"طنز مت کرو۔ تم نہیں جانتے کہ اگر انہیں فوری طور پر ٹریس نہ کیا گیا تو وہ لوگ ٹابو سے چلے جائیں گے اور پھر انہیں ٹریس کرنا بے حد مشکل ہو جائے گا۔ ٹابو میں ایک مخبری کرنے والا گروپ ہے جس کا چیف لارنس ہے۔ لارنس ناراک میں رہا ہے اور تھوڑا عرصہ پہلے ٹابو میں شفٹ ہوا ہے"...... لفٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کیرن نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ میں سمجھ گیا۔ میں جانتا ہوں لارنس کو۔ یقیناً یہ لوگ بھی وہاں لارنس کی خدمات حاصل کریں گے اور تم لارنس کو کہہ دو گی کہ وہ تمہیں بی ٹی کی ایجنٹ کے طور پر پیش کرے۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی بہترین پلاننگ ہے"...... سٹون نے کیرن کی بات کاٹتے ہوئے کہا تو کیرن بے اختیار مسکرا دی۔

"اب سمجھ میں آئی بات۔ پھر دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے"...... کیرن نے مسکراتے ہوئے کہا تو سٹون نے بھی اثبات میں سرہلا دیا۔

ہوٹل کنگ کے ایک کمرے میں جولیا اپنے ساتھیوں تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ موجود تھی۔ انہیں یہاں آئے ہوئے دو روز ہو گئے تھے اور ان دو روز میں انہوں نے آرتھر کو تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن اب وہ اس حتمی نتیجے پر پہنچ چکے تھے کہ آرتھر ٹابو سے کسی نامعلوم مقام کی طرف چلا گیا ہے۔ آرتھر کا بزنس سنٹر بھی کلوز ہو چکا تھا اور اب وہ کمرے میں بیٹھے اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ اب انہیں کیا کرنا چاہئے کہ اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ چونکہ یہ کمرہ جس میں اس وقت وہ سب موجود تھے جولیا کے نام پر بک تھا اس لئے جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ فینی بول رہی ہوں"...... جولیا نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے۔ یہاں ٹابو میں فین بھی مذکر مونث ہوتے ہیں۔

حیرت ہے۔ فین کی مونث فینی"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔ وہ اپنے اصل لہجے میں ہی بات کر رہا تھا۔

"تم کہاں سے بات کر رہے اور وہ بھی اصل لہجے میں کیوں"۔ جولیا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی جولیا کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے اور جولیا نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"سانپ نکل جائے تو اس کی لکیر پیٹتے ہوئے جو کوسنے دیئے جاتے ہیں اس کا لطف اصل زبان اور لہجے میں ہی آتا ہے۔ غیر ملکی زبان اور لہجے میں تو دعائیں دینے کا بھی مزہ نہیں آتا۔ کوسنے دینے کا لطف کیسے آ سکتا ہے۔ ویسے اسی ہوٹل کے ایک کمرے سے بول رہا ہوں اور میری اور میرے ساتھیوں کی بھی وہی کیفیت ہے جو تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی ہو گی کہ اب کیا کیا جائے"...... عمران کی زبان ظاہر ہے چل پڑے تو آسانی سے نہیں رک سکتی تھی اور عمران کی آواز اور باتیں سن کر جولیا کے ساتھی بھی بے اختیار مسکرا دیئے۔

"اوہ۔ تو تم لوگ بھی ٹابو پہنچ گئے ہو لیکن تم تو بامین کے پیچھے تھے۔ کیا بامین بھی ٹابو پہنچ گیا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے ہی سانپ کی لکیر پیٹنے کی بات کی ہے اور جب سانپ ہی نہ ہو تو بین بے چاری کیا کرے گی وہاں رہ کر"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے تو پھر آجاؤ تاکہ مل کر اس بارے میں غور کریں"...... جولیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ویسے اس کا ستا ہوا چہرہ عمران کی بات سن کر بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ بامین بھی یہاں نہیں ہے اور وہ بھی آرتھر کی طرح یہاں سے نکل گیا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ ورنہ عمران کبھی اس طرح کھل کر بات نہ کرتا۔ ویسے یہ اچھا ہوا ورنہ مجھے اصل خدشہ یہی تھا کہ عمران اگر ہم سے آگے بڑھ گیا تو اس نے ہمیشہ کے لئے ہمارا جینا حرام کر دینا تھا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ شیطانی ذہن کا مالک ہے اس لئے اس نے کوئی نہ کوئی پہلو بہرحال سوچ رکھا ہو گا آگے بڑھنے کا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوچ رکھا ہوتا تو وہ آگے بڑھ چکا ہوتا۔ بہرحال اسے آنے دو پھر بات ہو گی"...... جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی تو صفدر نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ دوسرے لمحے وہ چونک پڑا کیونکہ دروازے پر ویسٹرن کامرن کے تین باشندے کھڑے تھے۔ ایک عورت اور دو مرد۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ"...... ایک مرد نے کہا تو صفدر ایک طویل سانس لیتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا۔

"حیرت ہے۔ اس بار آپ نے بالکل ہی مختلف میک اپ کیا

ہے۔ میں تو پہچان ہی نہیں سکا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان تینوں کے اندر آتے ہی صفدر نے دروازہ بند کر دیا۔

"کیا کروں۔ شرمندگی سے بچنے کے لئے یہی کچھ کر سکتا تھا"۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا

"کیا مطلب کیسی شرمندگی"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"ایک وقت ایسا تھا مس جولیا کہ جب آتش جوان تھا۔ اس وقت علی عمران نامی ایک شخص کی شہرت کے چار وانگ عالم میں ڈنکے بجتے تھے کیونکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا لیڈر تھا لیکن پھر بے چارہ آتش بوڑھا ہو گیا اور وہ دن ہوا ہو گئے جب پسینہ گلاب ہوا کرتا تھا اور بے چارہ علی عمران اب سیکرٹ سروس کا لیڈر تو ایک طرف عام سا ممبر بھی نہ رہا۔ البتہ اس کی حالت زار پر رحم کھاتے ہوئے اسے ٹیم کے ساتھ بھیج دیا گیا کہ چلو ایک چھوٹا سا چیک اسی بہانے اسے دے دیا جائے گا تاکہ بے چارہ زندگی کے باقی دن کسی نہ کسی طرح کاٹ لے"...... عمران نے انتہائی افسردہ سے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز اور لہجہ واقعی ایسا تھا جیسے وہ انتہائی افسردہ ہو اور تمام ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہنس لو۔ یہ وقت سب پر آسکتا ہے۔ اگر آج مجھ پر آگیا ہے تو کل کسی اور پر بھی آسکتا ہے"...... عمران نے اور زیادہ افسردہ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے ابھی اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگ جائیں گے۔

"لیکن عمران صاحب۔ ہم نے تو آپ کو عملی طور پر انچارج بنا دیا تھا۔ پھر کیا ہوا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ عمران اداکاری کر رہا ہے۔

"ہونا کیا تھا۔ ناکامی۔ خیرات پر آدمی کب تک چل سکتا ہے۔ جب میں اصل لیڈر تھا تو مشن میرے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا رہتا تھا اور کامیابی میرے قدموں میں لوٹتی رہتی تھی لیکن جب سے مجھے خیرات کے طور پر لیڈر بنایا گیا ہے مشن نے ہاتھ باندھنے کی بجائے الٹا مجھ پر ہاتھ چھوڑنے شروع کر دیئے اور کامیابی نے میرے قدموں میں لوٹنے کی بجائے مجھے آنکھیں دکھانا شروع کر دی ہیں اس لئے میں باز آیا اس خیراتی لیڈر بننے سے"...... عمران نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سیدھی طرح کہو کہ تم پامین کو یہاں تلاش کرنے میں ناکام رہے ہو۔ خواہ مخواہ یہ فضول قسم کی اداکاری کرنے کا فائدہ"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے جولیا کہ عمران صاحب اچھے بھلے تھے۔ بس آپ کو دیکھتے ہی انہیں نجانے کیا دورہ پڑ جاتا ہے کہ رونے بسورنے کی اداکاری شروع کر دیتے ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بہت بڑا عیار ہے صالحہ۔ اس نے یہ سب کچھ اس لئے کہا ہے کہ مجھے جتا سکے کہ میں لیڈر بننے کے بعد ناکام رہی ہو۔ یہ مجھ پر طنز ہو رہا تھا۔ میں سمجھتی ہوں اس کی رگ رگ کو"...... جولیا نے منہ بناتے

ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ یہ کیا کہہ رہی ہو۔ ناکام ہوں تمہارے دشمن۔ میرا مطلب ہے تنویر"...... عمران نے بے ساختہ انداز میں کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"میں کیوں ہونے لگا جولیا کا دشمن۔ یہ تم ہو جو جولیا کی کامیابی سے حسد رکھتے ہو"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا

"اچھا۔ جولیا کامیاب ہو چکی ہے۔ مبارک ہو۔ کب مٹھائی کھلا رہے ہو بہن کی کامیابی پر"...... عمران نے چونک کر کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"یہ باتیں چھوڑو۔ ہم نے مشن مکمل کرنا ہے اور ہماری یہ حالت ہے کہ یہاں پہنچ کر ہم بے بس ہو کر رہ گئے ہیں۔ آگے بڑھنے کا کوئی کلیو ہی نہیں مل رہا"...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مل جائے گا۔ البتہ تھوڑی سی رقم خرچ کرنا پڑے گی"۔ عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں تمہاری بات"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے کہ کلیو حاصل کرنے کے لئے رقم خرچ کرنا پڑے گی۔ اس سے زیادہ سلیس زبان کہاں سے لاؤں"...... عمران نے کہا۔

"وہ کس طرح"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں مخبری کرنے والا ایک نیٹ ورک موجود ہے۔ اس سے

معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں لیکن وہ رقم لے گا"...... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ مجھے تو معلوم ہی نہ تھا کہ یہاں کوئی ایسا نیٹ ورک ہے۔ اگر تمہیں معلوم ہے تو تم نے اس سے معلومات کیوں نہیں حاصل کیں"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھ پر سیکرٹ سروس کی طرف سے پابندی عائد ہو چکی ہے کہ میں معلومات نہیں خریدوں گا۔ میں خود پرانے زمانے کے کھوجیوں کی طرح پیروں کے نشانات کو تلاش کرتا ہوا مجرموں تک پہنچوں گا لیکن اب میں کیا کروں کہ ایک تو یہاں کی سڑکیں پختہ ہیں۔ دوسرا مجرموں نے اب ننگے پیر ہونے کی بجائے بڑے قیمتی جوتے پہننے شروع کر دیئے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اسے کیا سب کو یہ یاد آگیا تھا کہ انہوں نے خود ہی عمران پر پابندی لگائی تھی کہ وہ فون پر بھی معلومات نہیں خریدا کرے گا کیونکہ اس طرح ان سب کو کام کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہاں مخبری کا نیٹ ورک موجود ہے۔ کیا تم پہلے یہاں اس چھوٹے سے جزیرے پر آئے ہو"...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں پہلی بار آیا ہوں۔ البتہ جہاں تک مخبری کے نیٹ ورک کا تعلق ہے تو یہ بات تو بہرحال طے شدہ ہے کہ جہاں مجرم

ہوں گے وہاں مخبری کے نیٹ ورک بھی لازماً ہوں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم کیسے معلوم کرو گے"...... جولیا نے بچوں کی طرح سوال کرتے ہوئے کہا۔

"رقم خرچ کرنا پڑے گی۔ کسی بھی بوڑھے ویٹر سے معلوم کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اب مجھے سمجھ آگئی ہے کہ چیف تمہیں کیوں لیڈر بناتا ہے۔ تم واقعی پیدائشی لیڈر ہو اس لئے میں چیف سے ابھی بات کرتی ہوں"...... جولیا نے کہا اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"ایک منٹ مس جولیا"...... صفدر نے کہا تو فون کی طرف بڑھتا ہوا جولیا کا ہاتھ رک گیا۔

"کیا بات ہے"...... جولیا نے کہا۔

"مس جولیا آپ تو کہہ رہی تھیں کہ آپ عمران کی رگ رگ سے واقف ہیں اس کے باوجود آپ یہاں سے چیف کو فون کرنے جا رہی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ چیف کو یہاں سے فون کرنا اپنی شناخت ظاہر کرنے کے برابر ہے۔ ہمارا مشن بلیک تھنڈر کے خلاف ہے کسی عام مجرم تنظیم کے خلاف نہیں اس لئے یہ فون کال ہمارے لئے عذاب بھی بن سکتی ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ چیف کو ہم نے ہی اس بات پر مجبور کیا تھا کہ عمران کو لیڈر نہ بنایا جائے۔ اب آپ اپنی ناکامی کا اعتراف کرنے جا رہی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

" میں واقعی چیف سے کھل کر بات کروں گی کہ ہمارا خیال غلط تھا۔اصل لیڈر عمران ہی ہے "....... جولیا نے کہا۔

" لیکن چیف کو بتانے کی کیا ضرورت ہے جبکہ ہم نے ازخود عمران کو لیڈر مان لیا ہے "....... صفدر نے کہا۔

" میں نے اس خیراتی لیڈر کا اعزاز واپس کر دیا ہے اس لئے میں اب لیڈر نہیں ہوں "....... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" کیا تم نہیں چاہتے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کامیاب ہو "۔ جولیا نے کہا۔

" چاہتا ہوں۔ دل کی گہرائیوں سے چاہتا ہوں بلکہ رات کو سجدے میں گر کر دعائیں مانگتا رہتا ہوں "....... عمران نے جواب دیا۔

" عمران صاحب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا جو نام اس وقت دنیا میں ہے وہ آپ کی وجہ سے ہے۔اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کامیاب ہو گی تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کامیاب ہوں گے اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ناکام رہے گی تو یہ ناکامی بھی آپ کی ہی سمجھی جائے گی۔اس بات سے کسی کو کوئی غرض نہیں ہو گی کہ آپ لیڈر ہیں یا نہیں "....... صفدر نے کہا۔

" کوئی بات نہیں۔آہستہ آہستہ سب کو خود ہی سمجھ آجائے گی کہ بے چارے علی عمران کا اب پاکیشیا سیکرٹ سروس میں کردار ہیرو کا نہیں رہا بلکہ جوکر کا ہو گیا ہے۔اب وہ بس اپنے ساتھیوں کو ہنسانے اور ان کا ذہنی تناؤ ختم کرنے کے لئے ساتھ رکھا گیا ہے "....... عمران

نے جواب دیا۔وہ بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

" یہ تم پر آخر ڈپریشن کا دورہ کیوں پڑ گیا ہے۔صالحہ اور خاور تم بتاؤ کیا ہوا ہے "....... جولیا نے اس بار قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے تو بتایا ہے کہ اس کمرے میں داخل ہونے سے پہلے عمران صاحب بالکل ٹھیک تھے لیکن یہاں داخل ہوتے ہی صورت حال پلٹ گئی ہے "....... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اصل لیڈر بلکہ لیڈرانی جو نظر آگئی ہے اور ظاہر ہے اس کے بعد ستاروں میں روشنی کہاں رہ سکتی ہے "....... عمران نے کہا۔

" تو اصل میں تمہیں میرے لیڈر بننے پر اعتراض ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں لیڈر بن کر دکھاؤں گی "....... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" خواتین تو بنی بنائی لیڈر ہوتی ہیں۔ میرا مطلب ہے پیدائشی لیڈر اس لئے تمہیں بننے کی کیا ضرورت ہے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" صفدر تم معلوم کرو کہ یہاں مخبری کرنے والی تنظیم کون سی ہے۔ ہمیں فوری طور پر اس آرتھر کا سراغ لگانا ہے کہ وہ ٹابو سے کہاں چلا گیا ہے "....... جولیا نے صفدر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

" میں بتا دیتا ہوں کہ کہاں گیا ہے "....... عمران نے کہا تو سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

" کیا تمہیں معلوم ہے "....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا نہیں معلوم یہ پوچھو"...... عمران نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اچھا بتاؤ کہاں ہے وہ"...... جولیا نے کہا۔

"رقم خرچ کرنا پڑے گی"...... عمران نے کہا تو جولیا اسے اس طرح دیکھنے لگی جیسے اس کے سامنے عمران کی بجائے کوئی اجنبی بیٹھا ہو۔

"ارے۔ ارے۔ اس انداز میں مت دیکھو۔ ایسی اجنبی نظریں میرا دل برداشت نہیں کر سکتا۔ ایسی نظروں سے دیکھنا ہے تو تنویر کو دیکھو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو پھر بتاؤ"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"رقم خرچ کرنا پڑے گی۔ چلو کچھ رعایت کر دیتا ہوں"۔ عمران جیسا ڈھیٹ بھلا اتنی آسانی سے کہاں قابو میں آنے والا تھا۔

"میں بتا دیتی ہوں جولیا۔ تم خواہ مخواہ عمران صاحب کو اہمیت دیتی ہو"...... جولیا کے بولنے سے پہلے صالحہ بول پڑی۔

"ارے۔ ارے۔ تم تو میرے گروپ کی ہو۔ کیوں بغاوت پر تلی ہوئی ہو"...... عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم بتاؤ صالحہ"...... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آرتھر اور بامین دونوں ناراک چلے گئے ہیں"...... صالحہ نے کہا تو

عمران نے اس طرح ماتھے پر ہاتھ رکھ لیا جیسے بزنس کرنے کا کوئی بڑا موقع اس کے ہاتھ سے نکل گیا ہو۔

"بزرگ سچ کہتے ہیں کہ خواتین کو بزنس کرنا نہیں آتا۔ ارے کچھ رقم کمانے دی ہوتی۔ شام کو آئس کریم کھاتے۔ خواہ مخواہ مفت میں بتا دیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ کیا عمران نے بتایا تھا"...... جولیا نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران صاحب نے میرے سامنے یہاں مخبری کرنے والے ایک نیٹ ورک کے سربراہ سے فون پر معلومات حاصل کی تھیں۔ اس کا نام لارنس ہے۔ اس نے اطلاع دی ہے۔ اس کے بعد عمران صاحب نے آپ کو فون کیا اور پھر ہم یہاں آگئے"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"تم نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے جبکہ تم پر پابندی تھی کہ تم معلومات خریدو گے نہیں"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"خریدے تو وہ جس کی جیب میں رقم ہو گی۔ میرے پاس رقم ہوتی تو میں یوں یہاں خوار ہوتا پھرتا۔ ٹھاٹ سے اپنے فلیٹ میں بیٹھا آغا سلیمان پاشا کو نئے سے نئے کھانے پکانے کا بادشاہی آرڈر نہ دیتا رہتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا لارنس نے تمہیں مفت یہ معلومات فراہم کی ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"اگر وہ مفت معلومات مہیا کرنے لگ جائے تو پھر اس کا کاروبار چل پڑا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیسے ملی ہیں یہ معلومات"...... جولیا نے زچ ہو کر پوچھا۔

"ادھار میں نے سوچا کہ چلو جا کر جولیا سے رقم وصول کروں گا اور کچھ اپنے پاس رکھ کر باقی اسے دے دوں گا۔ چلو مشن نہ سہی بزنس ہی سہی۔ لیکن صالحہ نے سارا اسکوپ ہی ختم کر دیا۔ اب وہ لارنس اپنا لٹھ لے کر میرے پیچھے بھاگے گا"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران کی جیب سے سیٹی کی آواز نکلی تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ عمران نے تیزی سے جیب سے ایک لانگ رینج لیکن سائز میں چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو لارنس کالنگ۔ اوور"...... ایک بھاری سی آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی۔

"یس۔ پرنس اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"پرنس آپ برائے کرم فوری طور پر ٹابو سے چلے جائیں جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"ارے کیوں۔ کیا ٹابو جزیرہ تباہ ہو رہا ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"ایک خوفناک بین الاقوامی تنظیم کے ایجنٹ آپ کے پیچھے لگے

ہوئے ہیں اور وہ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے فون پر بات کی ہے اور میں ان سے کچھ نہیں چھپا سکوں گا اس لئے آپ کے ناراک میں مجھ پر کئے گئے احسان کے بدلے میں یہی کر سکتا ہوں کہ آپ ایک گھنٹے کے اندر ٹابو چھوڑ دیں تاکہ میں انہیں بتا سکوں کہ آپ لوگ یہاں سے جا چکے ہیں۔ پلیز پرنس۔ اوور"۔ لارنس نے کہا۔

"خوفناک اور بین الاقوامی تنظیم۔ کیا مطلب۔ کیا وہ اس قدر بدصورت ہیں۔ اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے پرنس۔ گڈ بائی۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"اب تمہیں معلوم ہو گیا جولیا کہ میں نے معلومات خریدی نہیں ہیں۔ یہ لارنس پہلے ناراک میں رہتا تھا۔ وہاں میں نے ازراہ ہمدردی اس کا ایک چھوٹا سا کام کیا تھا جسے وہ اپنے طور پر بڑا احسان سمجھتا ہے۔ بہرحال مجھے ناراک سے معلوم ہوا کہ لارنس یہاں ہے اور وہ مخبری کا نیٹ ورک چلا رہا ہے تو میں نے اس سے رابطہ کیا اور مجھے معلوم ہو گیا کہ بامین اور آرتھر دونوں ٹابو سے ہنگامی طور پر چلے گئے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ بلیک تھنڈر کے ایجنٹ

ہمارے خلاف کام کرنے آرہے ہیں۔ یہ لارنس انہی کے بارے میں اطلاع دے رہا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں۔ اور اب لارنس کی کال سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ انہیں سناکی میں ہماری کارگزاری کا علم ہو گیا ہے تو انہوں نے بامین اور آرتھر کو فوری طور پر یہاں سے ناراک بھجوا دیا اور یقیناً اب معاملہ اس سیکشن ہیڈ کوارٹر نے براہ راست اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ یہ چھوٹا سا جزیرہ ہے اس لئے ان کا خیال ہو گا کہ وہ یہاں زیادہ آسانی سے ہمیں گھیر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن کیا ان ایجنٹوں کو سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ نہیں ہو گا۔ بلیک تھنڈر انتہائی خفیہ تنظیم ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن اگر انہیں علم نہیں ہے تو پھر آرتھر اور بامین کو کیسے علم ہو سکتا ہے اور اگر انہیں علم نہیں تھا تو انہوں نے ان دونوں کو کیوں یہاں سے ناراک بھجوایا ہے"...... جولیا نے کہا تو سب کے چہروں پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ جولیا کی بات میں واقعی بے حد وزن تھا۔

" میرا خیال ہے کہ ایسا صرف بامین اور آرتھر کو بچانے کے لئے کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن بامین نے یہ فارمولا لامحالہ اپنے چیف آرتھر کو دیا ہو گا اور

آرتھر نے اسے سیکشن ہیڈ کوارٹر بھجوایا ہو گا اس لئے بامین کو چاہے معلوم ہو نہ ہو آرتھر کو بہرحال معلوم ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

" کمال ہے۔ لیڈر بنتے ہی تمہارے ذہن کے سارے خلیات نے بیک وقت کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ بات تو واقعی میرے ذہن میں بھی نہیں آئی تھی۔ پھر تو مجھے واقعی لارنس کی بات پر عمل کرنا ہو گا اور ناراک جا کر اس آرتھر کو تلاش کرنا ہو گا"...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

" میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ان ایجنٹوں کو بہرحال یہ تو معلوم ہو گا کہ آرتھر کو کہاں بھیجا گیا ہے اور ہو سکتا ہے کہ آرتھر کو ان کی پناہ میں دیا گیا ہو اس لئے ان سے معلوم کیا جا سکتا ہے ورنہ ناراک کوئی چھوٹا سا شہر نہیں ہے۔ انسانوں کا جنگل ہے۔ وہاں سے ان کا پتہ کرنا مشکل ہے"...... صفدر نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے صفدر۔ اس لئے یہ طے ہو گیا کہ ان ایجنٹوں کو گھیرا جائے"...... جولیا نے حتمی اور فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" تو پھر ہمیں اجازت دو کیونکہ آرتھر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تمہارا کام ہے۔ ہمارا کام تو بامین کے بارے میں معلوم کرنا تھا اور ہم ناراک جا کر یہ کام کر لیں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

" بیٹھ جاؤ۔ اب تم لیڈر نہیں ہو۔ میں لیڈر ہوں اور یہ گروپنگ

جو میں نے بنائی تھی اب میں اسے ختم کرتی ہوں۔ آرتھر اور بامین علیحدہ علیحدہ نہیں ہیں اس لئے اگر آرتھر کے بارے میں ہمیں معلوم ہو جائے گا تو بامین کے بارے میں بھی معلوم ہو جائے گا"...... جولیا نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس مائی لیڈر۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔

"یہ لارنس کہاں رہتا ہے۔ ہم نے اسے گھیرنا ہے کیونکہ ان ایجنٹوں نے اس سے ہی رابطہ کرنا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہاں کا مشہور کلب ہے لارنس کلب۔ وہ اس کا مالک بھی ہے اور جنرل مینجر بھی"...... عمران نے بڑے سعادت مندانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو چلو اٹھو۔ ہم نے وہاں ریڈ کرنا ہے"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ تیز رفتاری ویسے بھی اچھی نہیں ہوتی اور اس قدر تیز رفتاری تو قطعاً اچھی نہیں ہوتی۔ اگر ہم نے جا کر لارنس کو پکڑ لیا تو وہ ایجنٹ اس سے رابطہ ہی نہیں کریں گے۔ انہیں رابطہ کرنے دو۔ اس کے بعد ہم آگے بڑھیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ ہمارے سروں پر پہنچ جائیں تو اس وقت ہم حرکت میں آئیں"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب اتنا بھی عقلمند نہیں ہے یہ لارنس کہ ٹرانسمیٹر فریکونسی سے اس ہوٹل کا کھوج لگا لے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم یہاں سے دو دو آدمی جا کر لارنس کلب میں لارنس کی نگرانی کریں۔ یہ ایجنٹ لامحالہ لارنس کے آفس میں اس سے ملیں گے یا فون پر اس سے رابطہ کریں گے تو فون بھی کچھ ہو سکتا ہے اور آفس کی نگرانی بھی ہو سکتی ہے۔ اس طرح ان ایجنٹوں کا پتہ چل جائے گا تو ہم ان کے سروں پر پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ پھر تم صالحہ اور خاور یہ کام کریں گے اور یہ سن لو کہ تم نے رپورٹ مجھے دینی ہے۔ خود کوئی کارروائی نہیں کرنی"...... جولیا نے کہا۔

"کیسی رپورٹ"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ یہ ایجنٹ کہاں ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مل جائے گی تمہیں رپورٹ۔ آؤ صالحہ اور خاور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی صالحہ اور خاور بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ تینوں قدم بڑھاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

"مس جولیا۔ اس طرح کام نہیں چلے گا"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"جس طرح آپ اس مشن کو مکمل کرنا چاہتی ہیں۔ ہمارا مشن بلیک تھنڈر کے خلاف ہے اور یہ ایجنٹ اگر بلیک تھنڈر کے ایجنٹ ہیں تو پھر یہ انتہائی تربیت یافتہ بھی ہوں گے اور ان کے پاس جدید ترین مشینری بھی ہو گی اور جس طرح عمران صاحب کو علیحدہ کر دیا ہے عمران صاحب نے واقعی آپ کو رپورٹ دینے کے بعد صرف تماشہ دیکھنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جب وہ خود ہی لیڈر نہیں بننا چاہتا تو کیا میں اس کے پیر پکڑ لوں"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اصل میں ہم سب نے مذاق مذاق میں یہ ساری باتیں کر ڈالی ہیں اور مجھے حیرت ہے کہ چیف نے کیوں ہماری بات مان لی۔ عمران کے بغیر ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس کی ذہانت، اس کا تجربہ اور اس کے تعلقات یہ سب مل کر ہی ہماری کامیابی کا خمیر بنتا ہے۔ ہمیں اب واقعی چیف سے بات کرنی ہو گی ورنہ ہم اس مشن میں ناکام رہ جائیں گے اور آپ سب جانتے ہیں کہ ناکامی کا کیا نتیجہ نکلے گا"...... کیپٹن شکیل اپنی بات پر بضد تھا۔

"نہیں۔ مشن کے دوران چیف سے بات کی جائے تو چیف کا رد عمل بے حد سخت ہوتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر تنویر عمران سے درخواست کرے تو عمران مان جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"پاکیشیا کے مفاد کی خاطر تو میں عمران سے درخواست کیا اس کے پیر پکڑنے کے لئے بھی تیار ہوں لیکن یہ سوچ لو کہ عمران پھر

ہمیشہ ہمارا مذاق اڑاتا رہے گا"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب جب تک ہم عمران پر یہ ثابت نہ کر دیں کہ اگر ہم اس سے برتر نہیں ہیں تو برابر صلاحیتیں ضرور رکھتے ہیں اس وقت تک معاملات سیدھے نہیں ہو سکتے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ بات تو عمران بھی تسلیم کرتا ہے کہ ہم سب بے پناہ صلاحیتیں رکھتے ہیں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی اس کے بغیر ٹارگٹ کی طرف نہیں بڑھ سکتا۔ اب دیکھیں۔ ہم یہاں گھومتے رہے لیکن ہمیں مخبری کرنے والے نیٹ ورک سے رابطہ کرنے کا خیال ہی نہیں آیا اور عمران نے نہ صرف رابطہ کر لیا بلکہ وہ لارنس اس کا احسان مند بھی نکل آیا اور اب لارنس کی وجہ سے ہی ہمیں یہ معلوم ہوا ہے کہ بلیک تھنڈر کے ایجنٹ یہاں آئے ہیں ورنہ ہمیں علم ہی نہ ہوتا"...... صفدر نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر طے کر لیں کہ ہم نے عمران کی انگلی پکڑ کر آگے نہیں بڑھنا بلکہ اپنا راستہ خود بنانا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ راستہ ہی تو سمجھ میں نہیں آتا ورنہ اب ہم بہرحال بچے تو نہیں ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تو پھر میری بات سنیں۔ ہمیں ان ایجنٹوں کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران جانے اور یہ ایجنٹ جانیں۔ ہمیں براہ راست سیکشن ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلانا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بات تو گھوم پھر کر وہیں آجاتی ہے کہ کس طرح پتہ چلائیں"۔ جولیانے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ میری بات مانیں تو میرے ذہن میں ایک حل موجود ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا"...... جولیا نے کہا اور باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے تھے۔

"ہمیں سناکی جانا ہوگا۔ وہاں آرتھر کے آفس کے کسی بھی آدمی کو پکڑ کر ہم اس سے معلوم کر سکتے ہیں کہ بامین سے ملنے والا فارمولا اس آرتھر نے کس ذریعے سے اور کہاں بھجوایا ہے اور مجھے یقین ہے کہ ہمیں کوئی نہ کوئی کلیو مل جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ویری گڈ۔ میرا خیال ہے کہ آرتھر کے پرسنل سیکرٹری کو اس کا لازماً علم ہوگا"...... جولیانے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ چلو اٹھو۔ ہم یہ کمرے چھوڑ کر ابھی چارٹرڈ طیارے سے واپس سناکی پہنچتے ہیں۔ یہاں ایجنٹ جانیں اور عمران جانے۔ ہمیں واقعی ازخود کام کرنا ہے"...... جولیانے کہا تو سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

عمران، صالحہ اور خاور تینوں لارنس کلب کے ہال میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ تینوں ہی ویسٹرن کارمن کے باشندوں کے میک اپ میں تھے اور چونکہ اس کلب میں سوائے شراب کے اور کوئی چیز سرو ہی نہیں کی جاتی تھی اور ویسٹرن کارمن کے باشندوں کے روپ میں وہ شراب سے انکار کسی صورت بھی نہ کر سکتے تھے اس لئے عمران نے کلب جانے سے پہلے میڈیکل سٹور سے وہ گولیاں خاصی تعداد میں خرید لی تھیں جو اگر شراب میں ڈال دی جائیں تو شراب میں سے نہ صرف نشے کا عنصر ختم ہو جاتا تھا بلکہ اس کی کڑواہٹ بھی ختم ہو جاتی تھی اور وہ صرف رنگدار پانی رہ جاتا تھا۔ اس وقت بھی ان کے سامنے شراب کے جام موجود تھے جن میں انہوں نے گولیاں ڈال رکھی تھیں اور وہ اس کی چسکیاں لے رہے تھے لیکن انہیں یہاں بیٹھے ہوئے آدھ گھنٹہ گزر گیا تھا۔ اس کے باوجود یہ جام آدھے بھی نہیں پیئے گئے تھے۔ وہ کبھی کبھار

جام اٹھا کر اس کی ہلکی سی چسکی لیتے اور پھر جام رکھ کر باتوں میں مصروف ہو جاتے۔ وہ سیاحوں کے مخصوص انداز میں گریٹ لینڈ کی زبان میں ہی باتیں کر رہے تھے اور ان کی باتیں بھی ٹابو کی سیاحت کے بارے میں تھیں کہ اچانک عمران دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے چونک پڑا۔ اسے چونکتا دیکھ کر صالحہ اور خاور بھی چونک پڑے دروازے میں سے ایک جوڑا اندر داخل ہو رہا تھا اور یہ دونوں ہی فان لینڈ کے باشندے لگ رہے تھے۔

" کیا آپ انہیں دیکھ کر چونکے ہیں "...... صالحہ نے آہستہ سے پوچھا۔

" ہاں۔ یہ دونوں میاں بیوی ہیں۔ مرد کا نام سٹون اور عورت کا نام کیرن ہے اور یہ دونوں ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی کے بڑے مشہور ایجنٹ ہیں۔ اس سٹون سے میری کئی بار ملاقات ہو چکی ہے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ دونوں کاؤنٹر پر پہنچے اور پھر کاؤنٹر سے ایک سپروائزر انہیں ساتھ لے کر دائیں ہاتھ پر موجود راہداری کی طرف بڑھتا چلا گیا اور عمران پہلے ہی ویٹر کے ذریعے معلوم کر چکا تھا کہ لارنس کا آفس اسی راہداری میں ہے۔

" تو سٹون اور کیرن نے ترقی کر لی ہے کہ بی ٹی کے سیکشن ایجنٹ بن گئے ہیں۔ بہت خوب "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اب کیا کرنا ہے "...... صالحہ نے کہا۔

" آؤ باہر چلیں۔ ہم نے اب ان دونوں کی نگرانی کرنی ہے۔ ہو سکتا

ہے کہ ان کے ساتھی باہر موجود ہوں۔ کیونکہ اگر یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نمٹنے کے لئے یہاں آئے ہیں تو پھر لامحالہ ان کا گروپ بھی ساتھ ہو گا "...... عمران نے کہا۔

" لیکن ہمارے پاس تو کاریں نہیں ہیں۔ ٹیکسی میں کیسے نگرانی کریں گے "...... خاور نے جواب دیا۔

" اوہ ہاں۔ بات تو تمہاری ٹھیک ہے۔ چلو انہیں جانے دو۔ لارنس سے معلوم کر لیں گے۔ لارنس ایسے معاملات میں بے حد تیز ہے۔ اس نے پہلے ہی ان کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی "...... عمران نے کہا تو صالحہ اور خاور نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں اس راہداری سے واپس آئے۔ انہوں نے ایک نظر ہال پر ڈالی اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران نے اس دوران نہ صرف جام اٹھا کر منہ سے لگا لیا تھا بلکہ اس کی نظریں بھی ان کی طرف نہ تھیں۔

" آؤ اب لارنس سے دو باتیں ہو جائیں "...... عمران نے ان کے باہر جانے کے کچھ دیر بعد کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ایک جام کے نیچے رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد وہ کاؤنٹر پر پہنچ گئے۔

" لارنس سے بات کراؤ۔ میرا نام مائیکل ہے "...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا باس آپ سے واقف ہیں "...... کاؤنٹر مین نے پوچھا۔

"اسے پرنس آف ڈھمپ کا حوالہ دے دینا"...... عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... کاؤنٹر مین نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"ہاں۔اس کی ٹپ پر ہی ہم آئے ہیں"...... عمران نے کہا تو کاؤنٹر مین نے اثبات میں سرہلایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن پریس کر دو"...... عمران نے کہا تو کاؤنٹر مین نے چونک کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس"...... دوسری طرف سے لارنس کی آواز سنائی دی۔

"کاؤنٹر سے جانسن بول رہا ہوں باس۔ایک صاحب آئے ہیں ان کا نام مائیکل ہے۔وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔انہوں نے کہا ہے کہ ٹپ کے طور پر پرنس آف ڈھمپ کا حوالہ دیا جائے"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

"کیا اکیلے ہیں وہ"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"ان کے ساتھ ایک خاتون اور ایک صاحب اور بھی ہیں۔ ویسٹرن کارمن کے لوگ ہیں یہ تینوں"...... جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔بھجوا دو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر جانسن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک نوجوان کو اشارے سے بلایا۔اس کے سینے پر سپروائزر کا بیج لگا ہوا تھا

"انہیں باس کے آفس میں چھوڑ آؤ"...... کاؤنٹر مین نے اس سپروائزر سے کہا۔

"یس سر۔آیئے جناب"...... سپروائزر نے کہا اور راہداری کی طرف مڑ گیا۔عمران، صالحہ اور خاور اس کے پیچھے اس راہداری کی طرف مڑ گئے۔راہداری میں چار مسلح افراد موجود تھے۔دو راہداری کے آغاز میں ہی کھڑے تھے جبکہ دو راہداری کے آخر میں اور ایک دروازے کے باہر موجود تھا لیکن سپروائزر کے ساتھ ہونے کی وجہ سے انہوں نے کوئی مداخلت نہ کی۔

"اندر چلے جائیں باس موجود ہیں"...... دروازے کے قریب پہنچ کر سپروائزر نے کہا۔

"تھینک یو"...... عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔اس کے پیچھے صالحہ اور خاور بھی اندر داخل ہو گئے۔یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ایک بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔اس کے چہرے سے لگتا تھا کہ اس کی ساری زندگی جرائم پیشہ افراد کے درمیان ہی گزری ہے۔

"میرا نام لارنس ہے"...... اس آدمی نے اٹھے بغیر بڑے سپاٹ سے لہجے میں کہا۔البتہ اس کی تیز نظریں عمران اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں۔

"تم نے مشورہ تو دے دیا تھا لیکن کرایہ نہیں بھجوایا تھا اس لئے

خود آنا پڑا ہے مجھے "....... عمران نے کہا تو اس بار لارنس بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ آپ پرنس۔ آپ خود۔ اوہ۔ اوہ۔ آئی ایم سوری۔ میں آپ کو پہچان ہی نہیں سکا تھا "....... لارنس نے جلدی سے میز کی سائیڈ سے نکل کر عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" اگر تم پہچان لیتے تو پھر بلیک تھنڈر کے ایجنٹ سٹون اور کیرن بھی پہچان لیتے کیونکہ جب وہ تم سے ملنے آئے اور پھر جب واپس گئے تو ہم ہال میں ہی موجود تھے "....... عمران نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو لارنس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ پھر اس نے خاور سے مصافحہ کیا جبکہ صالحہ کچھ فاصلے پر موجود صوفے پر اس طرح بیٹھ گئی تھی کہ جیسے اسے لارنس سے مصافحہ کرنے میں کوئی دلچسپی ہی نہ ہو اور پھر لارنس نے بھی اس کی طرف دھیان نہ دیا اور دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران اور خاور دونوں میز کی دوسری سائیڈ پر موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

" تو آپ انہیں پہچانتے ہیں "....... لارنس نے کرسی پر بیٹھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" انہیں ذاتی طور پر تو پہچانتا ہوں لیکن یہ انکشاف مجھ پر پہلی بار ہوا ہے کہ اب ان کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ہاں۔ اب ان کا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے اور وہ اس کے سپر

ایجنٹ ہیں "....... لارنس نے کہا۔

" کیا انہوں نے خود تمہیں اپنا تعارف کرایا تھا یا تمہیں ویسے ہی معلوم تھا "....... عمران نے کہا۔

" کیرن سے میری واقفیت ہے۔ ناراک اور سناکی میں اکثر اس سے ملاقاتیں رہتی تھیں اور مجھے کیرن کے بارے میں معلوم ہے کہ اس نے بلیک تھنڈر کو جوائن کر لیا ہے اور چونکہ کیرن سٹون کی بیوی ہے اس لئے لامحالہ سٹون کا بھی بلیک تھنڈر سے تعلق ہو گا "....... لارنس نے جواب دیا۔

" تم نے انہیں ہمارے بارے میں کیا بتایا ہے "....... عمران نے کہا۔

" میں نے انہیں سب کچھ بتا دیا ہے کہ آپ نے مجھ سے آرتھر اور بامپن کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور میں نے آپ کو ٹرانسمیٹر پر کہہ دیا کہ آپ ٹابو سے چلے جائیں۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ آپ کے احسان کی وجہ سے میں یہ اطلاع دینے پر مجبور تھا "۔ لارنس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہمارے بارے میں تم نے انہیں مزید کیا کیا بتایا ہے "۔ عمران نے کہا۔

" میں نے انہیں بتا دیا ہے کہ آپ نے مجھ سے ٹرانسمیٹر پر بات کی ہے اور آپ کی فریکونسی میں نے انہیں بتا دی ہے۔ اب انہوں نے مجھے کہا ہے کہ میں اس بات کا پتہ چلاؤں کہ کیا آپ واقعی ٹابو سے چلے

گئے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں گئے تو کہاں موجود ہیں"...... لارنس نے کہا۔

"لیکن تم انہیں کہہ سکتے تھے کہ وہ مجھ سے فریکونسی پر خود بات کر لیں"...... عمران نے کہا۔

"میں نے انہیں کہا تھا لیکن ان کا کہنا ہے کہ وہ براہ راست آپ سے رابطہ نہیں کرنا چاہتے"...... لارنس نے جواب دیا۔

"اب تم نے کہاں رپورٹ دینی ہے انہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ وکٹرز کالونی میں کوٹھی نمبر آٹھ اے بلاک میں رہائش پذیر ہیں"...... لارنس نے جواب دیا۔

"ان کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے پوچھا تو لارنس نے فون نمبر بھی بتا دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور فون کا رخ اپنی طرف کر کے اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ لارنس ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سٹون"...... میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ تم نے لارنس کی میز کے نیچے انتہائی طاقتور وائرلیس ڈکٹا فون چسپاں کیا ہوا ہے اس لئے لارنس اور میرے درمیان ہونے والی تمام بات چیت تم تک پہنچ رہی ہو گی۔ لارنس بے چارہ خواہ مخواہ ہم دونوں کے درمیان پھنس گیا ہے ورنہ

شاید وہ اتنی آسانی سے مجھے یہ سب کچھ نہ بتاتا اور نہ ہی تم دونوں کو ہمارے بارے میں کچھ بتاتا۔ اگر تم وقت دو تو میں اپنے ساتھیوں سمیت تمہاری رہائش گاہ پر آجاؤں۔ وہاں تفصیل سے بات چیت ہو جائے گی۔ اس کے بعد اگر تمہارا سیکشن ہیڈ کوارٹر اس بات پر اصرار کرے کہ تم نے ہمارا خاتمہ کرنا ہے تو ٹھیک ہے لڑیں گے۔ ورنہ مجھے یقین ہے کہ ہمارے اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کے درمیان معاملات اس انداز میں طے پا جائیں گے کہ ہمیں لڑنے کی ضرورت ہی نہ پڑے گی"...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آجاؤ۔ پتہ تو تمہیں لارنس نے بتا ہی دیا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"گو ہم زبردستی مہمان بن رہے ہیں لیکن امید ہے تم دونوں میاں بیوی بھی اچھے میزبان ثابت ہو گے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو انہوں نے یہاں ڈکٹا فون لگا دیا تھا"...... لارنس نے قدرے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بگڑنے کی ضرورت نہیں ہے لارنس۔ وہ بہرحال تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ انہیں تمہاری باتوں سے معلوم ہو گیا کہ ہم بہرحال تم سے رابطہ کریں گے اس لئے انہوں نے ڈکٹا فون لگا دیا"...... عمران نے کہا اور میز کے نیچے ہاتھ بڑھا کر اس نے ڈکٹا فون اتارا اور اسے لارنس کو دکھا کر اس نے مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اسے آف کر

دیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔

" یہ میں انہیں تحفے کے طور پر پیش کروں گا۔ خاصا قیمتی ہے اور تمہارے لئے اکیلا بٹن بیکار ہے"....... عمران نے کہا تو لارنس نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران کے اٹھتے ہی صالحہ اور خاور بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے بڑی مالیت کے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر لارنس کی طرف بڑھا دی۔

" یہ کیا ہے"....... لارنس نے چونک کر پوچھا۔ اس کے چہرے پر ناراضگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" سنو۔ ڈکٹا فون میں نے آف کر دیا ہے اس لئے اب سٹون اور کیرن کو یہ معلوم نہیں ہو گا کہ ہمارے درمیان کیا بات ہوئی ہے۔ یہ رقم میں تمہیں اس لئے دے رہا ہوں کہ مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ سٹون اور کیرن کا تعلق بلیک تھنڈر کے کس سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارے ذرائع ایسے ہیں کہ تم یہ بات معلوم کر سکتے ہو اور ظاہر ہے اس پر تمہیں رقم خرچ کرنا پڑے گی اس لئے یہ رقم دے رہا ہوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لوں گا"....... لارنس نے گڈی لے کر اسے میز کی دراز میں رکھتے ہوئے کہا۔

" میں فون پر تم سے معلوم کر لوں گا۔ گڈ بائی"....... عمران نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" یہ عمران بلیک تھنڈر سے کیا ڈیل کرنا چاہتا ہے"....... کیرن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" دیکھو۔ آئے گا تو پتہ چلے گا"....... سٹون نے جواب دیا۔

" یہ انتہائی عیار آدمی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ الٹا ہمارے لئے کوئی مسئلہ بن جائے"....... کیرن نے کہا۔

" میں جانتا ہوں اسے۔ بہرحال بے فکر رہو۔ وہ ویسے شریف آدمی ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ہوا بھی سہی تو کھل کر بات ہو جائے گی"۔ سٹون نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔ انہوں نے چونکہ ملازم سے کہہ دیا تھا کہ وہ آنے والوں کو یہیں سٹنگ روم میں ہی لے آئے اس لئے انہیں معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں ہی آئیں گے اور چند لمحوں بعد سٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور ویسٹرن کارمن کے تین باشندے یکے

بعد دیگرے اندر داخل ہوئے۔ان میں ایک عورت تھی۔ سٹون اور کیرن دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

" اوہ۔اوہ۔تو آپ لارنس کلب کے ہال میں موجود تھے۔میں نے آپ کو وہاں دیکھا تھا لیکن میرے ذہن میں بھی یہ خیال نہ تھا کہ آپ نے ویسٹرن کارمن کے باشندوں کا میک اپ کر رکھا ہو گا۔میرا خیال تھا کہ آپ ایکریمین میک اپ میں ہوں گے"...... سٹون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجبوری تھی سٹون کیونکہ میری ساتھی خاتون کو ایکریمین خواتین پسند نہیں ہیں"...... عمران نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ نہ اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا اور نہ ہی سٹون نے۔عمران کے بیٹھتے ہی سٹون اور کیرن بھی بیٹھ گئے اور اس کے ساتھ ہی عمران کے دونوں ساتھی بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

" دیکھو سٹون۔ تم میرے بارے میں اچھی طرح جانتے ہو اور تمہارا مین ہیڈ کوارٹر بھی۔شاید جس سیکشن ہیڈ کوارٹر سے تمہارا تعلق ہے اس نے مین ہیڈ کوارٹر سے اجازت لئے بغیر پاکیشیا میں مشن مکمل کیا ہے اور راڈار کا ایڈوانس فارمولا بامین لے جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔مجھے معلوم ہے کہ بلیک تھنڈر کے پاس فارمولا جانے سے وہ پاکیشیا کے کسی دشمن ملک کے پاس نہیں جا سکتا اور نہ ہی پاکیشیا کو براہ راست بلیک تھنڈر سے کوئی خطرہ ہے۔لیکن یہ فارمولا پاکیشیا کے ایئر ڈیفنس کے لئے انتہائی اہم ہے اس لئے اگر تم اپنے سیکشن

ہیڈ کوارٹر سے بات کرو اور اسے میری طرف سے آفر دے دو کہ وہ فارمولے کی کاپی بے شک رکھ لیں مگر فارمولا ہمیں واپس کر دیں تو میں اس بات کو بھول جاؤں گا کہ بامین نے ہمارے ملک کے ایک انتہائی قابل سائنس دان ڈاکٹر شفیق کو ہلاک کیا ہے اور ہم بلیک تھنڈر کے خلاف کوئی کارروائی بھی نہیں کریں گے۔ورنہ دوسری صورت میں ہمیں بہرحال یہ فارمولا واپس حاصل کرنا ہے اور ظاہر ہے ایسی صورت میں سیکشن ہیڈ کوارٹر اور وہ لیبارٹری جہاں یہ فارمولا بھیجا گیا ہو گا ہمیں تباہ کرنا پڑے گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم اس روز روز کی وارداتوں سے بچنے کے لئے بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام شروع کر دیں اور پھر بلیک تھنڈر کا سارا منصوبہ خاک میں مل جائے جس پر وہ گذشتہ کئی سالوں سے خفیہ طور پر کام کر رہے ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تم بیک وقت دھمکیاں بھی دے رہے ہو اور مصالحت کی بات بھی کر رہے ہو۔یہ دونوں باتیں کیسے اکٹھی ہو سکتی ہیں"۔سٹون نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہ دھمکیاں نہیں ہیں حقائق ہیں اس کے جواب میں تم یا تمہارا سیکشن ہیڈ کوارٹر کہہ سکتا ہے کہ وہ مجھے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر سکتا ہے اور مجھے ان کے اس طرح کہنے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا کیونکہ بہرحال یہ بھی حقائق ہیں کہ وہ ایسا کرنے کی کوشش تو کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ہم تمہارا پیغام پہنچا دیں گے۔جواب تمہیں کہاں بتایا جائے"....... سٹون نے کہا۔

"میری ذاتی فریکونسی تمہیں لارنس نے بتا دی ہے۔ تم اس پر مجھ سے بات کر سکتے ہو لیکن ایک بات کا خیال رکھنا کہ پیغام ضرور پہنچا دینا۔اپنے طور پر جواب نہ دے دینا ورنہ معاملات تمہارے خلاف بھی جا سکتے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم تب تک ٹابو میں ہی رہو گے"....... سٹون نے کہا۔

"ہاں۔ظاہر ہے"....... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ٹھیک ہے"....... سٹون نے جواب دیا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے ڈکٹا فون کا بٹن نکال کر میز پر رکھ دیا جو سٹون نے لارنس کی آفس ٹیبل کے نیچے لگایا تھا۔

"یہ میں لے آیا ہوں کیونکہ یہ خاصا قیمتی ہے۔لارنس اسے ضائع کر دیتا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔اسی لمحے دروازہ کھلا اور ملازم اندر داخل ہوا۔اس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی جس میں مقامی مشروب کی بوتلیں ٹشو پیپر میں لپٹی ہوئی موجود تھیں۔اس نے بوتلیں میز پر رکھیں اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم شراب نہیں پیتے اس لئے میں نے یہ مشروب خصوصی طور پر منگوایا ہے"....... سٹون نے ایک بوتل اٹھا کر خاموش بیٹھی ہوئی کیرن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ویسے ایک بات ہے۔مجھے تمہاری خوش بختی پر واقعی رشک آتا ہے"....... عمران نے بوتل اٹھاتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھیوں نے بھی ایک ایک بوتل اٹھالی۔

"خوش بختی۔کیا مطلب"....... سٹون نے چونک کر پوچھا۔

"کیرن بیوی ہونے کے باوجود جس طرح خاموش رہتی ہے یہ واقعی عالمی ریکارڈ ہے اور ایسی خاموش بیوی کا شوہر ہونا شاید خوش بختی کی معراج ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سٹون بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں اس لئے خاموش رہتی ہوں مسٹر عمران کہ میں باتوں سے زیادہ ایکشن پر یقین رکھتی ہوں۔جب ایکشن کا آغاز ہو گا تو مجھے سٹون سے بہت آگے پاؤ گے"....... کیرن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن سٹون کے سر پر موجود بال تو بتا رہے ہیں کہ تم ایکشن بھی پسند نہیں کرتیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سٹون اور کیرن دونوں چونک پڑے۔ان دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"سر کے بال۔کیا مطلب"....... سٹون نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایکشن میں تیز رفتاری کی مالک بیویوں کے شوہر تو گنجے ہو جایا کرتے ہیں"....... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو کمرہ یکلخت کیرن اور سٹون کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"بہت خوب۔ فقرہ بازی میں تم واقعی بہت آگے ہو۔ بہرحال میرا مقصد اس ایکشن سے تھا جس کے بعد فقرہ چست کرتی ہوئی زبان ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جاتی ہے"...... کیرن نے عمران پر طنز کرتے ہوئے کہا۔

" اس کے باوجود سٹون بول رہا ہے۔ بڑی ہمت ہے اس کی۔ بہرحال یہ تم دونوں میاں بیوی کا معاملہ ہے اس لئے کوئی دوسرا تو کچھ نہیں کر سکتا۔ اب ہمیں اجازت"...... عمران نے مسکرا کر جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے اٹھتے ہی صالحہ اور خاور بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر وہ دونوں عمران اور اس کے ساتھیوں کو گیٹ تک چھوڑنے آئے اور ان کے جانے کے بعد وہ دونوں ایک بار پھر سٹنگ روم میں آ گئے۔

" اب بتاؤ کیا کیا جائے"...... سٹون نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کیرن سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں بے حد سنجیدگی تھی۔

"کیا مطلب"...... کیرن نے چونک کر کہا۔

" مطلب ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر پیغام بھجوایا جائے یا نہیں"۔ سٹون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ پیغام تمہیں بھیجنا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر تک ہماری اس ملاقات کی رپورٹ پہنچ جائے گی اور اگر تم نے پیغام نہ دیا تو یہی سمجھا جائے گا کہ ہم پی ٹی کے دشمنوں سے مل گئے ہیں"...... کیرن نے جواب دیا۔

" اوہ واقعی۔ ورنہ میں تو سوچ رہا تھا کہ اپنی طرف سے جواب دے کر ان کا خاتمہ کر دیا جائے"...... سٹون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سگریٹ کیس ٹائپ سپیشل ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ چونکہ وہ پہلے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کر چکا تھا اور اس نے اسے ڈی آپریٹ نہیں کیا تھا اس لئے رابطہ موجود تھا اور اب اسے سگریٹ بدلنے اور کوڈ بولنے کی پہلے والی کارروائی نہ کرنی پڑی تھی اس لئے اس نے اس کا بٹن پریس کیا تو سبز رنگ کا چھوٹا سا بلب جلنے لگا۔

"یس۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" سٹون بول رہا ہوں چیف۔ ٹابو سے"...... سٹون نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو سٹون نے لارنس سے ملاقات سے لے کر عمران سے ہونے والی ملاقات تک کی تفصیل بتا دی اور ساتھ ہی عمران کی آفر بھی دوہرا دی۔

" انتظار کرو۔ اس سلسلے میں فیصلہ مین ہیڈ کوارٹر ہی کر سکتا ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سگریٹ کیس پر جلتا ہوا بلب بجھ گیا تو سٹون اور کیرن دونوں نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر عمران کی آفر قبول کر لے گا"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کیرن نے کہا۔

"فیصلہ اب مین ہیڈ کوارٹر نے کرنا ہے۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے نہیں کرنا"...... سٹون نے جواب دیا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد سگریٹ کیس سے سیٹی کی ہلکی سی آواز سنائی دی تو سٹون نے تیزی سے اسے اٹھا کر اس کا مخصوص بٹن پریس کر دیا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر کالنگ"...... بھاری سی آواز سنائی دی۔

"سٹون اٹنڈنگ یو چیف"...... سٹون نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران سے رابطہ کرو اور اسے بتا دو کہ ہیڈ کوارٹر نے اس کی آفر قبول کر لی ہے اور اصل فارمولا اور اس کے سائنس دان کا تیار کردہ آلہ دونوں انہیں واپس کئے جا رہے ہیں۔ یہ دونوں پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ سر سلطان کے پاس پہنچ جائیں گے۔ وہ انہیں کنفرم کر لے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ان کے خلاف ہمارا مشن کینسل کر دیا گیا ہے"...... سٹون نے کہا۔

"ہاں۔ ہیڈ کوارٹر کے اس فیصلے کے بعد اس مشن کی ضرورت نہیں رہی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سٹون نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سگریٹ کیس کا بٹن آف کر دیا۔

"وہی ہوا جس کا مجھے اندیشہ تھا۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے"...... کیرن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ابھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندگی باقی تھی اس لئے ایسا ہوا ہے"...... سٹون نے اٹھتے ہوئے کہا تو کیرن سٹون کی اس بات پر بے اختیار مسکرا دی۔ سٹون نے کمرے میں موجود الماری کھولی اور اس میں سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے میز پر رکھا اور پھر اس پر عمران کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی جو اس نے لارنس سے حاصل کی تھی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ سٹون کالنگ۔ اوور"...... سٹون نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں تمہیں خوشخبری سنانا چاہتا ہوں کہ مین ہیڈ کوارٹر نے تمہاری آفر قبول کر لی ہے۔ اصل فارمولا اور وہ آلہ جو تمہارے سائنس دان نے تیار کیا تھا وہ تمہارے ملک کے سیکرٹری خارجہ سر سلطان کو پہنچا دیا جائے گا۔ اوور"...... سٹون نے کہا۔

"تمہارے ہیڈ کوارٹر نے واقعی دانشمندانہ فیصلہ کیا ہے۔ اوور"...... عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"لیکن اس کے اس فیصلے سے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی زندگیاں بچ گئی ہیں۔ اس بات کو بہرحال یاد رکھنا۔ اوور اینڈ آل"...... سٹون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر

دیا۔

"اب ہم نے یہاں ٹابو میں رہ کر کیا کرنا ہے۔ واپس چلیں"۔ کیرن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے اب تو واپسی ہی ہو گی"...... سٹون نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا۔ کیرن کے چہرے پر ہلکی سی مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے مین ہیڈ کوارٹر کے اس فیصلے سے مایوسی ہوئی ہے لیکن ظاہر ہے وہ کچھ کہہ بھی نہ سکتی تھی اس لئے خاموش تھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو عادت کے مطابق احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو۔ اب میں سیکرٹ سروس کا لیڈر نہیں رہا اس لئے اب تمہیں احتراماً اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب یہ احترام مس جولیا کو دیا کرنا"...... سلام دعا کے بعد عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ دوبارہ اپنی سیٹ پر بحال ہو چکے ہیں"...... بلیک زیرو نے بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"مطلب تو آپ سمجھ ہی گئے ہیں۔ جولیا نے مشن کی تحریری رپورٹ اور تمام ممبران کے دستخطوں کے ساتھ ایک باقاعدہ درخواست بھی بھجوائی ہے کہ انہیں اس چھوٹے سے مشن میں تجربہ ہو گیا ہے کہ عمران کا انتخاب بطور لیڈر ہی درست ہے اس لئے پا کیشیا

کے بہترین مفاد میں ان سب نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ درخواست بھیجی جائے کہ عمران کو دوبارہ لیڈر کی سیٹ پر بحال کر دیا جائے اور آپ کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے جولیا کا فون بھی آیا تھا۔ وہ اس درخواست کا رزلٹ معلوم کرنا چاہتی تھی۔ چنانچہ میں نے اسے بتا دیا ہے کہ ان کی درخواست منظور کر لی گئی ہے اس لئے اب آپ دوبارہ لیڈر بن چکے ہیں"...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ خواہ مخواہ اتنی آسانی سے درخواست منظور کر لی تم نے۔ کچھ شرائط میں نے بھی منوانی تھیں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کی شرائط کیا ہو سکتی ہیں۔ یہی کہ تنویر رقابت چھوڑ دے۔ صفدر خطبہ نکاح یاد کر لے۔ کیپٹن شکیل آپ کی سوچ کا درست تجزیہ نہ کرے اور آپ سے مشن کی تفصیل نہ پوچھی جائے وغیرہ وغیرہ"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ آج احساس ہوا ہے کہ یہ دانش منزل ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کو یہاں آئے دو روز ہو گئے ہیں۔ آپ کہاں غائب تھے"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"نیا کیس بنانے کے چکر میں خوار ہوتا پھر رہا تھا۔ اب جا کر بنا ہے تو میں نے سوچا کہ حاضری لگوا لوں"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو

بے اختیار چونک پڑا۔

"نیا کیس۔ کیا مطلب"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم چائے لے آؤ پھر تفصیل سے بات ہو گی"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"سویڈن اور گریٹ لینڈ کے درمیان ایک بہت مشہور جزیرہ ہے شیٹ لینڈ۔ وہاں کا رابطہ نمبر چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔ میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتا ہوں"۔ دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کر کے انکوائری کا عالمی نمبر ڈائل کر دیا۔

"انکوائری پلیز"...... ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہوٹل گرانڈ کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر مسلسل نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہوٹل گرانڈ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔

"ایکریمیا سے مائیکل بول رہا ہوں۔ اسسٹنٹ مینجر رالف سے بات کرائیں"....... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"ہولڈ کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ رالف بول رہا ہوں اسسٹنٹ مینجر"....... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجے میں ہلکی سی کرختگی موجود تھی۔

"مسٹر رالف۔ کیا آپ کا فون محفوظ ہے"....... عمران نے کہا۔

"آپ کون بول رہے ہیں اور کہاں سے"....... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میں ناراک سے بول رہا ہوں۔ مجھے آپ کی ٹپ ناراک کے مسٹر برٹن فائیو سٹار نے دی ہے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ اچھا۔ ایک منٹ"....... دوسری طرف سے چونک کر اور قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو عمران کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ بلیک زیرو اس دوران چائے کی دو پیالیاں لا کر ایک عمران کے سامنے رکھ کر اور دوسری اپنے سامنے رکھ کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"ہیلو مسٹر مائیکل۔ اب فون محفوظ ہے۔ فرمایئے"....... اس بار رالف کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"مسٹر رالف۔ مجھے ایک رہائش گاہ۔ دو کاریں اور مخصوص

ساخت کا اسلحہ شیٹ لینڈ میں چاہئے۔ آپ کو آپ کا منہ مانگا معاوضہ نقد دیا جائے گا لیکن شرط یہ ہے کہ آپ نے رازداری قائم رکھنی ہے۔ مسٹر برٹن نے مجھے یقین دلایا ہے کہ آپ درست آدمی ہیں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے ورنہ تو شیٹ لینڈ میں ایسے بے شمار گروپ ہیں جو یہ کام کر سکتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ جناب آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں اپنے بزنس میں انتہائی سختی سے رازداری کا قائل ہوں اور دوسری بات یہ کہ جناب برٹن کا حوالہ سامنے آجانے کے بعد تو آپ ہر لحاظ سے قطعاً بے فکر رہیں گے۔ آپ کو کب چاہئے یہ سب کچھ"۔ رالف نے کہا۔

"تم مجھے رہائش گاہ کا پتہ اور نمبر بتا دو اور دو نئی کاریں اور فی الحال عام ساخت کا اسلحہ وہاں پہنچا دو۔ جب ہم وہاں پہنچیں گے تو میں تمہیں کال کر لوں گا اور پھر معاوضہ وہاں موجود تمہارے آدمی کے ذریعے تمہیں پہنچ جائے گا"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لارسن کالونی کوٹھی نمبر آٹھ اے بلاک۔ وہاں میرا خاص آدمی باڈل موجود ہو گا۔ آپ صرف اسے اپنا نام بتا دیں۔ وہ انتہائی اعتماد والا آدمی ہے اس لئے آپ قطعی بے فکر رہیں۔ ہر طرح سے رازداری قائم رہے گی"....... رالف نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ شکریہ"....... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ میں دوسری لا دیتا ہوں"....... بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ رہنے دو۔ جس علاقے میں اب ہم جا رہے ہیں۔ میرا مطلب ہے شیٹ لینڈ وہاں نقطہ انجماد ہی نقطہ کھولاؤ ہوتا ہے اس لئے ابھی سے عادت پڑنی چاہئے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چائے کی پیالی اٹھا کر چسکیاں لینا شروع کر دیں۔

"شیٹ لینڈ میں کیا ہو گیا ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی تک کچھ نہیں ہوا۔ اگر کچھ ہو گا بھی سہی تو ہمارے وہاں پہنچنے کے بعد ہو گا"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا کوئی نیا کیس ہے لیکن شیٹ لینڈ تو انتہائی دور دراز علاقہ ہے۔ وہاں پاکیشیا کے خلاف کیا ہو سکتا ہے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ وہی بلیک تھنڈر والے مشن کا سلسلہ ہے"....... عمران نے آخری گھونٹ لے کر پیالی واپس میز پر رکھتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"بلیک تھنڈر والا مشن۔ لیکن وہ تو ختم ہو گیا۔ انہوں نے فارمولا اور آلہ واپس کر دیا ہے اور آفر بھی آپ نے خود ہی کی تھی"۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ میں نے تو کوشش کی تھی کہ یہ کام آگے نہ بڑھے کیونکہ میرا خیال تھا کہ بلیک تھنڈر کے پاس اس فارمولے کی موجودگی سے

پاکیشیا کے مفادات کو زک نہیں پہنچے گی لیکن اس بار میرا خیال غلط ثابت ہوا ہے"....... عمران نے کہا۔

"میں سمجھا نہیں آپ کی بات"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"انہوں نے فارمولا تو ہمیں واپس بھجوا دیا ہے لیکن یہ فارمولا اس لیبارٹری میں تیار ہونے کے بعد اسرائیل کو بھی پہنچا دیا جائے گا اور اس فارمولے کے تحت کسی بھی ملک کا ایٹمی دفاعی نظام مکمل طور پر جامد کیا جا سکتا ہے اس لئے اگر یہ فارمولا اسرائیل تک پہنچ گیا تو نتیجہ تم سمجھ سکتے ہو کہ کیا نکلے گا۔ اسرائیل نے فوری طور پر ہمارا ایٹمی دفاعی نظام جامد کر کے پاکیشیا کو تباہ کر کے رکھ دینا ہے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ بلیک تھنڈر کا اسرائیل سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"....... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی ہے لیکن میرا خیال ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر جس کا نام سی مور سامنے آیا ہے اس کا چیف یقیناً کوئی کٹڑ یہودی ہے اور یہودی کاز کی خاطر اس نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس فارمولے پر بنایا جانے والا آلہ اسرائیلی حکومت کو پہنچا دیا جائے"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن آپ کو کیسے معلوم ہو گیا"....... بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جب قدرت مدد کرنے پر آ جائے تو پھر ایسے اتفاقات ہو جاتے ہیں

جن کے بارے میں آدمی سوچ بھی نہیں سکتا۔ بہرحال ہوا یہ ہے کہ اسرائیل کے پریذیڈنٹ اور اسرائیلی سائنس دان جس کا نام ڈیمرل ہے، کے درمیان فون پر گفتگو ہوئی جس میں پاکیشیا کا نام بھی آیا اور ساتھ ہی اس ایجاد کے بارے میں تفصیل بھی تھی۔ چونکہ اس گفتگو میں پاکیشیا اور سائنسی فارمولے کا ذکر تھا اس لئے اسرائیل میں کام کرنے والے ایک معروف فلسطینی گروپ ریڈ کارڈ نے اس گفتگو کی ٹیپ حاصل کی اور پھر یہ ٹیپ انہوں نے خفیہ طور پر پاکیشیائی حکام کو بھجوا دی اور پھر یہ ٹیپ سرسلطان تک پہنچ گئی۔ چونکہ مسئلہ سائنسی فارمولے کا تھا اس لئے سرسلطان نے یہ ٹیپ سرداور کو بھجوا دی۔ ڈاکٹر شفیق جس نے اس فارمولے پر کام کیا تھا اور جس سے بلیک تھنڈر کے ایجنٹ اسے لے اڑے تھے سرداور کے تحت کام کرتا تھا اس لئے سرداور کو اس فارمولے کے بارے میں علم تھا۔ ادھر سرسلطان نے بلیک تھنڈر سے بھیجا جانے والا فارمولا سرداور کو بھجوا دیا تھا کیونکہ میں نے فون پر انہیں اس کی ہدایت کر دی تھی کہ سرداور اسے چیک کر سکیں گے کہ فارمولا درست بھیجا گیا ہے یا نہیں۔ اس طرح یہ بات سامنے آ گئی۔ سرداور نے سرسلطان سے بات کی تو سرسلطان نے مجھے فلیٹ پر فون کیا اور اس وقت ایئرپورٹ سے میں اپنے فلیٹ پر پہنچا تھا۔ سرسلطان نے مجھے تفصیل بتائی تو میں یہ سب کچھ سن کر حیران رہ گیا اور پھر میں فوری طور پر سرداور کے پاس چلا گیا۔ وہاں میں نے یہ ٹیپ سنی۔ اس کے بعد میں نے وہیں لیبارٹری سے ہی اس

فلسطینی گروپ کے سرکردہ لیڈر سے فون پر بات کی تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہ گفتگو درست ہے اور واقعی انہوں نے بھیجی ہے۔ انہیں تفصیل کا تو علم نہ تھا۔ انہوں نے تو پاکیشیا کا نام اور سائنسی فارمولے کی وجہ سے یہ گفتگو ٹیپ کی اور ازراہ دوستی یہ ٹیپ پاکیشیا بھجوا دی تھی۔ اس ٹیپ سے یہ بات سامنے آ گئی کہ بلیک تھنڈر کے سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر سے اس سائنس دان ڈیمرل کا رابطہ ہے کیونکہ سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر میں یہودیوں کی اکثریت ہے اور سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر نے اس سائنس دان کو اس فارمولے کے بارے میں بتایا اور اسے کہا کہ اگر حکومت اسرائیل اس فارمولے میں دلچسپی لے تو وہ اس فارمولے کی کاپی اسرائیل بھجوا دیں گے اور اگر وہ تیار شدہ آلے میں دلچسپی لیں تو وہ آلہ بھی اسرائیل کو بھجوا دیں گے اور پھر اس سائنس دان ڈیمرل نے اسرائیلی صدر سے اس لئے بات کی تھی کہ اس سائنس دان ڈیمرل کا اصرار تھا کہ وہ فارمولا حاصل کر لیا جائے اور اسرائیل میں یہ آلہ تیار کیا جائے لیکن اسرائیلی صدر نے جب یہ سنا کہ یہ فارمولا پاکیشیا سے حاصل کیا گیا ہے تو انہوں نے فارمولا لینے کی بجائے تیار شدہ آلہ لینے کا فیصلہ کیا کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اسرائیل پہنچ کر وہ لیبارٹری ہی تباہ کر دے گی جس میں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہو گا جبکہ تیار شدہ آلہ وہ فوری طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ بھی ہو سکتی ہے کہ بہرحال یہودی انتہائی کنجوس مشہور ہیں اور اس فارمولے پر کام کرنے

پر بے پناہ اخراجات آتے ہیں اس لئے انہوں نے آلہ حاصل کرنے کو ترجیح دی ہو گی۔ بہر حال یہ طے ہو گیا کہ دو ماہ بعد جب آلہ تیار ہو جائے گا تو وہ ڈیرل تک پہنچ جائے گا اور پھر ڈیرل اسے حکومت کے حوالے کر دے گا اور یہ فارمولا چونکہ ایٹمی دفاع کو مکمل طور پر جامد کر دیتا ہے اس لئے اسے حاصل کرتے ہی وہ اسے فوری طور پر پاکیشیا پر استعمال کر کے پاکیشیا کا ایٹمی دفاع جامد کر کے پاکیشیا کو تباہ کر دیا جائے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسرائیل یہ آلہ کافرستان کو دے دے تو پھر یہ کام کافرستان بھی کر سکتا ہے"...... عمران نے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ واقعی یہ تو قدرت کی طرف سے ہماری مدد کی گئی ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس فلسطینی گروپ نے یہ ٹیپ حاصل کر کے ہمیں بھجوا دی ورنہ انہیں عام حالات میں تو ایسا کرنے کی ضرورت نہ تھی"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن شیٹ لینڈ کا ذکر درمیان میں کہاں سے آ گیا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ کام ٹائیگر نے سرانجام دیا ہے۔ اس نے سر سلطان کے مالی سے اس ڈبے کو لے آنے والے کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو اس مالی نے اسے اس آدمی کے حلیئے کے ساتھ ساتھ اس کے لباس کی

تفصیل بھی بتائی اس لباس کی تفصیل سے ٹائیگر سمجھ گیا کہ اس آدمی کا تعلق سٹار ہوٹل سے ہے کیونکہ سٹار ہوٹل سے متعلق افراد اپنے لباس پر سٹار کا مونوگرام لازماً استعمال کرتے ہیں۔ یہ ان کی یونیفارم کا حصہ ہے۔ چنانچہ ٹائیگر سٹار ہوٹل پہنچا تو وہاں حلیئے کی وجہ سے اسے بتایا گیا کہ یہ آدمی ہوٹل کا ڈرائیور ہے۔ اس کا نام ڈربی ہے۔ ٹائیگر نے اس ڈربی کو ٹریس کر لیا اور پھر اس ڈربی نے اقرار کر لیا کہ اس نے یہ ڈبہ سر سلطان کی کوٹھی کے مالی کو دیا تھا۔ اس نے بتایا کہ وہ ہوٹل کی طرف سے ایئر پورٹ سے ایکریمیا سے آنے والے پسنجر کو لینے گیا تو اس پسنجر نے اسے بھاری رقم دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا کہ وہ یہ ڈبہ سر سلطان کی کوٹھی میں کسی بھی ملازم کو دے کر صرف یہ پیغام دے دے کہ یہ ڈبہ سیکرٹری صاحب تک پہنچا دیا جائے۔ اس آدمی نے اسے بتایا کہ اس ڈبے میں مائیکرو فلم ہے جو وہ پاکیشیا کی ہمدردی میں سیکرٹری صاحب تک اس طرح پہنچانا چاہتا ہے کہ خود سامنے نہ آئے ورنہ وہ اس ہمدردی کے نتیجے میں ہلاک بھی ہو سکتا ہے۔ چونکہ ڈرائیور کو بھاری رقم دی گئی تھی اس لئے ڈرائیور نے کوٹھی کے باہر کار روکی اور پھر اندر داخل ہو گیا۔ پھاٹک کے پاس ہی اسے مالی نظر آ گیا۔ اس نے ڈبہ مالی کو دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مالی کچھ کہتا وہ اسے یہ کہہ کر کہ ڈبہ سیکرٹری صاحب تک پہنچا دیا جائے، باہر آ گیا اور کار لے کر ہوٹل چلا گیا۔ مالی نے یہ بھی ٹائیگر کو بتایا تھا کہ وہ اس آدمی کے پیچھے بھاگ کر پھاٹک سے باہر گیا تو اس نے اسے ایک کار میں بیٹھ کر

جاتے ہوئے دیکھا تھا جس کی پچھلی نشست پر کوئی غیر ملکی موجود تھا جس سے اسے خطرہ پیدا ہوا کہ اس میں بم موجود نہ ہو اور اس نے ڈبہ وہیں لان میں رکھا اور پھر سر سلطان کو اطلاع دی جنہوں نے بم ڈسپوزل عملے کو کال کر لیا اور جب انہوں نے چیک کر لیا کہ ڈبے میں بم نہیں ہے تو پھر یہ ڈبہ سر سلطان نے وصول کیا۔ ٹائیگر نے اس پسنجر کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ وہ رات ہوٹل میں رہ کر دوسرے روز صبح کی فلائٹ سے واپس ایکریمیا چلا گیا ہے جس پر اس نے مجھے اطلاع دی تو میں نے سر سلطان کی مدد سے ایئر پورٹ سے اس آدمی کا ریکارڈ حاصل کیا اور پھر ناراک ایئر پورٹ سے اس آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں تو پتہ چلا کہ یہ ٹرانزٹ مسافر تھا اور شیٹ لینڈ سے پاکیشیا جا رہا تھا اور ایکریمیا سے اس نے فلائٹ تبدیل کی تھی اور اس کی واپسی بھی اسی طرح ہوئی۔ وہ یہاں سے ایکریمیا گیا اور ایکریمیا کے ایئر پورٹ ریکارڈ کے مطابق وہ آئندہ فلائٹ سے شیٹ لینڈ چلا گیا اس طرح یہ بات سامنے آگئی کہ یہ ڈبہ شیٹ لینڈ سے پاکیشیا بھیجا گیا ہے"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر تو واقعی یہ بات حتمی ہے کہ یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر شیٹ لینڈ میں ہی ہے لیکن سی مور کیسا نام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مجھے بھی اس نام نے کنفیوژ کیا تھا کیونکہ سی کا لفظ بتا رہا تھا کہ اس سیکشن کا تعلق سمندر سے ہو سکتا ہے کیونکہ اس کے سلسلے میں

پہلے ٹاور سیکشن سامنے آیا تھا۔ چنانچہ میں نے فون پر ٹرومین سے بات کی تو ٹرومین نے مجھے بتایا کہ سی کا حرف سنٹرل کے کوڈ میں استعمال ہوتا ہے اور جو سیکشن ہیڈ کوارٹر چند سب سیکشن ہیڈ کوارٹرز کو کنٹرول کرتا ہے اسے سی سیکشن ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے اور مور کا لفظ ٹرومین کے بقول کوئی مخصوص کوڈ ہو گا"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو آپ نے بالا ہی بالا سب کچھ کر لیا ہے اور مجھے اطلاع تک نہ دی"...... بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہیں اطلاع دے دیتا تو پھر کیس کون بناتا اور چیک کیسے ملتا۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ چیک حاصل کرنے کے لئے کیس بنانا پڑتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو اب آپ شیٹ لینڈ جائیں گے تاکہ اس لیبارٹری کو تباہ کیا جا سکے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ لیبارٹری شیٹ لینڈ میں نہ ہو"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"لیبارٹری کے ساتھ ساتھ اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی بھی ضروری ہے کیونکہ یہ فارمولا اور آلہ وہاں سے اسرائیل بھیجا جائے گا اور شیٹ لینڈ سے بہر حال آگے بڑھا جا سکتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"آپ کے ذہن میں لازماً اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنے یا لیبارٹری کو تلاش کرنے کا کوئی نہ کوئی پلان تو ہو گا کیونکہ بلیک تھنڈر ان معاملات کو انتہائی خفیہ رکھتی ہے ورنہ تو سپر پاورز بھی اس کے خلاف کام کر سکتی ہیں۔ انہوں نے پوری دنیا میں کنٹرول کرنا ہے اور سب سے پہلے تو ان کا نشانہ سپر پاورز ہی بنیں گی"۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔ ورنہ تو شاید ہم ساری عمر شیٹ لینڈ میں سر پٹختے رہیں تو نہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر سکیں گے اور نہ اس لیبارٹری کو"۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا پلان ہے"...... بلیک زیرو نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

"تم میری جگہ ہوتے تو کیا کرتے۔ پہلے یہ بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"میرے پاس آپ جیسا ذہن ہوتا تو میں یہاں دانش منزل میں کیوں بیٹھا ہوتا۔ آپ کی طرح سیکرٹ سروس کا لیڈر نہ ہوتا"۔ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بڑا آسان سا نسخہ ہے کہ آ بیل مجھے مار والا فارمولا استعمال کرو اور جب بیل مارنے کے لئے آئے تو اس کے سینگ پکڑ کر اس کی پشت پر بیٹھ جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"وہ۔ تو آپ وہاں جا کر اپنے بارے میں پروپیگنڈہ کریں گے لیکن کس طرح۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں کوئی بلیک تھنڈر کا نام تک نہ جانتا ہو"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"سٹون اور کیرن کا رابطہ بہرحال سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ میں اس سٹون کو کال کر کے اسے بتاؤں گا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے اسرائیل کو فارمولا یا آلہ دینے کی بات کر کے اپنی قسمت پر خود ہی مہر لگا لی ہے اور اب میں اس کے خلاف کام کرنے شیٹ لینڈ پہنچ چکا ہوں۔ ظاہر ہے یہ پیغام سیکشن ہیڈ کوارٹر تک پہنچ جائے گا اور پھر مجھے مارنے کے لئے بیل خود ہی میری طرف بڑھیں گے اور کام شروع ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"بلیک تھنڈر کے خلاف مشن ابھی مکمل نہیں ہوا اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ بلیک تھنڈر کے اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اور اس لیبارٹری کو ختم کر دیا جائے اور تمہاری درخواست کے مطابق عمران

کو اس مشن کا لیڈر بنایا گیا ہے۔ وہ اب تم سے خود رابطہ کرے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری طرف سے کوئی بات سنے بغیر رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ذرا جولیا اور اس کے ساتھیوں کا شکریہ ادا کرنے جا رہا ہوں کہ انہوں نے دوبارہ مجھ پر مہربانی کی ہے کہ مجھے لیڈر بنا دیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب عمران انہیں دل بھر کر ستائے گا۔

شیٹ لینڈ کے ایک رہائشی پلازہ کے لگژری فلیٹ میں آرام کرسی پر ایک لمبے قد اور بھاری لیکن انتہائی ورزشی جسم کا نوجوان تقریباً نیم دراز تھا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا اس کی نظریں سامنے موجود ٹی وی کی سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر کوئی رومانٹک فلم دکھائی جا رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی اور وہ اسے وقفے وقفے سے منہ سے لگا کر شراب کے لمبے لمبے گھونٹ بھی لیتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی نظریں دیوار پر لگے ہوئے کلاک پر بھی پڑ جاتیں کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ اس کے جسم پر تقریباً نیم عریاں لباس تھا۔ وہ بے حد متناسب جسم کی مالک تھی۔

"بڑی دیر لگا دیتی ہو تم ڈینی۔ وہاں فنکشن شروع بھی ہو چکا ہو گا اور تم ابھی تیار ہو رہی ہو"...... نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ روز ہی فنکشن ہوتے رہتے ہیں۔ اب تمہارا کیا خیال ہے کہ میں ویسے ہی منہ اٹھا کر وہاں چلی جاؤں"...... لڑکی نے بھی منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا۔ اچھا۔ اب موڈ ٹھیک کرو۔ جلدی کرو"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور شراب کا ایک لمبا گھونٹ لے کر اس نے بوتل میز پر رکھی اور اٹھ کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اب کس کا فون آگیا"...... نوجوان نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس۔ کارٹن بول رہا ہوں"...... نوجوان نے رسیور اٹھا کر اسی طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سپیشل فون اٹنڈ کرو"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی تو نوجوان بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے جلدی سے رسیور رکھا اور پھر جیسے اڑتا ہوا وہ ایک سپاٹ دیوار کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہوا"...... ڈینی نے جو دروازے کی طرف مڑ گئی تھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سپیشل فون"...... نوجوان نے دیوار پر اپنی دائیں ہتھیلی رکھتے ہوئے کہا تو وہ لڑکی بھی بے اختیار چونک پڑی۔ نوجوان نے جیسے ہی دیوار پر اپنی دائیں ہتھیلی رکھ کر اسے دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی کچھ فاصلے پر دیوار درمیان سے کھل کر سائیڈوں میں ہو گئی تو اندر

ایک خصوصی ساخت کا سیف نظر آنے لگا۔ نوجوان نے انتہائی تیزی سے اس کے نمبر ڈائل کئے اور پھر سیف کھول کر اندر رکھے ہوئے ایک سرخ رنگ کے کارڈلیس فون کو اٹھایا اور اس کو آن کر دیا

"ہیلو ہیلو۔ سپر ایکس تھری کالنگ"...... نوجوان نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف فرام دس اینڈ"...... دوسری طرف سے ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"یس چیف"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اپنے آفس پہنچو۔ وہاں مشن فائل پہنچ چکی ہے۔ اسے پڑھو اور پھر بات کرو"...... دوسری طرف سے اسی طرح مشینی لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نوجوان کارٹن نے ایک طویل سانس لے کر فون آف کیا اور پھر اسے واپس سیف میں رکھ کر اس نے سیف بند کیا اور پھر ہتھیلی کو دیوار پر رکھ کر دبایا تو سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔

"اب فنکشن تم اکیلی اٹنڈ کرو۔ میں نے آفس جانا ہے۔ وہاں کسی نئے مشن کی فائل پہنچ چکی ہے"...... نوجوان نے مڑ کر ڈینی سے کہا۔

"میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی"...... ڈینی نے کہا۔

"ٹھیک ہے آؤ"...... کارٹن نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس رہائشی پلازہ سے نکل کر سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"بڑے طویل عرصے بعد کوئی مشن سامنے آیا ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"ہاں اور یہ مشن ہو گا بھی بے حد اہم"...... کارٹن نے جو کار چلا رہا تھا سرہلاتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر کی طرف سے دیا گیا ہر مشن ہی اہم ہوتا ہے"۔ ڈینی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عام مشن عام فون پر بتا دیئے جاتے ہیں جبکہ اس مشن کے لئے سپیشل فون استعمال ہوا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ایسا مشن ہے جس میں مین ہیڈ کوارٹر بھی دلچسپی لے رہا ہے کیونکہ سپیشل فون کی مانیٹرنگ وہاں بھی ہوتی ہے"...... کارٹن نے کہا تو ڈینی نے اثبات میں سرہلا دیا۔ کار مختلف سڑکوں سے گزر کر ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر تھوڑی دیر بعد کار ایک متوسط درجے کی کوٹھی کے بند پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئی۔ کارٹن نے تین بار مخصوص انداز میں ہارن بجایا تو پھاٹک کھل گیا اور کارٹن کار اندر لے گیا۔ کار پورچ میں روک کر وہ دونوں نیچے اترے۔ اسی لمحے برآمدے میں موجود دو نوجوان تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"کوئی خاص بات"...... کارٹن نے کہا۔

"نو سر۔ آل از اوکے"...... ایک نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو کارٹن نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر قدم بڑھاتے ہوئے

وہ عمارت میں داخل ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے۔ کارٹن نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر آگے بڑھ کر وہ آفس ٹیبل کے پیچھے موجود ریوالونگ چیئر پر بیٹھ گیا جبکہ ڈینی میز کی سائیڈ میں موجود کرسی پر بیٹھ گئی۔ کارٹن نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں موجود سرخ رنگ کی فائل اٹھا کر اس نے میز پر رکھی۔ ڈینی بھی بڑے اشتیاق بھرے انداز میں فائل کو دیکھ رہی تھی۔ کارٹن نے جیسے ہی فائل کھولی وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ علی عمران۔ اوہ"...... کارٹن نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ ڈینی بھی بے اختیار اچھل پڑی تھی۔ کارٹن نے ہونٹ بھینچ لئے اور تیزی سے فائل میں موجود صفحات کو پڑھنا شروع کر دیا چار صفحات تھے۔ اس نے چاروں صفحات پڑھ کر فائل اٹھائی اور ڈینی کی طرف بڑھا دی۔ ڈینی نے پہلا صفحہ پڑھنا شروع کیا اور پھر اس وقت تک کمرے میں خاموشی رہی جب تک ڈینی نے پوری فائل نہ پڑھ لی۔

"حیرت انگیز۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سی مور کے خلاف ایکشن میں آ رہی ہے اور پہنچ بھی شیٹ لینڈ رہی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے"...... ڈینی نے کہا تو کارٹن نے میز کی اوپر والی دراز کھولی اور اس میں سے ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس نے اس کا ایک بٹن پریس کیا تو ایک کونے میں ٹرالی پر موجود ٹی وی آن ہو گیا۔ کارٹن نے ایک

اور بٹن پریس کیا اور پھر ریموٹ کنٹرول کو میز پر رکھ دیا۔ سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور پھر سکرین پر ایک ادھیڑ عمر آدمی کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آنے لگ گیا۔ اس کے سامنے ایک بڑی سی میز تھی۔ یہ کسی آفس نما کمرے کا منظر تھا۔

" تم نے فائل پڑھ لی ہے کارٹن "....... ٹی وی سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

" یس چیف۔ ڈینی نے بھی اسے پڑھ لیا ہے"....... کارٹن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جس طرح سکرین پر چیف نظر آ رہا ہے اسی طرح چیف کے کمرے میں موجود ٹی پر وہ دونوں بھی نظر آ رہے ہوں گے۔

" تم بلیک ایجنسی کے ٹاپ سپر ایجنٹ رہے ہو کارٹن اس لئے تم یقیناً عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں جانتے ہو گے"....... چیف نے کہا۔

" یس چیف۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ میری خواہش تھی کہ اس سے کبھی ٹکراؤ کا موقع مل جائے لیکن ایسا نہیں ہوا"....... کارٹن نے کہا۔

" ڈینی تم بھی انہیں جانتی ہو"....... چیف نے اس بار ڈینی سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

" یس چیف۔ بلکہ ایک بار تو میں اس بین الاقوامی ٹیم میں بھی ایکریمیا کی طرف سے شامل رہی ہوں جس میں پاکیشیا کی طرف سے

عمران بھی شامل ہوا تھا اور میں نے اسے قریب سے دیکھا ہے۔ یہ اپنے آپ کو احمق پوز کرتا ہے لیکن خاصا ذہین اور فعال آدمی ہے اور چیف اس نے مشن کے دوران مجھ میں انتہائی دلچسپی لی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ مجھ پر مرمٹا ہے لیکن مشن کے بعد وہ اس طرح خاموشی سے واپس چلا گیا جیسے وہ مجھ سے واقف ہی نہ ہو۔ مجھے اس وقت اس پر بے حد غصہ آیا تھا اور میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ جب بھی موقع ملا میں اس سے اپنی توہین کا انتقام لوں گی لیکن اس کے بعد کارٹن نے اور میں نے بلیک ایجنسی کے چیف ہنری کی وجہ سے ایجنسی چھوڑ دی اس لئے پھر اس سے آج تک رابطہ ہی نہ ہو سکا"....... ڈینی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" تم نے فائل میں پڑھ لیا ہے کہ ہیڈ کوارٹر نے پاکیشیا سے ایک خاص فارمولا حاصل کیا ہے۔ یہ مشن سناکی کے سپر ایجنٹوں نے مکمل کیا تھا لیکن عمران اور اس پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کے پیچھے وہاں پہنچ گئے جس پر میں نے سناکی کے سپر ایجنٹوں سٹون اور کیرن کو ان کے خاتمہ کا مشن دے دیا لیکن اس عمران نے سٹون کے ذریعے مجھے پیغام بھجوایا کہ وہ بلیک تھنڈر سے نہیں ٹکرانا چاہتا۔ وہ صرف اتنا چاہتا ہے کہ فارمولے کی کاپی اسے دے دی جائے اور بے شک فارمولا بلیک تھنڈر رکھ لے کیونکہ اس کے مطابق پاکیشیا کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ بلیک تھنڈر کے پاس یہ فارمولا ہے یا نہیں۔ جس پر میں نے مین ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کیا تو انہوں نے

فارمولا کی کاپی اسے دینے کا حکم دے دیا۔چنانچہ اس فارمولے کی کاپی اس طرح پاکیشیا پہنچا دی گئی کہ کسی کو یہ علم نہیں ہو سکا کہ یہ کاپی کہاں سے بھجوائی گئی ہے تو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس واپس پاکیشیا چلی گئی"...... چیف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یس چیف۔فائل میں یہ ساری تفصیل موجود ہے"...... کارٹن نے جواب دیا۔

"اب اچانک سٹون نے رابطہ کیا اور اس نے بتایا کہ عمران نے اس سے پاکیشیا سے رابطہ کر کے کہا ہے کہ چونکہ ہیڈ کوارٹر نے اس فارمولے کو اسرائیل کو دینے کی بات کی ہے اس لئے ہیڈ کوارٹر نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے فیصلہ کیا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کو معاہدے کی اس خلاف ورزی کی سزا دی جائے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری شیٹ لینڈ میں واقع ہے اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس عنقریب شیٹ لینڈ پہنچ رہی ہے"...... چیف نے کہا۔

"چیف ان کی موت آ گئی ہے کہ انہوں نے یہ فیصلہ کیا ہے"۔ کارٹن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔تمہاری بات درست ہے۔چونکہ اس عمران کو مین ہیڈ کوارٹر نے سیف لسٹ میں رکھا ہوا ہے اس لئے میں نے مین ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کیا ہے اور انہیں اس بارے میں آگاہ کیا تو مین

ہیڈ کوارٹر نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے فوری خاتمے کے احکامات جاری کر دیئے ہیں کیونکہ وہ کسی صورت بھی یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ یہ لوگ بی ٹی کی کسی لیبارٹری کو تباہ کریں اس طرح بی ٹی کی عالمی منصوبہ بندی میں رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے اور مین ہیڈ کوارٹر موجودہ حالات میں کسی معمولی سی رکاوٹ کو بھی برداشت نہیں کر سکتا۔چنانچہ اس عمران کا نام سیف لسٹ سے خارج کر دیا گیا ہے۔چونکہ یہ لوگ شیٹ لینڈ پہنچ رہے ہیں اس لئے میں نے یہ مشن تمہارے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔مجھے تمہاری صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے لیکن یہ بتا دوں کہ مین ہیڈ کوارٹر بھی ساتھ ساتھ تمہاری کارکردگی کو مانیٹر کر رہا ہو گا اس لئے اپنی پوری صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر ان کا خاتمہ کر دو۔اس سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم مین ہیڈ کوارٹر کے ساتھ اٹیچ ہو جاؤ"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ہم انہیں مکھیوں کی طرح مسل کر رکھ دیں گے"۔ کارٹن نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ویسے مین ہیڈ کورٹر چاہتا تھا کہ ان کے مقابل بھی مین ہیڈ کوارٹر کے ایجنٹ لائے جائیں لیکن میں نے تمہاری وجہ سے تمام ذمہ داری خود لے لی ہے اور مین ہیڈ کوارٹر نے بھی تمہاری وجہ سے اپنی تجویز واپس لے لی ہے اس لئے اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم سیکشن ہیڈ کوارٹر اور مین ہیڈ کوارٹر دونوں کے اعتماد پر پورا اترو"۔چیف نے کہا۔

"یس چیف"...... کارٹن نے جواب دیا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی تو کارٹن نے ایک طویل سانس لے کر میز پر رکھے ہوئے ریموٹ کنٹرول کو اٹھا کر اسے آف کیا اور پھر اسے میز کی دراز کھول کر اس میں رکھ کر اس نے دراز بند کر دی۔ پھر اس نے فائل اٹھا کر اسے بھی میز کی سب سے نچلی دراز میں رکھ کر دراز بند کر دی۔

"انہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر یا لیبارٹری شیٹ لینڈ میں ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"عمران ایسی معلومات حاصل کرنے کا ماہر ہے لیکن اچھا ہوا کہ ہمیں معلوم ہو گیا اور وہ یہاں آ رہے ہیں۔ اس طرح ہمیں ان کے خلاف کام کرنے کا موقع مل گیا ہے اور میں اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں"...... کارٹن نے کہا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ اب سے شیٹ لینڈ میں داخل ہونے والے ہر گروپ کی نگرانی ہو گی اور پھر جیسے ہی یہ لوگ سامنے آئے ان سب پر گولیوں کی بارش ہو جائے گی اور کیا پروگرام ہو سکتا ہے"۔ کارٹن نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ کسی غیر متعلقہ گروپ کو پہلے یہاں بھجوا دیں اور جب ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں تو وہ خاموشی سے

یہاں آکر اپنا کام کر دیں۔ پھر"...... ڈینی نے کہا۔

"غیر متعلقہ گروپ یہاں آکر کیا کرے گا۔ نہیں یہ صرف خیالی باتیں ہیں"...... کارٹن نے کہا۔

"وہ انتہائی شاطر آدمی ہے کارٹن۔ میں نے اسے بہت قریب سے دیکھا ہے اس لئے ہمیں ڈبل پلاننگ کرنا ہو گی"...... ڈینی نے کہا۔

"کیا ڈبل پلاننگ۔ کھل کر بات کرو"...... کارٹن نے کہا۔

"تم اس پروگرام پر عمل کرو جس پر کرنا چاہتے ہو جبکہ میں ویسے ہی یہاں کے ہوٹلوں، کلبوں اور کیفوں میں گھومتی رہوں گی۔ مجھے وہ عمران اچھی طرح پہچانتا ہے اس لئے لامحالہ وہ مجھے یہاں دیکھ کر چونک پڑے گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ مجھ سے رابطہ کرے۔ ایسی صورت میں یہ بات حتمی طور پر طے ہو جائے گی کہ وہ عمران ہے۔ پھر اسے اور اس کے ساتھیوں کو یقینی طور پر ہلاک کیا جا سکتا ہے"۔ ڈینی نے کہا۔

"میں تمہارا مطلب سمجھ گیا ہوں کہ پہلے اس بات کو کنفرم کیا جائے کہ ہم اصل آدمیوں پر ہاتھ ڈال رہے ہیں یا نہیں"...... کارٹن نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بے حد ضروری ہے۔ دیکھو انہیں اگر کہیں سے معلوم بھی ہوا ہو گا تو اتنا معلوم ہوا ہو گا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری شیٹ لینڈ میں ہے لیکن نہ ہی ہمیں معلوم ہے اور نہ ہی یہاں کے کسی آدمی کو معلوم ہو سکتا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور لیبارٹری

کہاں ہے اس لئے لازماً وہ یہاں پہنچتے ہی سیکشن ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری پر ریڈ نہیں کر دیں گے۔ وہ یہاں سے پہلے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ مجھے چونکہ وہ اس حد تک جانتا ہے کہ میرا تعلق بلیک ایجنسی سے رہا ہے لیکن اسے بہرحال یہ معلوم نہیں ہو گا کہ میں یہاں بلیک تھنڈر سے منسلک ہوں۔ البتہ لامحالہ وہ مجھ سے رابطہ کر کے مجھ سے یہ معلوم کرنے کی کوشش کرے گا کہ کیا میں بی ٹی کے سیکشن ہیڈ کوارٹر یا لیبارٹری کے بارے میں کچھ جانتی ہوں لیکن ظاہر ہے میں کچھ نہیں جانتی اس طرح ہم بہرحال کنفرم ہو جائیں گے اور پھر ہم جس وقت بھی چاہیں اور جہاں بھی چاہیں اچانک انہیں گھیر کر ختم کر سکتے ہیں"...... ڈینی نے کہا۔

" لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ تم سے رابطہ ہی نہ کرے۔ بہرحال وہ میک اپ میں ہو گا اور اسے بھی معلوم ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ان کی شیٹ لینڈ میں آمد کا علم ہے"...... کارٹن نے کہا تو ڈینی بے اختیار اچھل پڑی۔

" اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... ڈینی نے کہا۔

" کون سی بات"...... کارٹن نے حیران ہو کر پوچھا۔

" اب بات سمجھ میں آ گئی ہے"...... ڈینی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" کون سی بات۔ کچھ بتاؤ گی بھی یا اسی طرح سسپنس پیدا کرتی رہو گی"...... کارٹن نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

" سنو۔ عمران نے خصوصی طور پر سٹون کے ذریعے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو پیغام بھیجا ہے کہ وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کے خلاف کام کرنے کے لئے شیٹ لینڈ پہنچ رہا ہے حالانکہ اسے یہ پیغام دینے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ وہ خاموشی سے یہاں آ جاتا اور کام شروع کر دیتا۔ اب تم بتاؤ کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے"...... ڈینی نے کہا۔

" وہی اس کی انا ہے کہ بتا کر وار کیا جائے"...... کارٹن نے منہ بناتے ہوئے کہا تو ڈینی بے اختیار ہنس پڑی۔

" تم صرف ایکشن جانتے ہو کارٹن۔ ذہنی جنگ تمہارے بس کا روگ نہیں ہے۔ عمران نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے اس لئے کہ وہ اس طرح بی ٹی کے ایجنٹوں کو سامنے لانا چاہتا ہے اور ان ایجنٹوں کی مدد سے وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری کا سراغ لگانا چاہتا ہے اور یہ اس نے چارہ ڈالا ہے"...... ڈینی نے کہا۔

" تمہاری بات تو دل کو لگتی ہے لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ ایجنٹوں کو اس بارے میں علم ہو"...... کارٹن نے کہا۔

" وہ بے حد تیز آدمی ہے۔ بہرحال ایجنٹوں کا رابطہ تو ہیڈ کوارٹر سے رہتا ہی ہے۔ وہ اس رابطے کو ٹریس کرے گا اور پھر اس کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا۔ کام تو بہرحال اس نے کرنا ہی ہے"...... ڈینی نے کہا۔

" تو پھر تم کیا کہنا چاہتی ہو"۔ کارٹن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مجھے یقین ہے کہ وہ خود بغیر میک اپ کے آئے گا اور اپنے

ساتھیوں کو علیحدہ رکھے گا یا زیادہ سے زیادہ ایک دو ساتھیوں کو اپنے ساتھ رکھے گا۔ اس کے ساتھی اس کی نگرانی کریں گے۔ یہاں موجود بی ٹی کے ایجنٹ اسے پہچان کر اس پر حملہ کریں گے تو اس کے ساتھی انہیں چیک کر کے ان کے ذریعے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے"...... ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں انہیں اس کا موقع دوں گا تو وہ آگے بڑھیں گے"۔ کارٹن نے کہا۔

"تمہارے سامنے تو عمران اور اس کے ایک دو ساتھی ہوں گے اور جیسے ہی انہوں نے تمہیں یا تمہارے آدمیوں کو چیک کر لیا۔ اس کے دوسرے ساتھی بھی تمہیں چیک کر لیں گے۔ اس طرح ساری صورت حال الٹ جائے گی۔ چنانچہ تم ایسا کرو کہ صرف نگرانی کراؤ۔ میں پہلے خود ان سے ملوں گی۔ ان کے سارے گروپ کو سامنے لاؤں گی اور پھر تم ان کے خلاف ایکشن میں آجانا۔ اس طرح یقینی طور پر ان کا خاتمہ ہو جائے گا"...... ڈینی نے کہا۔

"لیکن اگر انہوں نے تمہیں کور کر لیا تو پھر"...... کارٹن نے کہا۔

"احمق ہو گئے ہو تم۔ انہیں کیا معلوم کہ میرا تعلق بی ٹی سے ہے۔ میں انہیں بتاؤں گی کہ میں نے بلیک ایجنسی چھوڑ دی ہے اور یہاں مستقل شفٹ ہو گئی ہوں کیونکہ یہ میرا آبائی وطن ہے اور یہاں میں نے ڈینی کلب کھول رکھا ہے اور ہے بھی ایسے ہی"۔ ڈینی نے کہا تو کارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

شیٹ لینڈ ایک بہت بڑا جزیرہ تھا۔ اس کی اپنی حکومت اور انتظامیہ تھی۔ یہ آزاد جزیرہ سمجھا جاتا تھا اور چونکہ یہ جزیرہ قدرتی طور پر انتہائی حسین جزیرہ تھا اس لئے دنیا بھر کے سیاح یہاں سیاحت کے لئے آتے جاتے رہتے تھے۔ یہ جزیرہ اپنے مخصوص جوا خانوں کی وجہ سے پورے یورپ میں مشہور تھا کیونکہ یہاں کسی قسم کا کوئی ٹیکس بھی نہ تھا اور جیتنے والے بھاری رقمیں جیت کر بینکوں کے ذریعے بغیر کسی رکاوٹ کے اپنے اپنے ملکوں میں بھجوا سکتے تھے اور ان کلبوں میں حفاظت کا بھی معقول انتظام ہوتا تھا اس لئے یہاں بھاری داؤ کھیلنے کے شوقین ہر وقت موجود رہتے تھے۔ اس کے علاوہ یہاں چونکہ قانونی طور پر مادر پدر آزادی بھی ہر آدمی کو حاصل تھی حتیٰ کہ یہ بھی کہا جاتا تھا کہ اگر شیٹ لینڈ کے کسی پرہجوم چوک میں کوئی شخص بالکل عریاں ہو کر چلنا شروع کر دے تو کسی کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہوتا تھا۔

یہاں کی پولیس اور حکومت صرف ایسے جرائم کی روک تھام کرتی تھی جو دوسروں کی جان و مال کو نقصان پہنچا سکتے تھے۔ اس لئے یہاں ہر قسم کی اخلاقیات سے ہر شخص کو آزادی حاصل تھی۔ اس کے علاوہ یہاں یہ بھی قانون تھا کہ چاردیواری کے اندر ایک دوسرے کی مرضی سے جو جی چاہے کرتے رہیں۔ یہاں ایسے کلب بھی عام تھے جہاں عورتیں اور مرد تقریباً عریاں حالتوں میں رقص کرتے رہتے تھے۔ اخلاقی طور پر یہاں اس قدر گراوٹ تھی کہ یورپ اور ایکریمیا میں بھی شیٹ لینڈ کو ڈیول لینڈ یعنی شیطان کی سرزمین کہا جاتا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر کوئی یہاں اپنے طور پر اخلاقیات کی پابندی کرے تو اس پر کوئی اعتراض نہ کیا جاتا تھا اس لئے یہاں ایسی عورتیں بھی نظر آتی تھیں جو سر سے پاؤں تک مکمل لباس میں ملبوس ہوتی تھیں اور ایسی عورتیں بھی عام تھیں جن کے جسموں پر لباس بھی چیتھڑوں کی شکل میں ہوتا تھا۔ دوسرے لفظوں میں یہ ایسی جگہ تھی کہ جہاں ہر شخص اپنے حال میں مست رہتا تھا۔ جرائم یہاں بھی ہوتے تھے لیکن یہاں کی پولیس کا نظام اس قدر بھرپور اور سخت تھا کہ مجرم کم ہی بچ نکلتے تھے اور مجرموں کو چونکہ فوری طور پر انتہائی سخت ترین سزائیں دی جاتی تھیں اس لئے سوائے چھوٹے موٹے جرائم کے اور بلیک میلنگ کے کوئی بڑا جرم نہ ہوتا تھا۔ البتہ کلبوں کے اندر قتل و غارت ہوتی رہتی تھی لیکن یہاں اس کی روک تھام کلب کی اپنی انتظامیہ کرتی تھی۔ شیٹ لینڈ کا ایئرپورٹ بے حد وسیع اور جدید قسم کا تھا۔

شیٹ لینڈ میں موسم عام طور پر انتہائی سرد رہتا تھا لیکن سال میں دو ماہ ایسے بھی ہوتے تھے جب موسمی سردی کا زور خاصا کم رہ جاتا تھا اور جسے یہاں کی زبان میں گرم موسم کہا جاتا تھا اور ان دنوں یہاں گرم موسم چل رہا تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت شیٹ لینڈ کے ایئرپورٹ کے پبلک لاؤنج میں پہنچا تو ان کے جسموں پر اوور کوٹ اور سر پر گرم ہیٹ موجود تھے حالانکہ یہاں ایئرپورٹ پر ہی کافی تعداد میں لوگ جن میں عورتیں بھی شامل تھیں اور یہ سب نیم عریاں لباس میں نظر آ رہے تھے۔ عمران کے ساتھ جولیا، صالحہ، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور خاور تھے۔ عمران وہی ٹیم ساتھ لایا تھا جو اس سے پہلے فارمولا کے حصول کے لئے سنا کی گئی تھی۔ ان سب نے ایکریمین میک اپ کئے ہوئے تھے اور ان کے پاس موجود کاغذات کے مطابق ان کا تعلق ایکریمیا سے ہی تھا۔

"یہاں خاصی سردی ہے اس کے باوجود یہ لوگ عریاں پھر رہے ہیں جبکہ ہمیں لباس کے اندر ایس وی ٹی سپیشل جیکٹوں کے باوجود سردی لگ رہی ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ موسم کو انجوائے کر رہے ہیں صفدر۔ یہاں دو ماہ تک ایسا ہی موسم رہتا ہے جسے یہاں کے لوگ گرم موسم کہتے ہیں اور اس موسم میں پوری دنیا کے سیاح شیٹ لینڈ میں دکھائی دیتے ہیں ورنہ انتہائی سردی میں یہاں لوگ کم ہی آتے ہیں"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم پہلے یہاں آچکی ہو"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ میں اپنے ڈیڈی کے ساتھ دو بار یہاں آکر ایک ایک ماہ رہ چکی ہوں"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تم ہماری گائیڈ بن سکتی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیوں نہیں۔ آپ مجھے بتائیں کہ آپ نے کہاں جانا ہے"۔ صالحہ نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا۔ وہ سب اب پبلک لاؤنج کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیا معلوم کرنا چاہتے ہیں آپ"...... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"میں نے سنا ہے کہ یہاں ایسے کلب ہیں جہاں بوڑھے جائیں تو نوجوان بن جاتے ہیں۔ ایسے کسی کلب کا نام بتا دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ تو پہلے ہی جوان ہیں۔ پھر"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دراصل میں تنویر کو وہاں بھیجنا چاہتا ہوں۔ بے چارہ غصہ پی پی کر بوڑھا ہوتا جا رہا ہے۔ جولیا نے ایسا اخلاقی شکنجہ کس رکھا ہے اس پر کہ کوئی تفریح ہی اسے نہیں سوجھتی"...... عمران نے شیشے کا بڑا سا

دروازہ کھول کر باہر آتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی بات کرو۔ تم عقلی لحاظ سے ہزاروں سال بوڑھے ہو"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کی اس بات پر صالحہ کے ساتھ ساتھ عمران خود بھی ہنس پڑا۔

"چلو جولیا کو بھیج دیں گے۔ یہ جب سے مشرق میں آئی ہے بڑھاپا اس نے اپنے اوپر طاری کر لیا ہے۔ بھاری اور مکمل لباس پہننا، ہر بات پر چڑچڑا پن اور ہر بات پر روٹھنا یہ سب بڑھاپے کی نشانیاں ہی تو ہیں"...... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

"بکواس مت کیا کرو۔ مجھے معلوم ہے کہ تم اندر سے پورے پاکیشیائی ہو۔ ہم سب سے بڑے پاکیشیائی ہو"...... جولیا نے کہا تو اس فقرے پر عمران سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے اور پھر جولیا خود بھی ہنس پڑی۔ وہ اب ٹیکسی سٹینڈ کے پاس پہنچ چکے تھے۔ چونکہ ان کی تعداد سات تھی اس لئے وہ ایک ٹیکسی میں سوار نہ ہو سکتے تھے۔

"لارسن کالونی"...... عمران نے ٹیکسی ڈرائیور سے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

"تین پچھلی ٹیکسی میں آجائیں"...... عمران نے کہا تو صالحہ، جولیا اور کیپٹن شکیل پچھلی ٹیکسی کی طرف مڑ گئے۔ تھوڑی دیر بعد دونوں ٹیکسیاں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئیں آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں اور عمران اور اس کے ساتھی خاموش بیٹھے سڑکوں کی رونق دیکھ رہے تھے۔ لارسن کالونی خاصی جدید اور بڑی کالونی تھی۔

"کہاں جانا ہے آپ نے"...... ڈرائیور نے پوچھا۔

"کوٹھی نمبر آٹھ اے بلاک"...... عمران نے عقبی سیٹ سے کہا تو ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک بڑی سی کوٹھی کے جہازی سائز کے پھاٹک کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ اس کے پیچھے ہی دوسری ٹیکسی بھی آکر رک گئی اور عمران نیچے اتر آیا تو دوسرے ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل نے ٹیکسی ڈرائیورز کو پیمنٹ کی تو دونوں ٹیکسیاں آگے بڑھ گئیں جبکہ عمران نے آگے بڑھ کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور رالف نے کہا تھا کہ باڈل میرا آدمی ہے"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ آیئے سر۔ میں تو آپ کا منتظر تھا"...... باڈل نے جلدی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے۔ کوٹھی خاصی بڑی اور جدید انداز کی تھی۔ سب سے آخر میں باڈل اندر آیا اور اس نے پھاٹک بند کر دیا۔ پھر وہ باڈل کی رہنمائی میں سٹنگ روم میں پہنچ گئے۔

"تم لوگ یہاں بیٹھو۔ میں کوٹھی کو چیک کر کے آتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور باڈل کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ سٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔ اس کی واپسی تقریباً نصف گھنٹے بعد ہوئی لیکن اب باڈل اس کے ساتھ نہ تھا۔

"میں نے باڈل کو معاوضہ دے کر واپس بھیج دیا ہے کیونکہ یہاں اس کی موجودگی ہمارے لئے پرابلم بن جاتی"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اس رہائش گاہ کا بندوبست کیا چیف نے پہلے ہی کر دیا تھا"۔ صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ یہ چیف کے کام ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے تمہارا"...... جولیا نے کہا۔

"یہ جزیرہ شیطانی جزیرہ بھی کہلاتا ہے اس لئے ہم یہاں شیطان کو تلاش کریں گے اور جب وہ مل جائے گا تو اسے پتھر ماریں گے اور کیا کریں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ چیف کو کیسے معلوم ہوا کہ بلیک تھنڈر کا سیکشن ہیڈ کوارٹر شیٹ لینڈ میں ہے"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"چیف دانش منزل میں فارغ تو رہتا ہے۔ بس فون سن لیا اور فون کر کے حکم دے دیا۔ اس کے علاوہ اس کا اور کوئی کام ہی نہیں ہے اس لئے اس نے وقت کاٹنے کے لئے علم نجوم سیکھ لیا ہے اور اب وہ زائچہ بنا کر معلوم کر لیتا ہے کہ کون کہاں ہے اس لئے لازماً اس نے زائچہ بنا کر معلوم کر لیا ہو گا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر شیٹ لینڈ میں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"پھر تو چیف کو اس کا ایڈریس بھی معلوم ہو گا"...... جولیا نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ضرور معلوم ہو گا لیکن اب سارے کام اس نے ہی کرنے ہیں۔ کچھ تم بھی تو کرو"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اب ہم نے یہاں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تلاش کرنا ہے لیکن یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کس ٹائپ کا ہو گا۔ کیا کوئی آفس ہو گا یا کوئی ادارہ ہو گا"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہیڈ کوارٹر کسے کہتے ہیں۔ افسر ہوتے ہیں اور ماتحت ہوتے ہیں۔ سارا دن فون کی گھنٹیاں بجتی رہتی ہیں۔ ٹائپ رائٹر کھڑکتے رہتے ہیں۔ اب ٹائپ رائٹروں کی بجائے کمپیوٹرز آ گئے ہیں تو چلتے رہتے ہیں۔ چپڑاسی مشروبات لے کر آتے جاتے رہتے ہیں۔ صبح نو بجے ہیڈ کوارٹر کھلتا ہو گا اور شام پانچ بجے بند ہو جاتا ہو گا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"واقعی یہ بات تو سوچنے کی ہے عمران صاحب کہ یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کوئی سپر سٹور تو نہیں ہو گا یا کوئی فوجی چھاؤنی تو نہیں ہو گی۔ ہو گا تو واقعی آفس ٹائپ ہی ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ کسی کاروباری ادارے کا سیکشن ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ بلیک تھنڈر جیسی بین الاقوامی مجرم تنظیم کا ہیڈ کوارٹر ہے اس لئے لازماً یہ انڈر گراؤنڈ ہو گا اور یہاں ایسے آلات نصب ہوں گے کہ کوئی غیر متعلقہ آدمی کسی صورت بھی اندر داخل نہ ہو سکے"...... کیپٹن شکیل

نے کہا۔

"لیکن وہاں ہو گا تو آفس ورک ہی۔ اب وہاں میزائل بننے سے تو رہے"...... صفدر نے کہا۔

"جو بھی ہو گا لیکن اسے ٹریس کیسے کیا جائے گا"...... جولیا نے کہا۔

"یہ تو عمران صاحب بتائیں گے۔ وہ لیڈر ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"سوری۔ میں زبردستی کا لیڈر نہیں بن سکتا۔ میں نے تمہیں شیٹ لینڈ پہنچا دیا ہے۔ اب تم جانو اور تمہارا کام۔ میں تو یہاں صرف تفریح کروں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ وہاں پاکیشیا میں اسی لیڈری کے سلسلے میں ہمیں پہلے ہی کافی خراب کر چکے ہیں اس لئے پلیز دوبارہ یہ ٹاپک مت چھیڑیں۔ آپ ہمیں بتائیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔ اس کے بعد بے شک آپ تفریح کریں۔ کام ہم کر لیں گے"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ارے واہ۔ پھر تو میں سکے بند لیڈر بن جاؤں گا کیونکہ لیڈر کام نہیں کرتے صرف عیش کرتے ہیں۔ کام تو بے چارے کارکن کرتے ہیں۔ بہرحال یہ بات طے شدہ ہے کہ اب میں نے یہاں صرف تفریح کرنی ہے۔ تم میں سے جو اس تفریح میں میرا ساتھ دینا چاہے وہ ہاتھ کھڑا کر دے۔ باقی مشن تم نے مکمل کرنا ہے میں نے نہیں کیونکہ

تمہیں ہمیشہ سے گلہ رہتا ہے کہ میں تمام کام خود کر لیتا ہوں"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ اس میک اپ میں تفریح کریں گے یا اصل چہرے میں"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اصل چہرے میں۔ کیونکہ سنا ہے کہ یہاں لڑکیاں ایشیائی چہروں کو بے حد پسند کرتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" واقعی۔ پھر تو آپ کا پروگرام بہرحال ٹھیک ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی صورت بھی نہ تھی"...... کیپٹن شکیل نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

" کیا مطلب۔ کیا سمجھا ہے تم نے"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

" مس جولیا۔ ہمارے سامنے پہلے بلیک تھنڈر کے ایجنٹ آنے چاہئیں اور عمران صاحب نے پاکیشیا میں ہی ہمیں بتایا تھا کہ انہوں نے سٹون اور کیرن کے ذریعے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو آگاہ کر دیا تھا کہ چونکہ انہوں نے معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے اور فارمولا یا آلہ اسرائیلی حکومت کو دینے کی بات کی ہے اس لئے اب پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے خلاف کام کرے گی۔ اس وقت مجھ سمیت سب کی متفقہ رائے تھی کہ عمران صاحب نے یہ غلط کیا ہے۔ اس طرح وہ پہلے سے ہی ہوشیار ہو جائیں گے اور مشن کی تکمیل میں مشکلات بڑھ

جائیں گی لیکن اب آپ نے خود دیکھا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر چاہے کسی ٹائپ کا ہو اسے یہاں عام حالات میں تلاش کرنا ناممکن ہو گا۔ بلیک تھنڈر ویسے ہی انتہائی خفیہ تنظیم ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہاں آنے والے ہر آدمی کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہو یا انکوائری ہو۔ ایسی صورت میں اگر عمران صاحب اپنے اصل چہرے میں گھومیں پھریں گے، دوسرے لفظوں میں تفریح کریں گے تو یہ ایجنٹ ان پر حملہ کریں گے یا ان کی نگرانی کریں گے۔ اس طرح وہ سامنے آجائیں گے اور پھر ان کے ذریعے سیکشن ہیڈ کوارٹر ٹریس کیا جائے گا اور سیکشن ہیڈ کوارٹر سے اس لیبارٹری کا علم ہو گا جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے۔ اس کے بعد اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہمارا مشن ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اب مجھے واقعی تفریح ہی کرنا پڑے گی اور وہ بھی بغیر خرچ کے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ کا فقرہ بتا رہا ہے کہ کیپٹن شکیل کا تجزیہ درست ہے"...... صفدر نے کہا۔

" ہاں۔ اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ اب بغیر خرچ کے تفریح کرنا پڑے گی کیونکہ خرچ والا کھاتہ تو عنقریب ختم ہو جائے گا۔ کیپٹن شکیل میری جگہ لے لے گا اور میں فارغ"...... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" بغیر خرچ کے تفریح کیسے ہوتی ہے"...... جولیا نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

" تفریح کرنے والوں کو دیکھ دیکھ کر "...... عمران نے جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

" جو بات کیپٹن شکیل نے کہی ہے یہ تم خود نہیں کر سکتے تھے "۔ جولیا نے کہا۔

" کر سکتا تھا لیکن ظاہر ہے پھر میری لیڈری کس کام کی رہ جاتی۔ لیڈر ہمیشہ مبہم بیان دیا کرتا ہے اور اخبارات کے کالم نگار اس کی باتوں کا تجزیہ کر کے اصل بات سامنے لاتے رہتے ہیں۔ اس طرح لیڈر کی ذہانت کے عوام الناس قائل ہو جاتے ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

" عمران صاحب۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم اس لیبارٹری کو پہلے ٹریس کر لیں "...... صالحہ نے کہا۔

" کیسے۔ تمہارے ذہن میں کوئی آئیڈیا ہے "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" عام سی بات ہے کہ لیبارٹری کو باقاعدگی سے خوراک اور سائنسی سامان وغیرہ کی سپلائی کی جاتی ہو گی اور لیبارٹری میں کام کرنے والے افراد بھی شہر میں آتے جاتے رہتے ہوں گے۔ ایسی کسی سپلائی ایجنسی سے ہمیں معلومات مل سکتی ہیں "...... صالحہ نے کہا۔

" بلیک تھنڈر کی ایسی لیبارٹری عام سرکاری لیبارٹریوں کی طرح نہیں ہو سکتی ورنہ تو ایکریمیا، روسیاہ اور دیگر سپر پاورز کے خلائی

سیارے اس لیبارٹری کو چیک کر چکے ہوتے۔ یہ لازماً اس قدر خفیہ رکھی گئی ہو گی کہ کسی طرح چیک نہ ہو سکے اور یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ لیبارٹری یہاں شیٹ لینڈ میں ہو۔ وہ یورپ کے کسی اور ملک میں بھی ہو سکتی ہے اور ایکریمیا میں بھی اس لئے لازماً ہمیں پہلے سیکشن ہیڈ کوارٹر کے کسی اہم آدمی کو ٹریس کرنا ہو گا "...... عمران نے کہا۔

" لیکن عمران صاحب۔ کیا یہ ضروری ہے کہ وہ ایجنٹ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع جانتا ہو "...... صفدر نے کہا۔

" لامحالہ نہیں جانتا ہو گا "...... عمران نے جواب دیا۔

" پھر آپ اس سے کیسے معلوم کریں گے "...... صفدر نے کہا۔

" کیپٹن شکیل اگر یہ بات بتا دے تو میں اس کا شاگرد بن جاؤں گا اور شاگرد بھی ایسا کہ شاگرد رشید والا۔ مع ایک من مٹھائی اور تین سو گز پگڑی کے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں بتا تو سکتا ہوں عمران صاحب اگر یہ شاگرد والی شرط آپ درمیان سے ہٹا دیں "...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" کیوں۔ کیا تمہیں مجھ جیسا شاگرد پسند نہیں ہے "...... عمران نے چونک کر کہا۔

" میں تو خود آپ کا شاگرد بننے کی کوشش میں رہتا ہوں "۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اوہ۔ چلو شرط ختم۔ اب بتاؤ "...... عمران نے چیلنج کرنے والے لہجے میں کہا۔

"اس ایجنٹ کا رابطہ فون یا ٹرانسمیٹر کے ذریعے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے رہتا ہو گا۔ آپ اس سے یہ فون نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکونسی معلوم کریں گے اور پھر آپ کے ذہن میں موجود کمپیوٹر اس فون نمبر یا فریکونسی سے خودبخود اس کا محل وقوع تلاش کر لے گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"حیرت انگیز۔ اب مجھے فیصلہ کرنا پڑے گا کہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کروں یا کسی اور کا دروازہ دیکھوں"...... عمران نے کہا۔

"کیپٹن شکیل اگر تم اس طرح عمران کے ذہن کا تجزیہ کر لیتے ہو تو کیا تم ازخود اس کے انداز میں نہیں سوچ سکتے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ عمران صاحب کا ذہن میرے ذہن سے صدیوں آگے ہے۔ میں تو بس یہ سوچتا رہتا ہوں کہ عمران صاحب نے کیا سوچا ہو گا اور پھر اندازہ لگاتا ہوں لیکن آپ عمران صاحب کے ذہن کو دیکھیں کہ وہ ازخود یہ سب کچھ سوچتے رہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا ور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران کے ساتھی تو ایک طرف عمران خود بھی چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"رالف بول رہا ہوں۔ اسسٹنٹ مینجر گرانڈ ہوٹل"۔ دوسری

طرف سے رالف کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں۔ کیا باڈل پہنچ گیا ہے تمہارے پاس"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں۔ اور اس نے معاوضہ بھی پہنچا دیا ہے۔ لیکن مسٹر مائیکل کیا آپ کا تعلق ایشیا کے ایک ملک پاکیشیا سے بھی ہے"۔ رالف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ایشیا کے ملک پاکیشیا سے۔ کیا مطلب۔ ہم تو ایکریمین ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل۔ یہاں کے ایک گروپ نے مجھے فون کر کے اس کوٹھی کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ یہ کوٹھی میری ہے۔ اس گروپ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا کوٹھی پہلے بک کرائی گئی تھی اور میرے ہاں کہنے پر انہوں نے کہا کہ کیا کوٹھی ایشیائی ملک پاکیشیا سے بک کرائی گئی تھی تو میں نے انہیں بتایا کہ ایکریمیا کے برٹن کے حوالے سے ناراک سے فون کر کے بک کرائی گئی تھی۔ اس باڈل نے بتایا ہے کہ آپ سب ایکریمین ہیں تو اس گروپ نے مجھے کہا کہ میں اس سلسلے میں آپ کو کوئی اطلاع نہ دوں لیکن آپ نے جس قدر معاوضہ بھیجا ہے اس سے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو اطلاع دے دوں اور اگر آپ کا واقعی کوئی تعلق ایشیا سے ہے تو پھر آپ محتاط رہیں کیونکہ یہ گروپ شیٹ لینڈ کا سب سے خطرناک

گروپ ہے۔ وہ آپ کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں"۔ رالف نے کہا۔

" کون سا گروپ ہے"....... عمران نے پوچھا۔

" اس گروپ کا نام تو کنگ گروپ ہے لیکن عرف عام میں اسے ڈیتھ گروپ کہا جاتا ہے۔ یہاں شیٹ لینڈ میں اس کا مکمل ہولڈ ہے لیکن یہ خفیہ گروپ ہے۔ سامنے نہیں آتا لیکن سب ان سے اس طرح ڈرتے ہیں جیسے آدمی موت سے ڈرتا ہے"....... رالف نے جواب دیا۔

"اس کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"....... عمران نے کہا۔

"آپ اس چکر میں نہ پڑیں جناب۔ آپ سیاح ہیں اور سیر و سیاحت ہی کریں۔ گڈ بائی"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

" کیا ہوا عمران صاحب"....... صفدر نے کہا کیونکہ فون میں لاؤڈر موجود نہ تھا اس لئے عمران اور رالف کے درمیان ہونے والی گفتگو وہ سن نہ سکے تھے اور پھر عمران نے گفتگو کی تفصیل بتا دی۔

" اس کا مطلب ہے کہ واقعی ہماری نگرانی ہو رہی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

" ہم نے سپیشل میک اپ کئے تھے تاکہ جدید کیمروں کی مدد سے ہمیں ٹریس نہ کیا جا سکے اس لئے اب تک ہم پر حملہ نہیں ہوا اور صرف چیکنگ کی جا رہی ہے ورنہ شاید اب تک یہ کوٹھی میزائلوں سے اڑائی جا چکی ہوتی"....... عمران نے کہا۔

" تو پھر کیا اب تم اپنی اصل شکل میں سامنے آؤ گے یا اس کنگ

گروپ کو ٹریس کیا جائے گا"....... جولیا نے کہا۔

" میں صالحہ اور خاور کے ساتھ فی الحال علیحدہ رہوں گا۔ میں بلیک تھنڈر کے کسی ایجنٹ کو ٹریس کرنے کی کوشش کروں گا۔

" تم چاروں تنویر کی لیڈری میں اس کنگ گروپ کو ٹریس کر کے اس سے معلوم کرو کہ انہیں یہ ٹاسک کس نے دیا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لوں گا"....... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" او کے۔ اب میرے اور تمہارے درمیان رابطہ صرف زیرو فائیو ٹرانسمیٹر پر ہی ہو گا۔ آؤ خاور اور صالحہ۔ میں اپنا اور تمہارا نیا میک اپ کر دوں۔ اس کے بعد ہم رہائش بھی علیحدہ رکھیں گے"۔ عمران نے کہا۔

" لیکن کیا تم اپنی اصل شکل میں سامنے نہیں آؤ گے"....... جولیا نے کہا۔

" فی الحال نہیں۔ اگر ضرورت محسوس ہو گی تو دیکھوں گا"۔ عمران نے کہا تو خاور اور صالحہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کرسی پر بیٹھے ہوئے کارٹن نے چونک کر سر اٹھایا۔ دوسرے لمحے کمرے میں ڈینی داخل ہوئی اور کارٹن اسے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دیا۔

"آؤ ڈینی۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ عمران تم سے ابھی تک نہیں ٹکرایا"...... کارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ شاید یہ لوگ ابھی تک شیٹ لینڈ پہنچے ہی نہیں۔ تم سناؤ تمہارا گروپ کیا کر رہا ہے"...... ڈینی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک گروپ کے بارے میں اطلاع ملی ہے۔ وہ ایکریمین سیاح ہیں۔ دو عورتیں اور پانچ مرد۔ وہ لارسن کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ اے بلاک میں گئے ہیں"...... کارٹن نے کہا۔

"ان کی چیکنگ نہیں کی گئی"...... ڈینی نے کہا۔

"ایئرپورٹ پر مخصوص کیمروں سے ان کے میک اپ چیک کئے

گئے ہیں۔ وہ میک اپ میں نہیں ہیں اور چونکہ یہ لوگ ایئرپورٹ سے نکل کر ٹیکسیوں میں بیٹھ کر براہ راست کوٹھی پہنچے ہیں جس پر میں چونک پڑا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ کوٹھی پہلے بک کرائی گئی تھی اور عام طور پر سیاح ایسا نہیں کرتے۔ وہ خود کوٹھی اور محل وقوع دیکھ کر ہی رہائش گاہ لیتے ہیں۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ مزید چیکنگ بھی کر لی جائے۔ چنانچہ میں نے معلوم کیا تو پتہ چلا کہ یہ کوٹھی ہوٹل گرانڈ کے اسسٹنٹ مینجر رالف کی ہے۔ وہ پرائیویٹ طور پر بھی کام کرتا ہے۔ جانسن نے اس سے پوچھ گچھ کی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ ایکریمیا کے مشہور برٹن گروپ کے چیف برٹن کے حوالے سے انہوں نے ناراک سے فون کر کے کوٹھی بک کرائی ہے اس لئے میں نے جانسن کو کہہ دیا ہے کہ وہ اب ان کی عام سی نگرانی کرتا رہے۔ اگر کوئی خاص بات ہو تو مجھے اطلاع دے"۔ کارٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ ہمارا یہ پلان ناکام رہے گا"۔ ڈینی نے کہا تو کارٹن بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتی ہو تم"...... کارٹن نے چونک کر پوچھا۔

"ہم اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے پھر رہے ہیں جبکہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ لوگ یہاں پہنچ چکے ہیں لیکن ہم انہیں ٹریس نہیں کر سکے"...... ڈینی نے کہا۔

"تو پھر تمہارا کیا خیال ہے۔ہمیں کیا کرنا چاہئے۔اب شیٹ لینڈ میں داخل ہونے والے تمام راستوں پر تو خفیہ کیمرے استعمال کئے جارہے ہیں اس کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔اس موسم میں تو آدھی دنیا شیٹ لینڈ میں اڈآتی ہے"...... کارٹن نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کر کے ڈی سی ایس سی مشین کو استعمال میں لانا ہو گا۔صرف اسی طرح ہم انہیں ٹریس کر سکتے ہیں"...... ڈینی نے کہا تو کارٹن بے اختیار چونک پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ ہم پاکیشیائی زبان کو ٹارگٹ بنائیں لیکن اگر انہوں نے پاکیشیائی زبان استعمال نہ کی تب"...... کارٹن نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اکیلے ہوتے ہی انسانی نفسیات کے مطابق یہ لازماً آپس میں بات چیت پاکیشیائی زبان میں ہی کریں گے"۔ ڈینی نے کہا۔

"تمہاری بات ٹھیک ہے۔اس کے لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔یہ کام تو میں اپنے حکم سے کرا سکتا ہوں"۔ کارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماربل ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"راسٹن سے بات کراؤ۔میں کارٹن بول رہا ہوں"...... کارٹن

نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ہولڈ کریں سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو۔راسٹن بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کارٹن بول رہا ہوں راسٹن"...... کارٹن نے کہا۔

"اوہ آپ۔فرمائیں کیسے یاد کیا ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"شیٹ لینڈ میں ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے ایک پاکیشیائی گروپ پہنچ رہا ہے یا پہنچ چکا ہے اور سی مور کی طرف سے ہم نے انہیں ٹریس کرنا ہے اور ان کا خاتمہ کرنا ہے اس لئے تم ایسا کرو کہ مواصلاتی سیارے میں نصب وائس چیکنگ سپیشل کمپیوٹر کو شیٹ لینڈ کی رینج میں فکس کر دو اور اس کا ٹارگٹ پاکیشیائی زبان کر دو۔پھر جیسے ہی لوکیشن ٹریس ہو تم نے مجھے آفس میں اطلاع دینی ہے"۔ کارٹن نے کہا۔

"پاکیشیائی زبان کی فیڈنگ تو ہمارے پاس موجود نہیں ہے اس لئے یہ چیکنگ تو نہیں ہو سکتی جناب"...... راسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔لیکن میرا تو خیال تھا کہ اس کمپیوٹر میں دنیا بھر میں بولی جانے والی زبانیں فیڈ ہوں گی"...... کارٹن نے چونک کر کہا۔

" نہیں جناب۔ چونکہ اس کا دائرہ کار محدود ہے اس لئے اس میں ایکریمیا اور یورپ میں بولی جانے والی زبانیں ہی فیڈ کی گئی ہیں۔ البتہ اگر پاکیشیائی زبان کی فیڈنگ مل جائے تب تو یہ کام ہو سکتا ہے"...... راسٹن نے کہا۔

" اوکے ۔ میں معلوم کرتا ہوں کہ کیا ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ میں پھر تمہیں فون کروں گا"...... کارٹن نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ہاتھ ہٹایا اور ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے

" انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" شیٹ لینڈ میں ایشیائی ملک پاکیشیا کا کوئی سفارت خانہ ہے تو وہاں کا نمبر دے دیں"...... کارٹن نے کہا۔

" نہیں سر۔ ایسا کوئی سفارت خانہ یہاں نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کارٹن نے رسیور رکھ دیا۔

"اب کیا کریں"...... کارٹن نے کہا۔

" گریٹ لینڈ میں لازماً ہو گا سفارت خانہ۔ لیکن تم سفارت خانے سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہو"...... ڈینی نے کہا۔ لاؤڈر کی وجہ سے وہ ساری بات چیت سن رہی تھی۔

" پاکیشیائی سفارت خانے میں لازماً پاکیشیا کے قومی ترانے کا ریکارڈ موجود ہو گا۔ میں اسے فون پر ٹیپ کرنا چاہتا ہوں تاکہ یہ ٹیپ میں یہاں سے چلاؤں تو راسٹن اسے ٹیپ کر کے فیڈ کرے ۔ اس

طرح ہمارا کام ہو سکتا ہے"...... کارٹن نے کہا۔

" اوہ ہاں ۔ ویری گڈ ۔ ویری گڈ تم نے بہت اچھا سوچا ہے۔ گریٹ لینڈ کی انکوائری سے معلوم کرو"...... ڈینی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کارٹن نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔ گریٹ لینڈ شیٹ لینڈ سے قریب ہی تھا اس لئے اسے وہاں کا رابطہ نمبر معلوم تھا۔

" انکوائری پلیز"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ گریٹ لینڈ کا ہی تھا۔

" گریٹ لینڈ میں پاکیشیائی سفارت خانہ ہے۔ وہاں کا نمبر دیں"...... کارٹن نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر دے دیا گیا۔ کارٹن نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

" پاکیشیا ایمبیسی"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" میرا نام مارٹن ہے اور میں شیٹ لینڈ سے بول رہا ہوں۔ شیٹ لینڈ میں ہم نے انٹرنیشنل کلچرل آرگنائزیشن بنائی ہوئی ہے جس کے تحت پوری دنیا کے مختلف ممالک کے کلچر کو یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ ہم عنقریب یہاں شیٹ لینڈ میں سوسائٹی کے تحت ایشیا کے تمام ممالک کے قومی ترانوں کو ان ممالک کی مخصوص زبان میں ڈرامے کی صورت میں پیش کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے ہمیں پاکیشیا کے قومی

ترانے کا ریکارڈ چاہیے"...... کارٹن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"کلچرل اتاشی مسٹر آصف سے بات کر لیں۔ وہی اس سلسلے میں آپ کی مدد کر سکتے ہیں۔ میں رابطہ کرا دیتی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کلچرل اتاشی آصف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی تو کارٹن نے دوبارہ وہی بات دوہرا دی۔

"اوہ۔ اوہ جناب ضرور۔ آپ ہمیں پتہ بتا دیں۔ ہم اپنے ملک کے قومی ترانے کا ریکارڈ آپ کو بھجوا دیں گے"...... آصف نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ پہلے مجھے اپنا قومی ترانہ سنوا نہیں سکتے تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ ہم نے اس سلسلے میں کتنے افراد کو انگیج کرنا ہے"۔ کارٹن نے کہا۔

"کیوں نہیں سنوا سکتا جناب۔ لیکن کیا آپ اسے ٹیپ کریں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ یہ ٹھیک رہے گا مسٹر آصف۔ اس طرح ہمیں دیر بھی نہیں ہو گی۔ ہم آپ کو اور آپ کے سفیر صاحب کو بھی ریکارڈ بھیج دیں گے"...... کارٹن نے کہا۔

"اوکے۔ آپ ہولڈ کریں میں ریکارڈ سنواتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ کارٹن اور ڈینی کے

چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے

"ہیلو مسٹر کارٹن"...... تھوڑی دیر بعد آصف کی آواز سنائی دی۔

"یس مسٹر آصف"...... کارٹن نے کہا۔

"کیا آپ نے ٹیپ کرنے کا انتظام کر لیا ہے"...... آصف نے کہا۔

"جی ہاں۔ سنوائیں"...... کارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون پیس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے فون پر ایک نامانوس سی زبان کے الفاظ ابھرنے شروع ہو گئے۔ کارٹن اور ڈینی دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ ظاہر ہے انہیں اس کا ایک لفظ بھی سمجھ میں نہ آسکتا تھا۔

"ہیلو مسٹر کارٹن"...... یہ آواز ختم ہوتے ہی آصف کی آواز سنائی دی تو کارٹن نے بٹن آف کر دیا۔

"یس مسٹر آصف۔ بے حد شکریہ۔ ہم جلد ہی دوبارہ آپ سے رابطہ کریں گے۔ تھینک یو"...... کارٹن نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ماربل ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"کارٹن بول رہا ہوں۔ راسٹن سے بات کراؤ"...... کارٹن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ راسٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد راسٹن کی آواز

سنائی دی۔

"کارٹن بول رہا ہوں راسٹن۔ میں نے پاکیشیائی زبان میں ان کا قومی ترانہ ٹیپ کر لیا ہے۔ کیا تم اسے ٹیپ کر کے اس کی فیڈنگ کر کے کمپیوٹر سے اٹیچ کر سکتے ہو"...... کارٹن نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ جناب۔ بالکل ایسا ہو سکتا ہے۔ آپ مجھے فون پر سنوادیں میں اسے ٹیپ کر لوں گا"...... راسٹن نے کہا۔

"کیا ٹیپ ریکارڈر کا انتظام ہے"...... کارٹن نے کہا۔

"یس سر۔ آپ سنوائیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کارٹن نے فون کے نیچے لگا ہوا ایک اور بٹن پریس کر دیا تو فون میں سے وہی آواز دوبارہ سنائی دینے لگی۔ جب وہ ختم ہو گئی تو کارٹن نے بٹن آف کر دیا۔

"کیا تم نے ترانہ ٹیپ کر لیا ہے"...... کارٹن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اب کب تک اس کی فیڈنگ ہو جائے گی"...... کارٹن نے کہا۔

"ایک گھنٹے بعد آپ کو رپورٹ مل جائے گی اور ہر گھنٹے بعد آپ کو رپورٹ ملتی رہے گی"...... راسٹن نے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ لیکن مجھے تفصیلی رپورٹ چاہئے"۔ کارٹن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کارٹن نے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ اس کمپیوٹر کی مدد سے ہم انہیں ٹریس کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے"...... ڈینی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بشرطیکہ انہوں نے پاکیشیائی زبان استعمال کی تب۔ ورنہ نہیں"...... کارٹن نے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو۔ وہ لازماً کریں گے کیونکہ یہ انسانی نفسیات ہے کہ جب اسے یہ یقین ہو کہ کوئی اس کی بات نہیں سن رہا تو وہ اپنی زبان میں ہی بات کرنے میں آسانی سمجھتا ہے"...... ڈینی نے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے۔ مجھے اس کمپیوٹر کے بارے میں بتایا گیا تھا لیکن مجھے ابھی تک یقین نہیں آرہا کہ شیٹ لینڈ میں بولی جانے والی اربوں کھربوں آوازوں میں سے یہ کمپیوٹر نہ صرف خاص آواز علیحدہ بھی کر لے گا اور ایسی جگہ کو بھی ٹریس کر لے گا جہاں یہ زبان بولی گئی ہو۔ بظاہر تو یہ ناممکن نظر آتا ہے"...... کارٹن نے کہا۔

"بلیک تھنڈر اسی لئے تو ابھی تک سامنے نہیں آئی کہ وہ ایسی مشینری تیار کر لینا چاہتی ہے جو موجودہ سپر پاورز کے سائنس دانوں سے بھی سینکڑوں سال آگے کی ہو تاکہ جس وقت بلیک تھنڈر سامنے آئے تو پھر پوری دنیا اتنی سائنسی ترقی کے باوجود اس کے مقابل کوئی اہمیت نہ رکھتی ہو اور یہ ایجاد بھی بی ٹی کے سائنس دانوں کی ہے۔ تم فکر مت کرو جو تمہارے نزدیک ناممکن ہے وہ اس سپیشل کمپیوٹر کے لئے انتہائی معمولی بات ہے"...... ڈینی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایک اور مسئلہ بھی سامنے آئے گا اور وہ یہ کہ اگر انہوں نے کسی

کلب میں یا بازار میں بات چیت کی تو جب تک ہمارے آدمی انہیں ہلاک کرنے کے لئے وہاں پہنچیں گے تو وہ وہاں سے غائب ہو چکے ہوں گے"...... کارٹن نے کہا۔

"ہمیں ان کا ٹھکانہ معلوم کرنا ہو گا۔اس کے بعد ان کے خلاف کارروائی کرنی ہو گی"...... ڈینی نے کہا تو کارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کارٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"کارٹن بول رہا ہوں"...... کارٹن نے کہا۔

"راسٹن بول رہا ہوں سپیشل چیکنگ سنٹر سے۔آپ کے مطلوبہ افراد کی تعداد سات ہے اور اس وقت وہ سب لارسن کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ اے بلاک میں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے راسٹن نے کہا تو کارٹن اور ڈینی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا یہ اطلاع حتمی ہے"...... کارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ کمپیوٹر نے سات افراد کی اس کوٹھی میں پاکیشیائی زبان بولنے کی نشاندہی کی ہے اور مسلسل ہو رہی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا

"چیکنگ جاری رکھنا اور اب ایک فریکونسی نوٹ کرو۔اب تم نے مجھے اس فریکونسی پر رپورٹ دینی ہے"...... کارٹن نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مخصوص فریکونسی بتا دی۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے راسٹن نے کہا۔

"اپنی فریکونسی بھی مجھے بتا دو"...... کارٹن نے کہا اور دوسری طرف سے فریکونسی بتا دی گئی۔

"اوکے۔چیکنگ جاری رکھو"...... کارٹن نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ڈیوک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کارٹن بول رہا ہوں ڈیوک۔ فوری طور پر اپنے گروپ سمیت لارسن کالونی پہنچ جاؤ۔میں وہیں آ رہا ہوں۔ہم نے وہاں ایک کوٹھی پر فل ریڈ کرنا ہے"...... کارٹن نے کہا۔

"یس باس۔ہم کہاں آپ کا انتظار کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لارسن کالونی سے پہلے بیوٹی گارڈن کے قریب"...... کارٹن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ ڈینی۔اب ان کا شکار کھیلیں"...... کارٹن نے کہا تو ڈینی بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں پہلے شک ہوا تھا۔لیکن تم تو بتا رہے تھے کہ ان کے میک اپ چیک نہیں ہو سکے"...... کار میں بیٹھتے ہوئے ڈینی نے کہا۔

"ہاں۔ہو سکتا ہے کہ انہوں نے میک اپ میں کوئی ایسی تکنیک استعمال کی ہو کہ کیمرے اسے چیک نہ کر سکے ہوں۔لیکن زبان نے

ان کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے"...... کارٹن نے جواب دیا۔ وہ خود کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا۔

"اب تمہارا پروگرام کیا ہے"...... ڈینی نے پوچھا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ میں اس کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دوں گا"...... کارٹن نے بڑے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے وہ لوگ وہاں سے نکل گئے ہوں"...... ڈینی نے جواب دیا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے۔ وہاں پہنچ کر میں پہلے راسٹن سے معلوم کر لوں گا"...... کارٹن نے جواب دیا۔

"لیکن یہ کام کوٹھی کے بالکل سامنے پہنچ کر نہ کرنا کیونکہ یہ لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہیں۔ انہیں فوراً علم ہو جائے گا اور پھر وہ غائب بھی ہو سکتے ہیں"...... ڈینی نے کہا۔

"اب میں اتنا بھی احمق نہیں ہوں جتنا تم مجھے سمجھ رہی ہو۔ ویسے بھی یہ لوگ اب بچ کر کہیں نہیں جا سکتے۔ اب تو یہ پوری طرح ہماری گرفت میں ہیں"...... کارٹن نے کہا تو ڈینی بے اختیار مسکرا دی۔

"میرا خیال ہے کہ اس کوٹھی پر میزائل فائر کرنے کی بجائے بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کراؤ تاکہ انہیں ہلاک کرنے میں بھی لطف آئے۔ میزائل کی فائرنگ سے تو ایک لمحے میں ان کے چیتھڑے اڑ جائیں گے"...... ڈینی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے۔ انہیں اگر معمولی سا موقع بھی مل گیا تو یہ سچوئیشن بدل سکتے ہیں"...... کارٹن نے کہا۔

"آئندہ میرے سامنے ایسی بزدلی کی باتیں مت کرنا۔ میں نے اس عمران کے ساتھ کام کیا ہوا ہے۔ یہ اس قدر بھی مافوق الفطرت نہیں ہے جتنا تم لوگوں نے اسے بنا رکھا ہے"...... ڈینی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک تو تم ناراض بہت جلد ہو جاتی ہو۔ ٹھیک ہے جیسے تم کہو گی ویسے ہی کریں گے"...... کارٹن نے کہا تو ڈینی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"اور تم میں یہی خوبی ہے کہ تم منانے میں دیر نہیں کرتے"۔ ڈینی نے کہا تو کارٹن بھی اس بار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد کار بیوٹی گارڈن کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ وہاں اور بھی بے شمار کاریں موجود تھیں۔ کارٹن کی کار رکتے ہی ایک نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ان کے قریب آگیا۔ اس نے کارٹن کو سلام کیا۔

"ڈیوک۔ کیا تم بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول ساتھ لائے ہو"...... کارٹن نے پوچھا۔

"یس باس"...... ڈیوک نے جواب دیا۔

"اوکے۔ میں چیک کر لوں۔ پھر تمہیں ہدایات دیتا ہوں"۔ کارٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس

نے اس پر راسٹن کی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

" ہیلو ہیلو۔ کارٹن کالنگ ۔ اوور"...... کارٹن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

" یس ۔ راسٹن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... دوسری طرف سے راسٹن کی آواز سنائی دی۔

" کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... کارٹن نے کہا۔

" وہی سات افراد کی آوازیں اس کوٹھی سے سنائی دے رہی ہیں۔ اوور"...... راسٹن نے جواب دیا۔

" اوکے ۔ اوور اینڈ آل"...... کارٹن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" ڈیوک ۔ تم یہاں سے پیدل جاؤ اور لارسن کالونی کی کوٹھی نمبر آٹھ اے بلاک کو گھیر کر اندر ایکس ایکس فائر کر دو۔ اس کے بعد اندر جا کر چیکنگ کرو اور پھر مجھے اندر سے ہی ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دو۔ لیکن انتہائی احتیاط کرنا اور اندر موجود افراد کو معمولی سا شک بھی نہیں پڑنا چاہئے"...... کارٹن نے کہا۔

" یس باس"...... ڈیوک نے جواب دیا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

کوٹھی کے سٹنگ روم میں عمران اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ اس وقت رات پڑنے والی تھی اور وہ سب دو گروپوں کی صورت میں پورا شہر گھوم چکے تھے لیکن انہیں نہ ہی کسی سے ڈیتھ گروپ کے بارے میں کوئی اطلاع ملی تھی اور نہ ہی انہیں بلیک تھنڈر کے کسی ایجنٹ کے بارے میں معلوم ہوا تھا اور وہ سب کیفوں اور کلبوں میں گھوم کر واپس آ گئے تھے۔

" ہمیں کوئی جامع پلان بنانا ہو گا۔ اس طرح اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اب ایک صورت رہ گئی ہے کہ اخبار میں اشتہار دیا جائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ اس رالف سے تو ڈیتھ گروپ کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ضرور ہو سکتا ہے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ گروپ ہائر کیا گیا ہو گا۔ بلیک تھنڈر جیسی تنظیم ایسے گھٹیا سے گروپ بنا کر کام نہیں کر سکتی اس لئے ان کے پیچھے بھاگنا فضول ہے"....... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تو تم نے اسی لئے اسے ہمارے کھاتے میں ڈال دیا تھا"....... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نے تو اس محاورے پر عمل کیا ہے کہ جس کے مطابق کبوتر کبوتر کے ساتھ اڑتا ہے اور باز باز کے ساتھ "....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو تنویر کا چہرہ بگڑ گیا۔

"یہ تم ہمیں کبوتر کہہ رہے ہو یا اپنے آپ کو"....... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کبوتر محبت کا پیامبر ہوتا ہے اور باز شکاری پرندہ ہے۔ اب فیصلہ تم کرو کہ جولیا کے سامنے تم اپنے آپ کو کیا کہلوانا پسند کرو گے"....... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ وہ عمران کی شرارت کو بخوبی سمجھ گئے تھے کہ اب جولیا کے سامنے تنویر بھلا اپنے آپ کو شکاری کیسے کہہ سکتا ہے کیونکہ شکاری خواتین کی حد تک منفی معنوں میں لیا جاتا تھا اور ظاہر ہے کبوتر بننے کو وہ تیار نہیں ہو گا۔

"میں نہ کبوتر ہوں نہ باز۔ میں تنویر ہوں اور بس"....... تنویر نے کہا تو سب اس کے اس جواب پر بے اختیار ہنس پڑے۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ ہمیں واقعی کوئی ٹھوس پلاننگ کر لینی چاہئے کیونکہ بلیک تھنڈر انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے اس لئے ایسا نہ ہو کہ ہم کسی بھی وقت ان کے ہاتھ لگ جائیں"....... صفدر نے کہا۔

"میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ ہم ان کے ہاتھ لگ جائیں لیکن ان کے ہاتھ ہی اتنے چھوٹے ہیں کہ ہم تک پہنچ ہی نہیں رہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر سیدھی طرح ہم میک اپ کے بغیر باہر نکلتے ہیں۔ پھر تو وہ لوگ ہمیں پہچان لیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"اور اندھیرے میں آنے والی گولیاں کون روکے گا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر آپ سوچ سکتے ہیں یا کیپٹن شکیل"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شکیل تو اس وقت سوچے گا جب میں سوچ لوں گا اور کیپٹن شکیل کے خوف کی وجہ سے میں نے سوچنا ہی بند کر دیا ہے"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ کیپٹن شکیل بھی مسکرا دیا تھا۔

"عمران صاحب مجھے معلوم ہے کہ آپ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی بجائے اس لیبارٹری کے بارے میں سوچ رہے ہیں اور آپ نے یقیناً اس سلسلے میں کام بھی کیا ہو گا"....... کیپٹن شکیل نے کہا۔

" اوہ۔ کیا صالحہ یا خاور نے تمہیں بتایا ہے"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

" ہم نے کیا بتانا ہے۔ ہمیں تو خود کچھ معلوم نہیں۔ بس تمہارے ساتھ گھومتے پھرتے رہے ہیں۔ بلیک کافی پیتے رہے اور کھانا کھاتے رہے ہیں"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اس سے زیادہ انکوائری اب ہمارے بس میں ہی نہیں رہی۔ اب واقعی اشتہار دینا پڑے گا کہ جو ہمیں لیبارٹری کے بارے میں بتائے گا اسے نقد انعام دیا جائے گا اور اس کا نام صیغہ راز میں رکھا جائے گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سب ایک بار ہنس پڑے۔ پھر کافی دیر تک اسی طرح بیٹھے وہ باتیں کرتے رہے کہ اچانک عمران کے کانوں میں دور سے ہلکے ہلکے دھماکوں کی آوازیں پڑیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے پٹاخے پھٹ رہے ہوں۔

" اوہ۔ اوہ۔ بے ہوش کر دینے والی گیس کا حملہ ہو رہا ہے"۔ عمران نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سانس روک لیا۔ اس کے ساتھی بھی بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے لیکن دوسرے لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کے اندر کوئی تیز رفتار لٹو گھومنا شروع ہو گیا ہو۔ اس نے اپنے ذہن کو کنٹرول کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا ذہن اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اندھیرے میں روشنی کی کرن چمکتی ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کی کرن

نمودار ہوئی اور پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے مناظر فلمی سین کی طرح ایک لمحے میں گھوم گئے۔ جب وہ اپنے ساتھیوں سمیت رہائش گاہ کے سٹنگ روم میں بیٹھا باتوں میں مصروف تھا کہ باہر سے پٹاخے چلنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر اس کا ذہن تاریک پڑتا چلا گیا تھا پوری طرح شعور جاگتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے یہ محسوس کر کے اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگ گئے کہ اس کے جسم نے اس کے ارادے کا ساتھ دینے سے یکسر انکار کر دیا تھا۔ البتہ اس کا سر گردن تک آسانی سے گھوم رہا تھا۔ عمران نے دیکھا کہ وہ لکڑی کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور نائیلون کی باریک رسی سے اس کا جسم کرسی سے بندھا ہوا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی دوسری کرسیوں پر اس کے سارے ساتھی اسی حالت میں موجود تھے لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ سب اپنی اصل شکلوں میں تھے۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اتنی بات تو وہ بہرحال سمجھ گیا تھا کہ اسے اپنی ذہنی مشقوں کی وجہ سے از خود ہوش آگیا ہے لیکن یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ وہ کن لوگوں کی قید میں پہنچ گئے ہیں۔ اس کے ذہن میں ڈیتھ گروپ کا خیال آیا لیکن اسے اس نے اس لئے مسترد کر دیا تھا کہ اس نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے چہروں پر جو میک اپ کئے تھے وہ کسی جدید سے جدید میک اپ واشر سے بھی

واش نہ ہو سکتے تھے اور اس کے لئے سادہ پانی استعمال کیا جا سکتا تھا اور عمران جانتا تھا کہ عام سے غنڈے یا مجرم کم از کم سادہ پانی استعمال کرنے کا کبھی سوچ ہی نہ سکتے تھے اس لئے لامحالہ وہ کسی تربیت یافتہ سیکرٹ ایجنٹ کی قید میں پہنچ گئے تھے اور لازمی بات ہے کہ ایسے سیکرٹ ایجنٹ بلیک تھنڈر کے ہی ہو سکتے ہیں اور اس خیال کے آتے ہی وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے چہرے پر بے اختیار اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اگر واقعی اس کا خیال درست تھا تو پھر اس کی محنت ٹھکانے لگ گئی تھی اور وہ جو چاہتا تھا وہی سامنے آگیا تھا اور ابھی عمران اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر مشین گن لٹکی ہوئی تھی جبکہ اس نے ہاتھ میں ایک لمبی گردن والی نیلے رنگ کی بوتل پکڑی ہوئی تھی۔

"اوہ۔ تمہیں کیسے ہوش آگیا"...... اس نوجوان نے حیران ہو کر کہا۔

"تاکہ تم سے معلوم کر سکوں کہ ہمارے ساتھ کس نے یہ شاہانہ سلوک کیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اس وقت چیف کارٹن کی تحویل میں ہو"...... اس نوجوان نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے عمران کے ساتھ کرسی پر بیٹھے ہوئے صفدر کی ناک سے بوتل لگا دی اور چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی

اور آگے بڑھ گیا۔

"یہ کارٹن کیا کسی چوہے کا نام ہے"...... عمران نے کہا تو وہ نوجوان ایک جھٹکے سے مڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"شٹ اپ اب اگر چیف کے بارے میں کوئی توہین آمیز لفظ کہا تو گولی مار دوں گا"...... نوجوان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تمہیں اس میں اتنا ناراض ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ بزدل لوگ ہی ایسی حرکتیں کرتے ہیں کہ ہمارے جسموں کو بے حس کر دینے والے انجکشن بھی لگانے سے خوف دور نہیں ہوا تو رسیاں بھی باندھ دیں کہ ایسا نہ ہو کہیں ہم بھاگ جائیں"۔ عمران نے کہا۔

"چیف نے کیوں ایسا کیا ہے یہ اسے معلوم ہو گا لیکن اب تم نے اگر چیف کی شان میں کوئی گستاخی کی تو میں واقعی تمہیں گولی مار دوں گا"...... نوجوان نے کہا اور بوتل اٹھائے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جب کمرے سے باہر چلا گیا تو اس وقت اس کے سارے ساتھیوں کو ہوش آچکا تھا اور پھر سب کے سوالوں کے جواب میں عمران نے وہی کچھ بتا دیا جو اس نوجوان نے عمران کو بتایا تھا۔

"اوہ۔ واقعی یہ آدمی انتہائی بزدل ہے کہ اس نے ہمیں بے حس بھی کر رکھا ہے اور رسیاں بھی باندھ رکھی ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بزدلی نہیں ہے بلکہ تمہاری دہشت ہے۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ

سروس کو جادوگروں کی جماعت سمجھتے ہیں۔ طلسم ہوشربا کے جادوگروں کی جماعت کہ بس ادھر منتر پڑھا اور ادھر سچوئیشن تبدیل"۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ یہ لوگ بلیک تھنڈر کے ایجنٹ ہوں گے لیکن انہوں نے ہمیں چیک کیسے کر لیا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہی بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی۔ یہاں کوئی آئے گا تو اس سے پوچھ لیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے پیچھے وہی آدمی تھا جس نے انہیں ہوش دلایا تھا۔ مشین گن اب اس کے کاندھے پر لٹکنے کی بجائے اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی تھی۔ عمران انہیں دیکھتے ہی چونک پڑا۔ وہ ان دونوں کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ یہ ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کے ایجنٹ تھے۔ مرد کا نام مارٹن تھا اور عورت کا نام ڈینی تھا اور اب عمران کو سمجھ آ گئی تھی کہ اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لانے والے نے جس مارٹن کو چیف کہا تھا وہ یہی مارٹن تھا۔ مارٹن اور ڈینی دونوں ان کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تمہارے چہرے کے تاثرات بتا رہے ہیں عمران کہ تم ہم دونوں کو پہچان چکے ہو۔ اس کے باوجود میں تعارف کرا دوں۔ میرا نام مارٹن اور یہ ڈینی ہے"...... اس نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم دونوں تو بلیک ایجنسی سے متعلق ہو اور بلیک ایجنسی

کا ہمارے ساتھ کیا تعلق"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ بلیک ایجنسی کا واقعی تم سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی اب ہم سے کوئی تعلق ہے ہمارا تعلق اب بلیک تھنڈر سے ہے اور یہ تمہاری بدقسمتی ہے کہ تم بلیک تھنڈر سے ٹکرانے یہاں پہنچ گئے"...... کارٹن نے کہا۔

"تم دونوں کو یہاں دیکھ کر مجھے واقعی اپنی بدقسمتی کا احساس ہونے لگ گیا ہے اور شاید اس بدقسمتی کے احساس کی وجہ سے تم نے ہمیں بے حس بھی کیا ہے اور ساتھ ہی رسیوں سے باندھا بھی ہے"...... عمران نے کہا تو کارٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں تو کوٹھی میزائلوں سے اڑانے کے حق میں تھا لیکن ڈینی چاہتی تھی کہ تمہیں بے ہوش کیا جائے اور پھر ہوش میں لا کر تم سے باتیں کی جائیں اس لئے مجبوراً مجھے ایسا کرنا پڑا لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم موقع ملتے ہی کچھ نہ کچھ کر سکتے ہو اس لئے میں نے تمہیں بے حس کرا کر رسیاں بھی بندھوا دیں"...... کارٹن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھے ڈینی پر رشک آ رہا ہے کہ اسے اس قدر تابعدار اور فرمانبردار شوہر ملا ہے لیکن ساتھ ہی افسوس بھی ہو رہا ہے کہ ڈینی بولنے سے معذور ہے"...... عمران نے کہا تو کارٹن اور ڈینی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"تم مجھے اچھی طرح پہچانتے ہو عمران۔ میں نے تمہارے ساتھ ایک مشن میں کام کیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ مجھے تم سے باتیں

کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے بلکہ میں تم سے انتقام لینا چاہتی ہوں کیونکہ اس مشن کے دوران تم نے مجھے جذباتی کر کے فائدہ اٹھایا اور پھر مشن ختم ہونے پر تم اس طرح منہ پھیر کر چلے گئے جیسے تم مجھ سے واقف ہی نہ تھے"...... ڈینی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"میں نے دراصل ایک بہت ماہر نجومی سے زائچہ بنوایا تھا اور اس نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے کارٹن سے شادی کرنی ہے اور میں چونکہ کارٹن نہیں ہوں بلکہ عمران تھا اس لئے مجبوراً مجھے راستے سے ہٹنا پڑا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ڈینی اب کیا مزید وقت ضائع کرنے کی ضرورت ہے"۔ کارٹن نے کہا۔

"رینالڈ"...... ڈینی نے مڑ کر عقب میں موجود نوجوان سے کہا جو مشین گن ہاتھ میں پکڑے کھڑا تھا

"یس میڈم"...... اس نوجوان نے چونک کر کہا۔

"مشین گن مجھے دو"...... ڈینی نے کہا تو رینالڈ نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشن گن ڈینی کے ہاتھ میں دے دی۔

"اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... ڈینی نے انتہائی سفاکانہ لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ۔ آخر تمہیں اتنی جلدی کیا ہے۔ ہم تو ویسے بھی بے حس و حرکت ہیں۔ مرنے سے پہلے ہمیں ذہنی طور پر تو مطمئن ہونے دو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ ذہنی طور پر مطمئن ہونے کا کیا مطلب"...... ڈینی نے چونک کر کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں یہ بتا دو کہ تم نے ہمارا سراغ کیسے لگایا ہے ورنہ یہ خلش مرنے کے بعد بھی ہمیں چین نہ لینے دے گی"۔ عمران نے کہا تو کارٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم تو پہلے بھی بلیک تھنڈر کے آڑے آتے رہے ہو۔ اس لئے تمہیں تو معلوم ہے کہ بلیک تھنڈر انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے اور جس مشین کے ذریعے تمہیں ٹریس کیا گیا ہے اس کا تو شاید تم تصور بھی نہ کر سکو"...... کارٹن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وائس چیکنگ کمپیوٹر کے بارے میں تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"لیکن اس کمپیوٹر میں تو ہماری آوازیں فیڈ ہی نہیں ہوں گی پھر وہ ہمیں کیسے چیک کر سکتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اپنے دور کے وائس چیکنگ کمپیوٹر کی بات کر رہے ہو جبکہ یہ کمپیوٹر ایک صدی آگے کی ایجاد ہے اس لئے اس میں تمہاری آوازوں کی فیڈنگ کی ضرورت نہیں ہے بلکہ ہم نے اسے پاکیشیائی زبان کا ٹارگٹ دیا تھا اور اس نے اربوں کھربوں آوازوں میں سے ٹارگٹ تلاش کر لیا۔ تم سب لارسن کالونی کی کوٹھی میں بیٹھے پاکیشیائی زبان میں باتیں کر رہے تھے اس لئے کمپیوٹر نے تمہیں چیک کر لیا اور تمہاری لوکیشن بھی چیک کر لی۔ اس طرح ہمیں معلوم ہو گیا کہ تم

کہاں موجود ہو"...... کارٹن نے کہا۔

" لیکن اس کمپیوٹر کو پاکیشیائی زبان کا علم کیسے ہو گیا۔یہاں شیٹ لینڈ میں ظاہر ہے پاکیشیائی زبان کے بارے میں تو شاید کوئی جانتا ہی نہ ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" یہ میرا کام ہے"...... کارٹن نے کہا اور پھر اس نے تفصیل بتا دی کہ اس نے کس طرح گریٹ لینڈ میں پاکیشیائی سفارت خانے سے پاکیشیائی قومی ترانہ فون پر ٹیپ کیا اور پھر یہ ٹیپ اس کمپیوٹر تک پہنچا دیا گیا۔

" اوہ۔گڈ شو۔تم واقعی ذہین آدمی ہو اور یہ واقعی مستقبل کی ایجاد ہے لیکن تمہارا رابطہ اس سنٹر سے کیسے ہو گیا۔یہ سنٹر تو لازماً سیکشن ہیڈ کوارٹر کے تحت ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" سیکشن ہیڈ کوارٹر کا رابطہ تو سب سے ہوتا ہے لیکن ہمارا اس سے براہ راست رابطہ بھی ہے"...... کارٹن نے کہا۔

" اوکے۔اب یہ مسئلہ تو حل ہو گیا۔اب یہ بتا دو کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے کہا تو کارٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

" اس کا علم شاید سیکشن ہیڈ کوارٹر میں کام کرنے والوں کو بھی نہیں ہو گا۔مجھے کیسے ہو سکتا ہے"...... کارٹن نے کہا۔

" کیا تمہارا رابطہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے نہیں ہوتا۔اب ہمیں ہلاک کر کے تم آخر اسے رپورٹ تو دو گے"...... عمران نے کہا۔

" رابطہ ہماری طرف سے خصوصی ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہوتا ہے اور

سیکشن ہیڈ کوارٹر چاہے تو فون پر رابطہ کر سکتا ہے"...... کارٹن نے کہا۔

" تو چلو اس کی فریکونسی ہی بتا دو"...... عمران نے کہا۔

" بند کرو یہ سب کچھ۔بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ڈینی اب ختم کرو یہ جھنجھٹ"...... کارٹن نے کہا۔

" مسٹر رینالڈ۔اب بتاؤ میں نے سچ کہا تھا ناں"...... عمران نے ان دونوں کے پیچھے کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

" کیا۔کیا مطلب۔کیا کہا تھا عمران نے تم سے"...... ان دونوں نے مڑ کر رینالڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو رینالڈ نے انہیں بتا دیا کہ عمران نے اسے چوہا کہا تھا جس پر اس نے اسے ڈانٹ دیا تھا۔

" یہ میں نے اس لئے کہا تھا کہ تم نے بزدلوں کی طرح ہمیں بے بس بھی کر رکھا ہے اور رسیاں بھی باندھ رکھی ہیں اور اب یہ بات میں نے اس لئے کی ہے تم فریکونسی بتانے میں بھی خوفزدہ ہو۔اب تم خود بتاؤ کہ فریکونسی بتانے سے کیا میں نے اس فریکونسی کا اچار ڈالنا ہے۔اس کے باوجود تم خوفزدہ ہو"...... عمران نے کہا۔

" تم اس فریکونسی کو معلوم کر کے کیا کرو گے"...... کارٹن نے کہا۔

" ہو سکتا ہے کہ میں عالم بالا سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو کال کروں اور ان کا شکریہ ادا کروں کہ ان کی وجہ سے میں دنیا کے بکھیڑوں سے

نجات حاصل کر سکا ہوں"....... عمران نے کہا تو کارٹن کے ساتھ ساتھ ڈینی بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

" بتا دو کارٹن اسے فریکونسی۔ مرنا تو اس نے ہے ہی"....... ڈینی نے کہا تو کارٹن نے فریکونسی بتا دی۔

" واہ۔ اب واقعی کنفرم ہو گیا ہے کہ تم جیسا تابعدار اور فرمانبردار شوہر کسی اور کو نہیں مل سکتا۔ یہ اعزاز صرف ڈینی کو ہی اس دنیا میں ملا ہے۔ بہرحال اب سوال جواب ختم اب ہم مرنے کے لئے تیار ہیں۔ البتہ ہماری آخری خواہش پوری کر دو تاکہ ہم اطمینان سے مر سکیں"....... عمران نے کہا۔

" اچھا۔ ہمیں پتہ تو چلے کہ تمہاری آخری خواہش کیا ہے"۔ کارٹن نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ہمیں پانی پلا دو اور صرف نصف گھنٹہ دے دو تاکہ میں اور میرے ساتھی مرنے کی شاندار اداکاری کی ریہرسل کر سکیں کیونکہ اب اس کے سوا بظاہر اور کوئی صورت نظر نہیں آ رہی اور ہاں اس دوران ہم عبادت بھی کر لیں گے"....... عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا تو کارٹن بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم بلیک ایجنسی کے ایجنٹوں کے سامنے بیٹھے ہو عمران۔ عام مجرموں کے سامنے نہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم پانی کیوں مانگ رہے ہو کیونکہ پانی پینے سے بے حس کرنے والی دوا کے اثرات ختم ہو جائیں گے اور آدھا گھنٹہ تم اس لئے مانگ رہے کہ اس دوران تم

رسیاں کھول سکو۔ تمہاری عیاری اور اداکاری کا وقت گزر چکا ہے۔ اب واقعی تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت کا وقت آ گیا ہے۔ ڈینی فائر کھول دو"....... کارٹن نے کہا تو ڈینی نے یکلخت مشین گن سیدھی کی اور پھر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی کارٹن کے فاتحانہ قہقہے سنائی دیئے۔

کارٹن اور ڈینی دونوں اپنے ہیڈ کوارٹر کے آفس میں موجود تھے۔ ان دونوں کے چہرے فتح اور جوش سے چمک رہے تھے۔ کارٹن نے الماری کھولی اور اس میں سے سرخ رنگ کا کارڈلیس فون اٹھایا اور اسے لا کر میز پر رکھا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مشینی آواز سنائی دی۔

"کارٹن بول رہا ہوں۔ چیف سے رابطہ کراؤ۔ سپیشل میسج"۔ کارٹن نے کہا۔

"ہیلو کارٹن۔ میں چیف بول رہا ہوں"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"وکٹری چیف۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہلاک ہو چکا

ہے"...... کارٹن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسے۔ تفصیل بتاؤ"...... دوسری طرف سے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا گیا تو کارٹن نے وائس کمپیوٹر چیکنگ سے لے کر انہیں بے ہوش کر کے ہیڈ کوارٹر کے مخصوص کمرے میں لے آنے اور پھر وہاں ڈینی کی ان پر فائرنگ کھولنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"کیا تم نے کنفرم کر لیا ہے کہ وہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں"۔ چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ ڈینی نے اس وقت تک ٹریگر سے انگلی نہیں ہٹائی جب تک کہ وہ سب ساکت نہیں ہو گئے۔ سینکڑوں کی تعداد میں گولیاں ان کے بندھے ہوئے جسموں میں اتر گئی تھیں"...... کارٹن نے کہا۔

"کیا تم نے یہ چیک کر لیا تھا کہ وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی تھے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ میں نے پہلے ہی سادہ پانی سے ان کے میک اپ صاف کئے تھے اور اس طرح وہ سب اصل چہروں میں آ گئے تھے اور پھر چیف ہم تسلی کرنے کے لئے کافی دیر تک عمران سے باتیں کرتے رہے تھے۔ وہ واقعی اصل تھے"...... کارٹن نے کہا۔

"ان کی لاشیں کہاں ہیں"...... چیف نے کہا۔

"میں نے اینڈریو کو حکم دیا ہے کہ ان کی لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال دے۔ وہ اس وقت اس کام میں مصروف ہو گا"...... کارٹن نے

کہا۔

"او کے تم ابھی وہیں رہو گے۔ میں مین ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دے کر پھر تم سے بات کرتا ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کارٹن نے رسیور رکھ دیا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر کو شاید یقین نہیں آ رہا کہ یہ لوگ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں"...... ڈینی نے کہا۔

"تم سیکشن ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہے ہو۔ مجھے تو خود ابھی تک یقین نہیں آ رہا حالانکہ سب کچھ میری آنکھوں کے سامنے ہوا ہے"۔ کارٹن نے کہا۔

"تم لوگوں نے خواہ مخواہ انہیں مافوق الفطرت بنا رکھا تھا۔ تم نے دیکھا کہ وہ کتنی آسانی سے ہلاک کر دیئے گئے ہیں"...... ڈینی نے کہا۔

"ایسا صرف اس لئے ہوا ہے ڈینی کہ ہم نے انہیں بے حس کر رکھا تھا اور ساتھ ہی رسیوں سے بندھوا دیا تھا ورنہ شاید اتنی آسانی سے معاملہ فائنل نہ ہوتا"...... کارٹن نے جواب دیا۔

"اسی لئے تو وہ عمران تمہیں بزدل کہہ رہا تھا۔ بہرحال اب یہ لوگ ختم ہو گئے ہیں۔ اب کیا پروگرام ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں چھٹیاں منانے ناراک جانا چاہئے"...... ڈینی نے کہا۔

"ضرور جائیں گے۔ پہلے مین ہیڈ کوارٹر تو تسلی کر لے"۔ کارٹن نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کارٹن نے ہاتھ

بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کارٹن بول رہا ہوں"...... کارٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چیف بول رہا ہوں۔ مین ہیڈ کوارٹر تم سے براہ راست بات کرے گا۔ کال کا انتظار کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کارٹن نے رسیور رکھ دیا۔

"مین ہیڈ کوارٹر کیا پوچھے گا ہم سے"...... ڈینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری خود سمجھ میں نہیں آ رہا"...... کارٹن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"حیرت ہے کہ یہ لوگ مر بھی گئے ہیں لیکن کسی کو ان کی موت کا یقین ہی نہیں آ رہا"...... ڈینی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کارٹن نے رسیور اٹھا لیا۔

"کارٹن بول رہا ہوں"...... کارٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کرانسکی بول رہا ہوں سپیشل ایجنٹ آف مین ہیڈ کوارٹر"۔ ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی تو کارٹن اور ڈینی دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ شاید ان کے ذہنوں میں تصور بھی نہ تھا کہ اس طرح کوئی ایجنٹ ان سے بات کرے گا۔

"یس ۔ کارٹن بول رہا ہوں"...... کارٹن نے کہا۔

"کارٹن ۔ تم نے سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ دی ہے کہ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کا خاتمہ کر دیا ہے"...... کرانسکی نے کہا۔

"یس مسٹر کرانسکی"...... کارٹن نے جواب دیا۔

"میں ان کی لاشیں خود چیک کرنا چاہتا ہوں"...... کرانسکی نے کہا۔

"سوری جناب ۔ وہ تو اب تک برقی بھٹی میں راکھ بن چکی ہوں گی"...... کارٹن نے کہا۔

"اوہ ۔ پھر کیسے کنفرمیشن ہو گی ۔ بہرحال تم تفصیل بتاؤ کہ یہ لوگ کتنی تعداد میں تھے اور کیسے تمہارے ہاتھ لگے ۔ تمہارے اور ان کے درمیان کیا باتیں ہوئیں اور یہ کس طرح ہلاک ہوئے ۔ پوری تفصیل سے سب کچھ بتا دو"...... کرانسکی نے کہا تو کارٹن نے ایک بار پھر شروع سے لے کر آخر تک پوری تفصیل دوہرا دی ۔ البتہ اس نے عمران کی آخری خواہش والی بات اس لئے گول کر دی تھی کہ وہ صرف مذاق تھا۔

"تمہارے اور عمران کے درمیان جو باتیں ہوئی ہیں وہ پلیز لفظ بہ لفظ دوہرا دو ۔ لفظ بلفظ"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو کارٹن نے گفتگو دوہرانا شروع کر دی۔

"ٹرانسمیٹر فریکونسی تم نے اسے کیوں بتائی تھی"...... کرانسکی

نے چونک کر پوچھا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے کرانسکی ۔ مردہ آدمی اس فریکونسی سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اگر وہ زندہ بھی رہ جاتا تب بھی اس سے وہ کیا فائدہ اٹھا سکتا تھا"...... کارٹن نے اس بار برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اگر عمران زندہ بچ گیا تو وہ اس فریکونسی سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع تلاش کر لے گا ۔ وہ ایسے کاموں میں ماہر ہے ۔ اس نے یقیناً پہلے بھی اپنے انداز میں تجزیہ کر کے یہ معلوم کیا ہو گا کہ یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر شیٹ لینڈ میں ہے ورنہ وہ کبھی شیٹ لینڈ نہ آتا"۔ کرانسکی نے کہا۔

"کر لیتا ہو گا لیکن اب تو وہ ہلاک ہو چکا ہے"...... کارٹن نے کہا۔

"مسٹر کارٹن ۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ کی باتیں سن کر بھی یقین نہیں آ رہا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اتنی آسانی سے ہلاک ہو سکتے ہیں ۔ جتنی آسانی سے تم بتا رہے ہو ۔ اس لئے تمہاری آواز باقاعدہ سیکشن ہیڈ کوارٹر میں بھی چیک کی گئی ہے اور مین ہیڈ کوارٹر میں بھی لیکن یہ کنفرم ہے کہ تم نقلی نہیں بلکہ اصل کارٹن ہو ۔ البتہ ان لاشوں کی چیکنگ ہو جاتی تو زیادہ بہتر تھا ۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے اوکے ۔ اب مستقبل بتائے گا کہ کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کارٹن نے ایک بار پھر رسیور رکھ دیا۔

" عجیب عذاب میں پھنس گئے ہیں۔ مجھے معمولی سا خیال بھی ہوتا کہ یہ لوگ اس طرح یقین نہیں کریں گے تو میں ان کی لاشیں محفوظ کرا دیتا"...... کارٹن نے کہا۔

" رینالڈ سے معلوم تو کرو۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے ابھی تمام لاشیں برقی بھٹی میں نہ ڈالی ہوں"...... ڈینی نے کہا۔

" نہیں۔ کرانسکی کو میں کہہ چکا ہوں۔ اب میں اپنی بات کو غلط کیسے کہہ سکتا ہوں ورنہ سارا معاملہ واقعی مشکوک ہو جائے گا"۔ کارٹن نے کہا اور اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کارٹن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کارٹن بول رہا ہوں"...... کارٹن نے کہا۔

" چیف بول رہا ہوں کارٹن۔ مبارک ہو۔ مین ہیڈ کوارٹر نے تمہاری وضاحت تسلیم کر لی ہے اور اب تم اس مشن کے فاتح قرار دیئے جا چکے ہو اور مین ہیڈ کوارٹر نے حکم دیا ہے کہ تمہیں اور ڈینی دونوں کو ایس ایس ایجنٹ بنا دیا جائے۔ چنانچہ آج سے تم سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ایس ایس ایجنٹ ہو اور تم جانتے ہو کہ ایس ایس ایجنٹ کون ہوتے ہیں"...... چیف نے کہا۔

" یس چیف۔ ایس ایس ایجنٹ سپیشل سپر ایجنٹ کو کہا جاتا ہے اور یہ واقعی ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے"...... کارٹن نے کہا۔

" یہ اعزاز ہی نہیں ہے بلکہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ اب تم سیکشن ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی میں شامل ہو گئے ہو"...... چیف نے

کہا۔

" یس چیف"...... کارٹن نے کہا۔

" سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فائل تم تک پہنچ جائے گی تاکہ تم اعلیٰ سطحی میٹنگ میں شامل ہو سکو۔ گڈ بائی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کارٹن نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے پکے ہوئے ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ ہو گیا تھا۔ ڈینی کی بھی یہی حالت تھی۔ اس کے چہرے کے اعضاء مسرت کی شدت سے اس طرح پھڑک رہے تھے جیسے ان میں لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ گزر رہا ہو۔ دونوں کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

" وکٹری ہائی وکٹری"...... ان دونوں نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ ایک دوسرے کے بازو میں بازو ڈالے وہیں آفس میں ہی رقص کرنے لگے۔ وہ بار بار وکٹری۔ ہائی وکٹری کے نعرے لگا رہے تھے۔ کافی دیر تک اسی طرح بے اختیار انداز میں رقص کرنے کے بعد جب ان دونوں کا رقص کرنے کا جوش قدرے کم پڑا تو وہ علیحدہ ہو گئے۔ ڈینی تو کرسی پر بیٹھ گئی جبکہ کارٹن تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک شراب کی بوتل اور دو جام اٹھا کر الماری بند کی اور بوتل اور جام لا کر درمیانی میز پر رکھ دیئے۔ اسی لمحے دروازے پر دستک کی آواز سن کر وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

" یس کم ان"...... کارٹن نے مڑ کر کہا تو دروازہ کھلا اور کارٹن کی

پرسنل سیکرٹری اندر داخل ہوئی۔

" باس۔ ایس ہیڈ کوارٹر سے آکسرا یئنڈ مشین کے ذریعے یہ فائل موصول ہوئی ہے"...... پرسنل سیکرٹری نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل کارٹن کی طرف بڑھادی۔

" اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ تم جاؤ"...... کارٹن نے فائل لیتے ہوئے کہا تو پرسنل سیکرٹری سرہلاتی ہوئی واپس مڑی۔

" سنو۔ رینالڈ واپس آفس پہنچا ہے یا نہیں"...... ڈینی نے کہا۔

" نو میڈم۔ ابھی تو وہ زیرو سیکشن میں ہی ہے"...... پرسنل سیکرٹری نے مڑ کر مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا۔ جب وہ آئے تو اسے آفس بھیج دینا"...... ڈینی نے کہا۔

" یس میڈم"...... پرسنل سیکرٹری نے جواب دیا اور تیز تیز قدم اٹھاتی واپس چلی گئی۔

" تم شراب ڈالو ڈینی میں یہ فائل دیکھ لوں"...... کارٹن نے کہا تو ڈینی نے اثبات میں سرہلایا اور پھر اٹھ کر اس نے شراب کی بوتل کھولی اور پھر دونوں جاموں میں شراب ڈالنے لگی۔ پھر اس نے ایک جام اٹھا کر کارٹن کے سامنے رکھا اور دوسرا لے کر وہ کرسی پر آکر بیٹھ گئی۔

" یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں فائل ہے یا کوئی اور ہے"۔ ڈینی نے کہا۔

" وہی ہے"...... کارٹن نے جواب دیا تو ڈینی نے اثبات میں سرہلا دیا۔

" پڑھ کر مجھے بھی دینا۔ مجھے بھی بے حد تجسس ہو رہا ہے کہ ہمارا سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... ڈینی نے کہا۔

" تم پڑھو گی تو حیران رہ جاؤ گی۔ کم از کم میرے تو تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ ہیڈ کوارٹر اس قدر وسیع و عریض بھی ہو سکتا ہے اور یہیں نیوٹ لینڈ میں ہی ہو سکتا ہے"...... کارٹن نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈینی کوئی جواب دیتی اچانک کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ڈینی کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کے ہاتھ میں موجود شراب سے بھرا ہوا جام نیچے جا گرا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... فائل میں غرق کارٹن نے بے اختیار سر اٹھا کر کہا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ سے بھی فائل گرتی چلی گئی۔ اس کی آنکھیں بھی حیرت اور خوف کی ملی جلی کیفیت کی بنا پر حقیقتاً کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

ڈینی نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے یکلخت مشین گن کا ٹریگر دبایا اور گولیوں کی باڑ سیدھی عمران کے جسم سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی عمران کے منہ سے انتہائی دردناک چیخ نکل گئی۔ڈینی نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ گھمایا اور عمران کے سارے ساتھیوں کے جسموں میں بلا مبالغہ سینکڑوں گولیاں پیوست ہوتی چلی گئیں اور کمرہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے حلق سے نکلنے والی انتہائی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔اس کے ساتھ ہی کارٹن کے حلق سے فاتحانہ قہقہے نکلنے لگے جو ان چیخوں میں شامل ہو گئے۔ان کے جسموں سے خون اس طرح بہہ رہا تھا جیسے فوارے چل پڑے ہوں۔

"بس کرو۔ختم ہو گئے ہیں یہ"...... کارٹن نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈینی بھی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔اس کے چہرے پر بھی انتہائی اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔عمران اور اس

کے سارے ساتھیوں کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں اور گردنیں ڈھلک گئی تھیں۔وہ سب ختم ہو چکے تھے۔

"ان کی لاشوں کو کھول کر برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دو۔یہ شیطان ہیں اس لئے جب تک یہ جل کر راکھ نہ ہو جائیں گے تب تک مجھے اطمینان نہیں ہو گا"...... کارٹن نے رینالڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس چیف"...... رینالڈ نے اثبات میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"آؤ ڈینی۔اب ان کی موت کا جشن منائیں۔تم نے آج ایسا کارنامہ سرانجام دیا ہے جس پر پوری دنیا میں تمہارا نام گونجتا رہے گا۔آؤ"...... کارٹن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ڈینی کا ہاتھ پکڑ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔رینالڈ نے بھی مشین گن اپنے کاندھے سے لٹکائی اور ان دونوں کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔جیسے ہی دروازہ بند ہوا عمران نے آنکھیں کھولیں اور اس کی گردن سیدھی ہو گئی۔اس کے ساتھ ہی اس کے سارے ساتھیوں نے نہ صرف آنکھیں کھول دیں بلکہ انہوں نے بھی گردنیں سیدھی کر لیں۔ان کے جسموں سے ابھی تک خون رس رہا تھا۔

"اگر یہ لوگ جسموں کی بجائے سروں کو نشانہ بناتے تب"۔جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ ہماری چیخیں سننا چاہتے تھے اور سروں پر گولیاں مارنے سے

انہیں چیخیں کیسے سنائی دے سکتی تھیں۔ ویسے تم سب نے جس انداز میں چیخیں ماری ہیں اس نے تو میرا دل بھی دہلا دیا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا آپ کو پہلے سے معلوم تھا کہ یہ صورت حال پیش آئے گی کہ آپ نے پاکیشیا سے روانگی کے وقت ہی اپنے سمیت سب کو ایس وی ٹی جیکٹس پہنا دی تھیں حالانکہ اس سے قبل آپ نے ایسا کوئی عمل نہ کیا تھا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ بلیک تھنڈر ہے صفدر۔ مجھے خدشہ تھا کہ ضروری نہیں کہ یہ لوگ سامنے آکر کوئی کارروائی کریں۔ کسی بھی وقت کسی بھی طرف سے ہم پر فائر کھل سکتا تھا اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ ایس وی ٹی سپیشل جیکٹس مستقل استعمال کی جائیں اور تم نے دیکھا کہ اس کا بہرحال فائدہ ہی ہوا ورنہ اس وقت سیکرٹ سروس لاشوں میں تبدیل ہو چکی ہوتی"...... عمران نے کہا۔

" عمران۔ عمران۔ میرے جسم میں حرکت پیدا ہو رہی ہے"۔ اچانک جولیا نے چیخ کر کہا۔

" اوہ۔ جلدی کرو۔ مصنوعی خون کی وجہ سے رسیاں گیلی ہو چکی ہیں۔ تم آسانی سے نکل سکتی ہو۔ جلدی کرو۔ کسی بھی وقت رینالڈ واپس آسکتا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر چند ہی لمحوں بعد یکلخت جولیا کا جسم اوپر کی طرف اٹھنا شروع ہو گیا۔

" مم۔ میرے جسم میں بھی حرکت ہو رہی ہے"...... اسی لمحے

صالحہ کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

" ارے واہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں بھی لیڈیز فرسٹ کے اصول پر عمل ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر انہوں نے صالحہ کے جسم کو بھی رسیوں میں سے پھسل کر اٹھتے ہوئے دیکھا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد جولیا اچھل کر فرش پر جا کر کھڑی ہو گئی اور چند لمحوں بعد صالحہ بھی۔ البتہ عمران سمیت باقی سب اسی طرح بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تھے۔

" اس رینالڈ کا خیال رکھنا۔ اسے ختم نہیں کرنا۔ صرف بے ہوش کرنا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس کے ساتھ ہی جولیا اور صالحہ بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈوں میں جا کر کھڑی ہو گئیں۔ ان کے لباسوں پر خون کے بڑے بڑے دھبے واضح طور پر نظر آ رہے تھے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور رینالڈ بڑے اطمینان بھرے انداز میں اندر داخل ہوا۔

" ارے یہ کیا"...... اس نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر منہ کے بل فرش پر جا گرا۔ نیچے گر کر اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا اور صالحہ دونوں نے اسے دونوں اطراف سے پیروں کی ضربیں لگانا شروع کر دیں اور چند لمحوں بعد رینالڈ بے حس و حرکت ہو گیا۔

" اب الماری میں دیکھو یقیناً یہاں پانی کی بوتلیں ہو گی۔ جلدی کرو۔ کسی بھی لمحے کوئی آسکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم پانی لاؤ صالحہ میں باہر دیکھتی ہوں"....... جولیا نے منہ کے بل اوندھے پڑے ہوئے رینالڈ کو سیدھا کر کے اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن نکالتے ہوئے کہا۔

"خیال رکھنا جب تک ہم سب ٹھیک نہ ہو جائیں کسی کو ہمارے بارے میں علم نہ ہو"....... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا"....... جولیا نے کہا اور مشین گن اٹھائے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ جبکہ صالحہ تیزی سے دیوار میں نصب الماری کی طرف بڑھی اور پھر اس نے الماری میں سے پانی کی دو بڑی بڑی بوتلیں اٹھائیں اور عمران کی طرف بڑھی۔ اس نے ایک بوتل کا ڈھکن کھولا اور اسے عمران کے منہ سے لگا دیا۔ عمران نے جلدی جلدی پانی پینا شروع کر دیا اور پھر عمران نے منہ ہٹا لیا۔

"بس اتنا کافی ہے۔ جلدی کرو باقی ساتھیوں کو بھی پلاؤ"۔ عمران نے کہا تو صالحہ بوتل اٹھائے صفدر کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد ہی عمران نے اپنے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوتے محسوس کئے تو اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اسی لمحے جولیا بھی واپس آ گئی۔

"یہ علیحدہ پورشن ہے۔ یہاں اس رینالڈ کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے۔ البتہ ایک کمرے میں ایک بڑی برقی بھٹی آن ہے"....... جولیا

نے واپس آ کر کہا۔

"میری رسیاں کھولو۔ جلدی کرو۔ کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے"....... عمران نے کہا تو جولیا تیزی سے عمران کی کرسی کے عقب میں آ گئی اور پھر چند لمحوں بعد عمران کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں ڈھیلی پڑتی چلی گئیں جبکہ صالحہ اس دوران باقی ساتھیوں کو پانی پلانے میں مصروف تھی۔ عمران نے ہاتھ سے باقی رسیاں کھولیں۔ اب اس کا جسم پوری طرح حرکت میں آ چکا تھا جبکہ جولیا اب صفدر کے عقب میں چلی گئی تھی تاکہ اس کی رسیاں کھول سکے۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں اچھلنا شروع کر دیا تاکہ اس کا جسم پوری طرح چاق وچوبند ہو سکے۔

"آج واقعی مرنے کا لطف آ گیا ہے"....... چند لمحوں بعد عمران نے کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا بلیک تھنڈر کو یقین آ جائے گا کہ آپ ہلاک ہو چکے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"صفدر پلیز اب یہ ٹاپک ختم کرو"....... اچانک جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا عمران کی موت کے بارے میں خالی الفاظ بھی سننا برداشت نہیں کر سکتی۔

"چلو میری بجائے تنویر کی بات کرو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ خبردار۔ اب یہ ٹاپک ختم"...... جولیا نے اس بار غراتے ہوئے کہا اور اس بار سب کے ساتھ ساتھ تنویر بھی بے اختیار مسکرا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب پوری طرح ٹھیک ہو چکے تھے جبکہ اس دوران عمران نے رینالڈ کو اٹھا کر ایک کرسی پر نہ صرف ڈال دیا تھا بلکہ رسی کی مدد سے اس کے جسم کو کرسی سے باندھ بھی دیا تھا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے اور تھوڑی دیر بعد رینالڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے رسیوں سے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"تم۔ تم۔ بدروحیں ہو۔ تم۔ تم زندہ۔ نہیں۔ نہیں۔ تم بدروحیں ہو"...... اچانک رینالڈ نے خوف سے پر اور گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں ایک بار پھر خوف کی شدت سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔

"ہم بدروحیں نہیں ہیں بلکہ تم احمق ہو کہ تم نے ہمیں وہاں ہماری رہائش گاہ سے اٹھا کر یہاں تک لے آنے کے باوجود ہمارے لباسوں کے نیچے موجود ایس وی ٹی جیکٹس کو چیک ہی نہیں کیا اور اگر تم چیک کر لیتے تو ہم بدروحیں ہونے کے باوجود بہرحال روحوں میں ضرور تبدیل ہو چکے ہوتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایس وی ٹی جیکٹس۔ وہ۔ وہ کیا ہوتی ہیں"...... رینالڈ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خصوصی میٹریل کی بنی ہوئی جیکٹس۔ جن میں مصنوعی خون بھرا ہوتا ہے تاکہ مارنے والے کو یہ تاثر دیا جا سکے کہ جیکٹس پہنے ہوئے آدمی کو واقعی گولیاں لگی ہیں۔ اب ہماری جیکٹس میں گولیوں کے خول بھرے ہوئے ہوں گے جبکہ مصنوعی خون باہر نکل چکا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مم۔ مم مگر"...... رینالڈ نے رک رک کر کہا۔ اس کا انداز ایسے تھا جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کیا کہے اور کیا نہ کہے۔

"مزید حیرت ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب تم صرف یہ بتا دو کہ یہاں کتنے افراد ہیں۔ کارٹن اور ڈینی کہاں ہیں۔ پوری تفصیل بتا دو ورنہ تمہارے لباس کے نیچے بہرحال ایس وی ٹی جیکٹ موجود نہیں ہے اس لئے تمہاری موت یقینی ہو گی"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ پلیز۔ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں"۔ رینالڈ نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا اور پھر اس نے اس طرح بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے اور پھر عمران نے پے در پے سوالات کر کے اس سے ساری صورت حال معلوم کر لی اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ رینالڈ کے مطابق یہ ایک کوٹھی تھی جس میں باہر دو مسلح گارڈ تھے جبکہ نیچے

تہہ خانے میں یہ کمرہ اور اس کے ساتھ تین اور کمرے تھے جنہیں زیرو پورشن کہا جاتا تھا۔ اوپر کارٹن اور ڈینی کی رہائشی کمرے بھی تھے اور آفس بھی جبکہ ایک لڑکی آفس کے ساتھ والے کمرے میں بطور پرسنل سیکرٹری بیٹھتی تھی۔ اس کے علاوہ اندر کوئی اور آدمی نہ تھا۔ رینالڈ یہاں اسی کوٹھی کا انچارج تھا۔ اس کی رہائش گاہ بھی اسی کوٹھی میں تھی۔

"اوکے۔ چونکہ تم نے تعاون کیا ہے اس لئے تمہیں آسان موت مارا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور رینالڈ کی کنپٹی پر پڑنے والے ہک کی بھرپور ضرب کے ساتھ ہی رینالڈ کے منہ سے چیخ سی نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"تنویر اسے آف کر دو ورنہ کسی بھی لمحے ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے"...... عمران نے مڑتے ہوئے تنویر سے کہا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باقی ساتھیوں کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ اس کمرے سے باہر راہداری میں آگئے۔ چند لمحوں بعد تنویر بھی راہداری میں آگیا۔ عمران چونکہ رینالڈ سے کوٹھی کا نقشہ معلوم کر چکا تھا اس لئے وہ اطمینان سے چلتا ہوا اوپر والے پورشن میں آگیا۔

"اس لڑکی کو اس طرح بے ہوش کرنا ہے کہ اس کے منہ سے آواز نہ نکلے"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے اس کمرے کا

دروازہ کھولا جس میں پرسنل سیکرٹری بیٹھی ہوئی تھی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ کمرہ خالی تھا۔ البتہ اس کمرے میں دیوار کے ساتھ ایک قدم آدم عجیب وغریب ساخت کی مشین نصب تھی۔

"اوہ۔ یہ تو خالی ہے"...... عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے انہیں کچھ فاصلے سے دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی اور پھر نسوانی قدموں کی آواز اس طرف آتی سنائی دی تو عمران نے اشارہ کیا اور وہ سب سائیڈ کی دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہوگئے۔ چند لمحوں بعد ہی موڑ سے ایک نوجوان لڑکی تیزی سے مڑ کر سامنے آئی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی صفدر کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے لمحے اس لڑکی کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی اور اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔

"تنویر اور خاور تم دونوں باہر جاؤ اور ان گارڈز کو ہلاک کر دو۔ ہم اس کارٹن اور ڈینی کا بندوبست کرتے ہیں"...... عمران نے آہستہ سے کہا تو تنویر اور خاور دونوں سر ہلاتے ہوئے اس طرف کو بڑھ گئے جہاں سے راستہ باہر کو جاتا تھا جبکہ عمران، صالحہ، جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر سے یہ لڑکی آئی تھی۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ کارٹن اور ڈینی اس کمرے میں ہے جسے رینالڈ نے آفس کہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آفس کے دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ عمران نے مڑ کر ایک نظر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی کیونکہ اس کے اپنے سمیت

اس کے سارے ساتھیوں کے جسم اس طرح خون آلود نظر آ رہے تھے کہ دیکھنے والا ایک نظر دیکھ کر ہی سمجھ سکتا تھا کہ یہ لوگ انتہائی شدید زخمی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے دروازے پر لات ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور عمران اچھل کر اندر داخل ہوا تو سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی ڈینی کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کے ہاتھ میں موجود شراب سے بھرا ہوا جام نیچے جا گرا۔ اس کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا تھا اور آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا"...... کارٹن جو ایک فائل پر جھکا ہوا تھا، نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کا بھی وہی حشر ہوا جو پہلے ڈینی کا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں موجود فائل بھی گر گئی اور اس کا چہرہ بھی یکلخت زرد پڑ گیا تھا اور آنکھیں حیرت اور خوف سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔ دوسرے لمحے وہ دونوں یکے بعد دیگرے لہراتے ہوئے نیچے قالین پر گرتے چلے گئے۔

"حیرت ہے۔ یہ بلیک تھنڈر اور بلیک ایجنسی کے سپر ایجنٹ مردوں سے اس قدر خوف کھاتے ہیں تو زندہ انسانوں کے سامنے ان کا کیا حال ہوتا ہو گا"...... عمران نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا جبکہ عمران کے باقی ساتھیوں نے آگے بڑھ کر ان دونوں کو اٹھا کر وہیں کرسیوں پر ڈال دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلی

فائل ہے۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ مرنے کے بعد آدمی زیادہ خوش قسمت ہو جاتا ہے۔ ویری گڈ"...... عمران نے فائل اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کا کیا کرنا ہے۔ یہ حیرت کے جھٹکے سے خوفزدہ ہوئے ہیں۔ ابھی ہوش میں آ جائیں گے"...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ان کی تلاشی لے لو اور پھر ان دونوں کو کرسیوں پر کسی رسی سے باندھ دو۔ میں ذرا اطمینان سے فائل دیکھ لوں۔ پھر ان سے تفصیلی بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور ایک طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ کر وہ اس طرح فائل کو پڑھنے میں مصروف ہو گیا جیسے اسے اچانک کوئی نعمت غیر مترقبہ ہاتھ لگ گئی ہو۔

"یہاں کوئی نہ کوئی خفیہ سسٹم ہو گا اس لئے انہیں وہاں لے چلو جہاں رینالڈ کی لاش ہے"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن مس جولیا اگر اس دوران کوئی کال آ گئی تو پھر اس کا تو کسی کو علم ہی نہ ہو سکے گا"...... صفدر نے کہا۔

"عمران فائل پڑھ کر فون وہیں لے آئے گا۔ چلو اٹھاؤ انہیں۔ یہ کسی بھی وقت ہوش میں آ سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے بے ہوش کارٹن اور ڈینی کو اٹھا کر کاندھوں پر لادا اور پھر تیزی سے اس کمرے سے باہر نکل گئے۔ صالحہ اور جولیا بھی اس کے پیچھے باہر چلی گئیں جبکہ عمران دنیا و مافیہا سے لاتعلق ویسے ہی فائل پڑھنے میں مصروف رہا۔ فائل پڑھ کر اس نے جیسے ہی ختم کی میز پر

موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر اٹھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"کارٹن بول رہا ہوں"...... عمران نے کارٹن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"چیف بول رہا ہوں فرام سیکشن ہیڈ کوارٹر"...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس چیف"...... عمران نے لہجے کو مؤدبانہ کرتے ہوئے کہا۔

"فائل دیکھ لی ہے تم نے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف"...... عمران نے جواب دیا۔ وہ جان بوجھ کر کم الفاظ بول رہا تھا کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ کہیں کال سیکشن ہیڈ کوارٹر میں چیک نہ ہو رہی ہو۔

"اسے جلا دینا۔ یہ ضروری ہے اور بغیر ہماری طرف سے کال کے تم نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا نہ رخ کرنا ہے اور نہ کال کرنی ہے۔ سمجھ گئے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس چیف"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر فائل کو اس نے موڑ کر اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے فون کی تار کو ساکٹ سے باہر نکالا اور پھر اسے فون پر لپیٹ کر وہ فون اٹھائے اس آفس سے باہر نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا زیرو سیکشن کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ اس کمرے میں پہنچا جہاں انہیں گولیاں ماری گئی تھیں تو تنویر

اور خاور بھی وہاں پہنچ چکے تھے اور کارٹن اور ڈینی دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑا جا چکا تھا۔

"عمران صاحب۔ صفدر بتا رہا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی فائل مل گئی ہے"...... خاور نے کہا۔

"ہاں۔ شاید ہماری موت کی خوشی میں ان دونوں پر سیکشن ہیڈ کوارٹر اوپن کیا گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کارٹن کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے۔

"فون کی تار کو ساکٹ سے جوڑ دو"...... عمران نے کہا تو خاور نے فون اٹھایا اور اس کی تار کھولنے لگا۔ چند لمحوں بعد ڈینی کے جسم میں بھی حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے اور پھر تھوڑے سے وقفے سے کارٹن اور ڈینی دونوں ہوش میں آ گئے۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم زندہ ہو۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... ان دونوں کے چہروں پر ایک بار پھر حیرت شدت سے ابھرنے لگی۔

"ارے۔ ارے۔ اب بے ہوش نہ ہونا۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمہیں بار بار ہوش میں لاتے رہیں۔ بڑی مشکل سے ہم نے عالم بالا پہنچنے سے پہلے تم سے چند باتیں کرنے کی مہلت حاصل کی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کیسے زندہ رہ سکتے ہو۔ نہیں نہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔

ان دونوں کی حالت واقعی لمحہ بہ لمحہ خراب ہوتی جارہی تھی۔

" ڈینی نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے فائر کھولا تھا اس لئے گولیاں ہمارے پیٹ سے اوپر والے حصے میں ہی لگی تھیں اور ایس وی ٹی جیکٹس نے نہ صرف گولیاں ہضم کرنا شروع کر دیں بلکہ ان کی جگہ جیکٹ کے خانوں میں بھرا ہو مصنوعی خون باہر نکلنا شروع ہو گیا۔ باقی ساری اداکاری تھی۔ تم نے تو ہمیں ریہرسل کا موقع ہی نہیں دیا لیکن اس کے باوجود تم نے دیکھ لیا کہ ہم نے بغیر ریہرسل کے بھی بے داغ اداکاری کی ہے"...... عمران نے جلدی جلدی وضاحت کرتے ہوئے کہا تاکہ وہ کہیں دوبارہ بے ہوش نہ ہو جائیں۔

" ایس وی ٹی جیکٹس۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا۔ اوہ۔ اسی لئے تم اس قدر مطمئن تھے"...... کارٹن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم نے بھی شاید پہلی بار انہیں استعمال کیا ہے کیونکہ ہمارا خیال تھا کہ بلیک تھنڈر انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتی ہے اس لئے ہمارے میک اپ چیک نہ ہو جائیں اور کہیں سے ہم پر فائر نہ کھول دیا جائے لیکن ہمیں بہرحال یہ معلوم تھا کہ تم دونوں ہمیں بچ نکلنے کا کوئی موقع نہ دو گے اور اللہ تعالیٰ ان جیکٹس کو ہی ہماری زندگی کے لئے حصار بنا دے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش ہم تمہارے سروں کا نشانہ بناتے لیکن اب بھی تم بچ کر یہاں سے نہ جا سکو گے۔ تمہاری آوازیں چیک ہو رہی ہوں گی"

کارٹن نے کہا۔

" بے فکر رہو اب ہم نے پاکیشیائی زبان نہ استعمال کی ہے اور نہ آئندہ کبھی استعمال کریں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم پھر بھی بچ کر نہیں جا سکتے۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کسی بھی لمحے مجھے کال کر سکتا ہے اور جیسے ہی میری بجائے تم بولے تم پر قیامت ٹوٹ پڑے گی"...... کارٹن نے کہا۔ ڈینی ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

" تمہارے چیف کی مجھ سے بات ہو چکی ہے۔ اس نے مجھے کہا ہے کہ میں فائل پڑھ کر جلا دوں اور بغیر وہاں سے کال وصول کئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کا رخ نہ کروں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہاں تو وائس چیکنگ مشین موجود ہے۔ نہیں۔ یہ تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا"...... کارٹن نے حتمی لہجے میں کہا۔

" شاید تمہارے چیف کو بھی یقین آچکا ہے کہ ہم ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے اس نے وائس چیکنگ مشین آن کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی ہو گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" انہیں ختم کرو۔ کیوں وقت ضائع کر رہے ہو"...... اچانک جولیا نے کہا۔

" یہ شیٹ لینڈ میں رہتے ہیں اس لئے اب یہ بتائیں گے کہ ہیڈ بیڈ

شیٹ لینڈ کا کون سا علاقہ ہے"...... عمران نے کہا تو کارٹن کے ساتھ ساتھ ڈینی بھی بے اختیار چونک پڑی۔ کارٹن کے چہرے پر یکلخت چمک ابھر آئی۔

"ہمیں نہیں معلوم۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں"۔ کارٹن نے تیز لہجے میں کہا۔

"تمہیں نہیں معلوم تو ڈینی کو تو بہر حال معلوم ہو گا۔ ویسے بھی عورتیں مردوں کی نسبت جغرافیے میں زیادہ دلچسپی رکھتی ہیں"۔ عمران نے ڈینی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں بھی یہ نام پہلی بار سن رہی ہوں"۔ ڈینی نے کہا۔

"جولیا اگر ڈینی کو معلوم نہیں ہے تو پھر اسے زندہ رہنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو جولیا نے بجلی کی سی تیزی سے ساتھ کھڑے ہوئے تنویر کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں"...... ڈینی نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"یہ سچ کہہ رہی ہے۔ اسے نہیں معلوم"...... کارٹن نے بھی چیختے ہوئے کہا۔

"جو نہیں جانتا اسے ختم کر دو"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"اس عورت نے ہی مشین گن سے ہم پر گولیاں برسائی تھیں۔

اسے تو ہر صورت میں مرنا چاہئے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی ڈینی کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ جولیا نے اسی طرح ڈینی کے جسم پر پورا برسٹ کھول دیا تھا جیسے ڈینی نے کھولا تھا۔

"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا۔ اوہ۔ اوہ"...... کارٹن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اب تم بتاؤ۔ ورنہ"...... جولیا نے مشین گن کا رخ کارٹن کی طرف گھماتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم ایشیائی بزدل ہو بندھے ہوئے پر فائر کھول رہے ہو"۔ کارٹن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اور تم نے تو ہمیں باندھنے کے ساتھ ساتھ بے حس بھی کر رکھا تھا۔ کیا تم بہادر ہو"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ بتا دے جولیا تو اسے چھوڑ دینا۔ اسے ڈینی کی جگہ دوسری بیوی تو مل سکتی ہے لیکن زندگی دوبارہ نہیں مل سکتی"...... عمران نے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ یہ خصوصی کوڈ ہے۔ ویسے تم کبھی یہ معلوم نہ کر سکو گے لیکن وعدہ کرو کہ مجھے چھوڑ دو گے"...... کارٹن نے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

"بالکل چھوڑ دیں گے۔ وعدہ"...... عمران نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر شیٹ لینڈ کے ساتھ بڑے جزیرے روسٹ کے شمال

میں واقع ایک چھوٹے سے جزیرے کا قدیم نام ہے۔ عام طور پر اس جزیرے کو میڈرڈ کہا جاتا ہے اور چونکہ اس جزیرے پر نہ کوئی درخت ہے اور نہ کوئی چشمہ اس لئے یہ ویران جزیرہ ہے جہاں کبھی کبھار ماہی گیر کچھ وقت کے لئے جا کر رہتے ہیں ورنہ وہاں کوئی نہیں جاتا"۔ کارٹن نے جلدی جلدی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے یہ فائل پڑھی ہو گی۔ کیا یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر اس جزیرے کے نیچے بنا ہوا ہے"....... عمران نے کہا۔

"میں بھی یہ پڑھ کر حیران ہوا تھا کیونکہ کبھی کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ اس چھوٹے سے ویران جزیرے کے نیچے اتنا بڑا سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی ہو سکتا ہے لیکن فائل کے مطابق یہ وہیں ہے"۔ کارٹن نے جواب دیا۔

"اور وہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں پاکیشائی فارمولے پر کام کیا جا رہا ہے"....... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم اور سوائے مین ہیڈ کوارٹر یا سیکشن ہیڈ کوارٹر کے اور کسی کو بھی نہیں معلوم ہو گا"....... کارٹن نے کہا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"تم ہمیں اپنے طور پر ہلاک کرنے کے بعد جب اپنے آفس گئے تو کیا باتیں ہوئیں۔ پوری تفصیل بتاؤ اور جھوٹ مت بولنا کیونکہ تمہارے اس فون میں میموری ریکارڈ موجود ہے۔ جھوٹ بولا تو وعدہ ختم ہو جائے گا"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو کارٹن نے بغیر

ہچکچائے پوری تفصیل بتا دی۔ اس نے مین ہیڈ کوارٹر کے ایجنٹ کرانسکی کی کال سے لے کر فائل پہنچنے اور پھر ان کی اچانک آمد تک واقعی پوری تفصیل بتا دی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دو"....... عمران نے کہا تو صفدر نے تیزی سے آگے بڑھ کر کارٹن کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"کارٹن بول رہا ہوں"....... عمران نے کارٹن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"چیف فرام دس اینڈ"....... دوسری طرف سے وہی بھاری آواز سنائی دی۔

"یس چیف"....... عمران نے لہجے کو مؤدبانہ کرتے ہوئے کہا۔

"فائل کا کیا کیا تم نے"....... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"آپ کے حکم کے مطابق میں نے اسے جلا کر راکھ کر دیا ہے چیف"....... عمران نے کہا۔

"سنو۔ تم نے یا ڈینی نے اس بات کو اوپن نہیں کرنا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو تم نے ہلاک کیا ہے اور اپنے ڈیتھ گروپ کو بھی منع کر دو کہ وہ کسی صورت بھی سامنے نہ آئے کیونکہ ان کی مسلسل گمشدگی کی صورت میں لازماً پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کوئی دوسری ٹیم یہاں ان کی تلاش کے لئے پہنچے گی لیکن تم نے انہیں قطعاً

نہیں چھیڑنا کیونکہ اصل خطرہ اس عمران سے تھا۔ اس کی ہلاکت کے بعد اصل خطرہ ختم ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن اگر انہوں نے کسی طرح ہمارا کھوج لگا لیا تو"۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تم نے یہ بات کیسے کر دی"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور عمران بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"سوری چیف۔ میں نے تو ایک خیال ظاہر کیا تھا"...... عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم کارٹن نہیں ہو۔ کون ہو تم"...... دوسری طرف سے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا گیا۔

"ارے۔ ارے۔ تو تم کارٹن سے بات کرنا چاہتے تھے۔ میں سمجھا تم علی عمران سے بات کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے میں نے بڑی مشکل سے عالم بالا جاتے ہوئے تم سے گفتگو کا سلسلہ جوڑا تھا"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم زندہ ہو۔ تم زندہ ہو اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ویری بیڈ"...... دوسری طرف سے یکلخت چیختے ہوئے کہا گیا اور پھر اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"اسے ختم کر کے نکلو یہاں سے۔ اب کسی بھی لمحے یہ کوٹھی تباہ ہو سکتی ہے"...... عمران نے چیخ کر کہا تو صفدر بجلی کی سی تیزی سے

پیچھے ہٹا اور جولیا نے یکلخت ٹریگر دبا دیا اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی کارٹن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

"جلدی آؤ۔ جلدی"...... عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب واقعی انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتے ہوئے اوپر والے پورشن میں پہنچے اور پھر باہر کی طرف اس طرح لپکے جیسے ان کے پیچھے پاگل کتے لگ گئے ہوں۔ باہر کوٹھی کے برآمدے کے قریب دو افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ وہ سب برآمدے سے نکل کر پھاٹک کی طرف دوڑ پڑے۔ اسی لمحے ان کے عقب میں انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے زمین اچانک ان کے پیروں تلے سے نکل گئی ہو اور وہ سب اچھل کر منہ کے بل نیچے گرے ہی تھے کہ دوسرے لمحے انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ہزاروں انگارے ان کے جسموں میں اترتے چلے جا رہے ہوں اور اس کے ساتھ ہی ان کے احساسات یکلخت اندھیروں میں ڈوبتے چلے گئے۔ عمران کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ آخرکار وہ یقینی موت کا شکار ہو گئے ہیں۔

ختم شد

فائنل فائٹ

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

بلیک تھنڈر
جس کا سیکشن ہیڈ کوارٹر عمران نے تباہ کرنا تھا لیکن عین آخری لمحات میں عمران نے ارادہ بدل دیا۔ کیوں ——؟

سیکشن ہیڈ کوارٹر
جس کی حفاظت کے انتظامات اس قدر سخت تھے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ سوائے موت کے اور کچھ نہ آسکتا تھا۔

آر۔ لیبارٹری
راڈار پر کام کرنے والی ایک ایسی لیبارٹری جہاں پاکیشیائی فارمولے پر کام ہو رہا تھا اور جسے تیاری کے بعد اسرائیل کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

آر۔ لیبارٹری
جس کو ٹریس کرنا تقریباً ناممکن تھا اس لئے عمران لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کرنے کے لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر میں گھسنا چاہتا تھا۔ لیکن ——؟

وہ لمحہ
جب بلیک تھنڈر کے سپر اور ٹاپ ایجنٹ مسلسل عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آتے رہے مگر ——؟

بلیک تھنڈر
جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف ایسی جدید مشینری استعمال کرنا شروع کر دی جس کا کوئی توڑ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس نہ تھا۔ پھر ——؟

وہ لمحہ
جب عمران نے آر۔ لیبارٹری تباہ کرنے کا حتمی فیصلہ کر لیا لیکن وہ جدید مشینری کے سامنے بے بس تھا۔
کیا عمران فائنل فائٹ میں شکست کھا گیا۔ یا ——؟

وہ لمحہ
جب پاکیشیا سیکرٹ سروس مکمل طور پر اور کھل کر عمران کے خلاف ہو گئی لیکن عمران نے فائنل فائٹ کے سلسلے میں کسی کی پرواہ نہ کی۔ کیسے اور کیوں؟

وہ لمحہ
جب عمران بغیر ہاتھ ہلائے فائنل فائٹ جیت گیا اور بلیک تھنڈر کو بھی یقین آگیا کہ اس فائنل فائٹ میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے سرے سے شرکت ہی نہیں کی لیکن اس کے باوجود عمران فاتح تھا۔ انتہائی حیرت انگیز سچویشن

انتہائی دلچسپ، حیرت انگیز، بے پناہ سسپنس اور تیز رفتار ایکشن پر مبنی
ایک منفرد انداز کی کہانی

ناشران ---- اشرف قریشی
---- یوسف قریشی
تزئین ---- محمد بلال قریشی
طابع ---- پرنٹ یارڈ پرنٹرز لاہور
قیمت ---- -/80 روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ناول "فائنل فائٹ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ "ہائی وکٹری" سے شروع ہونے والا مشن اس ناول میں اپنے عروج پر پہنچ کر انجام تک پہنچتا ہے۔ بلیک تھنڈر ایسی تنظیم ہے جو نہ صرف انتہائی جدید ترین مشینری کا بے دریغ استعمال کرتی ہے۔ ایسی مشینری جس کا کوئی توڑ موجودہ سائنس دانوں کے پاس بھی نہیں ہوتا بلکہ اس کے سپر اور ٹاپ ایجنٹ بھی اپنی کارکردگی کی بنا۔ پر واقعی سپر اور ٹاپ ایجنٹ کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں۔ اس لئے بلیک تھنڈر سے مقابلہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے بھی ہمیشہ چیلنج بن جایا کرتا ہے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو بلیک تھنڈر کے مقابلے پر جس بے پناہ اور جان توڑ جدوجہد کرنا پڑتی ہے وہ عام تنظیموں سے کہیں بڑھ کر ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلیک تھنڈر کے سلسلے کا ہر ناول قارئین کو بے حد پسند آتا ہے۔ موجودہ ناول بھی اسی معیار کا ناول ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے گا کیونکہ آپ کی آراء میرے لئے واقعی بے حد معاون ثابت ہوتی ہے البتہ ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ بھی

کسی طرح کم نہیں ہیں۔

خانیوال سے عبدالروف سرا لکھتے ہیں۔ "آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ مجھے بھی لکھنے کا شوق پیدا ہوا ہے اور میں نے نہ صرف بہت سی کہانیاں لکھی ہیں بلکہ عمران سیریز پر بھی ناول لکھ رہا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ سے اجازت لے کر اسے شائع کرنے کے لئے بھیجوں۔ امید ہے آپ ضرور مجھے اجازت دیں گے"۔

محترم عبدالروف سرا صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ مجھے یہ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی ہے کہ آپ لکھ رہے ہیں۔ جہاں تک میری اجازت کا تعلق ہے تو محترم، آپ شوق سے لکھیں اور شوق سے ناول شائع کرائیں۔ میری اجازت کا اس میں کیا عمل دخل ہو سکتا ہے۔ عمران سیریز پر اور بھی مصنف حضرات طبع آزمائی کرتے رہتے ہیں۔ میری تو دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تخلیقات کو قبولیت عام کا درجہ بخشے۔ مجھے یقیناً اس سے خوشی ہوگی۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

پشاور سے حکیم شوکت علی لکھتے ہیں۔ "بچپن سے آپ کی لکھی ہوئی عمران سیریز پڑھتا چلا آ رہا ہوں اور اب بفضل خدا آدھی صدی کو پہنچ رہا ہوں۔ آپ واقعی علم کا خزانہ رکھتے ہیں۔ میرے ذہن میں ایک تجسس موجود ہے کہ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی حقیقی ہیں یا صرف فرضی کردار ہیں اور سیکرٹ سروس کے جو کارنامے آپ پیش کرتے ہیں کیا حقیقت میں بھی ایسا ہوتا ہے یا سب کچھ آپ کی قوت تخلیق کا اظہار ہوتا ہے۔ امید ہے آپ ضرور تفصیل سے جواب دیں گے۔ جوابی لفافہ بھجوا رہا ہوں ضرور جواب دیں"۔

محترم حکیم شوکت علی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں میرے لئے جن پرخلوص جذبات کا اظہار کیا ہے اس کے لئے میں آپ کا دلی طور پر ممنون ہوں۔ جہاں تک عمران اور سیکرٹ سروس کا تعلق ہے تو ہر ملک میں ایسے لوگ موجود ہوتے ہیں اور اپنے ملک کے لئے کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ پاکیشیا میں عمران اور اس کے ساتھی واقعی کام کرتے ہیں اور ان کے کارنامے آپ پڑھتے رہتے ہیں۔ اب آپ خود ہی فیصلہ کر لیجئے کہ کیا یہ لوگ حقیقی کردار ہیں یا نہیں۔ اس کے علاوہ میں نے کئی بار قارئین سے درخواست کی ہے کہ مجھے جوابی لفافہ نہ بھیجا کریں کیونکہ میرے پاس براہ راست جواب دینے کا وقت نہیں ہوتا۔ امید ہے آپ بھی آئندہ میری درخواست پر ضرور غور کریں گے اور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جہلم سے شہزیب خالد لکھتے ہیں۔ "میں نجانے کب سے آپ کے ناولوں کا خاموش قاری ہوں۔ اب پہلی بار یہ خاموشی توڑ رہا ہوں کیونکہ آپ کا ناول "چیف ایجنٹ" اس قدر زبردست ہے کہ بے اختیار مبارکباد دینے کے لئے خاموشی توڑنا پڑی۔ اس قدر زبردست ناول لکھنے پر میری طرف سے مبارکباد قبول فرمائیں۔ ویسے تنویر اب خاموش رہنے لگ گیا ہے جبکہ پہلے عمران اور تنویر کے درمیان خاصی

نوک جھونک پڑھنے کو ملتی تھی۔ اس طرف ضرور توجہ دیں“۔

محترم شہزیب خالد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ اور آپ کی خاموشی توڑنے والے ناول ”چیف ایجنٹ“ کا مجھے مزید مشکور ہونا پڑے گا۔ ویسے بھی چیف جیسی مخلوق کا مشکور ہونا ہی پڑتا ہے۔ امید ہے اب آپ پر دوبارہ خاموشی طاری نہ ہوگی اور آپ ضرور آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔ تنویر اور عمران کے درمیان نوک جھونک کی اصل وجہ جولیا ہی بنتی ہے اور جب تک تنویر جولیا کی طرف سے مطمئن رہتا ہے ظاہر ہے اس نے خاموش ہی رہنا ہے۔ امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔

حیدر آباد سے عبدالباسط لکھتے ہیں۔ ”میں نجانے کب سے آپ کے ناولوں کا خاموش قاری ہوں لیکن اب آپ کے ناول ”کروشو“ کی وجہ سے خط لکھنے پر مجبور ہو رہا ہوں۔ آپ کے ناولوں کی تعریف کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں۔ آپ کا طرز تحریر واقعی سحر انگیز ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید کامیابیاں عطا کرے اور آپ نوجوانوں کے لئے اپنا قلمی جہاد جاری رکھ سکیں۔ البتہ آپ سے یہ بات ضرور معلوم کرنی ہے کہ آپ ناولوں میں ملکوں کے نام تبدیل کر کے لکھتے ہیں جبکہ اسرائیل اور اس کے دارالحکومت کا نام اصل لکھتے ہیں۔ اس کی آخر کیا وجہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے“۔

محترم عبدالباسط صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے اپنے طویل خط میں میرے لئے جن پرخلوص جذبات کا اظہار کیا ہے اور جو دعائیں دی ہیں میں ان کے لئے آپ کا ذاتی طور پر مشکور ہوں۔ جہاں تک آپ کے سوال کا تعلق ہے تو محترم۔ جن ملکوں کے ساتھ ہمارے ملک کے سفارتی تعلقات قائم ہیں ان کے اصل نام نہیں دیئے جاتے۔ کیونکہ جاسوسی ناولوں میں بعض اوقات ایسی سچوئیشن آ جاتی ہے جس کی وجہ سے ملکوں کے درمیان سفارتی تعلقات میں رخنہ اندازی ہو سکتی ہے۔ اسرائیل کے ساتھ چونکہ ہمارے ملک کے سفارتی تعلقات نہیں ہیں اس لئے اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔ امید ہے اب بخوبی وضاحت ہو گئی ہوگی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کراچی سے طارق محمود اعوان لکھتے ہیں۔ ”میں آپ کا ہر ناول انتہائی شوق سے پڑھتا ہوں۔ آپ کا ناول ”فلاور سینڈیکیٹ“ بے حد پسند آیا ہے۔ آپ نے واقعی ایک حساس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور قارئین کو آگاہی بخشی ہے۔ ایسے موضوعات پر لکھنا واقعی آپ کا ہی کام ہے۔ اسی لئے تو کہا جاتا ہے کہ آپ صرف ناول ہی نہیں لکھتے بلکہ قلم سے جہاد کرتے ہیں۔ البتہ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ اس ناول کے سرورق پر جو تصویریں شائع کی گئی ہیں وہ غیر ملکی اداکاروں کی ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے“۔

محترم طارق محمود اعوان صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ”فلاور سینڈیکیٹ“ جس موضوع پر لکھا گیا ہے وہ

ہمارے معاشرے کا انتہائی حساس موضوع ہے اور تقریباً ہر گھر کا مسئلہ ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میرے قارئین نے اس ناول کو بے حد پسند کیا ہے اور اس سلسلے میں مجھے مسلسل خطوط مل رہے ہیں۔ میری ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ ایسے موضوعات پر لکھوں جس سے معاشرے میں کسی سماجی برائی کے سلسلے میں قارئین کو آگاہی حاصل ہو جائے اور وہ اس کا نہ صرف نوٹس لیں بلکہ اس برائی کے خلاف مل کر جدوجہد کر کے اس کا خاتمہ کر سکیں۔ جہاں تک سرورق پر تصویروں کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں مصور صاحبان سے درخواست کی جائے گی کہ وہ آئندہ اس سلسلے میں محتاط رہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران کی آنکھیں کھلیں تو پہلے تو کافی دیر تک اس کا ذہن خوابیدہ سا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کے شعور نے کام کرنا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں وہ لمحات کسی فلمی سین کی طرح ابھر آئے جب وہ کارٹن اور ڈینی کے ہیڈ کوارٹر سے بھاگ کر باہر آ رہے تھے کہ خوفناک دھماکہ ان کے عقب میں ہوا اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے سینکڑوں گرم انگارے اس کے جسم میں داخل ہو گئے ہوں اور اس کے احساسات ڈوب گئے تھے۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ بلیک تھنڈر کے سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ایجنٹ کارٹن اور ڈینی نے پاکیشیائی زبان بولنے کے سلسلے میں ایک خصوصی مشین کے ذریعے ان کی رہائش گاہ کا سراغ لگا لیا تھا اور پھر وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش کر دیا گیا اور اس کے بعد جب عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے

آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے پایا۔ ان کے جسم قطعی طور پر بے حس و حرکت تھے اور اس کے ساتھ ساتھ نائیلون کی باریک رسیوں سے ان کے جسموں کو کرسیوں سے باندھ دیا گیا تھا اور کارٹن اور ڈینی وہاں موجود تھے اور پھر ڈینی نے مشین گن سے ان کے جسموں پر فائر کھول دیا لیکن چونکہ انہوں نے سپیشل ایس وی ٹی جیکٹس پہنی ہوئی تھیں اس لئے وہ بچ گئے تھے اور پھر انہوں نے نہ صرف رسیوں سے نجات حاصل کر لی تھی بلکہ اپنے جسموں کو بھی حرکت میں لے آئے تھے۔ اس کے بعد وہ کارٹن اور ڈینی کے آفس میں پہنچے اور پھر وہاں سے انہیں سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فائل دستیاب ہو گئی۔ اس کے بعد انہوں نے کارٹن اور ڈینی سے پوچھ گچھ کی لیکن اس دوران سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کال آ گئی اور عمران نے کارٹن کے لہجے اور آواز میں بات کی لیکن نجانے کس بنا پر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو شک پڑ گیا اور عمران نے اپنے زندہ ہونے کا اعلان کر دیا جس پر سیکشن ہیڈ کوارٹر نے دھمکی دی تو عمران نے کارٹن اور ڈینی کو ختم کر کے اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر وہاں سے نکلنے کی کوشش کی لیکن ابھی وہ عمارت سے نکل کر صحن تک ہی پہنچے تھے کہ خوفناک دھماکے اور گڑگڑاہٹ سے وہ اچھل کر زمین پر گرے اور پھر ان کے ہوش و حواس رخصت ہو گئے اور اب عمران کو ہوش آیا تھا۔ یہ ساری باتیں عمران کے ذہن میں ایک لمحے کے لئے گھوم گئی تھیں۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو ایک

جھٹکا سا لگا کیونکہ اس نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر ہسپتال کا مخصوص سرخ رنگ کا کمبل تھا اور اس کا جسم قطعاً حرکت نہ کر پا رہا تھا۔ اس کمرے میں وہ اکیلا تھا۔

"یہ میں کہاں پہنچ گیا ہوں اور کس نے مجھے یہاں پہنچایا ہے"۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہوا ہی تھا کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نرس اندر داخل ہوئی تو عمران اسے دیکھ کر چونک پڑا کیونکہ قومیت کے لحاظ سے وہ گریٹ لینڈ نژاد تھی۔

"اوہ تھینک گاڈ۔ تمہیں ہوش آ گیا ہے"...... نرس نے عمران کو دیکھ کر انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس قدر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی کہ عمران کچھ بول ہی نہ سکا تھا۔ عمران کے ذہن میں اپنے ساتھیوں کا خیال گھوم گیا تھا۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے دو نرسیں تھیں جن میں ایک نرس وہ تھی جو پہلے کمرے میں آئی تھی۔

"آپ کو ہوش آ گیا۔ تھینک گاڈ۔ ورنہ ہم تو سوچ رہے تھے کہ آپ کو سپیشل بیورو ہسپتال ریفر کر دیا جائے"...... ڈاکٹر نے کہا۔ عمران نے دیکھ لیا تھا کہ ڈاکٹر اور دونوں نرسوں کا تعلق بھی گریٹ لینڈ سے ہی تھا۔

"میں کہاں ہوں ڈاکٹر"...... عمران نے کہا۔

"آپ گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کے سٹی ہسپتال میں ہیں اور پولیس آپ کے بیانات کے انتظار میں ہے۔ میں نے انہیں فون کر دیا ہے۔ وہ ابھی آپ سے بیان لیں گے"...... ڈاکٹر نے عمران کو چیک کرنے کے دوران کہا۔

"میرا جسم حرکت نہیں کر رہا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ آپ کے جسم کو کلپڈ کر دیا گیا ہے۔ میں کھول دیتا ہوں"۔ ڈاکٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران کے جسم کے کلپ کھولنا شروع کر دیئے۔

"میرے ساتھی بھی تھے۔ ان کا کیا ہوا"...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر بے اختیار چونک پڑا۔

"آپ کے کتنے ساتھی تھے"...... ڈاکٹر نے پوچھا۔

"دو عورتیں اور چار مرد تھے"...... عمران نے کہا۔

"ہمارے پاس تو آپ اکیلے ہی لائے گئے ہیں۔ ہمیں آپ کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے"...... ڈاکٹر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا کمرے کا دروازہ کھلا اور دو پولیس آفیسر اندر داخل ہوئے۔

"کیا پوزیشن ہے ڈاکٹر"...... ان میں سے ایک آفیسر نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ مریض نہ صرف ہوش میں آ چکا ہے بلکہ مکمل طور پر بالکل تندرست ہے"...... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"کیا ہم اسے پولیس ہیڈ کوارٹر لے جا سکتے ہیں"...... پولیس آفیسر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ یہ خیال رکھیں گے کہ اس کے ذہن پر زیادہ دباؤ نہ ڈالا جائے کیونکہ اسے چھ روز بعد ہوش آیا ہے"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"مسٹر کیا نام ہے تمہارا"...... پولیس آفیسر نے اس بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹمبکٹو"...... عمران نے جواب دیا تو نہ صرف پولیس آفیسر بلکہ ڈاکٹر اور دونوں نرسیں بھی بے اختیار چونک پڑیں۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ٹمبکٹو۔ یہ کیسا نام ہے"...... پولیس آفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر میں آپ کا نام پوچھ کر یہی بات کر دوں تو آپ کیا جواب دیں گے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو ایشیا میں ایسے نام رکھے جاتے ہیں۔ بہرحال تمہارا تعلق ایشیا کے کس ملک سے ہے"...... پولیس آفیسر نے کہا۔

"کافرستان سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر اس کا لباس تبدیل کرا دیں تاکہ ہم اسے ہیڈ کوارٹر لے جائیں"...... پولیس آفیسر نے کہا تو ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک عام سا لباس لایا گیا اور عمران سے کہا گیا کہ وہ ملحقہ کمرے میں جا کر لباس تبدیل کرے۔

عمران نے لباس لیا اور ملحقہ کمرے میں جا کر اس نے لباس تبدیل کیا۔
اس کے ذہن میں مسلسل کھچڑی سی پک رہی تھی کیونکہ اسے یاد تھا
کہ وہ زخمی شیٹ لینڈ میں ہوا تھا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے ہمراہ
تھے لیکن اب بقول ڈاکٹر کے کہ اسے چھ روز بعد ہوش آیا ہے اور وہ
اس وقت گریٹ لینڈ کے سٹی ہسپتال میں ہے۔ اسے یہی بات سمجھ
میں نہ آ رہی تھی کہ اسے شیٹ لینڈ سے کس نے گریٹ لینڈ بھجوایا تھا
اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ کیا ہوا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کر لیا
تھا کہ وہ پولیس ہیڈ کوارٹر جائے گا تاکہ وہاں کم از کم اسے یہاں پہنچنے
کے پس منظر کے بارے میں تو کچھ معلوم ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر بعد
وہ پولیس کار میں بیٹھا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا اور پھر کار پولیس
ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر رک گئی اور عمران کو کار سے نیچے اتار کر
مختلف راہداریوں سے گزار کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں لے جایا
گیا۔ یہاں ایک میز کے پیچھے ایک کرسی موجود تھی جبکہ میز کی دوسری
طرف تین کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ عمران کو ایک کرسی پر بٹھا دیا
گیا جو ایک طرف رکھی ہوئی تھی جبکہ دونوں پولیس آفیسرز میں سے
ایک اسے کمرے میں چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا
دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی جس نے پولیس کمشنر کی یونیفارم
پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک نوجوان تھا جس نے
نیلے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا اور ان دونوں کے پیچھے ایک نوجوان
لڑکی تھی جس نے شوخ رنگ کا اسکرٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ تینوں میز کی

دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اس پولیس کمشنر کے ہاتھ
میں ایک فائل تھی جو اس نے کھول کر سامنے رکھ لی۔

"جوزف۔ وہ سامان لے آؤ جو اس سے برآمد ہوا تھا"...... پولیس
کمشنر نے اس پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا جو ان کو لے آیا تھا
اور کمرے میں موجود تھا۔

"یس سر"...... اس پولیس آفیسر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور مڑ کر
کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تم اس وقت گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کے پولیس ہیڈ کوارٹر
میں موجود ہو۔ میرا نام رابرٹ ہے اور میں پولیس کمشنر ہوں جبکہ
ڈیٹکٹو گریڈون جانسن ہے اور یہ سائیکاٹرسٹ ڈاکٹر مورین ہیں"۔
پولیس کمشنر نے بڑے نرم اور مہذب لہجے میں عمران سے مخاطب ہو
کر اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ یقیناً مجھ سے بیان لینے اور تفصیلی پوچھ گچھ کرنے کے لئے
تشریف لائے ہیں۔ میں آپ کو سب کچھ تفصیل سے بتا دوں گا لیکن
آپ میرا بیان لینے سے پہلے مجھے یہ بات بتا دیں کہ مجھے چھ روز پہلے سٹی
ہسپتال میں کون لے کر آیا تھا اور کہاں سے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس بارے میں تفصیل تو تم نے بتانی ہے۔ نیوی پولیس نے
کھلے سمندر میں ایک لانچ کو چیک کیا تو اس لانچ میں تم بے ہوش
پڑے ہوئے تھے۔ تمہارے سر، بازوؤں اور ٹانگوں پر زخم تھے لیکن یہ

زخم زیادہ سیریس نہ تھے۔ تمہیں وہاں سے اٹھا کر یہاں دارالحکومت بھجوایا گیا اور پولیس نے تمہیں سٹی ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ تمہارے جسم پر جو لباس تھا اس کے اندر تم نے ایس وی ٹی جیکٹ پہن رکھی تھی اور حیرت انگیز بات یہ تھی کہ اس جیکٹ کے خانوں سے گولیوں کے بے شمار خول بھی برآمد ہوئے۔ اس جیکٹ میں مصنوعی خون بھرا ہوا تھا جو چند خانوں میں تو موجود تھا لیکن باقی خانوں میں سے ان گولیوں کی وجہ سے نکل چکا تھا۔ اس کے علاوہ تمہارے لباس سے اور کوئی چیز برآمد نہ ہوئی۔ نہ ہی تمہاری شناخت کے بارے میں کوئی کاغذ تھا اور نہ کوئی اور چیز۔ اب تمہیں ہوش آیا ہے تو اب تم نے ہمیں تفصیل بتانی ہے کہ تم کون ہو۔ کیسے بے ہوش ہوئے۔ لانچ میں کیسے پہنچے اور تمہارے پاس اس خصوصی جیکٹ کا کیا قانونی جواز ہے۔ یہ سب تفصیل تو تم نے بتانی ہے"...... پولیس کمشنر نے جواب دیا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور پولیس آفیسر جوزف اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک بیگ موجود تھا۔ پولیس کمشنر نے اس کے ہاتھ سے بیگ لیا اور اسے کھول کر اس میں موجود ایس وی ٹی جیکٹ نکال کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دی اور پھر ایک پیکٹ نکال کر اسے کھول کر میز پر الٹ دیا۔ اس میں سے مشین گن کی چلی ہوئی گولیاں خاصی تعداد میں نکلیں۔

"کیا آپ مجھے یہ حق دیں گے کہ میں ایک فون کال کر لوں"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم کسی وکیل کو فون کرنا چاہتے ہو"...... پولیس کمشنر نے کہا۔

"میں گریٹ لینڈ کے سیکرٹری داخلہ لارڈ بارٹن کو کال کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے کہا تو نہ صرف پولیس کمشنر بلکہ کمرے میں موجود تمام افراد عمران کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ لارڈ بارٹن کو تم کال کرو گے۔ کیا مطلب۔ کیا وہ تمہیں جانتے ہیں۔ کیسے۔ کون ہو تم"...... پولیس کمشنر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ مجھے کال تو کرنے دیں۔ پھر ساری بات واضح ہو جائے گی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فون لے آؤ"...... پولیس کمشنر نے کہا تو پولیس آفیسر جوزف سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کیا واقعی تم لارڈ بارٹن کو کال کرنا چاہتے ہو"...... پولیس کمشنر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آرہا ہو۔

"ابھی فون آجائے گا تو آپ خود دیکھ لیں گے"...... عمران نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد پولیس آفیسر جوزف اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون موجود تھا۔

"ابھی آفس کا وقت ہے اور یقیناً لارڈ بارٹن آفس میں ہوں گے۔ کیا نمبر ہے ان کا"...... عمران نے پولیس آفیسر کے ہاتھ سے فون پیس لیتے ہوئے کہا تو پولیس کمشنر نے فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے

فون آن کر کے پولیس کمشنر کے بتائے ہوئے نمبرز پریس کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ شاید فون میں لاؤڈر کا بٹن پہلے سے ہی آن تھا کیونکہ دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"پی اے ٹو سیکرٹری داخلہ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ لارڈ بارٹن سے بات کرائیں"...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا تو پولیس کمشنر سمیت سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"کیا آپ نے وقت لیا ہوا ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"لارڈ صاحب بہرحال لارڈ ہیں اس لئے ان کا وقت یقیناً بے حد قیمتی ہو گا اور میرے پاس تو رقم ہی نہیں ہے کہ میں اتنا مہنگا وقت خرید سکوں اس لئے آپ میرا تعارف ان سے کرا دیں۔ مجھے یقین ہے کہ میرا نام سننے کے بعد وہ وقت کی خرید و فروخت ہی بند کر دیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ہیلو۔ میں لارڈ بارٹن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد لارڈ بارٹن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے ایک بار پھر مخصوص لہجے میں اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم ناٹی بوائے۔ تم کہاں سے فون کر رہے ہو"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا تو پولیس کمشنر اور اس کے ساتھیوں کے چہرے دیکھنے والے ہو گئے۔

"آپ کے ملک گریٹ لینڈ کے دارالحکومت کے پولیس ہیڈ کوارٹر کے ایک بڑے کمرے سے۔ جہاں میز کی ایک طرف میں بیچارہ اکیلا بیٹھا ہوا ہوں جبکہ میز کی دوسری طرف پولیس کمشنر ان کے ڈپٹی گریڈون جانسن اور سائیکاٹرسٹ لیڈی مورین اور ایک پولیس آفیسر موجود ہیں۔ دوسرے لفظوں میں بے چارہ معصوم سا شکار اتنے سارے شکاریوں کے نرغے میں ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہاں پولیس ہیڈ کوارٹر میں۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ممکن ہے"...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے لارڈ بارٹن کو عمران کی بات پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

"لیجئے آپ خود ہی پولیس کمشنر صاحب سے بات کر لیجئے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون پولیس کمشنر کی طرف بڑھا دیا۔

"سر۔ میں پولیس کمشنر رابرٹ بول رہا ہوں"...... پولیس کمشنر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا علی عمران واقعی پولیس ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے"۔ دوسری

طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر"...... پولیس کمشنر نے جواب دیا۔

"کیوں۔ وجہ"...... لارڈ بارٹن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو پولیس کمشنر نے وہی تفصیل بتا دی جو اس سے پہلے وہ عمران کو بتا چکا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران یہاں چھ روز تک ہسپتال میں پڑا رہا اور مجھے اطلاع تک نہیں دی گئی۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ اوہ۔ تم اسے نہیں جانتے اوہ۔ ویری بیڈ۔ سنو کمشنر۔ فوری طور پر عمران کو ساتھ لے کر میرے آفس پہنچو۔ ابھی اور اسی وقت ورنہ مجھے وہاں آنا پڑے گا"۔ دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے لارڈ بارٹن واقعی بوکھلا گئے ہوں۔

"یس سر"...... پولیس کمشنر نے کہا۔

"انتہائی عزت و احترام سے لے کر آنا۔ یہ وہ آدمی ہے جس کی شکایت پر گریٹ لینڈ کا وزیر اعظم استعفیٰ دے سکتا ہے۔ سمجھے۔ جلدی لے کر آؤ۔ جلدی۔ فوراً"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آپ۔ آپ کون ہیں۔ لارڈ بارٹن تو کسی سے سیدھے منہ بات کرنے کے روادار نہیں ہے جبکہ وہ آپ کا نام سن کر ہی بوکھلا اٹھے ہیں"...... پولیس کمشنر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ یہ باتیں نہیں سمجھ سکتے۔ ویسے آپ کی تسلی کے لئے اتنا بتا دوں کہ میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور یہ حکومتی معاملات ہیں"۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ آئیے"...... پولیس کمشنر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ میرا بیان۔ اس کا کیا ہو گا"...... عمران نے کہا تو پولیس کمشنر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے خود تو بتایا ہے کہ یہ حکومتی معاملات ہیں اس لئے ایسے معاملات میں پولیس نے کیا بیان لینا ہے"...... پولیس کمشنر نے کہا تو عمران مسکراتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر پولیس کار میں بیٹھا سنٹرل سیکرٹریٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ لارڈ بارٹن کو جیسے ہی اس کی آمد کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے فوراً ہی اسے اندر بلا لیا اور عمران جیسے ہی ان کے شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں داخل ہوا تو لارڈ بارٹن بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"تم چھ روز یہاں بے ہوش پڑے رہے اور مجھے علم تک نہ ہو سکا۔ میں اس کوتاہی پر اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گا۔ میں شرمندہ ہوں عمران بیٹے۔ انتہائی شرمندہ"...... لارڈ بارٹن نے تیزی سے آگے بڑھ کر عمران کی طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی یہی محبت دیکھ کر تو مجھے یقین آ جاتا ہے کہ میں مستقبل میں لارڈ بننے والا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لارڈ بارٹن بے اختیار ہنس پڑے۔

"اوہ۔ تم ناٹی بوائے۔ میں سمجھ گیا۔ تم پھر وہی وصیت والی بات کر رہے ہو"...... لارڈ بارٹن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"شکر ہے آپ کو یاد تو ہے"...... عمران نے کہا۔

"آؤ۔ ادھر سپیشل روم میں بیٹھتے ہیں۔ میں نے تمام مصروفیات منسوخ کر دی ہیں کیونکہ تمہارے اس انداز میں نمودار ہونے سے ظاہر ہو رہا ہے کہ حالات نارمل نہیں ہیں"...... لارڈ بارٹن نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر وہ عمران کو لے کر علیحدہ کمرے میں آگئے۔ انہوں نے انٹرکام اٹھا کر کسی کو ہاٹ کافی لانے کا کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔ تم کیسے بے ہوش ہوئے۔ کیسے اس لانچ میں پہنچے۔ یہ سب کیا معاملات ہیں"...... لارڈ بارٹن نے بڑے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"یہی تو میں آپ کے ذریعے معلوم کرانا چاہتا ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت شیٹ لینڈ میں ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم کے خلاف کام کر رہا تھا کہ اچانک جس عمارت میں ہم موجود تھے اسے تباہ کر دیا گیا۔ میں اور میرے ساتھی بے ہوش ہو گئے اور اب مجھے ہوش آیا ہے۔ میرے ساتھیوں کے بارے میں بھی کسی کو معلوم نہیں ہے۔ پولیس کمشنر کے مطابق نیوی پولیس نے کھلے سمندر میں لانچ کو چیک کیا تو اس میں، میں اکیلا بے ہوش پڑا ہوا تھا"۔ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ لیکن یہ کیسے معلوم ہو گا۔ مجھے بتاؤ"...... لارڈ بارٹن نے کہا۔

"شیٹ لینڈ میں پولیس کمشنر یا پولیس چیف سے آپ رابطہ کر سکتے ہیں اور اس سے پوچھ سکتے ہیں کہ وہاں کوئی عمارت اچانک دھماکے سے تباہ ہو گئی ہے تو اس کے ملبے سے ملنے والے افراد کہاں ہیں اور ان کا کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن"...... لارڈ بارٹن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی مشکل سمجھ گیا ہوں۔ واقعی آپ کا یہ سٹیٹس نہیں بنتا کہ آپ اس طرح کی انکوائری کریں۔ آپ مجھے فون دیں میں خود بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں ہاٹ کافی کی دو پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک ایک پیالی ان دونوں کے سامنے رکھی اور واپس مڑنے لگا۔

"سپیشل فون لے آؤ"...... لارڈ بارٹن نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

"تم کس انداز میں بات کرو گے"...... لارڈ بارٹن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ آپ کا نام سامنے نہیں آئے گا"...... عمران نے کہا تو لارڈ بارٹن نے بے اختیار ایک اطمینان بھرا طویل سانس لیا اور پھر کافی کی پیالی اٹھا لی۔ عمران نے بھی پیالی اٹھائی اور کافی سپ

کرنے لگا۔ اسے واقعی اس وقت ہاٹ کافی کی شدید ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ چند لمحوں بعد نوجوان اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں فون پیس لارڈ بارٹن کے سامنے میز پر رکھا اور واپس مڑ گیا تو عمران نے فون پیس اٹھالیا۔

"اس کا لاؤڈر بھی آن کر دینا"...... لارڈ بارٹن نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر فون آن کر کے اس نے پہلے لاؤڈر کا بٹن آن کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"شیٹ لینڈ کا رابطہ نمبر بتادیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتادیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کال آف کی اور ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"پی اے ٹو چیف پولیس کمشنر"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

"گریٹ لینڈ میں سوئس سفارت خانے سے سیکنڈ سیکرٹری میکنار بول رہا ہوں۔ چیف پولیس کمشنر صاحب سے بات کرائیں"۔ عمران نے خالصتاً سوئس لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو لارڈ بارٹن کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف پولیس کمشنر فلیچر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں میکنار سیکنڈ سیکرٹری سوئس سفارت خانہ گریٹ لینڈ سے بول رہا ہوں"...... عمران نے بڑے باوقار سے لہجے میں کہا۔

"جی فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہماری ایمبیسی کو اطلاع ملی ہے کہ کچھ روز پہلے شیٹ لینڈ میں کوئی عمارت اچانک خوفناک دھماکے سے تباہ ہوئی ہے اور اس کے ملبے میں سے ایک سوئس لڑکی بھی ملی ہے۔ شیٹ لینڈ میں ہماری ایمبیسی نہیں ہے اس لئے وہاں ہمارے ملک کے باشندوں کے حقوق کی حفاظت ہمیں کرنی پڑتی ہے لیکن ہماری ایمبیسی میں آپ کی طرف سے اس سلسلے میں کوئی اطلاع نہیں دی گئی اس لئے میں اس لڑکی کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے خالصتاً سوئس لہجے میں کہا۔

"آپ کو اطلاع درست دی گئی ہے کہ عمارت تباہ ہوئی ہے۔ اس کے ملبے سے ایک سوئس لڑکی، ایک پاکیشیائی لڑکی اور چار پاکیشیائی مرد زندہ دستیاب ہوئے جبکہ عمارت کے اندرونی ملبے سے کئی لاشیں ملی ہیں جنہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا تھا۔ یہ زندہ افراد شدید زخمی اور بے ہوش تھے اس لئے انہیں فوری طور پر ہسپتال منتقل کیا گیا لیکن دوسرے روز اطلاع ملی کہ وہ سب پراسرار طور پر غائب ہو چکے ہیں جس پر ان کے بارے میں انکوائری کی گئی تو یہ پتہ چلا کہ وہ

ہسپتال سے فرار ہو کر ساحل سمندر پر گئے ہیں اور پھر وہاں سے انہوں نے دو لانچیں جبراً حاصل کیں اور کھلے سمندر میں چلے گئے جس پر کھلے سمندر میں ان کی تلاش کی گئی تو ان کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ البتہ بعد میں یہ اطلاع ملی کہ وہ کھلے سمندر کے اندر ایک ٹاپو پر دیکھے گئے ہیں جہاں شاید ان کا کسی پارٹی سے جھگڑا ہوا کیونکہ اس ٹاپو پر چار افراد کی لاشیں ملی ہیں جن کی گردنیں ٹوٹی ہوئی تھیں۔ البتہ یہ لوگ نہ مل سکے اور ابھی تک ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا"۔ چیف پولیس کمشنر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن ہمیں تو اطلاع ملی ہے کہ سوئس لڑکی کو پولیس نے اپنی تحویل میں رکھا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ہم تو خود ان سب کی تلاش میں ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے میز پر رکھ دیا۔

"یہ تو کچھ معلوم نہ ہوا۔ پھر"...... لارڈ بارٹن نے کہا۔

"آپ کو تھوڑی سی تکلیف اور دینی ہو گی۔ اگر آپ لانگ رینج ٹرانسمیٹر منگوا دیں تو شاید میرے ساتھیوں کا سراغ مل جائے"۔ عمران نے کہا تو لارڈ بارٹن نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی نمبر پریس کر کے انہوں نے کسی کو لانگ رینج ٹرانسمیٹر لانے کا حکم دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور وہی

نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں لانگ رینج ٹرانسمیٹر لارڈ بارٹن کے سامنے میز پر رکھا اور پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ پیالیاں اور فون پیس واپس لے جاؤ"...... لارڈ بارٹن نے اس نوجوان سے کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر دونوں پیالیاں اور فون پیس اٹھا کر وہ واپس مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے آن کیا اور پھر اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اوور"...... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"ایکسٹو اوور"...... دوسری طرف سے ایکسٹو کی بھاری آواز سنائی دی تو لارڈ بارٹن بے اختیار چونک پڑے۔

"سر۔ میں گریٹ لینڈ کے سیکرٹری داخلہ جناب لارڈ بارٹن صاحب کے آفس سے ان کے مہیا کردہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر سے کال کر رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ہسپتال میں چھ روز بعد ہوش میں آنے سے لے کر پولیس کمشنر کی بتائی ہوئی تفصیل اور پھر یہاں سے فون پر شیٹ لینڈ کے چیف پولیس کمشنر سے ہونے والی تمام بات چیت دوہرا دی۔

"کال کرنے کا کیا مقصد ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

"سر۔ میں نے اس لئے کال کی ہے کہ شاید سیکرٹ سروس کے ممبران میں سے کسی نے آپ کو کال کیا ہو۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"لارڈ بارٹن نے جو تعاون کیا ہے اس کے لئے میری طرف سے اور حکومت پاکیشیا کی طرف سے ان کا شکریہ ادا کر دینا اور سپیشل الیون تھری ایکس فریکونسی پر تم اپنے ساتھیوں سے رابطہ کر سکتے ہو۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے مختصر طور پر کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آپ نے سن لیا لارڈ بارٹن کہ ہمارے چیف صاحب کتنے کٹھور دل واقع ہوئے ہیں۔ نہ انہوں نے مجھ سے کوئی ہمدردی کی اور نہ ہی میرے اس طرح بچ نکلنے پر مجھے مبارک باد دی۔ بس آپ کا شکریہ ادا کر کے معاملہ ختم کر دیا"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے منہ بنا کر کہا تو لارڈ بارٹن بے اختیار ہنس پڑے۔

"وہ بہت عظیم آدمی ہیں عمران۔ حالانکہ میں نے کوئی کام نہیں کیا لیکن انہوں نے پھر بھی نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ حکومت پاکیشیا کی طرف سے میرا شکریہ ادا کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ میں اکثر سوچتا ہوں کہ تم اور تمہارا باس مثبت انداز میں کام کرنے والے لوگ ہیں اگر یہ منفی انداز میں کام کرتے تو کیا ہوتا"۔ لارڈ بارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوتا۔ بین الاقوامی مجرموں کی صف میں کھڑے نظر آتے اور بے چارہ عمران تو انکل لارڈ بارٹن کے وصیت نامہ سے بھی محروم رہ جاتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو لارڈ بارٹن ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"تم فکر نہ کرو۔ مجھ پر جو ادھار ہیں وہ سب وصیت نامہ میں تمہارے نام لکھے جائیں گے"...... لارڈ بارٹن نے کہا۔

"اوہ پھر تو واقعی لطف آجائے گا۔ آخر آپ نے جس کو بھی ادھار دیا ہو گا دو چار پونڈ تو نہ دیئے ہوں گے یہ یقیناً لاکھوں میں ہوں گے اور ان کی وصولی۔ واہ۔ لطف آجائے گا"...... عمران نے خوش ہو کر کہا تو لارڈ بارٹن ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"ادھار کی وصولی نہیں۔ ادائیگی"...... لارڈ بارٹن نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران نے اس طرح منہ بنا لیا جیسے اس کے حلق میں کونین کی گولیوں کا پورا پیکٹ الٹ دیا گیا ہو اور لارڈ بارٹن اس کی شکل دیکھ کر ایک بار پھر ہنس پڑے۔ حالانکہ لارڈ بارٹن انتہائی سنجیدہ اور بردبار آدمی تھے۔ ان کا ہنسنا تو ایک طرف ان کے چہرے پر مسکراہٹ بھی عام حالات میں نظر نہ آتی تھی لیکن عمران کی باتوں پر وہ بالکل بچوں کی طرح ہنس رہے تھے۔ اچانک میز پر پڑے ہوئے سیاہ رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو لارڈ بارٹن نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... لارڈ بارٹن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیڈی صاحبہ سے بات کریں"...... دوسری طرف سے ان کی
پرسنل سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی تو لارڈ بارٹن نے چونک کر
کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھی اور ایک بار پھر وہ چونک پڑے۔
"کراؤ بات"...... لارڈ بارٹن نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے
کہا۔ عمران چونکہ ساتھ ہی بیٹھا ہوا تھا اس لئے اس کے کانوں میں
لیڈی صاحبہ کے الفاظ پہنچ گئے تھے اور پھر لارڈ بارٹن کا گھڑی دیکھنا اور
پھر چونکنا اور پریشان ہونا دیکھ کر وہ ساری صورت حال سمجھ گیا تھا۔
اس کے چونکہ لارڈ بارٹن سے انتہائی قریبی تعلقات بھی تھے کیونکہ لارڈ
بارٹن کے والد پاکیشیا میں طویل عرصہ رہ چکے تھے اور سر عبدالرحمن
کے والد اور لارڈ بارٹن کے والد کے درمیان انتہائی گہرے قریبی
دوستانہ تعلقات تھے اور لارڈ بارٹن اور سر عبدالرحمن دونوں کلاس
فیلو رہے تھے اور سر عبدالرحمن جب بھی گریٹ لینڈ کے دورے پر
آتے تو وہ لازماً لارڈ بارٹن کی رہائش گاہ پر ٹھہرتے تھے اور لارڈ بارٹن
بھی جب ایشیا کے دورے پر جاتے تو وہ بھی سر عبدالرحمن سے غیر
سرکاری طور پر ضرور ملاقات کرتے تھے۔یہی وجہ تھی کہ عمران کے بھی
ان سے قریبی گھریلو تعلقات تھے اور عمران اپنی مخصوص عادتوں کی
وجہ سے ان کے گھرانے میں بے حد مقبول تھا۔لارڈ بارٹن کی بیوی
لیڈی مارلین بھی گریٹ لینڈ کے ایک معروف لارڈ کی اکلوتی بیٹی تھی
اور عمران اس کے والد کے قصیدے اس کے سامنے اس انداز میں
پڑھتا تھا کہ لیڈی مارلین عمران پر جان چھڑکتی تھی۔عمران نے خاموشی

سے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔
"ہیلو بارٹن۔کیا اب آپ اس قدر بوڑھے ہو گئے ہیں کہ آپ کو
پنا وعدہ بھی یاد نہیں رہتا"...... چند لمحوں بعد لیڈی مارلین کی سخت
ور غصیلی آواز سنائی دی۔
"میں بوڑھا نہیں ہوا۔وہ تمہارا چہیتا عمران اچانک آگیا تھا۔اس
ی وجہ سے مجھے بیٹھنا پڑ گیا"...... لارڈ بارٹن نے منہ بناتے ہوئے
جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"عمران۔کہاں ہے عمران"...... لیڈی مارلین نے چونک کر
پوچھا۔ان کے لہجے میں حیرت تھی۔
"میرے پاس بیٹھا ہے"...... لارڈ بارٹن نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔
"لیکن وہ گھر کیوں نہیں آیا۔آپ کے پاس براہ راست آفس کیوں
پہنچا ہے"...... لیڈی مارلین نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"وہ چھ روز سے یہاں سٹی ہسپتال میں بے ہوش پڑا رہا ہے اور مجھے
اطلاع ہی نہیں ملی۔آج وہ ہوش میں آیا تو اس نے مجھے فون کیا اور
میں نے فوراً اسے آفس بلوا لیا اس لئے وہ آفس میں آیا ہے"۔لارڈ
بارٹن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔
"کیا۔کیا کہہ رہے ہیں آپ۔وہ۔وہ ہسپتال میں بے ہوش پڑا رہا
ہے۔اوہ مائی بوائے۔کیا ہوا تھا اسے اور آپ نے ہسپتال جا کر اسے
ساتھ لانے کی بجائے آفس کیوں بلوایا ہے۔آپ نہیں جانتے کہ وہ

مجھے اپنے بیٹے لارسن سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ اوہ۔ کیا ہوا تھا اسے "۔ لیڈی مارلین نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

" تم خود اس سے معلوم کر لو۔ مجھے تو کچھ بتاتا نہیں ہے "۔ لارڈ بارٹن نے مسکراتے ہوئے رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران ان کی مسکراہٹ کی وجہ سمجھتا تھا کہ عمران کی بیماری کی بات سن کر لیڈی مارلین کا غصہ ختم ہو گیا تھا ورنہ وہ لارڈ بارٹن کی وہ خبر لیتیں کہ لارڈ بارٹن کو جان چھڑانی مشکل ہو جاتی۔

" عالی مرتبت لارڈ برگنڈا کی عالی مرتبت اکلوتی صاحبزادی لیڈی مارلین کی خدمت میں جان کی امان کا طلبگار علی عمران سلام پیش کرتا ہے "...... عمران نے رسیور لے کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ اوہ۔ تمہاری جان کو خطرہ تھا۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ کیا ہوا تھا تمہیں۔ اوہ۔ اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو پھر میرا کیا ہوتا۔ ویری بیڈ۔ یہ لارڈ صاحب ویسے تو بڑا رعب جماتے ہیں کہ وہ سیکرٹری داخلہ ہیں لیکن انہیں یہ بھی معلوم نہیں ہوا تھا کہ میرا بیٹا ہسپتال میں پڑا ہے۔ اس کی جان کو خطرہ ہے۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ کیا ہوا تھا تمہیں۔ مجھے بتاؤ۔ کس نے تمہیں اس حالت میں پہنچایا کہ تمہاری جان کو خطرہ لاحق ہو گیا "...... لیڈی مارلین نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ عمران کے فقرے جان کی امان سے وہ یہی سمجھی تھیں کہ عمران کی جان کو کوئی شدید خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔

" مجھے خطرہ نہیں تھا عالی مرتبت آنٹی۔ لیکن میری جان کو خطرہ

تھا "...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو لارڈ بارٹن بے اختیار مسکرا دیئے۔ عمران کی فطرت کو وہ اچھی طرح سمجھتے تھے اس لئے عمران کے جواب سے ہی انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کیوں یہ بات کر رہا ہے۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ تمہیں خطرہ نہیں تھا تمہاری جان کو خطرہ تھا۔ کیا مطلب ہوا اس کا "...... لیڈی مارلین نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" عالی مرتبت آنٹی۔ آپ نے بچپن میں وہ کہانیاں پڑھی ہوں گی کہ جب بھی کسی جادوگر کو خطرہ ہوتا تھا تو وہ اپنی جان کو خطرے سے بچانے کے لئے ایک طوطے میں ڈال دیتا تھا اور پھر اس طوطے کو ایک پنجرے میں بند کر کے کنوئیں میں لٹکا دیتا تھا اور اس کنوئیں کے گرد چار سیاہ رنگ کے شیر پہرہ دیتے رہتے تھے اور یہ کنواں ایک مضبوط قلعے میں ہوتا تھا اور اس قلعے کا کوئی پھاٹک نہ ہوتا تھا "۔ عمران کی زبان حسب عادت رواں ہو گئی۔

" اوہ۔ یو ناٹی بوائے۔ تو تم مذاق کر رہے ہو۔ وہ بھی مجھ سے اپنی آنٹی سے۔ نانسنس۔ خبردار اگر آئندہ ایسا مذاق کیا۔ تم مجھے اپنے بیٹے سے بھی زیادہ عزیز ہو۔ سمجھے۔ کیونکہ تم ہی میرے مرحوم والد کے صحیح قدر شناس ہو۔ تم فوراً گھر آ جاؤ۔ ابھی اور اسی وقت۔ فوراً "۔ لیڈی مارلین نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

" ابھی تو میں نے بتانا تھا کہ اس قلعے تک پہنچنے کے لئے کیا کیا

طلسمات طے کرنے پڑتے ہیں لیکن آنٹی نے کچھ سنا ہی نہیں"۔ عمران
نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے بڑے مسکے سے لہجے میں کہا اور لارڈ
بارٹن بے اختیار ہنس پڑے۔

"وہ واقعی تم سے اپنے بچوں سے زیادہ محبت کرتی ہے اور اکثر
تمہارا ذکر کرتی رہتی ہے"...... لارڈ بارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ان کے والد مرحوم کی اعلیٰ صفات سے مجھ سے زیادہ اور
کون واقف ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو لارڈ بارٹن بے اختیار
کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"تم واقعی دوسروں کی کمزوریوں کو استعمال کرنا جانتے ہو۔
بہرحال اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔ میں تمہاری وجہ سے رک گیا تھا
ورنہ میں نے واقعی تمہاری آنٹی کے ساتھ ایک فنکشن میں جانا تھا"۔
لارڈ بارٹن نے کہا۔

"آنٹی سے معذرت کر لیں۔ فی الحال میں ان کی خدمت میں
حاضری نہیں دے سکتا۔ آپ نے جو تعاون کیا ہے اس کے لئے چیف
نے آپ کا پہلے ہی شکریہ ادا کر دیا ہے اس لئے حساب برابر۔ پھر جلد ہی
ملاقات ہو گی"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیا مطلب۔ اب تم کہاں جاؤ گے۔ ابھی تم
ٹھیک نہیں ہوئے۔ تم ابھی ہمارے ہاں رہو۔ کچھ دن ریسٹ کر
لو"...... لارڈ بارٹن نے کہا۔

"بے حد شکریہ انکل۔ فی الحال مجھے اپنے ساتھیوں سے رابطہ کرنا

ہے اور چند مسائل حل کرنے ہیں۔ میں پھر آؤں گا۔ اب اجازت
دیں"...... عمران نے کہا اور پھر لارڈ بارٹن نے کافی اصرار کیا لیکن
عمران ان سے اجازت لے کر آفس سے باہر آ گیا۔ اس نے جان بوجھ
کر لارڈ بارٹن کے سامنے اپنے ساتھیوں سے رابطہ نہ کیا تھا کیونکہ وہ
نہیں چاہتا تھا کہ ایسے معاملات بھی ان کے سامنے آ جائیں جو وہ ان
کے سامنے نہ لانا چاہتا تھا کیونکہ بہرحال یہ ایک سرکاری آفس تھا اور
بلیک تھنڈر کے آدمیوں اور مخبری کا جال ایسے دفاتر میں بہرحال
موجود رہتا ہے۔ آفس سے باہر نکل کر وہ پیدل ہی آگے بڑھنے لگا۔ اس
کے پاس کوئی رقم نہ تھی اور اگر وہ چاہتا تو لارڈ بارٹن سے رقم لے لیتا
لیکن اس نے دانستہ ایسا نہ کیا تھا کیونکہ اس طرح سر عبدالرحمن کی
بے عزتی ہوتی۔ عمران کو اپنی تو کوئی پرواہ نہ تھی لیکن جہاں اس قدر
قریبی خاندانی تعلقات ہوں وہاں وہ اپنے ڈیڈی کی عزت کا خاص طور پر
خیال رکھتا تھا۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد وہ ایک ریستوران میں داخل
ہوا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"ایک لوکل کال کرنی ہے لیکن میری جیب میں رقم نہیں
ہے"...... عمران نے کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ کر لیجئے"...... لڑکی نے جواب دیا تو عمران نے
رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"فارمیک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رابطہ قائم ہوتے ہی
دوسری طرف سے گریٹ لینڈ میں ایکسٹو کے فارن ایجنٹ کی آواز

سنائی دی۔

"مفلس اور قلاش پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا تو کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے۔

"پرنس آپ۔آپ تو پرنس ہیں۔ پھر مفلس اور قلاش کیسے ہو گئے۔ پرنس کیسے مفلس اور قلاش ہو سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے فارمیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں سنٹرل سیکرٹریٹ کے قریب جاز روڈ پر واقع ایک ریستوران بلیو مون کے کاؤنٹر سے تمہیں کال کر رہا ہوں۔آپ بے شک کاؤنٹر پر موجود انتہائی خوبصورت لڑکی سے پوچھ لیں۔ میرے پاس ایک لوکل کال کی پیمنٹ کے لئے بھی پیسے نہیں ہیں۔اور اس خوبصورت لڑکی نے از راہ ہمدردی مجھے ایک فری کال کرنے کی اجازت دے دی ہے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی اور لڑکی کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی۔ ظاہر ہے عمران نے دو بار اس کی خوبصورتی کی تعریف کی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو آپ یہاں دارالحکومت میں ہیں۔ میں آ رہا ہوں۔ پیمنٹ بھی ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس کی پیمنٹ۔ فون کال کی یا خوبصورت لڑکی کے لئے کسی قیمتی تحفے کی"...... عمران نے جان بوجھ کر اونچی آواز میں کہا۔

"میں آ رہا ہوں۔ پھر جیسے آپ کہیں گے ویسے ہو جائے گا"۔

دوسری طرف سے فارمیک نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"آپ پرنس ہیں۔ایشیائی پرنس"...... لڑکی نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو مفلس و قلاش پرنس ہوں لیکن مفلس کا یہ مطلب نہیں کہ میرے اندر خوبصورتی کو محسوس کرنے والی حس بھی ختم ہو گئی ہے۔ تم واقعی خوبصورت ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا شکریہ۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی مدد کروں"۔ لڑکی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بہتر ہے کہ آپ اپنی آفر واپس لے لیں کیونکہ میں تو پرنس ہوں اور میں نے تو آپ کی طرف سے مدد کا وعدہ سنتے ہی آرڈر دے دینا ہے کہ اس وقت ریستوران میں جتنے بھی افراد موجود ہیں ان سب کو پرنس کی طرف سے گولڈن مشروب پیش کیا جائے اور مجھے معلوم ہے کہ پھر آپ کو پچھتانے کا بھی موقع نہیں ملے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو لڑکی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آئی ایم سوری۔ یہ واقعی میرے بس میں نہیں ہے"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر عمران اسی طرح کی باتیں کرتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ہال کا دروازہ کھلا تو فارمیک اندر داخل ہوا۔ دوسرے لمحے وہ تیر کی طرح کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگا۔

"آپ۔ پرنس آپ اور اس انداز میں۔ مجھے تو کوئی اطلاع ہی نہیں تھی"...... فارمیک نے قریب آکر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ یہ خاتون خوبصورت ہے یا نہیں"...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو فارمیک بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس میں کیا شک ہے۔ بہرحال میں کال کی پیمنٹ کر دیتا ہوں"...... فارمیک نے جیب سے ایک چھوٹا سا نوٹ نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ کیوں ایشیائی پرنس کی بے عزتی کر رہے ہو۔ پرنس لاکھ مفلس ہی سہی لیکن بہرحال پرنس ہی ہوتا ہے"۔ عمران نے کہا تو فارمیک نے مسکراتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب سے بڑی مالیت کا نوٹ نکالا اور لڑکی کی طرف بڑھا دیا۔

"اپنے لئے کوئی تحفہ خرید لینا۔ شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مڑتے ہوئے لڑکی کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ لئے تھے لیکن وہ صرف مسکرا دیا تھا۔

"آپ اپنی اصل شکل اور اس لباس میں یہاں۔ یہ سب کیا سلسلہ ہے عمران صاحب"...... کار میں بیٹھتے ہی فارمیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فی الحال تم مجھے کسی ایسی جگہ پہنچاؤ جہاں لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی

موجود ہو اور میرے ناپ کا کوئی اچھا سا لباس بھی۔ پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی"...... عمران نے کہا تو فارمیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور ایک متوسط ٹائپ کی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ فارمیک نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا تو کوٹھی کا چھوٹا گیٹ کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آگیا۔

"گیٹ کھولو ٹونی"...... فارمیک نے کھڑکی سے سر باہر نکال کر کہا۔

"یس باس"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر واپس اندر چلا گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا تو فارمیک کار اندر لے گیا۔ اس نے پورچ میں کار روکی اور عمران نیچے اتر آیا۔

"یہ کوئی نئی جگہ ہے"...... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ دو ماہ ہوئے ہیں یہ میں نے حاصل کی ہے"...... فارمیک نے بھی کار سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے وہ نوجوان پھاٹک بند کر کے واپس آگیا۔

"ٹونی تم یہیں رکو۔ میں آرہا ہوں"...... فارمیک نے ٹونی سے کہا اور پھر وہ عمران کو لے کر کوٹھی کے ایک کمرے میں آگیا۔ یہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ فارمیک نے ایک الماری، ڈالی اس میں سے لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے عمران کے سامنے ر دیا۔

"آپ کال کریں۔ میں ٹونی کے ساتھ جا کر آپ کے ناپ کا لباس لے آؤں"...... فارمیک نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔
عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ فارمیک خود بھی ہٹ گیا ہے تاکہ عمران علیحدگی میں کال کر لے۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر وہ فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی جو بلیک زیرو نے اسے کوڈ میں بتائی تھی اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مائیکل بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر لہجہ بھی بدلا تھا اور نام بھی کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ نجانے جولیا اور اس کے ساتھی کہاں موجود ہوں اور بلیک تھنڈر چیک نہ کر لے۔ اس سے پہلے گو اس نے اپنے اصل لہجے میں بلیک زیرو کو کال کیا تھا لیکن اسے معلوم تھا کہ اگر وہ کال چیک بھی ہو جاتی تب بھی دانش منزل کا سراغ صرف کال کی مدد سے نہ لگایا جا سکتا تھا۔

"یس۔ یس مارگریٹ اٹنڈنگ یو۔ کہاں ہو تم۔ تھینک گاڈ۔ تمہاری آواز تو سنائی دی۔ اوور"...... چند لمحوں بعد جولیا کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی تو عمران اس کے جذبات پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"فارمیک لمیٹڈ کے آفس سے بول رہا ہوں۔ کمپنی کے باقی ڈائریکٹران کی کیا پوزیشن ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"وہ سب ٹھیک ہیں۔ ہم بھی فارمیک کے ایک ذیلی آفس سے

ہی بول رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اچھا۔ پھر ایسا ہے کہ فون نمبر بتا دو تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے۔ اوور"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے ایک طرف رکھ دیا۔ پھر میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور جولیا کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ جولیا کے جواب سے وہ سمجھ گیا تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھی بھی گریٹ لینڈ پہنچ چکے ہیں اور فارمیک نے ہی انہیں کوئی رہائش گاہ مہیا کی ہے اس لئے اب ٹرانسمیٹر پر بات کرنے کی ضرورت نہ رہی تھی اس لئے اس نے فون نمبر معلوم کر لیا تھا۔ بہرحال اسے یہ سن کر بے حد اطمینان ہو گیا تھا کہ اس کے سارے ساتھی بخیریت ہیں۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں۔ ہیون کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک۔ بی بلاک میں آجاؤ تم لوگ۔ پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا تو فارمیک بہت سے شاپنگ بیگ اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"ارے۔ ارے۔ لگتا ہے تم نے میری شادی کی خریداری کر ڈالی ہے"...... عمران نے کہا تو فارمیک بے اختیار ہنس پڑا۔

"صرف چار سوٹ لئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ نجانے ان میں سے

آپ کو کون سا پسند آئے"...... فارمیک نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"تم نے مجھے بتایا ہی نہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تم تک پہنچ چکی ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ آپ نے خود ہی بات کرنے سے منع کر دیا تھا"۔ فارمیک نے کہا۔

"کب پہنچے تھے یہ لوگ تمہارے پاس"...... عمران نے ایک پیکٹ کھول کر اس میں سے ڈبہ باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"آپ کی کال آنے سے ایک گھنٹہ پہلے مجھے اچانک مس جولیا کا فون آیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ساحل سمندر میں جارسکو گودی کے پاس موجود ہیں۔ انہیں فوری طور پر کوئی ٹھکانہ چاہئے تو میں نے خود جا کر ان کو وہاں سے پک کیا اور انہیں وہیں قریب ہی ایک اڈے تک پہنچا دیا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ وہ ابھی آرام کریں گے اس لئے میں شام کو ان سے ملوں۔ میں واپس اپنے کلب پہنچا ہی تھا کہ آپ کی کال آ گئی"...... فارمیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے انہیں یہاں کال کیا ہے۔ تم ٹونی کو کہہ دو۔ میں اس دوران غسل کر کے لباس تبدیل کر لوں"...... عمران نے کہا تو فارمیک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

آفس کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک درمیانے قد اور درمیانی جسامت کا آدمی مسلسل ٹہل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اضطراب اور بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ بار بار میز پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی طرف دیکھتا اور پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔

"کارٹن اور ڈینی دونوں انتہائی نکمے ثابت ہوئے ہیں۔ انتہائی نکمے۔ نانسنس۔ اب کیا کیا جائے"...... اس آدمی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پہلے سے زیادہ تیزی سے ٹہلنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی مخصوص انداز میں بجنے لگی تو وہ چونک کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"فورڈ بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے۔ جلدی بتاؤ"...... باس نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"سٹاگ ٹاپو سے وہ لوگ نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں باس۔ وہاں ہمارے گروپ کے چار افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ ان کی گردنیں ٹوٹی ہوئی تھیں اور ان کی لانچ بھی غائب ہے۔ ہم نے دور دور تک لانچ کو تلاش کیا ہے لیکن لانچ کہیں نظر نہیں آئی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ زخمی ہونے کے باوجود ہمارے ہاتھوں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ٹھیک ہے تم لوگ واپس آ جاؤ۔ وہ تمہارے بس کا روگ نہیں ہیں"...... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ کر وہ میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ کافی دیر تک وہ خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے سامنے رکھے ہوئے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹار لائن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیوڈ سے بات کراؤ۔ میں مارک بول رہا ہوں"...... اس نے انتہائی سنجیدہ اور انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز

سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"مارک بول رہا ہوں ڈیوڈ۔ سپیشل روم میں پہنچ جاؤ۔ میں وہیں آ رہا ہوں"...... مارک نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور میز کے پیچھے سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سڑک پر تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد اس نے کار ایک چار منزلہ خوبصورت کلب کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور پھر وہ اسے پارکنگ کی طرف لے جانے کی بجائے شمالی طرف لے گیا۔ عمارت کی سائیڈ پر ایک جگہ جا کر اس نے کار روکی اور جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال کر اس نے اس کا بٹن پریس کیا تو سپاٹ دیوار میں بغیر آواز نکالے ایک خلا سا نمودار ہو گیا۔ یہ ایک راہداری تھی۔ مارک نے کار موڑی اور پھر وہ اسے اس راہداری کے اندر کافی دور تک لے گیا۔ یہ راہداری آگے جا کر ایک کھلی جگہ پر ختم ہوئی تھی جہاں چار مسلح افراد موجود تھے۔ مارک نے کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر وہ کار سے نیچے اترا تو ان چاروں مسلح افراد نے بڑے مؤدبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔ مارک سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر ایک تنگ سی راہداری سے گزر کر وہ ایک بند دروازے کے سامنے جا کر جیسے ہی رکا دروازہ اس طرح خود بخود کھل گیا جیسے وہ مارک کے انتظار میں ہی تھا کہ وہ اس کے سامنے پہنچے تو وہ کھل جائے۔ دروازہ کھلتے ہی مارک اندر داخل ہوا تو وہاں موجود ایک بھاری جسم کا آدمی بے اختیار اٹھ کر کھڑا

ہو گیا۔ اس آدمی کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ انتہائی سفاک فطرت آدمی ہے لیکن مارک کو دیکھ کر اس نے اس انداز میں اسے سلام کیا جیسے وہ اس سے خوفزدہ ہو۔

"بیٹھ جاؤ ڈیوڈ"...... مارک نے سرد لہجے میں کہا اور میز کی سائیڈ سے ہو کر وہ اس کے عقب میں موجود کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے میز کے کنارے پر موجود مختلف رنگ کے بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ سپر ایجنٹ کارٹن اور ڈینی ہلاک کر دیئے گئے ہیں"...... بٹن آن کر کے مارک نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھے ہوئے ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ ان کے ہیڈ کوارٹر میں خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا جب وہاں سے ملبہ ہٹایا گیا تو کارٹن اور ڈینی اور اس کے آدمی رینالڈ کی لاشیں ملی ہیں لیکن باس یہ تینوں ملبے کی وجہ سے ہلاک نہیں ہوئے بلکہ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"اور تمہیں معلوم ہے کہ یہ کس نے کیا ہے"...... مارک نے کہا۔

"یس باس۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم اس میں ملوث ہے لیکن مزید تفصیل کا علم نہیں ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"کارٹن اور ڈینی کا ہیڈ کوارٹر، سیکشن ہیڈ کوارٹر نے خود تباہ کیا ہے"...... مارک نے کہا تو ڈیوڈ بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"وہ کیوں باس"...... ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ وہاں سے وہ اس لیبارٹری کا کھوج لگا سکے جہاں پاکیشیا سے حاصل کردہ ایک فارمولے پر کام ہو رہا ہے۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے سپر ایجنٹ کارٹن اور ڈینی کو ان کے خاتمے کا مشن دیا گیا۔ کارٹن نے انتہائی ذہانت سے کام لیتے ہوئے ان سب کو نہ صرف ٹریس کر لیا بلکہ انہیں بے ہوش کر کے وہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں لے آیا اور یہاں اس نے مکمل چیکنگ کر لی کہ وہ واقعی وہی لوگ ہیں۔ اس کے بعد انہیں گولیوں سے ہلاک کر دیا گیا اور رینالڈ کو اس نے حکم دیا کہ وہ ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دے۔ ان کی تعداد سات تھی۔ دو عورتیں اور پانچ مرد۔ پھر اس نے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ان کی ہلاکت کی اطلاع دی لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر نے کارٹن کے ہیڈ کوارٹر کے اس کمرے کی فلم چیک کی تو پتہ چلا کہ وہ لوگ واقعی ہلاک کر دیئے گئے ہیں جس پر سیکشن ہیڈ کوارٹر نے مطمئن ہو کر مین ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی تو مین ہیڈ کوارٹر نے اپنے کسی خصوصی ایجنٹ کے ذریعے چیکنگ کرائی اور اسے بھی مثبت رپورٹ ملی۔ جس پر یہ بات طے ہو گئی کہ یہ لوگ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں اور یہ اس قدر

خطرناک ٹیم تھی کہ اس کی اس طرح ہلاکت پر سیکشن ہیڈ کوارٹر نے
کارٹن اور ڈینی کو انعام دینے کا فیصلہ کیا اور انہیں سپیشل سپر ایجنٹ
بنا دیا گیا۔ اس طرح وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی سیکورٹی میں شامل کر لئے
گئے اور انہیں سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں فائل بھجوا دی گئی۔ پھر
سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کارٹن کو کال کیا گیا اور اس سے فائل کے
بارے میں معلوم کیا گیا تو اس نے بتایا کہ فائل پہنچ گئی ہے۔ اس کے
بعد پھر اسے دوبارہ کال کیا گیا کہ وہ اس فائل کو جلا دے لیکن سیکشن
ہیڈ کوارٹر کو کارٹن کے جواب پر شک پڑا تو وائس چیکنگ کمپیوٹر کو
آن کیا گیا تو پتہ چلا کہ کارٹن کی بجائے کوئی اور بول رہا ہے اور جب
یہ بات کارٹن سے کی گئی تو پتہ چلا کہ کارٹن کی بجائے پاکیشیا سیکرٹ
سروس کا لیڈر علی عمران بول رہا ہے۔ وہی عمران جس کی ہلاکت کے
انعام کے طور پر کارٹن اور ڈینی کو سپیشل سپر ایجنٹ بنایا گیا تھا۔ اس
کا مطلب تھا کہ ساری بات غلط ثابت ہوئی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس
کی بجائے کارٹن اور ڈینی ہلاک کر دیئے گئے جس پر سیکشن ہیڈ کوارٹر
نے انہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کے لئے کارٹن کے ہیڈ کوارٹر کے
بلاسٹنگ پوائنٹ کو آپریٹ کر دیا جس کے نتیجے میں ہیڈ کوارٹر
خوفناک دھماکے سے تباہ ہو گیا۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے مجھے کال کر
کے تفصیل سے آگاہ کیا تو میرے سیکشن کے آدمی وہاں پہنچے۔ وہاں جا
کر معلوم ہوا کہ ہیڈ کوارٹر کی تباہی سے گیٹ کے قریب چار افراد ملبے
میں دب جانے سے بچ گئے تھے جبکہ تین افراد ملبے میں دب گئے تھے

جنہیں ان چاروں افراد نے فوری طور پر نکالا اور پھر لوگوں نے ازراہ
ہمدردی انہیں کاروں میں ڈال کر ایسٹرن ہسپتال پہنچایا جہاں دو افراد
جو زخمی بھی تھے اور بے ہوش بھی وہ ہوش میں آ گئے جبکہ ایک آدمی
ہوش میں نہ آ رہا تھا اس لئے ڈاکٹروں نے اسے سنٹرل ہسپتال مارک
کر دیا اور اسے سنٹرل ہسپتال پہنچایا گیا۔ مجھے جب اطلاع ملی تو میں
نے سنٹرل ہسپتال اپنے آدمی بھیجے لیکن یہ لوگ وہاں سے غائب ہو
چکے تھے۔ وہ بے ہوش آدمی بھی غائب تھا جس پر میں نے ان کی فوری
تلاش کا حکم دے دیا۔ پھر اطلاع ملی کہ ان لوگوں نے سٹاگ گودی
سے دو بڑی لانچیں حاصل کی ہیں اور وہ کھلے سمندر میں چلے گئے ہیں
جس پر میں نے ان لانچوں کو تلاش کرنے اور انہیں سمندر میں تباہ کر
دینے کے احکامات جاری کر دیئے۔ ہیلی کاپٹر یونٹ نے انہیں مارک
کر لیا۔ وہ سٹاگ ٹاپو پر موجود تھے اور لانچیں بھی وہاں موجود تھیں۔
پھر ہیلی کاپٹر یونٹ نے انہیں وہاں ختم کرنے کے لئے کارروائی کی اور
وہاں خوفناک میزائل برسانے کے بعد ہیلی کاپٹر وہاں اتارا گیا لیکن پھر
معلوم ہوا کہ ہیلی کاپٹر غائب ہو گیا ہے۔ میں نے چیکنگ کرائی تو پتہ
چلا کہ دونوں لانچیں بھی غائب ہیں اور وہ لوگ بھی اور ہیلی کاپٹر میں
سوار ہمارے سیکشن کے چار افراد کی لاشیں وہاں موجود ہیں۔ انہیں
گردنیں توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ دوسرے ذرائع سے مجھے یہ اطلاع بھی
مل گئی کہ ہیلی کاپٹر بھی دوران پرواز تباہ ہو گیا ہے لیکن ہیلی کاپٹر میں
سوار افراد کی لاشیں نہ مل سکیں اور اب تک نہ ہی وہ لانچیں ملی ہیں

اور نہ ہی وہ افراد"...... مارک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" باس۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ گریٹ لینڈ پہنچ گئے ہوں"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

" وہاں بھی مسلسل چیکنگ کی گئی ہے لیکن وہاں سے بھی کوئی اطلاع نہیں ملی"...... مارک نے کہا۔

"اوہ۔ پھر یہ لوگ کہاں جا سکتے ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" جہاں بھی جائیں۔ بہرحال وہ لوگ اب سیکشن ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کے لئے کسی نہ کسی انداز میں واپس آئیں گے اور اب ہمارے سیکشن نے صرف انہیں روکنا ہی نہیں ہے بلکہ ان کا خاتمہ بھی کرنا ہے"...... مارک نے کہا تو ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

" کیا مطلب باس۔ کیا اب بھی یہ لوگ واپس آئیں گے۔ یہ تو ان کی قسمت تھی کہ وہ جانیں بچا کر چلے گئے ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ ایسے لوگ جو پوری دنیا میں اپنی کارکردگی کی بنا پر مشہور ہیں اور آج تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ اپنے مشن کو چھوڑ کر چلے گئے ہوں اس لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو یقین ہے کہ وہ ضرور واپس آئیں گے اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ انہیں سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فائل مل چکی ہے اس لئے وہ لامحالہ وہاں ریڈ کرنے کی کوشش کریں گے اور فائل کی وجہ سے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو فوری طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے تاکہ وہ کسی صورت اس میں داخل نہ ہو سکیں اور نہ اسے تباہ کر سکیں۔ اب ہم نے انہیں ختم

کرنا ہے"...... مارک نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی لیکن انہیں ٹریس کیسے کیا جائے گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" سب سے اہم بات یہی ہے کہ کارٹن نے سپیشل وائس چیکنگ کمپیوٹر میں پاکیشیائی زبان کو فیڈ کر کے انہیں چیک کر لیا تھا لیکن ظاہر ہے انہوں نے اس بارے میں کارٹن سے معلوم کر لیا ہو گا اس لئے اب یہ حربہ استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ اب یہی ہو سکتا ہے کہ انہیں سیکشن ہیڈ کوارٹر پر ہی گھیرا جائے"...... مارک نے کہا۔

" یس باس۔ وہ بہرحال وہاں پہنچیں گے۔ لیکن"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" میں تمہاری بات سمجھتا ہوں۔ تمہارا مطلب ہے کہ تمہیں خود معلوم نہیں ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ چونکہ اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کی فائل ان تک پہنچ چکی ہے اس لئے ہمارے سیکشن کو بھی اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتا دیا گیا ہے۔ یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر بیٹر بیڈ جزیرے کے نیچے واقع ہے اور اوپر سے یہ جزیرہ قطعی طور پر ویران ہے۔ البتہ اب اسے کور کرنے کے لئے اس کے گرد چار میل تک ایسی جدید ترین ریز پانی میں پھیلا دی گئی ہیں کہ کوئی آدمی، کوئی لانچ، کوئی کشتی، کوئی بحری جہاز حتیٰ کہ آبدوز بھی اس جزیرے تک سمندر کے راستے نہیں پہنچ سکتی۔ جیسے ہی وہ ان ریز کی رینج میں داخل ہو گی لازماً تباہ ہو جائے گی اور فضا میں بھی چار میل کے دائرے

میں ایسی ہی ریز پھیلا دی گئی ہیں جن میں کوئی جہاز، ہیلی کاپٹر یا انسان داخل نہیں ہو سکتا"...... مارک نے کہا تو ڈیوڈ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ باس۔ پھر ہمیں اس کے خلاف کچھ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ لوگ لامحالہ ان ریز کی وجہ سے ہی ہلاک ہو جائیں گے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"نہیں۔ یہ دنیا کے انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں۔ اس لئے سیکشن ہیڈ کوارٹر کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ اس لئے ہمارے سیکشن کو حکم دیا گیا ہے کہ ہم انہیں سیکشن ہیڈ کوارٹر تک پہنچنے سے پہلے ہی ہر صورت میں ہلاک کر دیں۔ پہلے تو میں نے انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن اب جبکہ وہ دستیاب نہیں ہو رہے تو میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب دو سمتوں پر کام کیا جائے۔ ہیڈ ہیڈ جزیرے سے چھ میل کے فاصلے پر ایک اور جزیرہ ہے جسے البرٹو جزیرہ کہا جاتا ہے۔ ہمارا سیکشن وہاں اپنا ہیڈ کوارٹر بنائے گا اور شیٹ لینڈ سے اس جزیرے تک ہر طرف کی مسلسل نگرانی کی جائے گی۔ سمندر سے بھی اور آسمان سے بھی۔ جدید ترین آلات نصب کئے جائیں گے اور دوسرا سیکشن یہاں شیٹ لینڈ میں ان ایجنٹوں کے خلاف کارروائی کرے گا اور میں نے تمہیں اس کام کے لئے منتخب کیا ہے کہ تم یہاں شیٹ لینڈ میں ان ایجنٹوں کو ٹریس بھی کرو گے اور ان کا خاتمہ بھی کرو گے جبکہ میں خود البرٹو جزیرے پر رہوں گا اور تمہارا اور میرا

مسلسل رابطہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے رہے گا"...... مارک نے کہا۔

"یس باس۔ لیکن ان لوگوں کے بارے میں بنیادی معلومات تو بہرحال ہمارے پاس ہونی ہی چاہئیں۔ پھر ہی انہیں ٹریس کیا جا سکتا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"صرف اتنا یاد رکھو کہ ان کی تعداد سات ہے۔ دو عورتیں اور پانچ مرد اور یہ سب انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ یہ لوگ میک اپ کے بھی ماہر ہیں اور مارشل آرٹ کے بھی اور پہلے بھی کارٹن اور ڈینی نے یہی حماقت کی ہے اور ہمیشہ لوگوں سے یہی حماقت ہوتی رہی ہے کہ وہ ان سب کو ٹریس کر کے انہیں بے ہوش کرتے ہیں اور بعد میں انہیں ہوش میں لاتے ہیں جس کے نتیجے میں صورت حال تبدیل ہو جاتی ہے اس لئے جس پر بھی شک پڑے گولی سے اڑا دو۔ یہاں شیٹ لینڈ میں ڈیوڈ گروپ کا ہاتھ پکڑنے والا کوئی نہیں ہے اور اگر کوئی ایسا کرے تو اسے اس کے گھر والوں سمیت اڑا دینا۔ باقی میں خود سنبھال لوں گا"...... مارک نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ ڈیوڈ پر ہاتھ ڈالنے والا ابھی تک پیدا ہی نہیں ہوا لیکن باس آپ نے بتایا ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے یہ فلم چیک کر لی تھی کہ یہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں اس کے باوجود یہ کیسے زندہ ہو گئے۔ کیا یہ بدروحیں ہیں یا ان میں مافوق الفطرت صلاحیتیں موجود ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا تو مارک بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اصل میں ان کی ذہانت اور کارکردگی

انہیں مافوق الفطرت بنا دیتی ہے۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھی اس بات
پر بے حد تشویش ہوئی تھی کہ یہ مرنے کے باوجود کیسے زندہ ہو گئے۔
چنانچہ اس فلم کا تفصیل سے اور مشینی تجزیہ کیا گیا تو حیرت انگیز نتیجہ
سامنے آ گیا۔ وہ یہ کہ کارٹن اور ڈینی نے اپنے طور پر یہ پیش بندی کی
کہ ان کے جسموں کو انجکشن لگا کر مکمل طور پر بے حس کر دیا۔ صرف
ان کی گردنیں اور سر حرکت کر سکتے تھے اور وہ صرف بول سکتے تھے اور
بس۔ اس کے باوجود ان کے جسموں کو کرسیوں پر نائیلون کی رسیوں
سے باندھ دیا گیا تھا۔ پھر کارٹن کی بیوی ڈینی نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے
مشین گن کی فائرنگ سے ان سب کو ہلاک کر دیا۔ بے تحاشہ گولیاں
برسائی گئیں اور ان کے جسموں سے خون کے فوارے ابل پڑے اور
پھر یہ لوگ ختم ہو گئے لیکن جب تفصیل سے تجزیہ کیا گیا تو معلوم ہوا
کہ ان کے جسموں سے فواروں کی طرح نکلنے والا خون مصنوعی تھا اور
جسم کی ایسی ایسی جگہوں سے بھی خون فواروں کی طرح نکل رہا تھا
جہاں سے عام حالات میں اس قدر مقدار میں خون نکل ہی نہیں سکتا
تھا۔ پھر مشین کے ذریعے جب ان کے جسموں کی مکمل سکریننگ کی
گئی تو تب پتہ چلا کہ انہوں نے پہلے سے اپنے لباس کے اندر سپیشل
ایس وی ٹی جیکٹس پہنی ہوئی تھیں اور ڈینی نے چونکہ کرسی پر بیٹھے
بیٹھے فائرنگ کی تھی اس لئے اس کا نشانہ ان کے جسموں کے وہ حصے
بنے جہاں سپیشل ایس وی ٹی جیکٹس موجود تھیں۔ نتیجہ یہ کہ گولیاں
تو جیکٹس کے اندر خصوصی پاکٹوں میں جمع ہوتی چلی گئیں اور

پاکٹوں میں موجود مصنوعی خون کے فوارے باہر نکلنے لگے اور باقی
انہوں نے مرنے کی اداکاری کر کے سین مکمل کر لیا"۔ مارک نے کہا
تو ڈیوڈ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ انتہائی حیرت انگیز۔ میں یہ سوچ رہا تھا کہ کارٹن اور
ڈینی جیسے انتہائی ہوشیار اور ذہین ایجنٹ کیسے مار کھا گئے۔ ٹھیک ہے۔
اب ان کی کارکردگی میری سمجھ میں آ گئی ہے۔ اب میں ان سے نمٹ
لوں گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"سب سے پہلے تو تم پورے شیٹ لینڈ میں ان افراد کے داخلے کی
چیکنگ کراؤ۔ میرا ذاتی خیال ہے کہ یہ لوگ گریٹ لینڈ پہنچ چکے ہیں
اور وہاں چونکہ انہیں پناہ مل سکتی ہے اس لئے ابھی یہ لوگ خاموش
ہیں لیکن بہرحال ان کی واپسی ہو گی اس لئے سمندر کے راستے، فضائی
راستے سے کسی بھی طریقے سے یہ کسی بھی میک اپ میں بہرحال
شیٹ لینڈ میں داخل ہوں گے اور چونکہ یہ لوگ کسی ہوٹل میں رہ کر
اپنی کارروائی درست طور پر نہیں کر سکتے اس لئے لامحالہ یہ یہاں کوئی
ایسا ٹھکانہ تلاش کریں گے جہاں وہ رہ بھی سکیں اور انہیں اسلحہ اور
گاڑیاں بھی مل سکیں۔ تم نے ان سب باتوں کا خیال رکھنا ہے"۔
مارک نے کہا۔

"یس باس۔ یہ تو میں کر لوں گا البتہ ایک بات اور آپ سے
ڈسکس کرنا ضروری ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"کون سی بات"...... مارک نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ انہیں چونکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم ہو چکا ہے اس لئے اب ان کا ٹارگٹ وہی ہو گا اور ایسے لوگ صرف اپنے ٹارگٹ پر نظر رکھتے ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ماہی گیروں کی بستی میں اپنا ٹھکانہ بنائیں یا شیٹ لینڈ کے شمال مغربی علاقے میں ایکریمین نیوی کا اڈہ موجود ہے۔ اس میں شامل ہو جائیں"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ میرا کام ہے۔ تم اس کی فکر مت کرو۔ اس کا انتظام میں نے کر لیا ہے۔ البرنو میں ایسی مشینری نصب کی جا رہی ہے کہ کوئی جہاز، لانچ تو ایک طرف سمندر کی تہہ میں چلنے والی آبدوز چاہے وہ ایکریمیا کی ہو یا گریٹ لینڈ کی اس کے اندر موجود افراد کی سکریننگ بھی ہم کریں گے اور اگر اس آبدوز میں کوئی میک اپ میں ہو گا تو ہم سکرین پر اسے بغیر میک اپ کے بھی چیک کر سکیں گے اور جس جہاز، لانچ یا آبدوز میں یہ لوگ سامنے آئے اسے ایک لمحہ توقف کئے بغیر تباہ کر دیا جائے گا"...... مارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ لیکن ایک اور پہلو بھی زیر غور ہے"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ کون سا"...... مارک نے ایک بار پھر چونک کر پوچھا۔

"باس۔ آپ نے مجھے بتایا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا اصل مقصد سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی نہیں ہے بلکہ انہیں اس لیبارٹری کی تلاش ہے جس میں ان کے ملک کے فارمولے پر کام ہو رہا ہے اس لئے لازمی

بات ہے کہ وہ لوگ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنے کی بجائے کوئی ایسا پلان بنائیں گے جس سے وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر میں داخل ہو کر وہاں سے اس لیبارٹری کا پتہ معلوم کر سکیں اور ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی طرف توجہ دینے کی بجائے لیبارٹری کو ہی ٹریس کرنے کی کوشش کریں اور ہم یہاں ان کو چیک کرتے رہ جائیں اور وہ براہ راست لیبارٹری پر ہی حملہ کر دیں۔ پھر"...... ڈیوڈ نے کہا تو مارک کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"ویری گڈ ڈیوڈ۔ آج میں تمہاری بے پناہ ذہانت کا دل سے قائل ہو گیا ہوں۔ تم واقعی بہت گہرائی میں سوچتے ہو۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ لوگ ایسا بھی کر سکتے ہیں لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئے بغیر یہ اس لیبارٹری کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں کر سکتے کیونکہ باہر کسی کو بھی معلوم نہیں کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے اور دوسری بات یہ کہ ضروری نہیں کہ یہ لیبارٹری شیٹ لینڈ میں ہو۔ بلیک تھنڈر کی لیبارٹریاں دنیا کے ہر خطے میں موجود ہیں۔ نجانے ان کا فارمولا دنیا کے کس خطے میں موجود لیبارٹری میں ہے اس لئے تمہیں اس بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بس اس بات پر سوچو کہ انہیں کیسے ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے اور یہ سن لو کہ اگر تم ان کا خاتمہ کر دو اور تمہیں یقین بھی آ جائے کہ یہی اصل لوگ ہیں تو ان کی لاشیں تم نے محفوظ رکھنی ہیں کیونکہ اب سیکشن ہیڈ کوارٹر ان کی لاشوں کا تجزیہ کئے بغیر ان کی موت کا یقین نہیں

کرے گا"...... مارک نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔آپ بے فکر رہیں۔ میں یہاں شیٹ لینڈ میں بھی اور گریٹ لینڈ میں بھی اپنے تمام آدمیوں کو الرٹ کر دیتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ چاہے جہاں بھی ہوں اور جس حال میں بھی ہوں مجھے اطلاع مل جائے گی اور پھر میں ان پر موت بن کر جھپٹ پڑوں گا"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔اب میرا اور تمہارا رابطہ ٹرانسمیٹر پر ہو گا اور سپیشل کوڈ زیرو ون استعمال ہو گا۔ سمجھ گئے ہو"...... مارک نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ڈیوڈ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"یس باس"...... ڈیوڈ نے کہا تو مارک سر ہلاتا ہوا مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت فارمیک کی بتائی ہوئی رہائش گاہ کے سٹنگ روم میں موجود تھا۔ٹونی نے انہیں ہاٹ کافی سرو کر دی تھی اور وہ سب باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھے۔جولیا نے عمران کو ساری تفصیل بتا دی تھی کہ جب عمارت میں دھماکہ ہوا تو عمران، صالحہ اور تنویر تینوں عمارت کے قریب تھے جبکہ جولیا، صفدر، خاور اور کیپٹن شکیل تقریباً پھاٹک کے قریب پہنچ چکے تھے۔خوفناک دھماکے سے وہ سب زمین پر گر گئے اور ان پر کچھ ملبہ گرا لیکن بہرحال وہ زیادہ زخمی بھی نہ ہوئے تھے اور ٹھیک ہی تھے۔البتہ عمران، صالحہ اور تنویر ملبے کے نیچے دب گئے تھے۔چنانچہ جولیا اور اس کے ساتھیوں نے فوری طور پر انہیں ملبے کے نیچے سے نکالا اور پھر باہر لے جا کر لوگوں کی کاروں میں ڈال کر وہ انہیں ہسپتال لے گئے۔ وہاں صالحہ اور تنویر کی مرہم پٹی کر کے اور طاقت کے انجکشن لگا کر

انہیں فارغ کر دیا گیا لیکن عمران کو ہوش نہ آرہا تھا اس لئے ہسپتال والوں نے اسے سنٹرل ہسپتال بھجوا دیا۔ جولیا اور باقی ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے لیکن وہاں سے پتہ چلا کہ پولیس بلیک تھنڈر کے ایجنٹوں سے ملی ہوئی ہے اور وہ انہیں گرفتار کر کے ہلاک کرنا چاہتے ہیں جس پر صفدر کے کہنے پر عمران کو وہاں سے بے ہوشی کے عالم میں خاموشی سے نکال لیا گیا اور پھر ایک گودی سے انہوں نے دو لانچیں حاصل کیں اور گریٹ لینڈ کی طرف روانہ ہو گئے لیکن لانچوں کا فیول ایک ٹاپو تک پہنچ کر ختم ہو گیا تو وہ جزیرے پر پہنچ گئے لیکن پھر ایک ہیلی کاپٹر کو انہوں نے مشکوک حالت میں جزیرے کے گرد چکر لگاتے دیکھا تو وہ سمجھ گئے کہ انہیں تلاش کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے عمران کو پھر ایک اور لانچ میں ڈالا اور عمران کے ساتھ جولیا اور صفدر اس لانچ میں بیٹھ گئے جبکہ باقی ساتھی دوسری لانچ میں سوار ہو گئے۔ لانچوں کو انہوں نے کھاڑیوں میں چھپا رکھا تھا اس لئے ہیلی کاپٹر میں موجود لوگوں کو وہ لانچیں نظر نہ آسکتی تھیں۔ ہیلی کاپٹر سے پہلے جزیرے پر بے دریغ میزائل فائر کئے گئے۔ پھر مشین گنوں سے فائرنگ کی گئی۔ اس کے بعد ہیلی کاپٹر جزیرے پر لینڈ کر گیا تو انہوں نے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ہیلی کاپٹر سے چار افراد اتر کر جزیرے پر انہیں تلاش کر رہے تھے کہ ان پر اچانک حملہ کر کے ان کی گردنیں توڑ دی گئیں۔ اس کے بعد جب وہ عمران کو لانچ سے اٹھا کر ہیلی کاپٹر پر سوار کرنے کے لئے اس کھاڑی میں گئے جہاں وہ لانچ موجود تھی تو

وہ لانچ کو غائب دیکھ کر حیران رہ گئے۔ جوار بھاٹا کی وجہ سے سمندر کا پانی اس دوران کھاڑی تک پہنچ گیا تھا اور یقیناً لانچ سمندر میں نکل گئی ہو گی کیونکہ پانی کی سطح نیچی ہونے کی وجہ سے انہوں نے لانچ کو کلپ کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہ کی تھی۔ وہ ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے اور انہوں نے عمران کی لانچ کو تلاش کرنا شروع کیا ہی تھا کہ ہیلی کاپٹر کا انجن جھٹکے کھانے لگا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے ہیلی کاپٹر فضا میں ہی تباہ ہو گیا اور انہیں موت سے بچنے کے لئے سمندر میں چھلانگیں لگانی پڑیں۔ اس کے بعد انہیں ہوش آیا تو پتہ چلا کہ وہ ایک ماہی گیروں کے ٹرالر میں موجود ہیں اور ماہی گیروں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے ہیلی کاپٹر کو تباہ ہوتے اور انہیں چھلانگیں لگا کر نیچے سمندر میں گرتے دیکھ لیا تھا اس لئے وہ ٹرالر لے کر وہاں پہنچے اور انہیں سمندر سے نکال کر انہوں نے ٹرالر میں ڈال دیا۔ وہ سب بے ہوش تھے اور جب انہیں ہوش آیا تو ٹرالر گریٹ لینڈ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ ماہی گیر انہیں حکومت کے حوالے کرنا چاہتے تھے لیکن انہیں رقم دے کر اس بات پر قائل کر لیا گیا کہ وہ انہیں کسی ویران گودی پر اتار دیں۔ بھاری رقم کے عوض وہ تیار ہو گئے۔ ٹرالر میں لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا جس پر خطرے کے وقت وہ امدادی پارٹیوں سے رابطہ کرتے تھے۔ چنانچہ اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے جولیا نے چیف کو رپورٹ دی اور پھر فارمیک کو کال کیا اور وہ فارمیک گودی پر پہنچ گیا اور وہ انہیں ایک رہائش گاہ پر پہنچا کر چلا گیا۔

"ہم سب تمہاری طرف سے شدید پریشان تھے کہ تمہاری کال آ گئی اور سچ پوچھو تو تمہاری آواز سن کر ہمیں جو خوشی ہوئی وہ شاید اپنے بچ جانے پر بھی نہیں ہوئی تھی"...... جولیا نے آخر میں کہا۔

"اسی لئے تو ہمارے ملک کی فلموں میں گانے گائے جاتے ہیں کہ آواز دے کہاں ہے۔ دنیا میری جواں ہے۔ وغیرہ وغیرہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اپنے بارے میں نہیں بتایا کہ آپ لانچ میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے پھر یہاں تک کیسے پہنچ گئے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس ایک قصہ بے خودی ہے۔ کیا بتاؤں۔ دھماکے کے بعد بے ہوش ہو گیا۔ پھر ہوش آیا تو اپنے آپ کو گریٹ لینڈ کے ایک ہسپتال میں پڑا پایا۔ مجھے بتایا گیا کہ مجھے چھ روز بعد ہوش آیا ہے اور گریٹ لینڈ نیوی نے لانچ کو چیک کیا اور مجھے بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے اٹھا کر ہسپتال پہنچا دیا۔ پھر پولیس کمشنر صاحب آ گئے وہ مجھے لے کر پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے اور باقاعدہ انکوائری کا آغاز کر دیا۔ مجھے سب سے زیادہ فکر تمہاری تھی۔ اس لئے میں نے سیکرٹری داخلہ لارڈ بارٹن سے فون پر بات کی تو پولیس والوں سے میری جان چھوٹ گئی اور میں لارڈ بارٹن کے آفس پہنچ گیا۔ وہاں سے میں نے لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر چیف کو کال کیا تو اس نے بتایا کہ میں سپیشل فریکوئنسی پر تمہیں کال کروں۔ اب میں لارڈ بارٹن کے سامنے تو تمہیں کال نہیں

کر سکتا تھا کیونکہ میں نہیں چاہتا تھا کہ کوئی مخبری ہو جائے۔ وہاں سے اجازت لے کر میں ایک ریستوران پہنچا۔ وہاں سے فارمیک کو کال کیا تو فارمیک مجھے ریستوران سے پک کر کے یہاں لے آیا۔ میں نے اسے اپنے ناپ کا لباس خریدنے بازار بھیج دیا کیونکہ میرے جسم پر ہسپتال کا عام سا لباس تھا۔ پھر میں نے تمہیں کال کیا تو پتہ چلا کہ تم یہیں موجود ہو اور فارمیک نے ہی تمہیں ایک رہائش گاہ مہیا کی ہے۔ چنانچہ فارمیک سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ تمہاری رہائش گاہ سے واپس اپنے کلب پہنچا ہی تھا کہ میں نے اسے کال کر لیا تھا اور چونکہ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم اس سے مل چکے ہو اس لئے میں نے یہ بات نہ کی تھی۔ بہرحال اس طرح تم یہاں پہنچ گئے اور اب ہم سب بیٹھے ہاٹ کافی پی رہے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے تفصیل بتا دی۔

"شکر ہے گریٹ لینڈ نیوی نے تمہیں چیک کر لیا ورنہ نجانے کیا ہوتا"...... جولیا نے انتہائی فکر مندانہ لہجے میں کہا۔

"تنویر کو کھلا میدان مل جاتا اور کیا ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں جولیا سے زیادہ تمہارے لئے فکر مند تھا کیونکہ میرے خیال کے مطابق تمہاری زندگی ہم سب سے زیادہ ملک و قوم کے لئے فائدہ مند ہے"...... تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہاری یہی باتیں سن کر میرا دل چاہتا ہے کہ تمہارے راستے سے ہٹ جاؤں لیکن اب کیا کیا جائے شرعی رکاوٹ سامنے آجاتی ہے۔ میرا مطلب ہے بہن بھائی والی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ ہم تمہارے لئے فکر مند تھے اور تمہیں یہ بکواس سوجھ رہی ہے۔ ویسے ایک بات ہے کہ تنویر تم سے زیادہ پرخلوص اور کھرا آدمی ہے۔ تم انتہائی کٹھور اور پتھر دل ہو۔ تمہیں نہ کسی کے جذبات کا احساس ہے اور نہ کسی کے خلوص کی قدر"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا تو تنویر کے چہرے پر یکلخت چمک آگئی۔ ظاہر ہے جولیا نے عمران کے مقابلے میں اس کی کھل کر تعریف کر دی تھی۔

"صرف عمران ہی نہیں۔ یہ سب ایک جیسے ہیں جولیا۔ صفدر کو دیکھو۔ دوسروں کے ساتھ تو باتیں بھی کر لیتا ہے لیکن اب اس نے مجھ سے باتیں کرنا تو ایک طرف میری طرف دیکھنا بھی چھوڑ دیا ہے"...... خاموش بیٹھی ہوئی صالحہ نے اچانک کہا تو سٹنگ روم بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا تو صفدر بھی بے اختیار شرمندہ سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

"ارے یہی تو اس کے جذبہ صادق کی نشانی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے خواہ مخواہ صالحہ کو جذباتی کر دیا ہے۔

آپ کو معلوم تو ہے کہ ہماری ٹریننگ کس انداز میں کی گئی ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جس انداز میں بھی کی گئی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم مجھ سے بولنا ہی چھوڑ دو۔ چلو اور کچھ نہ سہی مجھے دوسروں کی طرح ساتھی سمجھ کر ہی بات کر لیا کرو"...... صالحہ بھی شاید مزاح پر اتر آئی تھی۔ البتہ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"آئی ایم سوری صالحہ۔ میں دانستہ ایسا نہیں کرتا۔ بس آپ نے محسوس کر لیا ہے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ آپ کو آئندہ شکایت نہ ہو"...... صالحہ کی سنجیدگی کو محسوس کر کے صفدر نے جواب دیا۔

"لو یہ مسئلہ تو حل ہو گیا ہے۔ اب صالحہ کو شکایت نہیں ہو گی۔ اب رہ گئی جولیا۔ نجانے اس کی شکایات کب بند ہوں گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب تمہاری بکواس بند ہو گی"...... جولیا نے فوراً جواب دیا تو سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"لیکن صفدر کی زبان بند رہتی ہے تو صالحہ کو شکایت پیدا ہو جاتی ہے اور میری زبان بند نہیں رہتی تو جولیا کو شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ واقعی بزرگ ٹھیک کہتے ہیں کہ خاتون اور اونٹ کی کوئی کل سیدھی نہیں ہوتی"...... عمران نے کہا تو کمرہ ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور فارمیک اندر داخل ہوا تو وہ سب

خاموش ہو گئے۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے فارمیک سے مخاطب ہو کر کہا تو سب عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے کیونکہ عمران کی بات بتا رہی تھی کہ اس نے فارمیک کے ذمے کوئی کام لگایا ہوا ہے جس کا اس نے اب تک کوئی ذکر تو ایک طرف اشارہ تک نہ کیا تھا۔

"عمران صاحب۔ شیٹ لینڈ میں میرے آدمیوں نے مکمل چھان بین کر لی ہے۔ شیٹ لینڈ یا اس کے گرد و نواح میں کوئی لیبارٹری نہیں ہے"...... فارمیک نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اتنی جلدی کیسے چھان بین مکمل ہو گئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ لیبارٹری اگر ہوتی تو اسے سائنسی مواد بھی مہیا کیا جاتا، خوراک سپلائی کی جاتی، سائنس دان یا مشینوں کے ماہرین وہاں آتے جاتے۔ ایسے تمام لوگوں سے رابطہ کیا گیا جو ایسے لوگوں کو ڈیل کرتے ہیں لیکن کہیں سے بھی اس بارے میں کوئی اشارہ تک نہیں ملا"...... فارمیک نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ لیبارٹری شیٹ لینڈ میں نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اس کا پتہ اب سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ہی مل سکتا ہے۔ ارے۔ اوہ۔ وہ فائل۔ وہ فائل کہاں ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"نجانے کہاں رہ گئی۔ ہسپتال میں میرے لباس میں موجود نہیں

تھی۔ بہرحال اب اس کی ضرورت بھی نہیں رہی کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ بیٹر بیڈ جزیرے کے نیچے ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ اب جبکہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ ہم ہلاک نہیں ہوئے اور ہمیں سیکشن ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی معلوم ہو چکا ہے تو اب تو انہوں نے اس کی حفاظت کا انتہائی خصوصی انتظام کر لیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اسی لئے تو میں چاہتا تھا کہ اگر لیبارٹری کے بارے میں معلوم ہو جائے تو ہم سیکشن ہیڈ کوارٹر کی بجائے اس لیبارٹری پر براہ راست حملہ کر دیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ لیبارٹری شیٹ لینڈ میں نہیں ہو سکتی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیسے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ دونوں رسک اکٹھے نہیں لئے جا سکتے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی یہاں بنایا جائے اور لیبارٹری بھی۔ ویسے ایک بات ہے کہ لیبارٹری شیٹ لینڈ سے زیادہ دور بھی نہیں ہو گی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"عمران صاحب۔ جب بغیر سیکشن ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئے لیبارٹری کا پتہ نہیں چل سکتا تو پھر ہمیں ادھر ادھر ٹامک ٹوئیاں مارنے اور سوچ بچار میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اس بات پر غور کرنا چاہئے کہ ہم سیکشن ہیڈ کوارٹر میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ

یہ بات تو طے ہے کہ یہ بلیک تھنڈر جیسی تنظیم کا سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے۔ اس کی حفاظت انتہائی جدید ترین مشینری سے کی جا رہی ہو گی اور اب تو شاید انہوں نے مزید جدید مشینری بھی وہاں نصب کر دی ہو گی۔ ہم نے اسے تباہ نہیں کرنا بلکہ اس کے اندر داخل ہونا ہے اور وہاں سے اس لیبارٹری کا پتہ چلانا ہے"...... خاموش بیٹھے ہوئے خاور نے اچانک کہا تو سب اس کی بات سن کر حیران رہ گئے کیونکہ خاور کی عادت تھی کہ وہ خاموش رہتا تھا اور عام حالات میں نہ کسی کی بات میں دخل دیتا تھا اور نہ ہی کوئی رائے دیتا تھا۔

"گڈ۔ یہ ہوئی ناں بات۔ ایسا کرو کہ تم صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ یہاں بیٹھ کر سوچ بچار کرتے رہو ہم اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو جا کر تباہ کر دیتے ہیں"...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تباہ کرنے کا مسئلہ ہوتا تو یہ کام آسانی سے ہو جاتا۔ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ ہم نے اس لیبارٹری کا پتہ چلانا ہے اس لئے یا تو ہمیں سیکشن ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونا پڑے گا یا پھر وہاں سے کسی ایسے آدمی کو باہر نکالنا ہو گا جو اس لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"فارمیک تم یہ معلوم کرو کہ اس بار بلیک تھنڈر کی طرف سے ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے کس گروپ کو آگے لایا جا رہا ہے کیونکہ کارٹن اور ڈینی تو ہلاک ہو چکے ہیں"...... عمران نے فارمیک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب۔ میں معلوم کر لوں گا"۔ فارمیک نے جواب دیا۔

"جلد از جلد معلوم کرو کیونکہ اب ہم یہ مشن مکمل کرنا چاہتے ہیں"۔ عمران نے کہا تو فارمیک سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اجازت لے کر واپس چلا گیا۔

"عمران صاحب اس جزیرے کو گھیرنے اور اس کے اندر داخل ہونے کے لئے تو خصوصی ساخت کی مشینری اور اسلحہ چاہئے۔ اس کا کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"اسلحہ اور ہر قسم کی مشینری تو گریٹ لینڈ سے مل سکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ہمیں طریقہ کار کیا استعمال کرنا ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ اس جزیرے کی حفاظت سمندر سے بھی کی جا رہی ہو گی اور فضا سے بھی اور یقیناً اس جزیرے کے گرد ایسی ریز پھیلا دی گئی ہوں گی جن سے ٹکرا کر کوئی چیز سلامت نہ رہتی ہو گی لیکن اس کے باوجود ہمیں ان سب حفاظتی اقدامات کو کراس کر کے اندر پہنچنا ہے"۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سب کے چہروں پر سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

"میرے خیال میں ہمیں آبدوز استعمال کرنا پڑے گی"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ میں بھی یہی سوچ رہا ہوں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آبدوز کہاں سے حاصل کی جائے۔ وہاں شیٹ لینڈ میں ایکریمین نیوی کا اڈا تو

موجود ہے۔ وہاں آبدوز یقیناً موجود ہو گی لیکن اس آبدوز کو اگر زبردستی حاصل کیا گیا تو ہمیں ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھنے دیا جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"گریٹ لینڈ حکومت سے آبدوز نہیں حاصل کی جا سکتی۔ تمہارا یہ لارڈ بارٹن اس سلسلے میں کوئی مدد نہیں کر سکتا"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ حکومتی مسئلہ نہیں ہے۔ گریٹ لینڈ ہماری خاطر اپنی آبدوز کو کیسے رسک میں ڈال سکتا ہے اور پھر گریٹ لینڈ کی آبدوز ایکریمین نیوی نے فوراً چیک کر لینی ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اگر آپ میرا مذاق نہ اڑائیں تو ایک مشورہ دوں"...... اچانک صالحہ نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"تم ہماری ساتھی ہو۔ تم رائے اور مشورہ دے سکتی ہو۔ مذاق اڑانے کا کیا مطلب ہوا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تم سب سے جونیئر ہوں اور پھر معاملہ انتہائی سنجیدہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میری رائے بچگانہ ہو اس لئے کہہ رہی ہوں"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم کھل کر بات کرو۔ صفدر انتظار کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا تو سب اس کی بات پر چونک پڑے۔

"صفدر انتظار کر سکتا ہے۔ کیا مطلب"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو صفدر بھی استفہامیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"میرا مطلب ہے کہ بچپن سے جوانی تک پہنچنے کا انتظار"۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔ وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران نے صالحہ کے لفظ بچگانہ کی وجہ سے یہ فقرہ کہا ہے۔

"عمران صاحب۔ میری رائے میں اگر ہم اس بیٹر ہیڈ جزیرے سے قریبی کسی جزیرے میں باقاعدہ اڈا بنالیں اور وہاں ایسی مشینری نصب کریں جس سے بیٹر ہیڈ جزیرے کے حفاظتی انتظامات کو چیک بھی کیا جا سکے اور اسے ختم بھی کیا جا سکے تو ہم لوگ آگے بڑھ سکتے ہیں۔ ایسی مشینری بہرحال یہاں گریٹ لینڈ میں بھی مل سکتی ہے یا پاکیشیا سے بھی منگوائی جا سکتی ہے"...... صالحہ نے کہا تو سب کے چہروں پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ۔ تمہاری رائے واقعی مناسب ہے۔ بالکل ایسا ہی ہونا چاہئے"...... جولیا نے فوراً ہی کہا اور پھر باری باری سب نے صالحہ کی تائید کر دی کیونکہ بظاہر اس سے بہتر اور رائے ممکن ہی نہیں تھی۔

"آپ خاموش ہیں عمران صاحب"...... صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تمہاری رائے سن کر ایک اور پہلو پر سوچ رہا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"وہ کیا"...... صالحہ نے چونک کر پوچھا تو سب عمران کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"بلیک تھنڈر نے یقیناً کسی بھی قریبی جزیرے میں ایسا اڈا بنایا ہو

گا جو شیٹ لینڈ سے بیٹر بیڈ جزیرے تک ہماری سمندری اور آسمانی دونوں اطراف سے چیکنگ کر سکے اور وہاں یقیناً ایسی مشینری بھی نصب کی گئی ہو گی جس سے چیکنگ کی جا سکے۔ اگر ہم اس اڈے پر قبضہ کر لیں تو ہمیں خاصی آسانی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ بیٹر بیڈ جزیرے سے تقریباً چھ میل کے فاصلے پر ایک اور جزیرہ ہے جسے البرٹو کہا جاتا ہے۔ اگر ہم اڈا بنائیں تب بھی یہی جزیرہ ہمیں سوٹ کرتا ہے اور اگر بلیک تھنڈر نے اڈا بنایا ہے تو اس نے بھی یقیناً اسی جزیرے پر ہی اڈا بنایا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اس جزیرے پر ماہی گیروں کی بستی آباد ہے اور یہ ماہی گیر یقیناً شیٹ لینڈ آتے جاتے رہتے ہوں گے اس لئے اگر ہم ان میں سے چند افراد کو کور کر لیں تو ہمیں کافی آسانی ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہ زیادہ بہتر رائے ہے۔ ہمیں واقعی ایسا ہی کرنا چاہئے"...... سب نے عمران کی بات سے اتفاق کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر صالحہ کی رائے پر ہی عمل ہو گا۔ فارمیک سے بات کر کے ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا تو سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ صالحہ کے چہرے پر چمک ابھر آئی تھی کیونکہ اس کی رائے کو عمران سمیت سب ساتھیوں نے قبول کر لیا تھا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"راشیل بول رہا ہوں باس۔ گریٹ لینڈ سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"اوہ یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... ڈیوڈ نے چونک کر کہا۔

"باس۔ میں نے یہاں پتہ چلایا ہے کہ ایک ایشیائی کو گریٹ لینڈ نیوی نے ایک لانچ میں اکیلے بے ہوش پڑے ہوئے چیک کیا ہے اور پھر اسے وہاں سے اٹھا کر ہسپتال پہنچایا۔ اسے چھ روز بعد ہوش آیا ہے۔ اس کے لباس کے نیچے ایک خاص قسم کی جیکٹ بھی موجود تھی جس میں بہت سی مشین گن کی چلی ہوئی گولیاں اور کئی پاکٹوں میں مصنوعی خون بھرا ہوا تھا۔ ہوش میں آنے کے بعد پولیس کمشنر اسے اپنے ساتھ پولیس ہیڈ کوارٹر لے گیا اور جب اسے انکوائری روم میں

پہنچایا گیا تو اس نے سیکرٹری داخلہ لارڈ بارٹن سے فون پر بات کی۔ اس نے اپنا نام علی عمران بتایا جس پر لارڈ بارٹن نے پولیس کمشنر کو اسے فوراً اپنے آفس پہنچانے کا حکم دیا اور پولیس کمشنر اسے وہاں پہنچا کر واپس چلا گیا"...... راشیل نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"اب کہاں ہے وہ"...... ڈیوڈ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"باس۔ یہ ایشیائی لارڈ بارٹن کے آفس میں کافی دیر رہا۔ پھر وہاں سے چلا گیا اور اس کے بعد اس کا پتہ نہیں چل رہا۔ میرا گروپ اسے تلاش کر رہا ہے"...... راشیل نے کہا۔

"لارڈ بارٹن کے عملے سے معلوم کرو۔ یقیناً انہیں علم ہو گا"۔ ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے معلوم کیا ہے باس۔ لیکن انہیں معلوم نہیں ہے۔ یہ شخص پیدل چلتا ہوا سنٹرل سیکرٹریٹ سے باہر چلا گیا تھا۔ میرے آدمی اسے ٹریس کر رہے ہیں۔ جیسے ہی رپورٹ ملی میں آپ کو اطلاع دے دوں گا"...... راشیل نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہی آدمی ہمارا مین ٹارگٹ ہے۔ اسے ہر صورت میں تلاش کرو"...... ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... راشیل نے جواب دیا تو ڈیوڈ نے رسیور رکھ دیا۔ کافی دیر تک وہ خاموش بیٹھا عمران کے بارے میں ہی سوچتا رہا۔ پھر اچانک اسے ایک خیال آیا تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور

تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"راشیل بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے راشیل کی آواز سنائی دی۔

"ڈیوڈ بول رہا ہوں شیٹ لینڈ سے۔ میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ وہ اگر پیدل گیا ہے تو پھر لامحالہ وہ کسی ٹیکسی میں بیٹھ کر گیا ہو گا۔ تم ٹیکسی ڈرائیوروں سے معلومات حاصل کرو"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یس باس۔ میں نے پہلے ہی اس کے احکامات دے دیئے ہیں۔ اس کا پتہ چل جائے گا تو میں آپ کو فوراً رپورٹ دے دوں گا"۔ راشیل نے کہا۔

"اس کا ملنا بے حد ضروری ہے۔ انتہائی ضروری۔ ٹھیک ہے میں اپنے خصوصی طیارے سے خود آ رہا ہوں۔ میں اسے ہر صورت میں ٹریس کرنا چاہتا ہوں"...... ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ایئرپورٹ پر اس کا خصوصی طیارہ موجود تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے خصوصی طیارے میں سوار ہو کر گریٹ لینڈ کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ چونکہ لائن سٹار کلب کے ساتھ ساتھ اس نے ادویات کی امپورٹ ایکسپورٹ کا بین الاقوامی سطح پر کاروبار بھی کیا ہوا تھا اس لئے اس کی کمپنی کا یہ طیارہ شیٹ لینڈ ایئرپورٹ پر ہر وقت تیار رہتا تھا اور وہ بحیثیت لائن سٹار کمپنی کے ایم ڈی کے اس طیارے کو استعمال کرتا تھا۔ طیارہ تقریباً

ایک گھنٹے کی تیز رفتار پرواز کے بعد گریٹ لینڈ کے ایئرپورٹ پر اتر گیا تو راشیل وہاں اس کے استقبال کے لئے بذات خود موجود تھا۔ راشیل گریٹ لینڈ میں لائن سٹار کلب کا مینجر تھا اور اس نے گریٹ لینڈ میں باقاعدہ خفیہ گروپ بنایا ہوا تھا جو مخبری کا کام کرنے کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے چھوٹے بڑے جرائم میں ملوث رہتا تھا۔

"کچھ پتہ چلا اس عمران کا"...... ڈیوڈ نے پبلک لاؤنج میں راشیل کے پاس پہنچتے ہی کہا۔

"نو باس۔ ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی"...... راشیل نے جواب دیا تو ڈیوڈ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ٹیکسی ڈرائیوروں سے کیا معلوم ہوا ہے"...... ڈیوڈ نے پبلک لاؤنج سے باہر نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ ایشیائی کسی ٹیکسی میں بھی سوار نہیں ہوا"۔ راشیل نے کہا۔

"ہونہہ۔ پھر وہ کہاں گیا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یہی تو معلوم نہیں ہو رہا باس"...... راشیل نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ کسی بس یا کار میں سوار ہو کر گیا ہے"۔ ڈیوڈ نے راشیل کی کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"جس وقت وہ سنٹرل سیکرٹریٹ سے گیا ہے اس وقت جو بسیں وہاں سے گزری ہیں ان کے مسافروں، ڈرائیوروں اور کنڈیکٹروں سے چھان بین کرائی گئی ہے لیکن کوئی ایشیائی بس میں سوار ہی نہیں

ہوا"...... راشیل نے فرنٹ سیٹ پر ڈیوڈ کو بٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یقیناً وہ کسی کار میں گیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ اس نے کسی پبلک فون بوتھ سے کال کر کے کوئی کار منگوائی ہو۔ تم پہلے سنٹرل سیکرٹریٹ چلو۔ میں خود وہاں کا جائزہ لینا چاہتا ہوں"۔ ڈیوڈ نے کہا تو راشیل نے اثبات میں سر ہلایا اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ تقریباً نصف گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد راشیل نے کار سنٹرل سیکرٹریٹ کے مین گیٹ کے قریب مخصوص پارکنگ میں لے جا کر روکی تو ڈیوڈ نیچے اتر آیا۔ راشیل بھی کار لاک کر کے باہر آ گیا۔ ڈیوڈ وہیں کھڑا ادھر ادھر کا جائزہ لے رہا تھا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں ابھری ہوئی تھیں۔

"یہاں قریب کوئی پبلک فون بوتھ نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے لازماً کسی کلب، ہوٹل یا ریسٹوران سے فون کیا ہو گا"...... ڈیوڈ نے پیدل آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کسی شاپ سے کیا ہو"...... راشیل نے کہا۔

"ہاں۔ ہو سکتا ہے لیکن عموماً لوگ کلبوں، ریسٹورانوں اور ہوٹلوں سے فون کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ آؤ"...... ڈیوڈ نے کہا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر تقریباً تھوڑا سا آگے بڑھتے ہی وہ ایک ریسٹوران کا بورڈ دیکھ کر رک گیا۔

"آؤ یہاں سے معلوم کرتے ہیں۔ یہ میرے خیال میں مناسب جگہ

ہے"...... ڈیوڈ نے کہا اور پھر دروازہ کھول کر ریستوران میں داخل ہو گیا۔

"کل کس وقت وہ سنٹرل سیکرٹریٹ سے نکلا تھا"...... ڈیوڈ نے مڑ کر اندر آتے ہوئے راشیل سے کہا۔

"کل تقریباً یہی وقت تھا باس"...... راشیل نے جواب دیا تو ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"میرا تعلق انٹیلی جنس سے ہے مس"...... ڈیوڈ نے کاؤنٹر پر جا کر بڑے پروقار سے لہجے میں کاؤنٹر پر موجود ایک خوبصورت لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا

"اوہ یس سر۔ میرا نام راکی ہے"...... لڑکی نے چونک کر جواب دیا۔

"مس راکی۔ کل بھی اسی وقت آپ ہی ڈیوٹی پر تھیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یس سر۔ کیوں"...... لڑکی نے چونک کر قدرے پریشان سے لہجے میں کہا

"کل تقریباً اسی وقت ایک ایشیائی نے یہاں سے کال کی ہے"۔ ڈیوڈ نے لہجے کو سرد کرتے ہوئے کہا۔

"کل۔ اوہ ہاں۔ یس سر۔ کی ہے۔ لوکل کال کی تھی اس نے"۔ لڑکی نے کہا تو ڈیوڈ بے اختیار مسکرا دیا جبکہ راشیل کے چہرے پر حیرت ابھر آئی تھی۔

"کیا آپ کے ہاں فون محفوظ کئے جاتے ہیں"...... ڈیوڈ نے پوچھا۔

"جی نہیں"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس نے کس نمبر پر کال کی تھی"۔ ڈیوڈ نے پوچھا۔

"نو سر۔ میں اپنے کام میں مصروف تھی کہ وہ صاحب آئے اور انہوں نے کہا کہ وہ ایک لوکل کال کرنا چاہتے ہیں لیکن ان کے پاس رقم نہیں ہے جس پر میں نے انہیں اجازت دے دی۔ پھر انہوں نے کال کی اور وہ میری خوبصورتی کی تعریف بڑے اچھوتے انداز میں کرتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد ایک مقامی صاحب آگئے اور وہ ان کے ساتھ چلے گئے۔ البتہ ان کے ساتھی نے فون کال کی قیمت ادا کر دی اور ٹپ بھی دی"...... لڑکی نے تیز تیز لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جو صاحب آئے تھے ان کا حلیہ کیا تھا۔ ان کا لباس کیسا تھا"۔ ڈیوڈ نے پوچھا۔

"کس کا جناب۔ اس ایشیائی کا"...... لڑکی نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں۔ بعد میں آنے والے کا"...... ڈیوڈ نے کہا تو لڑکی پہلے تو چند لمحے سوچتی رہی۔ پھر اس نے حلیہ اور لباس کے بارے میں سرسری سا بتا دیا۔

"اوکے تم نے تعاون کیا ہے اس لئے تمہیں ہیڈ کوارٹر لے جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ شکریہ"...... ڈیوڈ نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

راشیل بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔

"میرا اندازہ درست ثابت ہوا ہے۔ بہرحال اب باہر دربانوں سے معلوم کرنا ہو گا کہ یہ لوگ کس کار میں گئے ہیں"...... ڈیوڈ نے مین گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ نے واقعی کمال کر دیا ہے۔ میں تو حیران رہ گیا ہوں کہ جو کام ہمارا پورا گروپ اتنی زبردست تگ و دو کے باوجود نہیں کر سکا وہ کام آپ نے چند لمحوں میں کر دیا"...... راشیل نے کہا تو ڈیوڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

"انسانی نفسیات سے آگاہی اور ذہانت یہ دونوں چیزیں جہاں بھی مل جائیں وہاں کام آسان ہو جاتا ہے"...... ڈیوڈ نے دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا۔ باہر ایک دربان موجود تھا لیکن وہ دروازے سے ہٹ کر ایک طرف کھڑا تھا۔

"مسٹر۔ کیا کل بھی تم ہی ڈیوٹی پر تھے"...... ڈیوڈ نے اس کے قریب جا کر کہا۔

"یس سر"...... دربان نے چونک کر انہیں دیکھتے ہوئے جواب دیا تو ڈیوڈ نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر اس دربان کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"کل تقریباً اسی وقت ہمارے دو ساتھی جن میں ایک ایشیائی تھا اور دوسرا مقامی آدمی یہاں سے کار پر گئے ہیں مجھے اس کار کے بارے میں معلوم کرنا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ کا مطلب فارمیک صاحب سے ہے"...... دربان نے جلدی سے نوٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ اور راشیل دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

"فارمیک۔ کون ہے وہ"...... ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"وہ فارمیک کلب کے مالک ہیں جناب۔ میں ان کے کلب میں چھ سال کام کرتا رہا ہوں۔ کل وہ آئے تھے اور پھر جب وہ واپس گئے تو ان کے ساتھ ایک ایشیائی بھی تھا"...... دربان نے کہا۔

"کہاں ہے یہ کلب"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے"...... راشیل نے آہستہ سے کہا

"اوکے۔ شکریہ"...... ڈیوڈ نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

"کون ہے یہ فارمیک"...... ڈیوڈ نے پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جہاں ان کی کار موجود تھی۔

"ہائی اسٹینڈرڈ کلب ہے لیکن یہ شخص کبھی کسی جرائم میں شامل نہیں رہا۔ البتہ اس کے تعلقات اعلیٰ سطح کے حکام سے ہیں"۔ راشیل نے کہا۔

"اوہ۔ شاید عمران نے سیکرٹری داخلہ سے اس کی ٹپ لی ہو گی۔ اب کیا وہ سادہ انداز میں بتا دے گا۔ یا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"میں آپ کو ہیڈ کوارٹر ڈراپ کر دیتا ہوں۔ پھر میں جا کر اس فارمیک سے ملوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ اس سے ان کے بارے میں معلوم ہو جائے گا"...... راشیل نے کار میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ میں تمہارے ساتھ جا رہا ہوں۔ اس بار اگر یہ لوگ ہاتھ سے پھسل گئے تو پھر ان کو تلاش کرنا تقریباً ناممکن ہو جائے گا"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن باس۔ ہو سکتا ہے کہ وہ آسانی سے زبان نہ کھولے اس لئے میں چاہتا تھا کہ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو اسے وہاں سے اغوا کر کے ہیڈ کوارٹر لے آیا جائے اور پھر اس سے پوچھ گچھ کی جائے۔ آپ کے ساتھ ہونے سے اس کے اغوا کا مسئلہ بن جائے گا"...... راشیل نے کہا۔

"جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تم چلو تو سہی"...... ڈیوڈ نے کہا تو راشیل نے سر ہلاتے ہوئے کار باہر نکالی اور پھر تیزی سے اسے آگے بڑھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک خوبصورت عمارت کے کمپاؤنڈ میں موڑی اور اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ ڈیوڈ بھی نیچے اترا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ ویسے کلب میں آنے جانے والے افراد سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ کلب امراء کا ہے کیونکہ وہاں متوسط طبقے کا بھی کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

"مینجر فارمیک سے ملنا ہے۔ میرا نام راشیل ہے اور میں سولاز کلب کا جنرل مینجر ہوں"...... راشیل نے کاؤنٹر پر موجود ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور رسیور

اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے رابرٹ بول رہا ہوں سر۔ سولاز کلب کے جنرل مینجر جناب راشیل اپنے ایک ساتھی کے ساتھ کاؤنٹر پر موجود ہیں اور آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کی جانے والی بات سن کر نوجوان نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سائیڈ پر موجود ایک آدمی کو اشارے سے بلایا۔

"ان صاحبان کو باس کے آفس تک پہنچا دو"...... نوجوان نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ آیئے سر"...... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک راہداری کے آخر میں موجود ایک دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔ دروازے پر ایک باوردی دربان کھڑا تھا۔

"صاحب سے ملاقات کرنی ہے انہوں نے"...... انہیں ساتھ لے آنے والے آدمی نے دروازے کے باہر کھڑے باوردی دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر۔ تشریف لے جایئے سر"...... باوردی دربان نے ہاتھ سے دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور راشیل اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ڈیوڈ تھا۔ کمرہ خاصا وسیع تھا اور اسے انتہائی شاندار انداز میں سجایا گیا تھا لیکن اس سجاوٹ میں بھی اعلیٰ ذوق کی

نشاندہی ہوتی تھی۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔ چہرے سے وہ انتہائی معزز آدمی دکھائی دے رہا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ جناب راشیل صاحب۔ آپ نے کیسے تکلیف کی"...... اس آدمی نے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ایک ضروری کام آن پڑا ہے۔ یہ میرے دوست ہیں مسٹر لونارڈ"...... راشیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر فارمیک نے ان دونوں سے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور وہ دونوں میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"سنٹرل سیکرٹریٹ کے قریب ایک ریستوران ہے بلیو مون۔ کل آپ نے وہاں سے ایک ایشیائی کو خود جا کر پک کیا ہے۔ مسٹر لونارڈ اس ایشیائی سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان کی کوئی بزنس ڈیل ہے"۔ راشیل نے کہا تو فارمیک نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ راشیل کی بات کی تائید کر رہا ہو۔

"آپ کا مطلب پرنس آف ڈھمپ سے ہے۔ کل میں نے ہی انہیں بلیو مون سے پک کیا تھا"...... فارمیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر شراب بھیجنے کا آرڈر دے دیا۔

"اس کا نام علی عمران ہے۔ وہ پاکیشیا کا رہنے والا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"علی عمران۔ اوہ نہیں جناب۔ مجھے تو سیکرٹری داخلہ صاحب نے

فون کر کے کہا تھا کہ انہوں نے میرا نمبر انہیں دے دیا ہے۔ وہ مجھے خود فون کر لیں گے جس پر میں نے حامی بھر لی کیونکہ مسٹر راشیل آپ کو تو علم ہے کہ سیکرٹری داخلہ صاحب سے تعلقات کس قدر فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔ پھر ان کا فون آ گیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ سنٹرل سیکرٹریٹ کے قریب بلیو مون ریستوران سے بول رہے ہیں اور میں خود آ کر انہیں لے جاؤں جس پر میں نے انہیں اپنے کلب کا نام اور پتہ بتایا کہ وہ یہاں آ جائیں لیکن انہوں نے انتہائی حیرت انگیز بات کی کہ ان کے پاس کوئی رقم نہیں ہے اس لئے میں ہی آ کر انہیں کار میں لے جاؤں۔ میں حیران تو بہت ہوا کیونکہ نام بھی پرنس تھا اور سیکرٹری داخلہ صاحب کے سطح کے آفیسر کے وہ آدمی تھے لیکن ان کے پاس کرایہ کے لئے رقم نہ تھی۔ مجبوراً مجھے خود وہاں جانا پڑا۔ وہ صاحب واقعی انتہائی مزاحیہ باتیں کرنے اور مسخری حرکتیں کرنے والے تھے۔ انہوں نے وہاں کاؤنٹر گرل کو بھی یہی کہا تھا کہ ان کے پاس رقم نہیں ہے اور وہ مفت کال کرنا چاہتے ہیں اور وہ اس کاؤنٹر گرل کی اس طرح تعریفیں کرنے لگ گئے جیسے اس پر ہزار جان سے عاشق ہوں۔ میں سیکرٹری داخلہ لارڈ بارٹن کی وجہ سے خاموش رہا اور اس لڑکی کو پیمنٹ بھی مجھے ہی کرنا پڑی اور پھر میں نے انہیں اپنی کار میں بٹھایا اور اپنی ایک کوٹھی پر لے گیا۔ آج صبح مجھے وہاں پر موجود میرے آدمی نے بتایا کہ پرنس صاحب شیٹ لینڈ چلے گئے ہیں"...... فارمیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ اور راشیل دونوں چونک پڑے۔

"شیٹ لینڈ۔ کس ذریعے سے" ...... اس بار ڈیوڈ نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں کوٹھی پر موجود میرے آدمی کو معلوم ہو۔ میں پوچھ لیتا ہوں" ...... فارمیک نے کہا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں شراب سے بھرے ہوئے دو جام موجود تھے۔ اس نوجوان نے ایک ایک جام ان دونوں کے سامنے رکھ دیا اور پھر واپس چلا گیا جبکہ اس دوران فارمیک رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"لاؤڈر کا بٹن آن کر دو" ...... ڈیوڈ نے کہا تو فارمیک نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے آخر میں لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"جیکب بول رہا ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"فارمیک بول رہا ہوں جیکب۔ وہ پرنس صاحب کب گئے ہیں کوٹھی سے" ...... فارمیک نے کہا۔

"سر وہ صبح آٹھ بجے چلے گئے تھے اور جاتے ہوئے انہوں نے مجھے کہا کہ میں آپ کو فون کر کے ان کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کر دوں اور انہوں نے کہا کہ وہ شیٹ لینڈ سے واپسی پر آپ کا خود شکریہ ادا کریں گے" ...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"وہ کس چیز پر گئے ہیں۔ ٹیکسی پر یا" ...... فارمیک نے کہا۔

"انہوں نے مجھے کہا تھا باس کہ وہ ایئرپورٹ جانا چاہتے ہیں اس

لئے میں ان کے لئے ٹیکسی لے آؤں اور میں ٹیکسی لے آیا اور وہ ٹیکسی پر چلے گئے" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے" ...... فارمیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہ بائی ایئر گئے ہیں" ...... فارمیک نے کہا۔

"آپ اپنے آدمی سے پوچھیں کہ وہ صاحب اپنی اصل شکل میں گئے ہیں یا جانے سے پہلے انہوں نے میک اپ کیا تھا" ...... ڈیوڈ نے کہا تو فارمیک بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میک اپ۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ فارمیک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بات آپ کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔ آپ پوچھ لیں"۔ ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ فارمیک سیدھا سادھا آدمی ہے۔ اس کا کوئی تعلق اس دنیا سے نہیں ہے۔

"ٹھیک ہے۔ مسٹر راشیل میرے انتہائی معزز ساتھی ہیں اس لئے جیسا آپ کہیں" ...... فارمیک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"جیکب بول رہا ہوں" ...... رابطہ قائم ہوتے ہی جیکب کی آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کا بٹن شاید پہلے سے ہی دبا ہوا تھا یا فارمیک نے دوسری بار بھی اسے پریس کر دیا تھا۔

"فارمیک بول رہا ہوں جیکب وہ مہمان جب گئے تھے تو کیا اپنی

اصل شکل میں تھے"...... فارمیک نے کہا۔

" اصل شکل میں۔ کیا مطلب جناب۔ میں سمجھا نہیں"۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" مطلب ہے کہ وہ اسی شکل میں تھے جس شکل میں آئے تھے یا ان کی شکل تبدیل ہو گئی تھی"...... فارمیک نے خود الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جی۔ جی اسی شکل میں تھے جناب۔ ویسے شکل کیسے تبدیل ہو سکتی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

" ٹھیک ہے"...... فارمیک نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اوکے۔ بے حد شکریہ۔ آپ نے مکمل تعاون کیا ہے۔ ہم آپ کے مشکور ہیں"...... ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کہا تو راشیل بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

" جناب آپ سے تو میرا تعارف نہیں ہے لیکن راشیل صاحب مجھے اچھی طرح جانتے ہیں۔ میں نے ساری زندگی کوئی مشکوک کام نہیں کیا"...... فارمیک نے اٹھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ گڈ بائی"...... ڈیوڈ نے کہا اور پھر وہ دونوں فارمیک سے مصافحہ کر کے آفس سے باہر آ گئے۔

" اب اس چوکیدار جیکب کو ہم نے خود چیک کرنا ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ رات کو اس کی کیا سرگرمیاں رہی ہیں"...... ڈیوڈ نے کار

میں بیٹھتے ہوئے کہا۔

" باس۔ ایئرپورٹ سے معلومات نہ کریں اس عمران کے متعلق"۔ راشیل نے کہا۔

" یہ گریٹ لینڈ کا بین الاقوامی ایئرپورٹ ہے۔ یہاں سے سینکڑوں ہزاروں افراد سفر کرتے ہیں اور یہاں پاکیشیائیوں کی تعداد بھی کافی ہے اس لئے ایئرپورٹ جا کر سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کچھ نہیں ہو گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" لیکن باس۔ اگر یہ شخص شیٹ لینڈ گیا ہوتا تو لامحالہ وہاں اسے چیک کر لیا جاتا جبکہ آپ اب وہاں سے آئے ہیں اور وہ صبح سے یہاں سے گیا ہے"...... راشیل نے کار چلاتے ہوئے کہا۔

" جہاں تک میرا آئیڈیا ہے وہ یہاں سے گیا نہیں بلکہ یہاں موجود ہے۔ وہ چونکہ اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا ہے اور اس کے پاس رقم بھی نہ تھی اس لئے اس نے لارڈ بارٹن کا سہارا لیا اور پھر لارڈ بارٹن کے ذریعے اس نے فارمیک سے رہائش گاہ حاصل کی۔ اس نے اس رہائش گاہ کا فون استعمال کر کے یہاں موجود پاکیشیائی ایجنٹوں سے رابطہ کیا ہو گا اور ان سے بھاری رقم بھی وصول کی ہو گی اور اپنے ساتھیوں کے بارے میں معلومات بھی حاصل کی ہوں گی۔ اسے اپنے ساتھیوں کے بارے میں آج صبح کچھ نہ کچھ معلوم ہوا ہو گا اس لئے وہ شیٹ لینڈ جانے کا کہہ کر ٹیکسی میں بیٹھ کر چلا گیا۔ اب اس جیکب سے تفصیلات معلوم ہوں گی کہ اس کی یہاں کیا سرگرمیاں رہی

ہیں۔ پھر ہی اس کے بارے میں مزید معلومات مل سکتی ہیں"۔ ڈیوڈ نے کہا اور راشیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک متوسط درجے کی رہائش گاہوں سے بنی ہوئی نو تعمیر کالونی میں داخل ہوئی کیونکہ فارمیک نے انہیں اسی کالونی کا پتہ بتایا تھا۔ کوٹھی نمبر انہیں معلوم تھا اس لئے وہ خاموشی سے کوٹھیوں کے نمبر دیکھتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"فارمیک بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے فارمیک کی آواز سنائی دی۔

"اوہ یس۔ عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے شیٹ لینڈ کے بارے میں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"وہاں سے تو ابھی کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ البتہ آپ کو تلاش کرنے والے مجھ تک پہنچ گئے ہیں"...... دوسری طرف سے فارمیک نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اچھا۔ کیسے۔ کون لوگ ہیں"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ مجھے اطلاع مل گئی تھی کہ یہاں کا ایک گروپ جو مخبری کا کام بھی کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ جرائم کے دھندے

میں بھی ملوث ہے اور جس کا تعلق بھی شیٹ لینڈ سے ہے آپ کی
تلاش میں ہے۔اس گروپ کا سربراہ راشیل ہے جو بظاہر راشیل کلب کا
مالک ہے اور عام طور پر انتہائی شریف اور معزز آدمی سمجھا جاتا ہے
کیونکہ وہ بظاہر سامنے نہیں آتا۔ان لوگوں نے آپ کے بارے میں
وزارت داخلہ کے آفس میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو
میں سمجھ گیا کہ وہ بہرحال مجھ تک پہنچ جائیں گے کیونکہ بلیو مون
ریستوران سے میں آپ کو ساتھ لے آیا تھا اور میں اپنے آپ کو ظاہر
نہیں کر سکتا تھا کیونکہ میں نے بہرحال یہاں کام کرنا ہوتا ہے اس لئے
میں نے فوری طور پر حفظ ماتقدم کے طور پر پلاننگ کر لی اور ایک
کالونی میں موجود اپنے اڈے کے چوکیدار جیکب کے ساتھ میں نے
فون پر پوری پلاننگ مکمل کر لی۔اس کے بعد اچانک مجھے رپورٹ ملی
کہ راشیل ایئرپورٹ پر شیٹ لینڈ سے آنے والے کسی مہمان کو خود
لینے گیا ہے تو میں چونک پڑا کیونکہ راشیل کا اس طرح کسی کو خود
رسیو کرنے کا مطلب تھا کہ وہ آدمی کوئی انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔
چنانچہ میں نے اس کی نگرانی کرائی تو مجھے پتہ چلا کہ شیٹ لینڈ سے
ایک آدمی جس کا نام ڈیوڈ ہے وہ گریٹ لینڈ پہنچا ہے۔راشیل اور ڈیوڈ
ایئرپورٹ سے سیدھے سنٹرل سیکرٹریٹ پہنچے اور پھر وہاں سے وہ بلیو
مون ریستوران آ گئے۔وہاں کی کاؤنٹر گرل سے اس نے آپ کے اور
میرے بارے میں معلومات حاصل کیں۔اس کے بعد وہ باہر آ گئے اور
باہر دربان نے انہیں میرے بارے میں بتا دیا کیونکہ وہ میرے کلب

میں کام کر چکا تھا۔چنانچہ وہ براہ راست میرے پاس آ گئے۔میں نے ان
کا استقبال کیا اور پھر ان سے میری تفصیلی بات چیت ہوئی"۔
فارمیک نے کہا۔
"کیا بات ہوئی ہے"...... عمران نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا تو جواب
میں فارمیک نے آفس میں ہونے والی تمام بات چیت اور جیکب سے
فون پر ہونے والی تمام بات چیت بھی دوہرا دی۔
"گڈ تم نے واقعی بہترین پلاننگ کی ہے۔پھر اب یہ لوگ کہاں
ہیں"...... عمران نے پوچھا۔
"ابھی چند لمحے پہلے وہ میرے آفس سے نکل کر گئے ہیں اور مجھے
یقین ہے کہ وہ لوگ اب اس کوٹھی پر جائیں گے جس کا پتہ میں نے
انہیں بتایا ہے اور جیکب وہاں موجود ہے تاکہ وہ میری باتوں کی
تصدیق اس جیکب سے کر سکیں۔میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے
کہ ان کے بارے میں کیا کرنا ہے۔اگر آپ حکم دیں تو ان دونوں کو
جیکب کے ذریعے بے ہوش کرا دوں یا دوسری صورت یہ ہے کہ
انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا جائے۔جیسے آپ حکم دیں"۔فارمیک
نے کہا۔
"یہ راشیل تو یہاں کا آدمی ہے لیکن اس کا ساتھی ڈیوڈ شیٹ لینڈ
سے آیا ہے۔اسے کور کرنا ضروری ہے تاکہ اس سے ضروری معلومات
حاصل کی جا سکیں۔وہ لازماً بلیک تھنڈر کا ایجنٹ ہے جو وہ اتنی جلدی
تم تک پہنچ گیا ہے۔اگر تم پہلے سے پلاننگ نہ کر چکے ہوتے تو لامحالہ

یہ تم پر تشدد کر کے سب کچھ معلوم کر لیتے"۔ عمران نے کہا۔

"میں شیٹ لینڈ سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کر لوں گا لیکن میں یہاں راشیل کو اپنے بارے میں چوکنا نہیں کرنا چاہتا۔ اگر انہیں ابھی بے ہوش کیا گیا تو لامحالہ ان دونوں کو ہلاک کرنا پڑے گا اور راشیل کی ہلاکت میرے لئے مسئلہ بن جائے گی۔ ویسے آپ جیسے حکم دیں"...... فارمیک نے کہا۔

"تم فی الحال ان کی نگرانی کراؤ۔ جب یہ ڈیوڈ اکیلا ہو تو اسے اس انداز میں بے ہوش کر کے اغوا کراؤ کہ راشیل کو علم نہ ہو سکے کہ یہ کام تم نے کیا ہے۔ کیا تم ایسا کام کر لو گے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں ایک خاص گروپ موجود ہے۔ اس کے ذریعے یہ کام ہو جائے گا اور میرا نام بھی سامنے نہیں آئے گا"...... فارمیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بہرحال سمجھ دار ہو۔ مجھے یہ ڈیوڈ چاہئے اور دوسری بات یہ کہ ڈیوڈ کے بارے میں شیٹ لینڈ سے بھی معلومات حاصل کرو اور جب یہ کام ہو جائے تو مجھے اطلاع دینا"...... عمران نے کہا۔

"اس ڈیوڈ کو اغوا کر کے کہاں پہنچایا جائے"...... فارمیک نے کہا۔

"کسی ایسی جگہ جہاں اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے"۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کو اطلاع دے دوں گا"...... فارمیک نے

کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس وقت وہ یہاں ایک رہائش گاہ پر اکیلا تھا کیونکہ اس کے سارے ساتھی دو دو کے گروپس میں باہر گئے ہوئے تھے۔ اس نے جو منصوبہ بندی کی تھی اس سلسلے میں مشینری کی خریداری، مخصوص اسلحہ کی خریداری اور گریٹ لینڈ سے شیٹ لینڈ پہنچنے کے لئے خصوصی انتظامات ضروری تھے اور وہ سب اسی سلسلے میں گئے ہوئے تھے۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہی دو دو کر کے وہ سب واپس آ گئے اور انہوں نے اپنے اپنے کام کی رپورٹ عمران کو دے دی۔

"ٹھیک ہے۔ اب وہاں ہمارا کام آسان ہو جائے گا لیکن یہاں سے روانگی سے پہلے ایک آدمی سے انٹرویو لینا ضروری ہو گیا ہے۔ وہ لے لیں پھر روانہ ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا تو اس کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کس کا انٹرویو"...... سب نے حیران ہو کر پوچھا تو عمران نے فارمیک کی کال آنے اور اس سے ہونے والی تمام گفتگو کی تفصیل دوہرا دی۔

"اوہ۔ فارمیک نے واقعی انتہائی عقلمندی سے کام لیا ہے"۔ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا ہی تھا کہ فون پر گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"فارمیک بول رہا ہوں عمران صاحب"...... دوسری طرف سے

فارمیک کی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

"عمران صاحب۔ ڈیوڈ کو اغوا کر کے بے ہوشی کی حالت میں لارسن کالونی کی ایک کوٹھی میں پہنچا دیا گیا ہے۔ اس کوٹھی کا پتہ میں بتا دیتا ہوں۔ یہ وہی کوٹھی ہے جہاں جیکب موجود ہے اور جس کا پتہ میں نے انہیں آپ کی رہائش گاہ کے طور پر بتایا تھا"۔ فارمیک نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ کیسے یہ سب ہوا"...... عمران نے کہا۔

"ڈیوڈ اور راشیل دونوں میرے کلب سے نکل کر سیدھے اس کوٹھی میں پہنچے۔ انہوں نے وہاں جیکب کو اپنے طور پر بھاری رقم دے کر اس سے پوچھ گچھ کی اور کوٹھی کا اندرونی جائزہ بھی لیا۔ جیکب بے حد ہوشیار آدمی ہے اس لئے اس نے انہیں شک نہ پڑنے دیا۔ حتیٰ کہ انہوں نے جیکب سے آپ کا حلیہ بھی پوچھ لیا تھا۔ جیکب چونکہ آپ سے پہلے بھی کئی بار مل چکا ہے اس لئے اس نے بڑی تفصیل سے سب کچھ بتا دیا جس پر وہ مطمئن ہو کر واپس چلے گئے۔ ڈیوڈ کو واپسی پر راشیل نے ایک ہوٹل میں ڈراپ کر دیا۔ وہاں اس نے اس کے لئے پہلے ہی کمرہ بک کرایا ہوا تھا۔ جب راشیل وہاں سے چلا گیا تو اس گروپ کے دو آدمیوں نے اس کمرے میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی اور پھر ڈیوڈ کو فائر ڈور کے ذریعے خاموشی سے ہوٹل سے

نکال لیا گیا اور اسے اس کوٹھی میں پہنچا دیا گیا جہاں جیکب موجود تھا"...... فارمیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"شیٹ لینڈ سے اس کے بارے میں کیا معلوم ہوا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"شیٹ لینڈ سے معلوم ہوا ہے کہ ڈیوڈ شیٹ لینڈ کے لائن سٹار کلب کا مالک اور جنرل مینجر ہے۔ ادویات کی بین الاقوامی امپورٹ ایکسپورٹ کا بھی کاروبار کرتا ہے۔ اس کا باقاعدہ ایک گروپ ہے جس کا نام سٹار لائن گروپ ہے۔ یہ گروپ ہر قسم کے بڑے جرائم میں ملوث رہتا ہے۔ یہ ڈیوڈ کسی غیر ملکی سیکرٹ ایجنسی میں بھی کام کرتا رہا ہے اور خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے۔ عام طور پر یہ سامنے نہیں آتا اور جناب یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ڈیوڈ کا گروپ پورے شیٹ لینڈ میں پاکیشائی ایجنٹوں کو تلاش کرنے اور انہیں بغیر کسی پوچھ گچھ کے گولی مارنے پر مامور ہے اور انہوں نے اب تک صرف شک کی بنیاد پر چھ افراد کو گولی مار دی ہے جن میں تین عورتیں بھی شامل ہیں"۔ فارمیک نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ کیا نمبر ہے اس کوٹھی کا"...... عمران نے کہا اور فارمیک نے نمبر بتا دیا۔

"تم خیال رکھنا۔ اس راشیل کو اب تک اس ڈیوڈ کی گمشدگی کا علم ہو گیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ اس کا شک تم پر ہو اور وہ تمہارے آدمیوں کی نگرانی کرا رہا ہو"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے عمران صاحب اس لئے میں نے ڈیوڈ کو اسی کوٹھی میں بھجوایا ہے۔ وہاں کے بارے میں انہیں خیال بھی نہیں آسکتا۔ آپ بے فکر رہیں"...... فارمیک نے کہا۔

"جیکب سے کوئی سپیشل کوڈ تو طے نہیں کئے تم نے"۔ عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ کا کوڈ طے ہوا ہے"...... فارمیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اس ڈیوڈ سے پوچھ گچھ کے بعد آئندہ کا لائحہ عمل نئے سرے سے طے کریں گے۔ تم یہاں بیٹھو۔ میرے ساتھ صرف تنویر جائے گا اور ہاں تم لوگوں نے بہرحال محتاط رہنا ہے۔ ہماری تلاش یہاں بھی جاری ہے اور تم لوگوں نے جس طرح مارکیٹ میں خریداری کی ہے اور منصوبہ بندی سے کام کیا ہے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ تمہاری راہ پر چل نکلے ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہم نے بہرحال احتیاط تو کی ہے۔ مزید خیال بھی رکھیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"آؤ تنویر"...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور عمران کے پیچھے چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران، تنویر کو ساتھ لے کر احتیاطاً سامنے کی طرف سے جانے کی بجائے کوٹھی کے عقبی دروازے سے باہر نکلا اور پھر کافی دور تک پیدل چلنے کے بعد

انہوں نے ٹیکسی لی اور ڈرائیور کو لارسن کالونی کے ساتھ ہی واقع دوسری کالونی کا پتہ بتا کر وہ وہاں پہنچے اور پھر وہاں سے پیدل چلتے ہوئے وہ لارسن کالونی میں داخل ہو گئے۔

"تم بہت محتاط نظر آ رہے ہو"...... تنویر سے نہ رہا گیا تو آخرکار وہ بول پڑا۔

"بلیک تھنڈر سے ہمارا مقابلہ ہے اس لئے احتیاط میں ہی بہتری ہے"...... عمران نے جواب دیا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ہی وہ اس کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئے جس کا پتہ فارمیک نے بتایا تھا۔ عمران نے کوٹھی کے گیٹ پر جانے سے پہلے دور رک کر کوٹھی کے اطراف کا باقاعدہ جائزہ لیا تھا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کوٹھی کی نگرانی تو نہیں ہو رہی اور جب اسے اطمینان ہو گیا کہ نگرانی نہیں ہو رہی تو وہ کوٹھی کے گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں ایکریمین میک اپ میں تھے۔ ان کے پاس جو کاغذات تھے ان کے مطابق وہ سیاح تھے۔ یہ کاغذات اس لئے عمران نے اپنے ساتھ رکھ لئے تھے کیونکہ یہاں گریٹ لینڈ میں اچانک پولیس چیکنگ شروع کر دیتی تھی اور گریٹ لینڈ پولیس ایک بار مشکوک ہو جائے تو پھر اس سے پیچھا چھڑانا بے حد مشکل ہو جاتا تھا اس لئے عمران نے کاغذات ساتھ رکھے ہوئے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر گیٹ پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آ گیا۔ عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ جیکب ہے۔

وہ اس سے پہلے بھی کئی بار مل چکا تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ"...... عمران نے کہا۔

"اوہ آپ۔ آیئے تشریف لایئے"...... جیکب نے چونک کر کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران اور تنویر یکے بعد دیگرے اندر داخل ہوئے تو جیکب نے جو سائیڈ پر کھڑا تھا دروازہ بند کر دیا۔

"مہمان کی کیا پوزیشن ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ نیچے تہہ خانے میں موجود ہے اور بے ہوش ہے"...... جیکب نے جواب دیا۔

"اوکے۔ آؤ۔ ہمیں وہاں تک لے چلو"...... عمران نے کہا تو جیکب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ وہاں ایک کرسی پر ایک ورزشی جسم کا نوجوان آدمی رسیوں سے بندھا ہوا موجود تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی۔

"اسے ہوش میں لانے کے لئے کیا بتایا گیا ہے"...... عمران نے جیکب سے پوچھا۔

"سادہ پانی جناب"...... جیکب نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ تم جا کر باہر کا خیال رکھو۔ ہم نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے"...... عمران نے کہا۔

"جناب۔ الماری میں پانی کی بوتلیں موجود ہیں اور دوسرا ضروری سامان بھی"...... جیکب نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ تنویر"...... عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے

ہوئے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری سے پانی کی بوتل نکلی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور اس کرسی کی طرف بڑھ گیا جس پر وہ آدمی جس کا نام ڈیوڈ تھا بے ہوشی کے عالم میں بندھا ہوا موجود تھا۔ کرسی کے قریب جا کر ایک ہاتھ سے اس نے ڈیوڈ کے جبڑے بھینچے اور پانی کی بوتل اس کے منہ سے لگا دی۔ جب کچھ پانی ڈیوڈ کے حلق سے نیچے اتر گیا تو اس نے بوتل ہٹا لی اور پیچھے ہٹ گیا۔ پانی اندر جاتے ہی ڈیوڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونا شروع ہو گئے۔

"اب تم اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ کیونکہ بہرحال یہ ایجنسی میں کام کرتا رہا ہے اس لئے یہ رسیاں کھول بھی سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو تنویر نے بوتل بند کر کے اسے ایک طرف رکھا اور خود گھوم کر وہ اس کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا جبکہ عمران نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا اور اٹھ کر اس نے دوسرے ہاتھ سے کرسی اٹھائی اور ڈیوڈ کی کرسی کے سامنے کچھ فاصلے پر رکھ کر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ڈیوڈ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور جاگنے لگا اور پھر اس نے چونک کر نہ صرف ادھر ادھر دیکھا بلکہ لاشعوری طور پر اٹھنے کی بھی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"تمہارا نام ڈیوڈ ہے اور تم شیٹ لینڈ سے یہاں آئے ہو تاکہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کر سکو"...... عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا تو ڈیوڈ عمران کو غور سے دیکھنے لگ گیا۔

"تم کون ہو اور یہ میں یہاں کیسے پہنچ گیا ہوں"...... ڈیوڈ نے کہا۔ اس کے بات کرنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ خاصے مضبوط اعصاب کا مالک ہے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو بہت جلد سنبھال لیا تھا۔

"تمہیں ہوٹل کے کمرے سے یہاں لایا گیا ہے بے ہوش کر کے اور جہاں تک تمہارے اس سوال کا تعلق ہے کہ میں کون ہوں تو میرا نام مائیکل ہے اور میرا تعلق ایکریمیا کی بلیک ایجنسی سے ہے۔ ہم گریٹ لینڈ میں اس کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مجھے اطلاع ملی کہ تم شیٹ لینڈ سے آکر یہاں کے ایک مقامی آدمی راشیل کی مدد سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمیوں کو تلاش کر رہے ہو تو ہم چونک پڑے کیونکہ ہمیں یہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کی آمد کی کوئی اطلاع نہیں تھی۔ شیٹ لینڈ اور گریٹ لینڈ میں ایکریمیا کے کئی ایسے پراجیکٹس کام کر رہے ہیں جن کی حفاظت بے حد ضروری ہے اس لئے ہمیں اس بارے میں تشویش پیدا ہوئی اور اس تشویش کو دور کرنے کے لئے یہ ساری کارروائی کی گئی ہے"...... عمران نے بڑے مطمئن سے لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ تم کہہ رہے ہو اگر یہ درست ہے تو پھر تمہیں مجھ سے پوچھ گچھ کرنے کی ضرورت ہی نہیں تھی کیونکہ لامحالہ بلیک ایجنسی اس

قدر باوسائل ایجنسی ہے کہ اس نے اب تک میرے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر لی ہو گی"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ تمہارا تعلق شیٹ لینڈ کے لائن سٹار کلب سے ہے اور شیٹ لینڈ میں تمہارا پورا گروپ موجود ہے اور اس وقت یہ گروپ پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش میں سرگرداں ہے اور انہوں نے اب تک آٹھ افراد کو مشکوک قرار دے کر گولی سے اڑا دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"بہرحال جو کچھ بھی ہے تمہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہو گا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش میں ہماری کوشش کا ایکریمیا سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے تم نے مجھے کیوں قید کر رکھا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"صرف اس لئے کہ میں نے ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ بھیجنی ہے اور تم بتاؤ گے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے یہاں یا شیٹ لینڈ میں کیا مشن مکمل کرنا ہے اور تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم نے کبھی بلیک تھنڈر نامی تنظیم کا نام سنا ہے"۔ ڈیوڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو عمران اس طرح چونک پڑا جیسے ڈیوڈ نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

"ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ ایک خفیہ تنظیم بلیک تھنڈر ہے جو بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے اور انتہائی باوسائل ہے لیکن اس کی طرف

سے ابھی تک کوئی بڑا اقدام تو سامنے نہیں آیا البتہ اس کا نام سننے میں آیا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" میرا تعلق اس تنظیم سے ہے۔ ہم نے پاکیشیا سے ایک فارمولا چرایا اور تنظیم کے ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا۔ بعد میں اطلاع ملی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس فارمولے کا سراغ لگاتے ہوئے شیٹ لینڈ پہنچ گئی ہے لیکن پھر انہیں وہاں پکڑ لیا گیا لیکن وہ وہاں سے فرار ہو کر گریٹ لینڈ آگئے۔ ہم یہاں انہیں تلاش کرنے آئے ہیں تاکہ ان کا خاتمہ کیا جا سکے کیونکہ ہمیں یہی حکم ملا ہے کہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا"۔ ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا اس تنظیم کا ہیڈ کوارٹر شیٹ لینڈ میں ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں۔ شیٹ لینڈ جیسے چھوٹے سے جزیرے میں اتنی بڑی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ نجانے کہاں ہو گا اس کے بارے میں کسی کو علم نہیں ہے۔ ہمارا تعلق اس کے ایک سیکشن ہیڈ کوارٹر سے ہے۔ اس نے ہمیں فارمولا اڑا لانے کا حکم دیا تھا اور اسی نے اب ان ایجنٹوں کے خاتمے کا حکم دیا ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

" تمہارا مطلب ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر شیٹ لینڈ میں ہے"۔ عمران نے کہا۔

" نہیں۔ میں نے یہ تو نہیں کہا۔ میں نے تو اپنا تعلق بتایا ہے۔ ویسے یہ انتہائی خفیہ تنظیم ہے اس لئے نجانے اس کا سیکشن ہیڈ کوارٹر

کہاں ہو گا"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

" تم نے فارمولا کہاں بھجوایا تھا۔ ظاہر ہے ہیڈ کوارٹر کو نہیں بھیجا گیا تو سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تو بہرحال بھیجا ہی گیا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

" اس کا طریقہ کار انتہائی پیچیدہ ہے۔ ہم نے فارمولا گریٹ لینڈ کے ایک بینک لاکر میں رکھوا دیا اور بس۔ اس کے بعد وہاں سے اسے کون لے گیا اور کہاں لے گیا اس کا علم ہمیں ہو ہی نہیں سکتا"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

" پھر تم پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کیوں کام کر رہے ہو۔ جب تمہیں معلوم ہی نہیں تو وہ تم سے کیسے معلوم کر لیں گے"۔ عمران نے کہا۔

" ہمیں تو حکم دیا گیا ہے اور ہم نے حکم کی تعمیل کرنی ہے۔ باقی کیا اور کیوں کے بارے میں سوچنا ہمارا کام نہیں ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" سنو ڈیوڈ۔ میں نے پہلے بتایا ہے کہ ہمارا تعلق بلیک ایجنسی سے ہے اور بلیک ایجنسی ایکریمیا کی سب سے ٹاپ ایجنسی ہے اس لئے تم نے جو کچھ کہا ہے اس بارے میں مجھے ہیڈ کوارٹر سے معلومات حاصل کرنا ہوں گی اس کے بعد تم سے بات ہو گی۔ اگر تم نے درست بتایا ہے تو پھر ہم تمہیں رہا کر دیں گے۔ تم جانو اور پاکیشیائی ایجنٹ اور اگر تم نے کوئی غلط بیانی کی ہے تو اب بھی وقت ہے۔ سچ سچ بتا

دو"...... عمران نے کہا۔

"میں نے جو کچھ بتایا ہے سچ بتایا ہے کیونکہ بلیک ایجنسی کے خلاف ہمارا کوئی مشن نہیں ہے اور نہ ہی ہمارے مشن سے بلیک ایجنسی کا کوئی تعلق ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"مارشل۔ تم اس کا خیال رکھو میں ہیڈ کوارٹر سے بات کر کے آرہا ہوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... تنویر نے کرسی کے عقب سے جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں فون موجود تھا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"فارمیک بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی فارمیک کی آواز سنائی دی کیونکہ یہ اس کا خصوصی نمبر تھا۔

"پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس پرنس۔ حکم"...... فارمیک نے جواب دیا۔

"ڈیوڈ کے اغوا کے سلسلے میں راشیل گروپ کیا کر رہا ہے۔ کچھ پتہ چلا"...... عمران نے کہا۔

"وہ اسے تلاش کرتے پھر رہے ہیں"...... فارمیک نے جواب دیا۔

"تم پر یا تمہارے آدمیوں پر تو انہیں شک نہیں ہوا"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں جناب۔ ایسا نہیں ہو سکتا"...... فارمیک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے پھر بات ہو گی"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کچھ دیر ویسے ہی وہاں بیٹھا رہا۔ پھر اٹھ کر وہ دوبارہ تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا۔ ڈیوڈ اسی طرح کرسی پر بندھا ہوا موجود تھا اور تنویر اس کے عقب میں کھڑا تھا۔

"میری ہیڈ کوارٹر سے بات ہو گئی ہے۔ جو کچھ تم نے بتایا ہے وہ اس حد تک درست ہے کہ تم بلیک تھنڈر کے لئے کام کرتے ہو لیکن ہیڈ کوارٹر کے پاس یہ رپورٹ بھی موجود ہے کہ بلیک تھنڈر کا سیکشن ہیڈ کوارٹر جسے سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر کہا جاتا ہے شیٹ لینڈ سے قریب ایک جزیرہ بیٹر بیڈ میں ہے اور ہیڈ کوارٹر نے یہ بھی بتایا ہے کہ پاکیشیا سے واقعی فارمولا چوری ہوا ہے لیکن وہ کسی لیبارٹری میں بھیجا گیا ہے۔ اب تم یہ بتاؤ کہ یہ لیبارٹری کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے اس بارے میں معلوم نہیں ہے اور یہ بات بھی میں تم سے سن رہا ہوں کہ جزیرہ بیٹر بیڈ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے حالانکہ بیٹر بیڈ ویران اور ایک چھوٹا سا ٹاپو ہے جس پر نہ کوئی درخت ہے اور نہ ہی کوئی چشمہ۔ وہاں کیسے ہیڈ کوارٹر ہو سکتا ہے"...... ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بیٹر بیڈ پر نہ سہی۔ ساتھ والے جزیرے البرٹو میں ہو گا۔ وہ تو آباد جزیرہ ہے"...... عمران نے کہا تو ڈیوڈ بے اختیار مسکرا دیا۔

"وہاں ماہی گیروں کی بستی ہے اور وہاں ماہی گیر رہتے ہیں۔ وہاں کیسے ہو سکتا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اور تیسرا بھی ایک جزیرہ ہے۔ گارٹن نام ہے شاید اس کا"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ وہ بھی ہے لیکن وہ بھی ویران ہے۔ وہاں سے گزرتے ہوئے ماہی گیر کچھ عرصہ کے لئے پڑاؤ ڈال لیتے ہیں اور بس"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"اگر واقعی بیئر بیڈ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے تو پھر پاکیشیائی ایجنٹوں سے بچنے کے لئے لازماً اس کے حفاظتی انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ اگر ایسا کیا گیا ہو گا تو تمہیں لامحالہ علم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"اکیلا میں یا میرا گروپ تو بلیک تھنڈر سے متعلق نہیں ہے اور بھی لوگ ہوں گے جن کا علم ہمیں بھی نہیں ہو سکتا"...... ڈیوڈ نے کہا لیکن اس کا بولنے کا انداز اس بار بتا رہا تھا کہ اسے اس بارے میں پوری طرح علم ہے اور عمران نے یہ سارا ڈرامہ کیا بھی اسی لئے تھا کہ کسی طرح وہ ان حفاظتی اقدامات کے بارے میں کچھ نہ کچھ اس سے معلوم کر سکے۔

"اس بار تم نے غلط بیانی کی ہے ڈیوڈ۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ تم بھی شیٹ لینڈ میں کام کر رہے ہو اور تمہارا گروپ بھی اور تمہیں اس بارے میں علم ہی نہ ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"سوچ لو۔ ہمارا براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے اگر تم سچ بول دو گے تو اس سے تمہیں کوئی نقصان نہ ہو گا لیکن ہماری رپورٹ بھرپور ہو جائے گی ورنہ دوسری صورت میں ہمیں خواہ مخواہ تم سے سچ اگلوانا پڑے گا اور ہم یہ کام کرنا نہیں چاہتے کیونکہ ہمارا واقعی کوئی براہ راست تعلق تمہارے معاملے سے نہیں ہے"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ میرا نام سامنے نہیں آئے گا اور تم مجھے چھوڑ دو گے"...... ڈیوڈ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وعدے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہمارا جب تم سے یا تمہاری تنظیم سے یا پاکیشیائی ایجنٹوں سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے تو تمہیں ہلاک کر کے یا تمہارا نام سامنے لا کر ہمیں کیا فائدہ پہنچے گا لیکن یہ بات تم بھی جانتے ہو گے کہ ایجنسی کے افراد کی بہرحال یہ ڈیوٹی ضرور ہوتی ہے کہ وہ درست معلومات حاصل کر کے رپورٹ بھیجیں ورنہ ان کی اپنی زندگیاں داؤ پر لگ جاتی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ وہاں ایک اور گروپ ہے۔ وہی اصل گروپ ہے۔ اس کا انچارج مارک ہے۔ وہ ہمارا بھی لیڈر ہے۔ اس نے ہمیں یہ کام دیا ہے اور ہم اس کی ماتحتی میں کام کرتے ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"مارک کے گروپ کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ مجھے نہیں معلوم۔ جب اسے ہم سے کام ہوتا ہے تو وہ لائن

ستار کلب میں آجاتا ہے یا فون پر بات کر لیتا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"تم پھر جھوٹ بول رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ تم وہاں کام کرو اور تمہیں معلوم نہ ہو"...... عمران کا لہجہ ایک بار پھر سرد ہو گیا تھا۔

"تم اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم کر کے کیا کرو گے۔ وہ اس وقت اپنے ہیڈ کوارٹر میں نہیں ملے گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"کیوں"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف سمندر میں کام کر رہے ہیں۔ شیٹ لینڈ کی سرزمین پر میں انہیں تلاش کر رہا ہوں۔ وہ سمندر کے علاوہ کسی بھی راستے سے وہاں پہنچے تو میں نے انہیں ختم کرنا ہے جبکہ مارک کا گروپ انہیں سمندری راستوں پر چیک کر رہا ہے"۔ ڈیوڈ نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"اس کے لئے اس نے سمندر کے اندر کسی لانچ پر تو ہیڈ کوارٹر نہیں بنا لیا ہو گا اور اس کام کے لئے ہیڈ کوارٹر تو نہیں چھوڑا جا سکتا"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم یہ سب کچھ آخر کیوں معلوم کرنا چاہتے ہو"...... ڈیوڈ اب واقعی ذہنی طور پر بے حد الجھ گیا تھا۔

"صرف رپورٹ کرنے کے لئے تاکہ ہیڈ کوارٹر کو معلوم ہو سکے کہ ہم نے واقعی کام کیا ہے۔ صرف رسم نہیں نبھائی"...... عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ مارک کو اپنے ذرائع سے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس بھی یہی اطلاع پہنچی ہے کہ پیٹر بیڈ جزیرے میں سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے اور اسے یقین ہے کہ یہ لوگ اگر ہم سے بچ گئے تو لامحالہ وہ وہاں پہنچیں گے اس لئے اس نے ان کا خاتمہ کرنے کے لئے البرٹو جزیرے پر اڈا بنا لیا ہے تاکہ سمندر یا آسمانی کسی بھی راستے سے یہ لوگ وہاں پہنچیں تو ان کا خاتمہ کیا جا سکے اور جب تک ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر بند کر دیا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن تمہارا رابطہ تو بہرحال اس سے ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ میرا رابطہ ہو سکتا ہے۔ لیکن ٹرانسمیٹر پر"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"تو پھر تم یہ بات کنفرم کرا دو کہ مارک واقعی البرٹو جزیرے پر ہے۔ اس کے بعد تمہیں آزاد کر کے ہم رپورٹ دینے اپنے ہیڈ کوارٹر روانہ ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ٹرانسمیٹر کال سے یہ کیسے کنفرم ہو جائے گا کہ کال البرٹو جزیرے پر ہی سنی جا رہی ہے"...... ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم بات چیت میں البرٹو کا ذکر اس انداز میں کر دینا کہ جس کے جواب میں یہ کنفرم ہو جائے کہ واقعی مارک البرٹو جزیرے میں ہے۔ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے"...... عمران نے کہا تو ڈیوڈ نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔

"مارشل تمہارے پاس لانگ رینج ٹرانسمیٹر ہو گا"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا جو مسلسل ڈیوڈ کی کرسی کے عقب میں کھڑا تھا۔

"ہاں ہے"...... تنویر نے بھی ایکریمین لہجے میں کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا لیکن جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے آگے بڑھ کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اب فریکونسی بتاؤ"...... عمران نے ڈیوڈ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ لانگ رینج ٹرانسمیٹر مجھے دکھاؤ"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"تم شاید یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ یہ ٹرانسمیٹر ایکریمیا کا بنا ہوا ہے یا نہیں تو میں تمہیں پہلے ہی بتا دیتا ہوں کہ یہ گریٹ لینڈ کا بنا ہوا ہے۔ ہم گریٹ لینڈ میں کام کرتے ہیں اس لئے گریٹ لینڈ کی مشینری ہی زیادہ تر ہمارے استعمال میں رہتی ہے"...... عمران نے اس کی بات کا اصل مقصد سمجھتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"جس قدر ذہانت تمہارے اندر ہے اس سے مجھے شک پڑتا ہے کہ تم ایکریمین ہو بھی یا نہیں۔ کہا تو یہی جاتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ عمران اس قدر ذہانت کا مالک ہے جس کا مظاہرہ تم کر رہے ہو"...... ڈیوڈ نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران کے بارے میں تمہاری بات درست ہے۔ میں نے بھی اس کی ذہانت کے بڑے قصے سن رکھے ہیں۔ لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ بلیک ایجنسی ایکریمیا کی ایسی ایجنسی ہے جس میں شمولیت کے لئے ذہانت بھی درکار ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر ابھر آنے والے شک کے تاثرات عمران کے اس جواب سے دور ہو گئے تھے اور اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اب فریکونسی بتا دو"...... عمران نے کہا تو ڈیوڈ نے فریکونسی بتا دی۔ عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر کے اس نے کرسی سے اٹھ کر اسے ڈیوڈ کے منہ کے قریب کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ اوور"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یس۔ مارک بول رہا ہوں۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"میں گریٹ لینڈ سے بات کر رہا ہوں۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کی یہاں موجودگی کا پتہ چلا تھا۔ یہاں راشیل گروپ انہیں تلاش کر رہا تھا لیکن میں خود یہاں آگیا اور میں نے اس عمران کو تلاش کر لیا لیکن وہ آج صبح شیٹ لینڈ کا کہہ کر چلا گیا ہے۔ میں نے ایئرپورٹ سے معلومات حاصل کی ہیں۔ ان معلومات کے مطابق کوئی پاکیشیائی یا ایشیائی آج صبح کی فلائٹ سے شیٹ لینڈ نہیں گیا۔ اس سے مجھے خیال آیا کہ کہیں یہ لوگ سمندری راستے سے براہ راست البرٹو آپ کے پاس

نہ پہنچ جائیں کیونکہ بہرحال انہیں اس فائل کے ذریعے معلومات تو مل ہی چکی ہیں۔ اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ محتاط رہیں۔ اوور"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"انہیں یہ تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ میں البرٹو میں ہوں۔ وہ تو ظاہر ہے براہ راست سیکشن ہیڈ کوارٹر پہنچیں گے لیکن تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع کر دی۔ لیکن جو کچھ تم نے سوچا ہے ضروری نہیں کہ وہ درست ہو اس لئے تم نے انہیں زیادہ سرگرمی سے تلاش کرنا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"وہ تو میں کر رہا ہوں۔ شیٹ لینڈ میں بھی کام ہو رہا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر وہ سمندر میں نہیں چلے گئے تو پھر وہ ہم سے نہ بچ سکیں گے۔ اوور"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کام کئے جاؤ۔ ان لوگوں کا خاتمہ ہمیں ہر صورت میں کرنا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... ڈیوڈ نے کہا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پیچھے ہٹ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اب یہ بتا دو ڈیوڈ کہ البرٹو جزیرے پر مارک نے کیا بندوبست کر رکھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ تم یہ کیوں پوچھ رہے ہو"...... ڈیوڈ نے یکلخت چونک کر کہا۔

"اس لئے کہ جنہیں تم تلاش کر رہے ہو وہ ہم ہیں۔ میرا نام علی

عمران ہے اور یہ میرا ساتھی تنویر ہے"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو ڈیوڈ کا چہرہ یکلخت دھواں دھواں سا ہونے لگ گیا۔ اس کے ہونٹ بھینچ گئے اور رنگ زرد پڑ گیا۔

"ارے ارے۔ اس قدر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ تو بڑے نرم دل ہوتے ہیں۔ اب دیکھو۔ ابھی تک تمہیں انگلی بھی نہیں لگائی گئی ورنہ پاکیشیائیوں کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اب تک تمہارے آدھے جسم کی کھال تو اتر چکی ہوتی۔ ایک آنکھ، کان اور ناک کٹ چکے ہوتے جبکہ تم اطمینان سے اور صحیح سلامت بیٹھے ہوئے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے آج زندگی میں پہلی بار اپنے آپ پر افسوس ہو رہا ہے کہ میں تمہارا میک اپ نہیں پہچان سکا ورنہ تو مجھے دعویٰ تھا کہ کوئی کتنا ہی اچھا میک اپ کر لے لیکن میری نظروں سے نہیں بچ سکتا۔ مجھے اعتراف ہے کہ میرا دعویٰ واقعی غلط تھا اور اسی دعوے کی وجہ سے میں مار کھا گیا۔ بہرحال اب کیا ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے"...... ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے بات کی تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم ذہین آدمی ہو۔ تم نے جس طرح ٹرانسمیٹر کے ساختہ ملک کو چیک کرنے کا سوچا تھا اور جس طرح تم نے سنٹرل سیکرٹریٹ سے بلیو مون ریستوران جا کر معلومات حاصل کیں۔ ان سب سے تمہاری ذہانت کا میں قائل ہو گیا ہوں اس لئے میری تم سے درخواست ہے کہ

تم اپنے آپ کو ضائع نہ ہونے دو اور یہ بتا دو کہ البرٹو جزیرے میں مارک نے جو انتظامات کر رکھے ہیں ان کی کیا تفصیلات ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو"۔ ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"میرا کوئی ارادہ تمہیں ہلاک کرنے کا نہیں ہے کیونکہ میں تم جیسے ذہین آدمی کو ضائع کرنے کا قائل نہیں ہوں اور مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم میرے خلاف کیا کرتے ہو اور کیا نہیں۔ ہاں اگر کبھی ٹکراؤ ہوگا تو پھر جو تمہاری قسمت میں لکھا ہوگا وہ پورا ہوگا اور جو میری قسمت میں لکھا ہوگا وہ پورا ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"حیرت ہے۔ بہرحال سچ یہ ہے کہ مارک نے وہاں انتہائی جدید ترین مشینری نصب کر رکھی ہے۔ چیکنگ مشینری بھی اور ایسی مشینری بھی جس کی مدد سے وہ شیٹ لینڈ کے ارد گرد کا تمام سمندری علاقہ، سمندر کی تہہ سے لے کر سطح پر اور آسمان اور فضا میں کور کرے گا لیکن مشینری کی ساخت کیا ہے اس کا علم مجھے نہیں ہے اور نہ میں وہاں گیا ہوں اور ویسے بھی مجھے مشینری سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اس لئے اگر میں وہاں گیا بھی ہوتا تو میں تمہیں اس بارے میں کوئی تفصیل نہ بتا سکتا"...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"مارک کا حلیہ اور قد و قامت کے بارے میں تو بتا سکتے ہو"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"یہ سوچنا میرا کام ہے۔ تمہارا نہیں ڈیوڈ"...... عمران نے اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ نے تفصیل بتا دی۔

"اوکے۔ بہت شکریہ۔ اب ہم تمہیں بے ہوش کر کے اور رسیاں کھول کر یہاں چھوڑ جائیں گے۔ اس کے بعد تم کیا کرتے ہو کیا نہیں یہ سب کچھ تمہارا اپنا کام ہوگا۔ البتہ یہ بتا دوں کہ آئندہ جو کچھ ہوگا وہ تمہاری ذمہ داری پر ہوگا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں خود بھی واپس شیٹ لینڈ چلا جاؤں گا اور راشیل کو بھی منع کر دوں گا کہ وہ یہاں تمہاری تلاش بند کر دے اور یہ بھی میرا وعدہ ہے کہ مارک کو بھی تمہارے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دوں گا۔ البتہ اگر تم شیٹ لینڈ آئے تو پھر ہمارا تمہارا ٹکراؤ ہو سکتا ہے اور اس کا فیصلہ وقت کرے گا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اسے ہاف آف کر کے اس کی رسیاں کھول دو"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ کے عقب میں کھڑے ہوئے تنویر کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ ڈیوڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا لیکن کنپٹی پر پڑنے والی ایک ہی مخصوص ضرب نے اسے بے ہوش کر دیا تھا۔ اس کی گردن ڈھلک گئی تھی۔

"اسے زندہ چھوڑنے سے فارمیک کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ یہ

سوچ لو"...... تنویر کہا۔

"نہیں۔ اب بات کھل چکی ہے۔ اب فارمیک تک بات نہیں پہنچے گی لیکن اگر اسے ہلاک کر دیا گیا تو پھر مسئلہ واقعی ٹیڑھا ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ مارک کو ہمارے بارے میں اطلاع تو بہرحال دے دے گا"...... تنویر نے رسیاں کھولتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح یہ خود عتاب کا شکار ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے رسیاں کھول دی تھیں اور اب ڈیوڈ کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں پڑا ہوا تھا۔

"آؤ۔ جیسے سے کہتے ہیں کہ اسے بے ہوشی کے عالم میں وہ کہیں دور چھوڑ آئے"...... عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تو تنویر بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک بار پھر اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکے تھے۔

"کیا ہوا"...... صفدر نے پوچھا۔

"فی الحال تو صرف ڈرامہ ہوا ہے"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم بتاؤ تنویر۔ کیا ہوا ہے۔ اس سے پوچھنا تو آدمی کو پاگل کر دیتا ہے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا تو تنویر نے شروع سے لے کر آخر تک ساری تفصیل بتا دی جبکہ عمران اس دوران آنکھیں بند کئے بیٹھا رہا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب سمندر میں آگے بڑھنا ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو گا۔ پھر"...... جولیا نے کہا۔

"اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم اس البرٹو جزیرے پر قبضہ کر لیں ورنہ ہم سیکشن ہیڈ کوارٹر تک نہیں پہنچ سکتے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن شیٹ لینڈ سے البرٹو تک تو خطرناک ریز پھیلا دی گئی ہیں۔ سمندر میں بھی اور آسمان پر بھی"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے مس جولیا کہ ہم ایکریمین نیوی کا ہیلی کاپٹر اڑا لیں۔ اس پر یقیناً یہ مارک اس طرح کھلے عام حملہ نہیں کرے گا"...... اس بار خاور نے کہا۔

"گڈ۔ یہ اچھی تجویز ہے۔ اس طرح ہم اچانک اس البرٹو جزیرے پر قبضہ کر سکتے ہیں"...... جولیا نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایکریمین نیوی کا ہیلی کاپٹر اڑانا اور پھر اس پر جا کر البرٹو پر قبضہ کرنا یہ کام الٹا ہمارے گلے میں پھندا بھی بن سکتا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"وہ کیسے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"البرٹو جزیرہ شیٹ لینڈ سے زیادہ فاصلے پر نہیں ہے اور ایکریمین نیوی کا وہاں کافی بڑا سیٹ اپ ہے۔ ہم ہیلی کاپٹر کو چونکہ زیادہ دور نہیں لے جائیں گے اس لئے وہ لامحالہ مارک کر لیا جائے گا اور پھر البرٹو جزیرے کو اگر انہوں نے گھیر لیا تو ہم دو دشمنوں کے درمیان پھنس کر سینڈوچ بن جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات بھی درست ہے۔ پھر کیا کیا جائے۔ تم بتاؤ عمران"...... جولیا نے زچ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں کیا بتاؤں۔ جہاں تم جیسے لوگ اکٹھے ہوں وہاں مجھ جیسے بے حد عقلمند کی کون سنتا ہے"...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"زیادہ عقلمندی بھی تو حماقت کا ہی دوسرا روپ ہوتی ہے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دوسرے تیسرے کی بات چھوڑو۔ ہم تو ایک ہی کے قائل ہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں یک در گیر و محکم گیر یعنی ایک دروازہ پکڑو اور پھر مضبوطی سے اسے پکڑے رہو۔ بے شک جولیا سے پوچھ لو کہ ہم ایک کے ہی قائل ہیں یا نہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم دوسرے دروازے پر جا کر تو دیکھو"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور جولیا بھی ان کے بے اختیار ہنسنے پر خود بھی ہنس پڑی۔

"سن لیا تم نے تنویر حالانکہ میں سوچ رہا تھا کہ تنویر کے دروازے پر جا کر اس کی بہن کے سلسلے میں بات کی جائے لیکن"۔ عمران نے کہا۔

"بکواس کی ضرورت نہیں ہے۔ جو بات ہو رہی ہے وہ کرو"۔ تنویر نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"وہی تو کر رہا ہوں۔ لیکن یہ بات کیسے بکواس ہو سکتی ہے۔ بھائی

تو اپنا بوجھ اتارنے پر خوش ہوتے ہیں کہ کوئی ایسا مل گیا جس کے کاندھوں پر بوجھ لاد کر خود فارغ ہو جائیں۔ تم الٹا ناراض ہو رہے ہو"...... عمران بھلا کہاں اس قدر آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ اس ڈیوڈ کو زندہ چھوڑ آئے ہیں اس لئے معاملات بے حد سیریئس ہیں"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل نے کہا۔

"سیریئس۔ یہی رونا تو میں روتا رہا ہوں کہ معاملات کو سیریئس سمجھا جائے لیکن صفدر سیریئس ہی نہیں ہوتا۔ اب تم بتاؤ میرا اس میں کیا قصور ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اسی عذاب کے لئے ہم نے چیف سے بات کی تھی کہ تمہیں لیڈر نہ بنایا جائے۔ تم نے پھر وہی مسئلہ پیدا کر دیا ہے۔ کیا تمہیں ہمارا کوئی خیال نہیں ہے۔ کیا ہم تمہاری نظروں میں احمق ہیں، پاگل ہیں یا بیوقوف ہیں"...... جولیا بے اختیار پھٹ پڑی۔ بے حد جذباتی ہونے کی وجہ سے اس کا گلا آخر میں رندھ گیا تھا اور سوائے عمران کے سب کے چہروں پر کھچاؤ اور تناؤ کی کیفیت ابھرنے لگ گئی تھی۔

"میں نے تو تم سب کو عقلمند کہا تھا۔ اب تم اپنے بارے میں جو خیالات رکھتے ہو اس میں کسی کا کیا قصور"...... عمران نے اسی لہجے میں کہا۔ ایسا لگتا تھا جیسے اس پر جولیا کے جذباتی پن کا رتی برابر بھی اثر نہ ہوا ہو۔

"چلو اٹھو تم سب۔ ہم اب خود یہ مشن مکمل کریں گے۔ زیادہ سے

زیادہ مرجائیں گے۔ مرجائیں۔ اس عذاب سے تو جان چھوٹ جائے گی"...... جولیا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے اپنی قبروں کی نشاندہی کرا دینا تاکہ میں ان پر فاتحہ پڑھ سکوں"...... عمران نے اسی طرح سادہ سے لہجے میں کہا تو جولیا کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ ابھی جیکٹ کی جیب سے ریوالور نکالے گی اور پورا میگزین عمران کے جسم میں اتار دے گی۔ غصے کی شدت سے اس کے چہرے کا رنگ نیلا ہونے لگ گیا تھا۔

"ارے۔ ارے۔ مس جولیا۔ کیا ہو رہا ہے آپ کو۔ پلیز پلیز"۔ صفدر نے جولیا کی حالت دیکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے جولیا لہرائی اور دھڑام سے فرش پر بچھے ہوئے قالین پر گر گئی۔ وہ اپنے بے پناہ غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش میں بے ہوش ہو گئی تھی۔

"اوہ۔ اوہ۔ میں اسے گولی مار دوں گا۔ اس پاگل، بے رحم اور سفاک آدمی کو"...... تنویر نے تڑپ کر اٹھتے ہوئے کہا جبکہ خاور، صالحہ اور صفدر تیزی سے جولیا کی طرف لپک پڑے جبکہ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں کرسی پر بیٹھا رہا۔ اس کے چہرے پر کسی قسم کے فکر و تردد کے کوئی تاثرات نہیں تھے۔

"تنویر۔ اپنے آپ کو سنبھالو۔ عمران صاحب صرف مس جولیا کو چیک کر رہے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے تیزی سے اٹھ کر تنویر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جو پاگلوں کے سے انداز میں جیبوں میں ہاتھ

ڈال کر ریوالور یا مشین پسٹل تلاش کر رہا تھا۔

"یہ۔ یہ آدمی نہیں ہے۔ قطعاً آدمی نہیں ہے۔ اس کو کسی کے جذبات اور احساسات سے کوئی دلچسپی ہی نہیں ہے"...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن عمران خاموش بیٹھا رہا۔ اس نے نہ تنویر کی کسی بات کا کوئی جواب دیا اور نہ ہی اس نے جولیا کی طرف دیکھا تھا جسے اٹھا کر صالحہ نے کرسی پر ڈال دیا تھا اور خاور تیزی سے باتھ روم کی طرف دوڑ پڑا تھا تاکہ وہاں سے پانی لا سکے۔ چند لمحوں بعد جولیا کے حلق میں پانی ڈالا گیا تو اسے ہوش آ گیا۔

"مس جولیا۔ آپ اس قدر کمزور تو نہیں تھیں۔ آپ تو بے حد حوصلہ رکھنے والی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ۔ یہ۔ اسے کہو کہ میری نظروں کے سامنے سے ہٹ جائے۔ پلیز۔ اسے کہو کہ کہیں چلا جائے۔ میں اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی۔ یہ انسان نہیں ہے۔ عفریت ہے"...... جولیا نے رک رک کر کہا۔ اس نے عمران کی طرف سے اپنا چہرہ ایک جھٹکے سے دوسری طرف کر لیا تھا۔

"مس صالحہ۔ آپ کا کیا خیال ہے"...... عمران نے بھاری سے لہجے میں کہا۔

"پلیز عمران صاحب۔ خدا کے لئے یہ مذاق بند کر دیں۔ سفاک پن کی بھی کوئی حد ہوتی ہے"...... صالحہ نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔ اسے بھی شاید جولیا کی حالت دیکھ کر شدید جذباتی دھچکا لگا تھا۔

"اوکے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم دونوں کام کر سکتی ہو۔ ٹھیک ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کام۔ کون سے کام عمران صاحب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"اب یہ کوئی ایسا جواز نکالے گا جس سے یہ اپنے آپ کو بری الذمہ قرار دے دے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تم نے کیپٹن شکیل کی بات نہیں سنی تھی کہ یہ سب کچھ میں نے جولیا کو چیک کرنے کے لئے کیا تھا"...... عمران نے کہا۔
"کیپٹن شکیل کا تو اب کام ہی یہی رہ گیا ہے کہ بس تمہاری باتوں کا جواز ڈھونڈتا رہے"...... تنویر نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔
"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔
"کیپٹن شکیل سے پوچھو۔ وہ میری بات سمجھ گیا ہے حالانکہ میرا خیال تھا کہ شاید تم سمجھ جاؤ لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ تم بھی اب صرف فرہاد کی طرح تیشہ اٹھائے پہاڑ کاٹنے کی تگ ودو میں لگے رہتے ہو"...... عمران نے کہا۔
"کیپٹن شکیل۔ کیا سلسلہ ہے۔ تم ہمیں بتاؤ"...... صفدر نے عمران کا فقرہ نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔
"عمران صاحب اس قدر سخت رویہ اس وقت اپناتے ہیں جب ان کے پیش نظر کوئی خاص مقصد ہوتا ہے ورنہ عمران صاحب ایسے

معاملات کو اس قدر سنجیدہ حد تک نہیں لے جاتے۔ لیکن اس بار انہوں نے جس طرح مس جولیا کے ساتھ رویہ اپنایا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے پیش نظر صرف اتنا مقصد تھا کہ وہ مس جولیا کی اعصابی طاقت کو چیک کر سکیں اور میرا خیال ہے کہ یہ چیکنگ ضروری تھی ورنہ مس جولیا کی ذات کو شدید نقصان بھی پہنچ سکتا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"کیا مقصد تھا اور یہ کس قسم کی چیکنگ تھی"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"اب یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ میں نے تو صرف اندازہ لگایا ہے اور بس"...... کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"عمران صاحب پلیز آپ بتا دیں"...... صفدر نے کہا۔
"اب بتانا ہی پڑے گا کیونکہ اس بار تو واقعی میں تنویر کی گولیوں سے بچ گیا ہوں لیکن ہر بار تو ایسا نہیں ہو سکتا اور فی الحال میرا مرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ بہرحال اصل بات یہ تھی کہ میں نے پلان بنایا تھا کہ جولیا کو اس کی اصل شکل میں البرٹو جزیرے پر بھجوا دیا جائے۔ جولیا ظاہر ہے سوئس نژاد ہے اس لئے مارک اسے فوری طور پر ہلاک نہیں کرے گا اور جولیا میں اس قدر ذہانت اور صلاحیت بہرحال ہے کہ خالی ہاتھ بھی یہ مارک اور اس ساتھیوں کو کور کر سکتی ہے۔ لیکن مارک بلیک تھنڈر کا ایجنٹ ہے اور ڈیوڈ کے بقول اس نے وہاں البرٹو میں انتہائی جدید مشینری بھی نصب کی ہوئی ہے۔ اسے بہرحال

جولیا پر شک تو پڑے گا اس لئے میک اپ چیک کرنے کے بعد وہ جدید مشینری کے ذریعے اس کی ذہانت اور اعصابی طاقت کو بھی چیک کرے گا۔ ذہنی طور پر تو جولیا ٹرینڈ ہے کہ وہ مشین کو ڈاج دے سکتی ہے لیکن اعصابی طور پر اسے ایسا کوئی تجربہ نہیں ہے اور جولیا اس اعصابی امتحان میں بہرحال فیل ہو جائے گی"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ نے تو کہا تھا کہ کام بن گیا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جولیا کے اندر اس قدر اعصابی طاقت نہیں ہے جو مارک کے نقطہ نظر سے پاکیشیائی ایجنٹوں کے اندر ہونی چاہئے اس لئے جب جولیا اس امتحان میں فیل ہو جائے گی تو مارک اس نتیجے پر پہنچے گا کہ جولیا کا کوئی تعلق بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے اس طرح جولیا کو فوری طور پر ہلاک نہ کیا جائے گا اور اس کے بعد جولیا کا کام ہو گا کہ وہ مارک اور اس کے آدمیوں کو کور کر کے البرٹو تک ہمارا راستہ صاف کر دے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ سب بکواس ہے۔ بہانہ بازی ہے۔ اعصاب اور اس کی طاقت کون چیک کرتا ہے۔ ہونہہ"...... تنویر نے کہا۔

"اب جدید دور ہے تنویر۔ اب اعصابی طاقت کو بھی چیک کرنے کی مشینری وجود میں آ گئی ہے اور یہ بات بہرحال سب جانتے ہیں کہ ایجنٹوں کے اعصاب عام افراد سے زیادہ مضبوط ہوتے ہیں اس لئے

اب یہ بھی چیک ہوتا ہے اس لئے بغیر چیکنگ کے جولیا کو وہاں بھیجنا سے یقینی موت کے دہانے پر پھینکنے کے مترادف ہے اور کم از کم میں تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا"...... عمران نے کہا۔

"تم۔ تم غلط کہہ رہے ہو۔ تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ تم اب اپنی سنگ دلی اور سفاکی پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ سب کچھ کہہ رہے ہو"۔ جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ مت جاؤ تم۔ میں اکیلا وہاں چلا جاؤں گا۔ تم سب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے معزز ممبران ہو جبکہ میں ایک عام سا آدمی ہوں۔ میری موت سے نہ تم لوگوں کو کوئی فرق پڑے گا اور نہ ہی تمہارے چیف کو اور اگر میں کامیاب ہو گیا تو بہرحال پاکیشیا کا مشن کامیاب ہو جائے گا اور مجھے ایک چھوٹا سا چیک مل جائے گا"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"خبردار اگر تم گئے۔ میں کہتی ہوں بیٹھ جاؤ۔ میں جاؤں گی۔ ٹھیک ہے تم صحیح کہہ رہے ہو۔ میں جاؤں گی وہاں"...... جولیا نے یکلخت ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں مس جولیا۔ میں ایک سنگدل اور سفاک آدمی ہوں بلکہ بقول تمہارے میں سرے سے آدمی ہی نہیں ہوں اس لئے میری موت پر کسی کے آنسو نہیں نکلیں گے۔ آئی ایم سوری۔ میں جا رہا ہوں"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"تو تم نہیں رکو گے۔ میرے کہنے کے باوجود نہیں رکو گے"۔ جولیا نے ایک بار پھر جذباتی انداز میں چیختے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکراتا ہوا اٹھ گیا۔

"اب تو تمہیں یقین ہو گیا کیپٹن شکیل کہ میرا آئیڈیا درست تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کیپٹن شکیل سے کہا۔

"لیکن عمران صاحب آپ کا انداز واقعی بے حد بے رحمانہ ہے"۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کہہ رہے ہو"...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو اس سارے ڈرامے کی سمجھ نہیں آ رہی عمران صاحب تو گرگٹ سے بھی زیادہ تیزی سے رنگ بدل لیتے ہیں"...... صالحہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی تو تنویر جیسا رقیب روسیاہ۔ اوہ سوری۔ رقیب روسفید۔ تمہارے اور صفدر کے درمیان نہیں آیا اس لئے ابھی تمہیں یہ ساری باتیں سمجھ میں نہیں آئیں گی۔ بہرحال جولیا اگر تم واقعی اپنے آپ کو اس مشکل ترین امتحان میں ڈالنا چاہتی ہو تو بتاؤ ورنہ پھر مجھے خود ہی کرنا ہو گا"...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں تیار ہوں۔ تم ویسے ہی کہہ دیتے تو میں کیسے انکار کر سکتی تھی۔ میں تو خود چاہتی ہوں کہ کام کروں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے تو ہزار بار کہا ہے لیکن میں کیا کروں۔ میری تو کوئی سنتا ہی نہیں۔ کیوں صفدر"...... عمران نے کہا اور اس بار صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ آپ کے ذہن سے واقعی کوئی نہیں مل سکتا۔ آپ نے مس جولیا کو جس انداز میں ٹریٹ کیا ہے وہ واقعی حیرت انگیز ہے حالانکہ ہم سب کو معلوم ہے کہ آج تک کبھی اعصابی طاقت چیک کرنے کا خیال کسی کو نہیں آیا"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ یہ بات ہے تو میں ابھی تمہیں اس کا ثبوت دے دیتا ہوں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لانگ رینج ٹرانسمیٹر نکال لیا جو پہلے تنویر کے پاس تھا اور جس پر عمران نے ڈیوڈ کی مارک سے بات کرائی تھی۔ اسے آف کر کے اس نے اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر مارک کی فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو ڈیوڈ بول رہا ہوں۔ اوور"...... عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس۔ مارک اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے مارک کی آواز ابھری۔

"باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں موجود نہیں ہے۔ میں نے اور راشیل نے حتمی چیکنگ کر لی ہے۔ اوور"...... عمران نے کہا۔

"یہ بات تو تم پہلے ہی مجھے بتا چکے ہو اور تم نے کہا تھا کہ اب تم شیٹ لینڈ واپس آرہے ہو۔ پھر تم ابھی تک وہاں گریٹ لینڈ میں کیوں موجود ہو۔ اوور" ...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"میں راشیل کی وجہ سے رک گیا تھا باس۔ اسے ایک کلیو ملا تھا لیکن جب اس کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا تو بظاہر تو وہ غلط نکلا لیکن ایک ایسی بات سامنے آئی ہے کہ میں نے سوچا ہے کہ آپ سے اس بارے میں بات کر لی جائے۔ اوور" ...... عمران نے کہا۔

"کون سی بات۔ اوور" ...... مارک نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ ایک ایکریمین لڑکی پر مجھے شک پڑا تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی ساتھی ہے۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور جب اس کا میک اپ چیک کیا گیا تو وہ میک اپ میں نہ تھی لیکن اس پر شک اس قدر ٹھوس تھا کہ ہم نے اس پر تشدد کر کے اس سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی تو وہ ہلاک ہو گئی۔ اس پر میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ تشدد کے علاوہ کوئی ایسا حربہ بھی ہونا چاہئے جس سے چیکنگ کی جا سکے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ لڑکی واقعی عمران کی ساتھی ہو اور اس نے کوئی ایسا میک اپ کیا ہو جو واش نہ ہو سکتا ہو۔ میں نے سوچا کہ آپ سے ڈسکس کر لی جائے۔ شاید اس سلسلے میں آپ کوئی مشورہ دے سکیں۔ اوور" ...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ایسا میک اپ ہو سکتا ہے لیکن

جدید دور میں تو اب چیکنگ کے اور بھی طریقے سامنے آ چکے ہیں۔ ذہنی آئی کیو چیک ہو سکتا ہے۔ اعصابی طاقت کو چیک کیا جا سکتا ہے کیونکہ سیکرٹ ایجنٹ ذہنی آئی کیو کے لحاظ سے عام لوگوں سے بہرحال زیادہ طاقتور ہوتے ہیں اس طرح اعصابی طور پر بھی یہ لوگ عام لوگوں سے کہیں زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ اوور" ۔ مارک نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن اس کے لئے تو بہرحال مخصوص مشینری چاہئے اور یہاں راشیل کے پاس تو ایسی مشینری موجود نہیں ہے۔ اوور" ...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ بہرحال اب تم واپس شیٹ لینڈ آ جاؤ۔ یہاں سپیشل سٹور میں ایسی مشینری موجود ہے۔ اس سے بہرحال حتمی چیکنگ ہو جاتی ہے۔ اوور" ...... مارک نے کہا۔

"او کے باس۔ اوور" ...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تمہیں الہام تو نہیں ہوتا کہ تم پہلے سے یہ سب کچھ جان لیتے ہو۔ آج تک تو یہ مشینری سامنے نہیں آئی اور نہ ہی آج تک ایسی کوئی چیکنگ ہوئی ہے لیکن اب تم نے پہلے سوچ لیا اور اس مارک نے وہ مشینری بھی لگا رکھی ہے" ...... جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے کہا ہے کہ ہمارا مقابلہ بلیک تھنڈر سے ہے اور پہلے بھی تم نے دیکھا کہ انہوں نے شیٹ لینڈ کی کروڑوں اربوں آوازوں

میں سے نہ صرف ہماری زبان مارک کی بلکہ اسے علیحدہ کیا اور اس سے ہماری رہائش گاہ کی لوکیشن بھی معلوم کر لی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جو پلان بنایا ہے اس میں رسک بہرحال زیادہ ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ مس جولیا کو پکڑا جائے اور چیکنگ کی جائے۔ وہ فوری طور پر بھی تو ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہونے کو تو سب کچھ ہو سکتا ہے لیکن سیکرٹ سروس کی گاڑی تو بہرحال امکانات پر ہی آگے بڑھتی ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں۔ مجھے بتاؤ کہ مجھے کیا کرنا ہو گا"۔ جولیا نے کہا۔

"عمران صاحب۔ ضروری نہیں ہے کہ وہ لوگ مس جولیا کو ہوش میں رکھتے ہوئے ان کی چیکنگ کریں۔ یہ کام بے ہوشی کے دوران بھی تو ہو سکتا ہے اور ایسی صورت میں بہرحال وہ سمجھ جائیں گے کہ مس جولیا عام خاتون نہیں ہے کیونکہ یہ صرف آپ کے مسئلے میں جذباتیت کا مظاہرہ کرتی ہیں ورنہ ان کے اعصاب ہم سے زیادہ فولادی ہوں گے اور آئی کیو بھی ٹاپ پر ہو سکتا ہے کیونکہ بہرحال ان کی ذہنی صلاحیتوں کے تو آپ بھی قائل ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ واقعی تمہاری بات درست ہے۔ یہ اینگل تو میں نے بھی نہ سوچا تھا۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ پھر یہ آئیڈیا بھی ڈراپ کرنا پڑے گا"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر کیا ہم یہاں بیٹھے باتیں ہی کرتے رہیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"فی الحال تو ایسا ہی نظر آ رہا ہے۔ خاور تمہارے پاس شیٹ لینڈ اور اس کے ارد گرد کے علاقے کا تفصیلی نقشہ تھا وہ دکھاؤ۔ شاید کوئی راستہ سمجھ میں آجائے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنی پوری توجہ لیبارٹری کی طرف رکھنی چاہئے۔ ہم خواہ مخواہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے سلسلے میں پریشان ہو رہے ہیں۔ اس سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر میں داخل ہوئے بغیر ہم لیبارٹری کو کیسے ٹریس کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے ہم چاہے جو بھی کر لیں ہم سیکشن ہیڈ کوارٹر میں داخل نہیں ہو سکتے اور زیادہ سے زیادہ اسے تباہ کر سکتے ہیں اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی سے ہمارا مسئلہ حل نہیں ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بات تو تمہاری ٹھیک ہے لیکن لیبارٹری کو آخر کیسے ٹریس کیا جائے۔ یہ بات تو کسی صورت بھی سامنے نہیں آ رہی"...... صفدر

نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم بند گلی میں پھنس گئے چکے ہیں جہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے"...... صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی پہلی والی ترکیب پر عمل کرو عمران۔ ضروری نہیں ہے کہ وہ مجھے بے ہوشی کے عالم میں ہی چیک کریں۔ شاید کوئی راستہ نکل آئے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں جولیا۔ اب چونکہ یہ بات ذہن میں آگئی ہے اس لئے اب یہ رسک بن گیا ہے اور میں اپنی ذات کو تو رسک میں ڈال سکتا ہوں جانتے بوجھتے اپنے کسی ساتھی کو رسک میں نہیں ڈال سکتا۔ اسے بھول جاؤ"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت پھول کی طرح کھل اٹھا۔ صفدر اور دوسرے ساتھی اس کے ایسے تاثرات پر بے اختیار مسکرا دیئے حالانکہ عمران نے خاص طور پر جولیا کا نام نہ لیا تھا بلکہ ساتھی کہا تھا لیکن سب سمجھتے تھے کہ عمران کی بات نے جولیا کے دل کو مسرت سے بھر دیا ہے کہ عمران اسے کسی رسک میں ڈالنا برداشت ہی نہیں کر سکتا تھا۔

"تم سب یہیں بیٹھے باتیں کرتے رہو اور مجھے وہاں جانے دو۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ مارک اور اس کے ساتھی کیسے مجھے روکتے ہیں"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم صرف ساتھی ہی نہیں بلکہ تمہاری ڈگری تو ساتھیوں سے بھی

زیادہ اونچی ہے۔ تم تو میرے اکلوتے رقیب بھی ہو اس لئے میں تمہیں بے رسک میں ڈال سکتا ہوں۔ بہرحال اب ہم سب نے اکٹھے ہی کام کرنا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہمیں اب شیٹ لینڈ پہنچ جانا چاہئے پھر وہاں سے جس طرح بھی ہو گا آگے بڑھنے کا کوئی نہ کوئی راستہ بہرحال نکل ہی آئے گا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے کیونکہ ظاہر ہے اور کوئی راستہ بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

ڈیوڈ کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ہسپتال کے بیڈ پر پڑے ہوئے پایا تو وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"آپ کو ہوش آگیا۔ ویری گڈ میں ڈاکٹر کو کال کرتی ہوں"۔ ایک سائیڈ سے نرس کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور وہ تیزی سے آگے بڑھ کر اس کے قریب آ گئی۔

"میں کہاں ہوں اور کس طرح یہاں پہنچا ہوں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"آپ بالسری روڈ کے سائیڈ پارک میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ پولیس آپ کو یہاں لے آئی اور ڈاکٹروں نے آپ کو چیک کیا۔ ان کا خیال تھا کہ آپ کو کنپٹی پر چوٹ لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے۔ آپ کو فوری انجکشن دیئے گئے تھے اور اب آپ ہوش میں آئے ہیں"۔ نرس نے جواب دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ بیرونی دراوزے کی

طرف بڑھتی چلی گئی۔

"عمران نے واقعی اپنا وعدہ نبھایا ہے ورنہ مجھے ایک فیصد بھی امید نہ تھی"...... ڈیوڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر اندر داخل ہوا۔

"آپ کو ہوش آ گیا۔ کیا واقعی آپ کی کنپٹی پر چوٹ لگائی گئی تھی"...... ڈاکٹر نے اسے چیک کرتے ہوئے کہا۔

"میں پارک میں ٹہل رہا تھا کہ اچانک کوئی چیز میری کنپٹی پر لگی اور پھر مجھے ہوش نہیں رہا۔ شاید کسی نے مجھے لوٹنے کے لئے ایسا کیا ہو"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ اس بات پر تو پولیس حیران ہے کہ آپ کا پرس آپ کے پاس تھا اور اس میں بھاری رقم بھی موجود تھی اور آپ کے کاغذات بھی محفوظ تھے۔ بہرحال پولیس آفیسر میرے آفس میں موجود ہے میں اسے بھیجتا ہوں"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اب میں ٹھیک ہوں۔ کیا مجھے رخصت نہیں مل سکتی"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں۔ آپ کو کوئی چوٹ وغیرہ نہیں آئی۔ البتہ پولیس شاید آپ کا بیان وغیرہ لکھے"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بیان دینے کو تیار ہوں۔ آپ میرا لباس اور سامان مجھے دے دیں تاکہ میں لباس تبدیل کر لوں"...... ڈیوڈ نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کا لباس تو میں بھجوا دیتا ہوں لیکن آپ کا سامان پولیس کے پاس ہے"...... ڈاکٹر نے کہا۔

"اوکے۔ آپ لباس بھجوا دیں"...... ڈیوڈ نے کہا اور ڈاکٹر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں لباس کا پیکٹ اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"آپ لباس تبدیل کر لیں۔ میں باہر موجود ہوں۔ پھر میں آپ کو ڈاکٹر صاحب کے آفس میں چھوڑ دوں گا"...... نوجوان نے پیکٹ ڈیوڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ نوجوان باہر چلا گیا تو اس نے ہسپتال کا مخصوص لباس اتارا اور پیکٹ کھول کر اس نے اپنا لباس پہن لیا اور پھر اس نے نوجوان کو اندر بلا لیا۔ نوجوان نے ہسپتال کا لباس تہہ کر کے اس پیکٹ میں ڈالا اور پھر وہ ڈیوڈ کو ساتھ لے کر ڈاکٹر کے آفس کے ساتھ ہی ایک ویٹنگ روم میں چھوڑ گیا۔ یہاں ایک پولیس آفیسر موجود تھا۔

"آپ اپنا بیان دے دیں کہ آپ کے ساتھ کیا ہوا ہے"۔ پولیس آفیسر نے کہا تو ڈیوڈ نے اسے بھی وہی کچھ بتایا جو اس نے ڈاکٹر کو بتایا تھا۔

"لیکن آپ کا سامان اور رقم تو محفوظ ہے۔ پھر آپ کے ساتھ یہ حرکت کیوں کی گئی"...... پولیس آفیسر نے کہا۔

"مجھے ڈاکٹر صاحب نے بھی یہی بات بتائی ہے اور میں خود حیران ہوں۔ کیا آپ میرا سامان مجھے دکھائیں گے۔ شاید اس میں سے کچھ

نکال لیا گیا ہو"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"اس کے لئے آپ کو میرے ساتھ پولیس آفس جانا ہو گا۔ آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں"...... پولیس آفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈیوڈ نے ہوٹل کا نام اور کمرہ نمبر بتا دیا۔

"اوکے۔ آئیں میرے ساتھ"...... پولیس آفیسر نے کہا اور پھر وہ اسے ساتھ لے کر پہلے ڈاکٹر کے آفس میں گیا۔ وہاں سے ڈاکٹر نے ڈیوڈ کی ڈسچارج سلپ تیار کر کے اس پولیس آفیسر کے حوالے کی اور ڈیوڈ پولیس آفیسر کی کار میں سوار ہو کر پولیس آفس پہنچ گیا جہاں اس کا سامان اس کے حوالے کیا گیا۔ ڈیوڈ سمجھتا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے کوئی چیز نہیں نکالی ہو گی لیکن اس کے باوجود اس نے پولیس آفیسر کو بتایا کہ اس کے پرس میں ایکریمین ڈالروں کی ایک گڈی تھی جو نکال لی گئی ہے جبکہ گریٹ لینڈ اور شیٹ لینڈ کی کرنسی نہیں نکالی گئی تو پولیس آفیسر نے مالیت لکھ کر اور دیگر ضروری اندراجات کر کے ڈیوڈ کو جانے کی اجازت دے دی تو ڈیوڈ پولیس آفس سے باہر نکلا اور پھر ٹیکسی میں بیٹھ کر سیدھا راشیل کے کلب پہنچ گیا۔ جب راشیل کو کاؤنٹر سے اس کے بارے میں اطلاع ملی تو وہ خود اس کے استقبال کے لئے کاؤنٹر پر پہنچ گیا اور پھر وہ اسے ساتھ لے کر اپنے آفس میں آگیا۔

"ہم تو پورے گریٹ لینڈ میں آپ کو تلاش کر کر کے تھک گئے ہیں۔ کیا ہوا تھا۔ آپ کہاں چلے گئے تھے"...... راشیل نے شراب کی

ایک بوتل اور دو جام اٹھا کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے ہوٹل سے اغوا کر لیا گیا تھا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"وہ تو میں سمجھ گیا تھا لیکن کس نے ایسا کیا اور پھر آپ کیسے رہا ہو گئے"...... راشیل نے شراب جام میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ایکریمیا کی بلیک ایجنسی نے یہ کام کیا تھا"...... ڈیوڈ نے کہا تو راشیل بے اختیار اچھل پڑا۔

"بلیک ایجنسی۔ کیوں۔ ان کا کیا تعلق"...... راشیل کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"وہ یہ معلوم کرنا چاہتے تھے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہم کیوں تلاش کر رہے ہیں اور کہیں پاکیشیائی ایجنٹ ایکریمیا کے کسی پراجیکٹ کے خلاف تو کام نہیں کر رہے۔ وہ میرے بارے میں بھی سب کچھ جانتے تھے اور تمہارے بارے میں بھی اور یہاں تک کہ انہیں میرے ایئرپورٹ سے باہر نکلنے سے لے کر ہوٹل پہنچنے تک کی ساری کارروائی کا علم تھا۔ لیکن میں نے ان کی تسلی کرا دی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایکریمیا کے کسی پراجیکٹ کے خلاف کوئی مشن نہیں ہے تو انہوں نے مجھے بے ہوش کر کے پارک میں چھوڑ دیا جہاں سے پولیس مجھے ہسپتال چھوڑ گئی اور پھر ہوش میں آنے کے بعد میں پولیس آفس گیا اور اب وہاں سے فارغ ہو کر سیدھا تمہارے پاس آ رہا ہوں"...... ڈیوڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے کہ وہ اس قدر باخبر ہیں"...... راشیل نے قدرے

مرعوبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اور انہوں نے مجھے حتمی طور پر بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹ واپس پاکیشیا چلے گئے ہیں۔ ان کے پاس ان کے پاکیشیا پہنچنے تک کی پوری تفصیل موجود تھی"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"واپس چلے گئے ہیں۔ اوہ کیوں"...... راشیل نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ وہ اپنے بچ جانے کو غنیمت سمجھتے ہوں گے اور انہیں بخوبی احساس ہو گیا ہو گا کہ وہ کسی صورت بھی اب نہ شیٹ لینڈ میں ہمارے ہاتھوں بچ سکتے ہیں اور نہ ہی بی ٹی کے خلاف ان کا کوئی مشن کامیاب ہو سکتا ہے"...... ڈیوڈ نے کہا تو راشیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب انہیں یہاں تلاش کرنا حماقت ہے اس لئے تلاش بند کر دینی چاہئے"...... راشیل نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے اور اب میں نے بھی واپس شیٹ لینڈ جانا ہے۔ میرے خصوصی طیارے کو تیار رہنے کے لئے ایئرپورٹ فون کر دو اور مجھے لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی لا دو۔ میں نے باس کو کال کرنی ہے"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ادھر آفس کے ساتھ ایک چھوٹا سا کمرہ موجود ہے۔ وہاں لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی ہے۔ آپ کال بھی کر لیں اور آرام بھی کر لیں۔ میں اپنے گروپ کو بھی کال کر لیتا ہوں اور ایئرپورٹ بھی۔

جب طیارہ پرواز کے لئے تیار ہو جائے گا تو میں آپ کو اطلاع کر دوں گا"...... راشیل نے کہا تو ڈیوڈ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک چھوٹے لیکن انتہائی اچھے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود تھے۔ اس نے لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر مارک کو یہی رپورٹ دی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے یہاں سے چلے گئے ہیں اس لئے اب وہ واپس شیٹ لینڈ پہنچ رہا ہے اور مارک نے اسے شیٹ لینڈ میں اپنی بھرپور توجہ قائم رکھنے کا کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا تو ڈیوڈ نے بھی ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر وہ بیڈ کم صوفے پر لیٹ سا گیا۔ اس کے ذہن میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں عجیب سی کھلبلی مچی ہوئی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یہ لوگ نہ صرف حد درجہ ذہین ہیں بلکہ ان کی کارکردگی بھی انتہائی تیز ہے اور انہوں نے جس طرح اسے زندہ چھوڑ کر وعدہ نبھایا ہے اس نے بھی اسے حیران کر دیا تھا کیونکہ ڈیوڈ کو آج تک ایسا کوئی تجربہ نہ ہوا تھا کہ دشمن پر قابو پانے کے بعد اسے دوبارہ مقابلے کے لئے زندہ چھوڑ دیا جائے حالانکہ وہ سوچ رہا تھا کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی بجائے اگر وہ خود ہوتا تو ایک ہزار وعدے کر لینے کے باوجود انہیں کسی صورت بھی زندہ نہ چھوڑتا۔ وہ بیڈ کم صوفے پر لیٹا ہوا آنکھیں بند کئے یہ سب کچھ سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ پاکیشیائی ایجنٹوں نے اس سے مارک اور جزیرہ البرٹو کے بارے میں جس طرح تفصیل معلوم کی تھی اس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اب البرٹو جزیرے پر ریڈ کرنے کا پلان بنا

چکے ہیں لیکن اسے اس بات کی کوئی فکر اس لئے نہ تھی کہ اسے معلوم تھا کہ مارک نے جس انداز کی وہاں پلاننگ کر رکھی ہے یہ لوگ کچھ بھی کر لیں بہرحال اس تک زندہ نہیں پہنچ سکتے۔ ابھی وہ بیٹھا ہوا یہ سب کچھ سوچ رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا تو ڈیوڈ نے آنکھیں کھول دیں۔ آنے والا راشیل تھا۔

"میں نے اپنے گروپ کو پاکیشیائی ایجنٹوں کی تلاش سے منع کر دیا ہے باس۔ اور ایئرپورٹ پر بھی فون کر دیا ہے۔ آپ کا طیارہ جیسے ہی پرواز کے لئے تیار ہو گا اطلاع مل جائے گی"...... راشیل نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... ڈیوڈ نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو ایک بات کہوں"۔ اچانک راشیل نے کہا تو ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"...... ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا ٹارگٹ شیٹ لینڈ نہیں ہے"...... راشیل نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں تمہاری بات نہیں سمجھا۔ کھل کر بات کرو"۔ ڈیوڈ نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس بات کا تو مجھے بھی علم ہے کہ شیٹ لینڈ میں کہیں بی ٹی کا سیکشن ہیڈ کوارٹر نہیں ہے۔ بظاہر تو پاکیشیائی ایجنٹوں کا ٹارگٹ

سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے لیکن میرا ذاتی خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ ان کا ٹارگٹ شیٹ لینڈ نہیں ہے۔ ان کا ٹارگٹ یقیناً لیبارٹری ہو گا جہاں پاکیشیا کے فارمولے پر کام ہو رہا ہے اور بہرحال اتنی بات کا تو مجھے بھی علم ہے کہ شیٹ لینڈ میں سرے سے کوئی لیبارٹری ہے ہی نہیں اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اول تو یہ لوگ تباہ کر ہی نہیں سکتے اور اگر کر بھی لیں تو ان کو اس سے کیا فائدہ ہو گا"...... راشیل نے کہا۔

" پھر تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ لوگ شیٹ لینڈ میں کیوں پہنچے ہیں"۔ ڈیوڈ نے راشیل کی بات میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

" اس لئے باس کہ انہیں شاید کہیں سے بھی اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ اس لیبارٹری کا پتہ وہ شیٹ لینڈ سے حاصل کر سکتے ہیں"۔ راشیل نے کہا تو ڈیوڈ بے اختیار چونک پڑا۔

" شیٹ لینڈ سے لیبارٹری کا پتہ۔ کیا کہہ رہے ہو"...... ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اسی لئے تو میں نے پہلے کہا تھا کہ آپ میری بات پر ناراض نہ ہوں گے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ کو بھی یہ علم نہیں ہے کہ شیٹ لینڈ کا ایک آدمی اس لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہے جبکہ مجھے اس کا علم ہے لیکن میں اس بات پر حیران ہوں کہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو کیسے اس کا علم ہو گیا"...... راشیل نے کہا تو ڈیوڈ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ اسے واقعی معلوم نہیں تھا کہ بلکہ تصور تک نہ تھا کہ شیٹ لینڈ میں کوئی ایسا آدمی بھی ہو سکتا

ہے جو لیبارٹری کے بارے میں جانتا ہو۔

" کون ہے وہ۔ اور تمہیں کیسے اس کا علم ہوا"...... ڈیوڈ نے کہا۔

" باس۔ یہ فارمولا فان لینڈ سے یہاں گریٹ لینڈ میں میرے پاس بھجوایا گیا تھا اور پھر مجھے حکم دیا گیا تھا کہ میں یہ فارمولا لانسر بینک کے ایک مخصوص لاکر میں رکھ دوں۔ میں نے ایسا ہی کیا تو وہ فارمولا وہاں سے نکال لیا گیا۔ گو بظاہر مجھے اس کا علم نہ تھا کہ کس نے فارمولا وہاں سے نکالا ہے لیکن ایک اتفاق کی وجہ سے مجھے اس کا علم ہو گیا کہ یہ فارمولا اس لاکر میں شیٹ لینڈ کے گراہم سینڈیکیٹ کے چیف گراہم نے نکالا تھا اور وہ اسے شیٹ لینڈ لے گیا تھا اور پھر وہاں سے اس نے اس فارمولے کو اپنے ایک خاص آدمی کے ذریعے آئس لینڈ کے بین الاقوامی جزیرے مار کو پہنچایا تھا اور مجھے یقین ہے کہ یہ لیبارٹری مار کو میں موجود ہے کیونکہ ایک بار میں بھی مار کو گیا تھا تو میں نے وہاں راڈار پر کام کرنے والے معروف سائنس دان ڈاکٹر ریلفرڈ کو دیکھا تھا۔ وہ ایک گیم کلب میں موجود تھے۔ ڈاکٹر ریلفرڈ اصل میں ویسٹرن کارمن سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا ایک بیٹا گریٹ لینڈ میں میرے ساتھ پڑھتا رہا تھا اور ڈاکٹر ریلفرڈ ویسٹرن کارمن سے اپنے بیٹے رچرڈ سے ملنے آیا کرتے تھے اور مجھ سے بھی ان کی ملاقات رہتی تھی۔ چنانچہ جب میری وہاں ان سے ملاقات ہوئی تو میں انہیں وہاں دیکھ کر حیران رہ گیا۔

انہوں نے مجھے بتایا کہ یہاں ایک بین الاقوامی تنظیم کی خفیہ

لیبارٹری ہے جس کے وہ انچارج ہیں۔ گو انہوں نے تفصیل نہیں
بتائی اور نہ میں نے پوچھا اور نہ مجھے اس سے کوئی دلچسپی تھی لیکن اب
مجھے یقین ہے کہ یہ وہی لیبارٹری ہے جہاں یہ فارمولا بھیجا گیا ہے
کیونکہ ڈاکٹر ریلفرڈ بھی راڈار پر بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں"۔
راشیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ گراہم نے یہ کام کیا ہے۔ گراہم تو عام
سا بدمعاش ہے۔ اس کا پورا سینڈیکیٹ عام سے بدمعاشوں، غنڈوں
اور پیشہ ور قاتلوں پر مبنی ہے۔ وہ کیسے اتنی بڑی تنظیم سے منسلک ہو
سکتا ہے"...... ڈیوڈ نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے راشیل کی بات پر
یقین نہ آیا ہو۔

"میں خود اس بات پر حیران ہوا تھا لیکن پھر میں نے سوچا کہ یہی
اس بات کی کامیابی ہے کہ کسی کو اس پر یقین ہی نہیں آ سکتا۔ ہوا
ایسے کہ گراہم کا نمبر ٹو رالف میرا دوست رہا ہے۔ وہ یہاں آیا اور مجھ
سے اس کی ملاقات ہوئی۔ ہم نے مل کر چارلی برانڈ کی کافی شراب پی۔
آپ کو تو معلوم ہے کہ یہ شراب بہت تیز ہوتی ہے اور رالف کی یہ
پسندیدہ شراب ہے لیکن اس کے ساتھ ہی اس میں کمزوری ہے کہ جب
بھی وہ یہ شراب پی لے تو وہ آؤٹ ہو جاتا ہے اور اس بار بھی ایسا ہی
ہوا اور آؤٹ ہونے پر اس نے مجھے بتایا کہ گراہم باس خود یہاں آیا تھا
اور اس نے یہاں کے ایک لاکر سے ایک فارمولا نکالا اور اسے شیٹ
لینڈ لے جا کر اس نے یہ فارمولا رالف کے حوالے کیا کہ وہ اسے مار کو

پہنچا دے اور رالف نے یہ فارمولا مارکو کے ایک بینک کے مخصوص
لاکر میں چھوڑ دیا۔

میں سمجھ گیا کہ یہ وہی فارمولا ہے اس طرح میرے ذہن میں یہ
ساری بات مکمل ہو گئی"...... راشیل نے کہا۔

"تم نے درست کہا ہے لیکن اب میں تمہیں ایک نصیحت کرنا
چاہتا ہوں"...... ڈیوڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"وہ کیا باس"...... راشیل نے چونک کر کہا۔

"تم بلیک تھنڈر کے ایک ایسے راز سے واقف ہو گئے ہو جو
تمہیں نہیں ہونا چاہئے تھا اور بلیک تھنڈر میں اس کی سزا فوری موت
ہے بلکہ مجھ پر یہ فرض بنتا ہے کہ میں تمہیں گولی مار دوں لیکن مجھے
معلوم ہے کہ تم نے مجھے اپنا ہمدرد سمجھتے ہوئے یہ بات بتائی ہے اس
لئے میں اسے نظرانداز کر رہا ہوں لیکن اب زندگی بھر تمہارے منہ
سے یہ الفاظ دوبارہ نہیں نکلنے چاہئیں"...... ڈیوڈ نے کہا تو راشیل کا
چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آئی ایم سوری باس۔ واقعی مجھ سے غلطی ہو گئی ہے۔
میرے ذہن میں بھی یہ بات نہ تھی۔ میں نے تو اس لئے یہ بات کر دی
کہ کہیں پاکیشیائی ایجنٹوں تک یہ اطلاع نہ پہنچ چکی ہو۔ میں وعدہ کرتا
ہوں کہ آئندہ اس بارے میں ایک لفظ بھی میرے منہ سے نہ نکلے
گا"...... راشیل نے کہا۔

"اس بات کو بھول جاؤ اور بس۔ اب جا کر معلوم کرو کہ ابھی تک

ایئرپورٹ سے طیارے کے تیار ہونے کی اطلاع کیوں نہیں آئی۔ میں
فوراً شیٹ لینڈ جانا چاہتا ہوں"...... ڈیوڈ نے کہا تو راشیل سر ہلاتا ہوا
اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا اور ڈیوڈ نے بے اختیار
ہونٹ بھینچ لئے۔

عمران کی آنکھیں اس انداز میں جھپکنے لگیں جیسے اچانک اس کی
بینائی چلی گئی ہو۔
"کیا ہوا تمہیں۔ کیا آنکھوں میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے"۔ ساتھ
بیٹھی ہوئی جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ سب اس وقت
گریٹ لینڈ کے ایئرپورٹ پر موجود تھے۔ ان سب نے نیا میک اپ کر
رکھا تھا۔ ان کی سیٹیں شیٹ لینڈ کے لئے ریزرو تھیں اور ان کی
فلائٹ کی روانگی میں ابھی ایک گھنٹہ دیر تھی اس لئے وہ سب
ایئرپورٹ سے ملحقہ ریستوران میں بیٹھے ہوئے ہاٹ کافی پینے میں
مصروف تھے کہ اچانک عمران نے تیزی سے آنکھیں جھپکنا شروع کر
دی تھیں جس پر جولیا نے اس سے پوچھا تھا کہ کہیں اس کی آنکھوں
میں کوئی گڑبڑ تو نہیں ہو گئی۔
"گڑبڑ آنکھوں میں نہیں بلکہ ذہن میں ہو رہی ہے"...... عمران

نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ باقی ساتھی دو دو کے گروپ کی صورت میں علیحدہ علیحدہ سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ صرف جولیا عمران کے ساتھ تھی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ شیٹ لینڈ میں ان کی تلاش بہرحال جاری ہو گی اور تلاش کرنے والوں کے پاس ان کی تعداد ہی تلاش کا مرکزی نکتہ ہے اس لئے عمران نے ان سب کو دو دو کے گروپوں کی صورت میں علیحدہ علیحدہ رہنے کا کہہ دیا تھا اور شیٹ لینڈ میں بھی ان سب نے اپنے اپنے طور پر علیحدہ علیحدہ ہوٹلوں میں رہنا تھا۔ البتہ رات کو فال گارڈن میں انہوں نے اکٹھے ہونا تھا اس کے علاوہ عمران نے انہیں سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ اکیلے میں بھی پاکیشیائی زبان کا استعمال ہرگز نہ کریں اس لئے اس میز پر عمران اور جولیا اکیلے موجود تھے اور وہ دونوں ایکریمی سیاح بنے ہوئے تھے اور ایکریمین زبان میں ہی باتیں کر رہے تھے۔

" کمال ہے۔ تمہارے ذہن میں گڑبڑ تو شروع سے ہی ہے۔ تمہیں احساس آج ہونے لگا ہے "...... جولیا نے جواب دیا تو عمران جولیا کے اس خوبصورت جواب پر بے اختیار ہنس پڑا۔

" بہت خوب۔ اس کا مطلب ہے کہ اب تمہارے ذہن کی گڑبڑ ٹھیک ہو گئی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ بتاؤ کہ کیا گڑبڑ ہے۔ کیا کوئی خاص آدمی نظر آیا ہے تمہیں یہاں "...... جولیا نے کہا۔

" ارے نہیں بس گڑبڑ ہے "...... عمران نے جواب دیا۔

" میں تمہاری ایک ایک رگ سے واقف ہوں۔ تم ہمیشہ اس انداز میں آنکھیں اس وقت جھپکتے ہو جب تمہیں کوئی ایسا آدمی نظر آ جائے جس کی موجودگی پر تمہیں حیرت ہو "...... جولیا نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" اگر تمہیں میری تمام رگوں سے اس قدر گہری واقفیت ہے تو پھر یہ بتاؤ کہ جب میں تمہاری طرف دیکھتا ہوں تو میری کون سی رگ پھڑکتی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" رگ محبت "...... جولیا نے بڑی بے باکی سے جواب دیا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار ہلکی سی ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔

" مجھے معلوم ہے کہ تمہارے چہرے پر کیوں ناگواری کے تاثرات ابھرے ہیں۔ تم اس قسم کی بے باکی کے قائل نہیں ہو۔ لیکن ہم ایکریمین ہیں "...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" یہ ناگواری کے تاثرات بے باکی کی وجہ سے نہیں ابھرے تھے بلکہ اس لئے کہ ایکریمین اس طرح کی رگوں کے قائل نہیں ہیں۔ ان کی تمام رگیں پیسے کے لئے حرکت میں آتی ہیں اور پیسے کے لئے ہی پھڑکتی ہیں۔ محبت وغیرہ کے الفاظ اب ڈکشنری میں ہی رہ گئے ہیں "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ جولیا اس کی بات کا کوئی جواب دیتی ایک ویٹرس تیزی سے ان کے قریب آ کر رکی۔

" مسٹر مائیکل۔ آپ کی کال ہے "...... اس نے ایک کارڈلیس

فون پیس عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
"تمہیں میرے نام کا کیسے علم ہوا"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"فون کرنے والے نے بتایا ہے کہ آپ تیرہ نمبر میز پر موجود ہیں"...... ویٹرس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور واپس چلی گئی۔ عمران نے میز پر رکھا ہوا فون پیس اٹھایا اور اسے آن کر دیا۔
"ہیلو۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔
"فارمیک بول رہا ہوں مسٹر مائیکل۔ راشیل یہاں ایئرپورٹ پر ڈیوڈ کے ساتھ موجود ہے"...... دوسری طرف سے فارمیک نے کہا۔
"ہاں۔ میں ڈیوڈ کو اس ریستوران کے سامنے سے گزرتے ہوئے دیکھ چکا ہوں۔ میرا خیال تھا کہ وہ ابھی یہاں کچھ دن رہے گا لیکن لگتا ہے کہ اس نے فوری طور پر واپسی کا فیصلہ کر لیا ہے لیکن تم نے کال کیوں کی ہے"...... عمران نے کہا۔
"ایک اہم بات سامنے آئی ہے۔ اگر آپ پبلک لاؤنج کے شمالی کونے میں ٹہلتے ہوئے آ جائیں تو بات ہو جائے گی۔ فون پر نہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے کہا اور فون آف کر کے اس نے اسے میز پر رکھ دیا۔
"تم بیٹھو۔ میں آ رہا ہوں"...... عمران نے جولیا سے کہا اور اٹھ کر وہ ریستوران کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پبلک لاؤنج کے

شمالی کونے میں ایک طرف فارمیک اکیلا موجود تھا لیکن وہ میک اپ میں تھا اس لئے اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا تو عمران اس کے قریب پہنچ گیا۔
"کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے"...... عمران نے قریب جا کر کہا۔
"ہاں عمران صاحب۔ ایک اتفاق سے یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ شیٹ لینڈ میں گراہم کو اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہے جس میں پاکیشیائی فارمولا بھجوایا گیا ہے"...... فارمیک نے جواب دیا تو عمران محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔
"گراہم۔ کون گراہم۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا"...... عمران نے انتہائی بے چین سے لہجے میں کہا۔
"شیٹ لینڈ میں غنڈوں اور بدمعاشوں کا ایک سینڈیکیٹ موجود ہے جس کا چیف باس گراہم ہے اور وہ گراہم کلب کا جنرل مینجر بھی ہے لیکن وہ کسی سے ملنا گوارہ نہیں کرتا۔ سنا ہے کہ حد درجہ تیز طبیعت اور گرم دماغ آدمی ہے"...... فارمیک نے کہا۔
"باقی تفصیلات بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں لیکن یہ اطلاع کیسے ملی ہے"...... عمران نے کہا۔
"ڈیوڈ شیٹ لینڈ سے ایک خصوصی طیارے پر یہاں گریٹ لینڈ آیا تھا اور اب وہ اسی خصوصی طیارے سے واپس چلا گیا ہے۔ راشیل

اسے چھوڑنے آیا تھا۔ میں ان کے قریب موجود تھا کہ اچانک راشیل
نے ڈیوڈ سے کہا کہ وہ براے اس کی گراہم والی بات کو بھول
جائے جس پر اس ڈیوڈ نے اسے کہا کہ وہ بھول چکا ہے۔ اسی لئے تو تم
زندہ ہو اور پھر ڈیوڈ نے یہ بھی کہا کہ گراہم کے اسسٹنٹ رالف کو
البتہ ختم کرانا ہو گا کیونکہ اگر وہ نشے میں آؤٹ ہو کر راشیل کو
پاکیشیائی فارمولے والی لیبارٹری کے بارے میں بتا سکتا ہے تو وہ
کسی دوسرے کو بھی بتا سکتا ہے۔ اس پر راشیل نے اسے کہا کہ اگر
ڈیوڈ حکم دے تو وہ رالف کو خود ہی ہلاک کر دے گا لیکن ڈیوڈ نے اسے
روک دیا کہ یہ کام اس کا نہیں ہے۔ تم اس سارے سلسلے کو ہی بھول
جاؤ اور پھر وہ ڈیوڈ اپنے طیارے کی طرف چلا گیا جبکہ راشیل واپس م
گیا۔ البتہ ایک اور حیرت انگیز بات یہ ہوئی کہ راشیل نے ایک پبلک
فون بوتھ سے شیٹ لینڈ کال کی اور گراہم کلب کے رالف سے رابطہ
ہونے پر اس نے اسے کہا کہ لائن سٹار کلب کا ڈیوڈ خصوصی طیارے
سے گریٹ لینڈ سے شیٹ لینڈ پہنچ رہا ہے۔ وہ اس کا خاتمہ ایئرپورٹ پ
ہی کر دے ورنہ وہ خود اس کے ہاتھوں مارا جائے گا جس پر رالف نے
اس سے وجہ پوچھی تو راشیل نے اسے بتایا کہ ڈیوڈ کو کہیں سے علم ہو
گیا ہے کہ تم نے پاکیشیائی فارمولا کہاں پہنچایا ہے اور اس نے فیصلہ
کیا ہے کہ بی ٹی کے تحفظ کے لئے تمہارا خاتمہ ضروری ہے۔ اس پ
رالف نے کہا کہ وہ فکر نہ کرے۔ ڈیوڈ ایئرپورٹ سے زندہ باہر نہ نکل
سکے گا۔ اس پر راشیل نے کال ختم کی اور کار میں بیٹھ کر واپس چلا گیا۔

میں نے آپ کو اس لئے کال کر کے یہاں بلایا ہے کہ آپ کو یہ بات بتا
سکوں اور آپ سے یہ بات بھی پوچھوں کہ کیا اس راشیل کو گھیر کر
اس سے اس بارے میں مزید معلومات حاصل کی جائیں یا
نہیں"...... فارمیک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم اس سلسلے میں کوئی قدم نہیں اٹھاؤ گے کیونکہ اس
طرح تم خود سکرین پر آ جاؤ گے۔ بلیک تھنڈر انتہائی باوسائل تنظیم
ہے اس لئے تم سامنے نہیں آؤ گے البتہ تم نے انتہائی اہم معلومات
مہیا کی ہیں۔ ہم سب اسی سلسلے میں پریشان تھے۔ اب ہم خود وہاں
گراہم اور اس رالف سے معلومات حاصل کر لیں گے۔ البتہ راشیل
نے کس نمبر پر بات کی تھی۔ وہ نمبر معلوم ہے تو بتا دو"۔ عمران نے
کہا تو فارمیک نے نمبر بتا دیا تو عمران نے اسے سی آف کیا اور واپس
ریستوران کی طرف چل پڑا۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں وہ عقدہ حل ہو گیا ہے جو ہم سب کے لئے سوہان روح بنا ہوا
تھا"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"وہاں شیٹ لینڈ پہنچ کر تفصیل سے بات ہو گی۔ یہاں نہیں"۔
عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد
فلائٹ کا اعلان ہونے لگا تو وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تقریباً
ایک گھنٹے کی پرواز کے بعد ان کا طیارہ شیٹ لینڈ کے ایئرپورٹ پر لینڈ

کر گیا۔ عمران اور جولیا ضروری کاغذات کی چیکنگ کے بعد ایئرپورٹ سے باہر آگئے اور پھر عمران نے ایک ٹیکسی ڈرائیور کو لارڈ ہوٹل چلنے کا کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل پہنچ گئے۔

" ہاں۔ اب بتاؤ کیا بات ہوئی ہے"...... جولیا نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔

" کوئی بات نہیں ڈیئر۔ میں تو کہہ رہا تھا کہ یہاں کے پانی نے میری طبیعت پر خاصا خوشگوار اثر ڈالا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ اچھا۔ پھر تو ٹھیک ہے ورنہ تمہارے ساتھ پرابلم یہی ہے کہ جہاں بھی سیاحت کے لئے جاؤ تم پانی راس نہ آنے کا کہہ کر فوراً وہاں سے چل پڑتے ہو"...... جولیا نے بھی عمران کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے جواب دیا اور عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا لائٹر نکالا اور اس کو آن کر دیا۔ اس کا شعلہ نکلا اور چند لمحوں بعد ہی عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے لائٹر بند کیا اور اسے واپس جیب میں ڈال لیا۔

" کمرہ صاف ہے اس لئے اب کھل کر بات ہو سکتی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ البتہ وہ بات ایکریمین زبان اور لہجے میں ہی کر رہا تھا اور پھر اس نے فارمیک سے ملنے والی معلومات جولیا کو بتا دیں۔

" اوہ ویری گڈ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ہوئی ہے ورنہ ہم تو

سخت پریشان تھے"...... جولیا نے بھی مسرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اور اب ہم دونوں نے اس رالف سے معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس انداز میں کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"اس رالف کو اغوا کرنا پڑے گا"...... جولیا نے کہا۔

" اغوا کر کے کہاں لے جائیں اور پھر وہاں گراہم کلب میں تو رالف دن رات نہ رہتا ہو گا۔ ایسے کلبوں میں زندگی رات کو جاگتی ہے دن کو نہیں اور یقیناً یہ رالف بھی رات کو وہاں جاتا ہو گا اور ایک گھنٹہ پہلے راشیل نے اسے فون پر کال کیا تھا تو لامحالہ یہ نمبر اس کی رہائش گاہ کا ہی ہو گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے پڑے ہوئے فون کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے انکوائری کا نمبر پریس کر دیا۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

" پولیس چیف آفس سے اسسٹنٹ کمشنر لوگان بول رہا ہوں"۔ عمران نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ لہجہ شیٹ لینڈ کا ہی تھا۔

" یس سر۔ حکم سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک فون نمبر نوٹ کرواور چیک کر کے بتاؤ کہ یہ نمبر کس کے نام پر اور کس پتے پر نصب ہے۔انتہائی احتیاط سے چیک کرنا۔اٹ از اسٹیٹ سیکرٹ"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نمبر بتادیا۔

"یس سر۔ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو سر"...... چند لمحوں بعد ہی انکوائری آپریٹر کی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس کے اتنی جلدی بول پڑنے پر عمران سمجھ گیا کہ اس نے کمپیوٹر پر نمبر چیک کیا ہوگا۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سر۔یہ نمبر مسٹر رالف کے نام پر ہے اور گرین وڈ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھاسی اے میں نصب ہے"...... آپریٹر نے جواب دیا۔

"اچھی طرح چیک کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ تمہاری زبان بند رہے گی"...... عمران کا لہجہ بے حد تلخ تھا۔

"میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور چند لمحوں بعد اس نے کریڈل سے ہاتھ اٹھایا اور ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوبارہ اسی انکوائری

آپریٹر کی آواز سنائی دی۔جولیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔شاید دوسری بار انکوائری آپریٹر کو کال کرنے کا مقصد اسے سمجھ نہ آیا تھا۔

"سٹار لائن کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے بدلی ہوئی آواز میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتادیا گیا۔عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔

"سٹار لائن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مسٹر ڈیوڈ سے بات کرائیں میں گریٹ لینڈ سے رابرٹ بول رہا ہوں ان کا دوست"...... عمران نے گریٹ لینڈ کے لہجے اور زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری سر۔چیف باس کو آج ایئرپورٹ سے نکلتے ہوئے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ویری سیڈ۔ویری سیڈ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ چیکنگ کس لئے کی گئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"تاکہ معلوم ہو سکے کہ فارمیک نے جو رپورٹ دی ہے وہ واقعی درست ہے یا نہیں۔میں نے سوچا کہ فارمیک پر انہیں شک نہ پڑ گیا ہو اور انہوں نے ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے یہ منصوبہ بنایا ہو۔لیکن اب اس اطلاع سے یہ کنفرم ہو گیا ہے کہ فارمیک نے جو کچھ بتایا ہے

وہ درست ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا۔ اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ بولنے والا بڑے جھٹکے دار لہجے میں بات کر رہا تھا۔

" رالف سے بات کراؤ میں گریٹ لینڈ سے رابرٹ بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلو۔ رالف بول رہا ہوں"......چند لمحوں بعد ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ لہجہ اسی طرح جھٹکے دار تھا اور اس لہجے سے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ عام سے غنڈے اور بدمعاش ہیں۔

" رابرٹ بول رہا ہوں گریٹ لینڈ سے۔ مجھے گریٹ لینڈ کے لارڈ برکلے نے بتایا ہے کہ گراہم کلب میں گن مین کی ضرورت ہے اور میں لارڈ صاحب کا گن مین ہوں۔ کیا مجھے ملازمت مل سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

" لارڈ برکلے ۔ وہ کون ہے۔ میں تو کسی لارڈ کو نہیں جانتا اور تمہیں یہاں کا نمبر کس نے دیا ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"برکلے کلب کے مالک لارڈ برکلے نے۔اس نے مجھے کہا تھا کہ دن کے وقت آپ اس نمبر پر ہوتے ہیں اور رات کو کلب کے نمبر پر"۔

عمران نے جواب دیا۔

" لارڈ برکلے جو بھی ہے اسے کہو کہ مجھ سے خود بات کرے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" آؤ۔ اب یہ کنفرم ہو گیا ہے کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر موجود ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" فی الحال تو ہم بس کے ذریعے زیرو مارکیٹ جائیں گے۔وہاں سے ہم نے سائیلنسر لگے مشین پسٹل خریدنے ہیں۔ پھر وہاں سے ٹیکسی میں بیٹھ کر گرین وڈ کالونی پہنچیں گے"...... عمران نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ان کی ٹیکسی گرین وڈ کالونی میں داخل ہوئی اور عمران نے اسے ایک ریستوران کے سامنے رکوا دیا اور پھر نیچے اتر کر اس نے اسے کرایہ ادا کر کے جانے کا کہہ دیا اور خود وہ جولیا کے ساتھ ریستوران میں داخل ہو گیا۔ ریستوران میں بیٹھ کر انہوں نے ہاٹ کافی پی اور پھر ریستوران سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے مطلوبہ کوٹھی تلاش کر لی۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔

" اس رالف کے علاوہ یہاں موجود ہر آدمی کا خاتمہ ضروری ہے۔ چاہے وہ مرد ہو یا عورت"...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔ وہ چہرے

مہرے سے ہی عام سا غنڈہ اور بدمعاش نظر آ رہا تھا۔

" رالف سے کہو کہ لارڈ برکلے اور اس کی سیکرٹری آئے ہیں "۔ عمران نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" لارڈ برکلے۔ کہاں ہے لارڈ برکلے "...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں لارڈ برکلے ہوں اور یہ میری سیکرٹری ہے "...... عمران نے کہا۔

" لیکن کیا لارڈ برکلے پیدل چل کر آتے ہیں "...... نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" یہی تو لارڈ برکلے کا وصف ہے کہ وہ کار کی بجائے پیدل چلنا پسند کرتا ہے۔ تم رالف کو اطلاع تو دو۔ پھر دیکھنا کہ وہ ننگے پاؤں دوڑتا ہوا یہاں گیٹ پر آجائے گا "...... عمران نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں "...... نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واپس مڑ کر اندر داخل ہوا ہی تھا کہ عمران نے یکلخت اس کی پشت پر ہاتھ رکھ کر اسے زور سے دھکا دیا تو وہ آدمی لڑکھڑاتا ہوا کئی فٹ تک دوڑتا چلا گیا اور عمران تیزی سے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے جولیا بھی اندر داخل ہو گئی۔ نوجوان رک کر تیزی سے مڑا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ تیزی سے باہر آیا اور دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی وہ نوجوان اچھل کر نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا جبکہ جولیا اس دوران دوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھی

" کیا۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم۔ کون ڈیوڈ "...... رالف نے جھٹکا کھاتے ہوئے کہا۔

" سنو رالف۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم گراہم کے نمبر ٹو ہو اور تم پاکیشیائی فارمولا کہیں لے گئے تھے۔ اب تم ہمیں بتاؤ گے کہ تم نے یہ فارمولا کہاں پہنچایا ہے۔ سب کچھ بتا دو ورنہ تمہارا حشر ہولناک ہو گا "...... عمران نے کہا۔

" تم پاگل تو نہیں ہو۔ کس فارمولے کی بات کر رہے ہو۔ میرا کسی فارمولے سے کیا تعلق "...... رالف نے کہا لیکن جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ رالف کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے خنجر کی نوک سے رالف کی ایک آنکھ کا ڈھیلا کاٹ کر باہر اچھال دیا تھا۔

" یہ صرف ریہرسل ہے رالف۔ اب اگر تم نے انکار کیا تو دوسری آنکھ کا بھی یہی حشر ہو گا "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم کون ہو۔ پہلے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو "۔ رالف نے دائیں بائیں سر مارتے ہوئے اور چیختے ہوئے کہا۔

" جو پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ۔ ورنہ "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو ایک بار پھر گھوما اور کمرہ رالف کی چیخ سے ایک بار پھر گونج اٹھا۔ اس بار اس کا ایک کان جڑ سے کٹ کر نیچے جا گرا تھا۔

" بولو۔ ورنہ "...... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

"وہ۔ وہ مار کو۔ مار کو۔ جزیرہ مار کو۔ مت مارو۔ مجھے مت مارو"۔ رالف نے اس بار گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے سے اب خوف ٹپکنے لگا تھا۔

"کہاں ہے یہ مار کو جزیرہ۔ تفصیل بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"آئس لینڈ کے ساتھ ایک جزیرہ ہے۔ آزاد جزیرہ مار کو"۔ رالف نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ۔ کہاں سے تم نے اسے حاصل کیا۔ کہاں پہنچایا اور کس کے کہنے پر تم نے یہ سب کچھ کیا"...... عمران نے کہا۔

"چیف گراہم کے حکم پر میں گریٹ لینڈ گیا تھا۔ وہاں ایک بند لاکر سے میں نے پیکٹ حاصل کیا اور پھر آئس لینڈ کے جزیرے مار کو گیا۔ وہاں مار کو بینک کے خصوصی لاکر میں یہ پیکٹ رکھ دیا اور واپس چلا آیا۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے"...... رالف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لیبارٹری کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے واقعی نہیں معلوم۔ میں نے تو صرف حکم کی تعمیل کی تھی"...... رالف نے جواب دیا اور اس بار عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ درست کہہ رہا ہے۔

"کیا تمہارے چیف گراہم کو اس کا علم ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ ہو سکتا ہے کہ ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے

کہ نہ ہو"...... رالف نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گراہم کو کون حکم دیتا ہے جس پر گراہم نے تمہیں وہاں بھیجا"۔ عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ گراہم اپنے معاملات اپنے تک ہی محدود رکھتا ہے"...... رالف نے جواب دیا۔

"گراہم اس وقت کہاں مل سکے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ کلب میں ہی ہوتا ہے لیکن کسی کو معلوم نہیں ہو گا کہ وہ کہاں ہوتا ہے"...... رالف نے جواب دیا تو عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ ایک بار پھر بات چھپانے لگا ہے تو عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور کمرہ رالف کے حلق سے نکلنے والی پے در پے چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس بار اس کا دوسرا کان کٹ گیا تھا اور رالف اب تکلیف کی شدت سے دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں کہ سچ بتا دو۔ کہاں ملے گا گراہم"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم"...... رالف نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے خنجر سے اس کی گردن پر زخم ڈال دیا اور اس بار رالف کے حلق سے ایسی چیخیں نکلنے لگیں جیسے اس کی روح کو کانٹوں پر گھسیٹا جا رہا ہو۔

"وہ۔ وہ۔ کلب میں۔ کلب میں ہوتا ہے۔ کلب کے تہہ خانوں میں آرنلڈ کے نام سے رہتا ہے"...... رالف نے یکلخت ڈوبتے ہوئے

لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آواز ڈوب گئی اور گردن ڈھلک گئی۔ وہ تکلیف کی انتہائی شدت سے بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے ہاتھ میں موجود خنجر تیزی سے اس کے سینے میں اتار دیا۔ رالف کے جسم نے یکلخت ایک زوردار جھٹکا کھایا اور پھر اس کا جسم مزید ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ اس کے منہ سے خرخراہٹ کی سی آوازیں نکلیں اور پھر وہ ختم ہو گیا۔ عمران نے خنجر نکالا اسے اس کے کوٹ سے صاف کیا اور پھر واپس اسے کوٹ کی اندرونی مخصوص جیب میں رکھ لیا۔ پھر اس نے خود اس کی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ رسیاں کھول کر اس نے اسے ایک طرف لڑھکا دیا۔

"آؤ اب نکل چلیں"...... عمران نے جولیا سے کہا جو خاموش کھڑی تھی اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کہاں جانا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"گراہم سے لیبارٹری کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنی ہیں"۔ عمران نے کہا اور پھر وہ دونوں کوٹھی سے نکل کر سائیڈ پر موجود فٹ پاتھ پر اس طرح چل رہے تھے جیسے وہ کھانا کھانے کے بعد ٹہلنے کے لئے نکلے ہوں۔

"خواہ مخواہ وقت ضائع کرنے کا فائدہ۔ لیبارٹری مار کو میں ہی ہو گی"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ فان لینڈ سے یہ فارمولا سفر کرتا ہوا گریٹ لینڈ پہنچا۔ گریٹ لینڈ سے شیٹ لینڈ اور پھر شیٹ لینڈ سے مار کو پہنچ گیا۔ ہو سکتا

ہے کہ مار کو سے اسے کہیں اور بھجوایا گیا ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن گراہم تو عام سا بدمعاش ہے اسے اصل جگہ کا کیسے علم ہو سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ ہے تو ایسا ہی۔ لیکن بعض اوقات بڑی تنظیمیں اس نقطہ نظر سے عام غنڈوں اور بدمعاشوں کو ہائر کر لیتی ہیں کہ اس طرح کسی کو شک نہیں پڑتا۔ بہرحال پوچھ گچھ میں کوئی حرج نہیں ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کالونی سے باہر نکلتے ہی انہیں خالی ٹیکسی مل گئی اور عمران نے اسے گراہم کلب چلنے کا کہا تو ٹیکسی ڈرائیور اس طرح حیران ہو کر عمران کو دیکھنے لگا جیسے عمران نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔

"آپ شاید پہلی بار شیٹ لینڈ آئے ہیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ کیوں"...... عمران نے عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آپ کو جس نے بھی گراہم کلب کا پتہ دیا ہے اس نے آپ کے ساتھ دشمنی کی ہے۔ وہ تو شیٹ لینڈ کی سب سے بدنام جگہ ہے اور وہاں سیاح تو ایک طرف یہاں کے مقامی باشندے بھی جانے کا تصور نہیں کر سکتے۔ البتہ پوری دنیا کے بدمعاش اور غنڈے وہاں ضرور جاتے ہیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"لیکن ہم وہاں کیوں نہیں جا سکتے۔ کیا وہ سیاحوں کو کاٹ کر کھا

جاتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جناب۔آپ جیسے ہی ہال میں داخل ہوں گے بے شمار غنڈے مس صاحبہ پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گے جیسے بھوکے کتے ہڈیوں پر لپکتے ہیں اور ظاہر ہے آپ نے انہیں ان کی دسترس سے بچانے کے لئے کوشش کرنی ہے جس کے نتیجے میں آپ کا جسم گولیوں سے چھلنی ہو جائے گا اور مس صاحبہ کا جو حشر ہو گا اس کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔وہاں کسی عورت کے داخل ہونے کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا۔وہاں تو بڑی عورتیں جانے سے کتراتی ہیں"...... ٹیکسی ڈرائیور باقاعدہ بحث پر اتر آیا تھا۔

"تم چلو ہمارے ساتھ۔ایسا نہیں ہو گا کیونکہ ہم گراہم کے ذاتی مہمان ہیں۔وہ خود ہمارے استقبال کے لئے کاؤنٹر پر موجود ہو گا اور ظاہر ہے اس کے سامنے کسی کا چراغ نہیں جل سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ٹیکسی ڈرائیور نے خاموشی سے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔البتہ اس کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک دو منزلہ عمارت کے سامنے بنے ہوئے کمپاؤنڈ گیٹ سے کچھ پہلے جا کر رک گئی۔

"آپ یہیں اتر جائیں ورنہ کوئی بھی بدمعاش میری ٹیکسی میں بیٹھ جائے گا اور پھر مجھے ذلیل بھی ہونا پڑے گا اور ملے گا بھی کچھ نہیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا نیچے اتر آیا۔اس نے ایک بڑا نوٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔

"کرایہ کاٹ کر باقی رقم سے کوئی طاقت کی دوا لے کر کھا لینا۔اگر تم اسی طرح خوفزدہ رہے تو ڈرائیونگ نہ کر سکو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ جناب۔ابھی آپ کو خود معلوم ہو جائے گا"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے ٹیکسی آگے بڑھا لے گیا۔

"ابھی وقت ہے بتا دو۔اگر تم خوفزدہ ہو تو میں اکیلا چلا جاتا ہوں۔تم ٹیکسی میں بیٹھ کر ہوٹل واپس چلی جاؤ"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا۔کیا کہہ رہے ہو۔میں واپس چلی جاؤں۔کیوں"...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات کی سمجھ ہی نہ آئی ہو۔

"ٹیکسی ڈرائیور کی باتیں نہیں سنی تم نے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ابھی اس دنیا میں کوئی آدمی ایسا پیدا نہیں ہوا جو میری طرف ٹیڑھی نظر سے دیکھ سکے۔چلو آگے بڑھو"...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سیدھی نظروں سے دیکھنے والے تو بہرحال دو آدمی پیدا ہو چکے ہیں۔مم۔میرا مطلب ایک میں اور ایک تنویر"...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"سیدھی یا ٹیڑھی نظریں ایک طرف تمہیں تو کچھ نظر ہی نہیں

آتا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گئی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ دونوں کمپاؤنڈ گیٹ سے آگے بڑھ کر جب گراہم کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے تو کلب سے باہر آنے والے اور کلب میں جانے والے سب لوگ جو اپنی شکلوں اور لباس سے واقعی غنڈے دکھائی دے رہے تھے اس طرح ان دونوں کو دیکھنے لگے جیسے وہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہوں۔ اسی لمحے ایک آدمی تیزی سے ان کی طرف لپکا۔

"آپ پلیز اندر نہ جائیں۔ یہ لوگ آپ کو ہلاک کر دیں گے"۔ اس آدمی نے قریب آکر کہا۔

"اس ہمدردی کا شکریہ مسٹر"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں ہال میں داخل ہوئے تو دوسرے لمحے ہال جو شور و غل اور اونچی آواز میں باتیں کرنے سے گونج رہا تھا وہاں یکلخت اس طرح خاموشی چھا گئی جیسے وہ کسی کلب کے ہال کی بجائے کسی ویران قبرستان میں پہنچ گئے ہوں۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ ڈیزی کا تحفہ۔ ہا۔ ہا۔ خبردار اگر کوئی اٹھا"۔ اچانک ایک لحیم شحیم غنڈے نے چیختے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اپنی شکل و صورت اور لباس سے ہی کوئی خطرناک غنڈہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے جینز کی پینٹ اور ہاف آستین کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔

"نہیں۔ یہ راکی کا پھول ہے۔ راکی کا۔ بیٹھ جاؤ"...... اچانک

ایک اور لمبے قد اور بھاری جسم کے آدمی نے اٹھ کر چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے گولی چلنے کی آواز کے ساتھ ہی راکی چیخ کر نیچے گرا اور تڑپنے لگا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ اور کوئی ہے جو ڈیزی کے تحفے کی طرف دیکھ کر زندہ رہ جائے"...... ڈیزی نے ریوالور واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔ اس کے انداز میں واقعی بے پناہ پھرتی تھی لیکن اب ہال میں سے کوئی بھی نہ بولا تھا جبکہ عمران اور جولیا آگے بڑھ کر کاؤنٹر کی طرف اس طرح بڑھتے چلے گئے تھے جیسے یہ سب کچھ کسی اور سیارے میں ہو رہا ہو۔ کاؤنٹر پر چار لحیم شحیم غنڈے موجود تھے۔ ان میں سے ایک گنجا تھا۔ البتہ اس کی سنہری رنگ کی بڑی بڑی مونچھیں سائیڈوں پر اس طرح کھڑی تھیں جیسے ان مونچھوں کو گوند لگا کر سیدھا کیا گیا ہو۔

"آرنلڈ سے کہو کہ ناراک سے ماسٹر فورڈ اور جیکی آئے ہیں"۔ عمران نے اس گنجے سے مخاطب ہو کر بڑے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو گنجا بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"پہلے اپنی ساتھی کو اس ڈیزی سے بچا لو۔ پھر آرنلڈ سے بھی مل لینا۔ تم احمق ہو کہ اس قدر خوبصورت لڑکی کو لے کر یہاں آ گئے ہو"...... گنجے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ڈیزی۔ کون ڈیزی"...... عمران نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ گیا۔ جولیا اس کے ساتھ ہی اطمینان سے کھڑی تھی جبکہ ڈیزی جھومتا ہوا اس طرح آگے بڑھ رہا تھا جیسے وہ نشے میں آؤٹ ہو چکا

ہو۔

" جولیا۔ اس ڈیزی کی موت اس انداز میں ہونی چاہئے کہ سب خوفزدہ ہو جائیں" ...... عمران نے فرانسیسی زبان میں بات کرتے ہوئے جولیا سے کہا تو جولیا نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر معمولی سی گھبراہٹ کے تاثرات بھی نہ تھے جبکہ ہال میں موجود غنڈوں کی نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں۔

" آؤ میرے پھول آؤ۔ ڈیزی کے سینے سے لگ جاؤ" ...... یکلخت ڈیزی نے قریب آکر اس طرح جولیا کی طرف ہاتھ بڑھایا جیسے اسے بازو سے پکڑ کر سینے سے لگانا چاہتا ہو۔ لیکن دوسرے لمحے جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ہال ڈیزی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ ڈیزی کا بازو اس طرح بے جان ہو کر لٹک گیا تھا جیسے جولیا نے اسے درمیان سے دو ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا ہو۔ جولیا نے اس کے اپنی طرف بڑھے ہوئے بازو پر اچانک پوری قوت سے کھڑی ہتھیلی کا وار کر دیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈیزی سنبھلتا جولیا یکلخت کسی پھرکی کی طرح گھومی اور اس کے ساتھ ہی لحیم شحیم ڈیزی اچھل کر ایک دھماکے سے نیچے گرا۔ جولیا نے گھومتے ہوئے پوری قوت سے اس کی گردن پر ہتھیلی کا وار مخصوص انداز میں کیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ نیچے گر کر ڈیزی اٹھتا جولیا نے اچھل کر دونوں جڑے ہوئے پیر اس کے ابھرے ہوئے سینے پر عین اس جگہ مارے جہاں دل تھا اور ڈیزی کے حلق سے ایک زور دار چیخ

نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے خون فوارے کی طرح نکلنے لگا جبکہ جولیا اچھل کر سیدھی عمران کے ساتھ اس انداز میں کھڑی ہو گئی جیسے اس نے سرے سے حرکت ہی نہ کی ہو اور کاؤنٹر پر موجود گنجے سمیت وہاں موجود غنڈوں کے منہ اس طرح کھلے کے کھلے رہ گئے جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر انہیں اس حالت میں پہنچا دیا ہو۔

" اگر کسی اور کو جیکی پسند آ گئی ہو تو آگے آ جائے۔ تم میں سے کوئی بھی نہیں جانتا کہ ماسٹر فورڈ اور جیکی کو دیکھ کر ناراک کا بڑے سے بڑا غنڈہ بھی نظریں جھکا لیتا ہے کیونکہ نظریں اٹھانے کا مطلب موت ہوتا ہے۔ چونکہ تم ہمیں نہیں جانتے اس لئے میں نے تم سب کی جانیں بھی بخش دی ہیں ورنہ جس لمحے ڈیزی نے جیکی کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا اسی لمحے تم سب گولیوں کا شکار ہو چکے ہوتے لیکن اس گنجے نے ہمارا مذاق اڑانے کی جرأت کی ہے اس لئے اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے" ...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا ایک دھماکہ ہوا اور اس گنجے کی کھوپڑی سینکڑوں ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر بکھر گئی اور اس کا لحیم شحیم جسم ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح کاؤنٹر پر گرتا چلا گیا اور ہال میں موجود افراد کے چہروں پر یکلخت خوف کے تاثرات نظر آنے لگ گئے۔

" تم بتاؤ آرنلڈ کہاں ملے گا" ...... عمران نے کاؤنٹر پر موجود دوسرے افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔

" نیچے ہال میں نیچے" ...... ایک آدمی نے رک رک کر کہا۔

" آؤ ہمارے ساتھ ۔اور تم سب لوگ سنو۔اگر تم میں سے کسی نے بھی کوئی غلط حرکت کی تو پورے کلب کو بم سے اڑا دوں گا"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پھر کاؤنٹر سے باہر آکر سائیڈ پر بڑھتے ہوئے آدمی کے پیچھے چل پڑا۔جولیا بھی بڑے اطمینان سے چلتی ہوئی ان کے پیچھے سائیڈ گلی میں داخل ہو گئی لیکن جیسے ہی وہ سائیڈ راہداری میں داخل ہوئے انہیں اپنے عقب میں یکلخت تیز شور سنائی دیا۔یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اچانک کسی سپیکر کا والیم پوری قوت سے کھول گیا ہو۔جولیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیئے۔ان کے آگے چلنے والا آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔راہداری کے آخر میں سپاٹ دیوار تھی اور اس آدمی نے دیوار پر دو بار مخصوص انداز میں ہاتھ مارا تو دیوار میں ایک چھوٹی سی کھڑکی کھل گئی۔

" یہ دونوں آرنلڈ سے ملنے آئے ہیں۔یہ ناراک سے آئے ہیں"...... اس آدمی نے اس کھڑکی میں نظر آنے والے چہرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ۔یہ عورت۔یہ زندہ یہاں تک کیسے پہنچ گئی"...... اندر سے ایک انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" اس نے ڈیزی کو ایک لمحے میں ختم کر دیا ہے اور اس آدمی نے کارگی کی کھوپڑی اڑا دی ہے"...... کاؤنٹر مین نے کہا۔

" اوہ اچھا۔پھر تو یہ دونوں ہی باس کے لئے تحفہ ہیں۔ٹھیک ہے"...... اندر سے جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی سرر کی آواز سے

ساتھ سائیڈ سے دیوار ہٹی اور خلا نظر آنے لگا۔

" اندر چلے جاؤ"...... انہیں ساتھ لے آنے والے نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور خلا میں سے گزر کر دوسری طرف گیا تو وہ ایک ہال کمرے میں موجود تھا جس میں جوئے کی میزیں لگی ہوئی تھیں اور وہاں انتہائی معزز قسم کے افراد بیٹھے جوا کھیل رہے تھے جن میں عورتیں بھی تھیں۔البتہ ہر طرف مسلح غنڈے گھومتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔

" آؤ۔آؤ۔میرے ساتھ آؤ"...... ایک آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔عمران سمجھ گیا تھا کہ اس ہال تک آنے جانے کے لئے کوئی علیحدہ راستہ ہو گا اور یہاں اس لئے معزز افراد آتے جاتے رہتے تھے کہ ایک تو ان کے یہاں آنے کا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا اور دوسرا یہاں مکمل تحفظ بھی ملتا ہو گا۔سائیڈ پر ایک راہداری تھی جس میں دو مسلح افراد کھڑے تھے۔راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ان کی رہنمائی کرنے والا آدمی اس دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔

" یہیں ٹھہرو۔میں باس کو اطلاع دے دوں"...... اس آدمی نے کہا اور دروازہ کھول کر اندر چلا گیا۔چند لمحوں بعد ہی وہ واپس باہر آیا۔

" جاؤ اندر"...... اس نے عمران اور جولیا سے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔جولیا اس کے پیچھے تھی۔اندر ایک بڑا سا کمرہ تھا

جس میں صوفے اور کرسیاں موجود تھیں۔ ایک کرسی پر ایک بھاری جسم اور بڑے سے چہرے والا آدمی اکڑے ہوئے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور سرخ تھیں۔ اس کے جسم پر البتہ سوٹ تھا۔ اس کی کرسی کے پیچھے دو پھیلے ہوئے جسموں کے گینڈے نما مسلح آدمی کھڑے تھے۔ ان دونوں کی بیلٹس کے ساتھ ہولسٹر تھے جن میں بھاری ریوالوروں کے دستے نظر آرہے تھے۔ اس آدمی کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی۔

"تم نے ہال میں قتل وغارت کی ہے"...... اس آدمی نے بھاری لیکن انتہائی کرخت لہجے میں عمران اور جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہارا نام آرنلڈ ہے"...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میرا نام آرنلڈ ہے لیکن تم نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا اس لئے تم چھٹی کرو۔ البتہ یہ لڑکی مجھے پسند آگئی ہے اس لئے یہ میرے پاس رہے گی"...... آرنلڈ نے پھٹ پڑنے کے سے انداز میں دانت نکوستے ہوئے کہا اور اس کی زبان سے یہ فقرہ نکلتے ہی اس کے عقب میں موجود دونوں آدمیوں کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے ان کے ہولسٹروں کی طرف بڑھے ہی تھے کہ یکلخت وہ دونوں چیختے ہوئے اچھل کر دھماکے سے پیچھے جا گرے۔ جولیا کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا مشین پسٹل نظر آرہا تھا۔

"کیا۔ کیا"...... آرنلڈ نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اپنے عقب میں فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے آدمیوں کو دیکھنے کے لئے مڑا ہی تھا کہ عمران نے یکلخت آگے بڑھ کر اسے گردن سے پکڑا اور اس کے ساتھ ہی آرنلڈ بھاری جسم کا مالک ہونے کے باوجود چیختا ہوا فضا میں قلابازی کھا کر ایک زوردار دھماکے سے نیچے فرش پر گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے جھکا اور اس نے ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر اور دوسرا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا تو آرنلڈ کا انتہائی حد تک مسخ ہوتا ہوا چہرہ یکلخت نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ البتہ اس کی آنکھیں بند تھیں اور جسم ڈھیلا پڑا ہوا تھا۔

"جولیا۔ تم یہاں کا خیال رکھو۔ میں باہر صفائی کر آؤں تاکہ اس سے اطمینان سے پوچھ گچھ کی جاسکے ورنہ کسی بھی لمحے کوئی مداخلت کر سکتا ہے"...... عمران نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سب کو ہلاک کرو گے ہال میں موجود افراد سمیت۔ اوہ نہیں۔ یہ قتل عام ہو گا اور نجانے کہاں کہاں لوگ موجود ہوں۔ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے۔ میں اسے لاک کر دیتی ہوں"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میرا مطلب وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کرنا تھا تاکہ اس آرنلڈ کو یہاں کے خفیہ راستے سے نکال کر کسی دوسری جگہ لے جایا جاسکے۔ بہرحال ٹھیک ہے یہیں سہی۔ جاؤ دروازہ اندر سے لاک

"کر دو"...... عمران نے کہا تو جولیا نے آگے بڑھ کر دروازے کو اندر سے لاک کر دیا جبکہ عمران نے اس دوران بے ہوش پڑے ہوئے آرنلڈ کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔ پھر اس نے اس کا کوٹ اس کے عقب میں آدھے سے زیادہ نیچے کر دیا۔

"تم اس کے عقب میں کھڑے ہو جاؤ۔ پوچھ گچھ میں کر لوں گی"...... جولیا نے واپس آتے ہوئے کہا۔

"اس کی دونوں ٹانگیں آزاد ہیں اس لئے خیال رکھنا"...... عمران نے کہا کیونکہ جولیا کی تجویز درست تھی۔ یہ آدمی خاصا طاقتور تھا اس لئے کسی بھی لمحے جھٹکے سے نہ صرف اٹھ سکتا تھا بلکہ کوٹ بھی اوپر کر سکتا تھا اور اسے معلوم تھا کہ جولیا اس سے زیادہ آسانی سے پوچھ گچھ کر لے گی کیونکہ آرنلڈ نے اس کے لئے جو فقرہ کہا تھا اس کے بعد جولیا کا پارہ لامحالہ بلندیوں کو چھو رہا تھا۔ عمران تیزی سے مڑ کر کرسی کے عقب میں جا کر کھڑا ہو گیا۔

"خنجر مجھے دے دو"...... جولیا نے عمران سے کہا تو عمران نے کوٹ کی مخصوص جیب سے خنجر نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"خیال رکھنا ہمارے پاس وقت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم فکر مت کرو۔ اسے ہوش میں لے آؤ"...... جولیا نے خنجر لیتے ہوئے کہا تو عمران نے عقب سے ہاتھ بڑھا کر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی آرنلڈ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹا کر اس

کے کاندھوں پر رکھ دیئے۔ چند لمحوں بعد آرنلڈ کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا اور اس نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے ایک تو اس کا کوٹ اس کی پشت پر کافی نیچے تک تھا دوسرا اس کے کاندھوں پر عمران کے ہاتھ تھے اس لئے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔

"تمہارا اصل نام گراہم ہے۔ بولو"...... جولیا نے کہا اور اس کا فقرہ ختم ہوتے ہی اس کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ آرنلڈ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا نے خنجر اس کے گال پر چلایا تھا اور اس کے گال پر خاصا بڑا کٹ لگ گیا تھا۔ اسی لمحے آرنلڈ نے ایک بار پھر لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کے دونوں ہاتھوں کے دباؤ نے اسے اس ارادے سے باز رکھا۔

"بولو۔ گراہم ہے تمہارا نام۔ بولو"...... جولیا نے ایک بار پھر غراتے ہوئے کہا اور اس بار کمرہ آرنلڈ کے حلق سے نکلنے والی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا نے اس بار اس کی ایک آنکھ کا ڈھیلا خنجر مار کر کاٹ دیا تھا۔ آرنلڈ نے چیختے ہوئے دونوں ٹانگیں پوری قوت سے اٹھا کر جولیا کو ضرب لگانے کی کوشش کی لیکن جولیا تیزی سے سائیڈ پر ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کی ایک ٹانگ مخصوص انداز میں مڑ کر آگے بڑھی اور کمرہ ایک بار پھر آرنلڈ کی چیخ سے گونج اٹھا۔

"بولو۔ گراہم ہے تمہارا نام۔ بولو"...... جولیا کے لہجے میں غراہٹ بڑھتی جا رہی تھی۔

"ہاں۔ہاں۔ میرا نام گراہم ہے۔ مگر تم کون ہو۔ رک جاؤ۔ تم انتہائی سفاک ہو۔ رک جاؤ"...... گراہم نے اس بار ہذیانی انداز میں کہا کیونکہ اس کی ایک آنکھ کے ساتھ ساتھ ایک ٹانگ بھی بے کار ہو چکی تھی۔ جولیا نے اس کے گھٹنے پر اس طرح ضرب لگائی تھی کہ اس کی ٹانگ بے حس و حرکت ہو گئی تھی۔

"وہ لیبارٹری مارکو میں کہاں ہے جہاں تم نے رالف کے ذریعے گریٹ لینڈ سے حاصل ہونے والا فارمولا بھجوایا تھا"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ گھوما اور گراہم کا ایک کان جڑ سے کٹ کر نیچے جا گرا اور گراہم کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

"بولو۔ ورنہ دوسری آنکھ بھی نکال دوں گی۔ بولو"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خنجر سے اس کی گردن پر کٹ لگا دیا۔ گراہم کی حالت اب انتہائی خستہ ہو چکی تھی۔ اس کا چہرہ اور پورا جسم پسینے سے شرابور ہو رہا تھا۔ چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ ایک آنکھ جو بچ گئی تھی وہ اسے بار بار کھول رہا تھا اور بند کر رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح سانس لے رہا تھا جیسے سانس اس کے گلے سے نکلتے ہوئے اسے بے پناہ تکلیف دے رہا ہو۔

"بتاؤ مارکو میں کہاں ہے لیبارٹری۔ بتاؤ"...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔

شراب دو مجھے۔ میں بتاتا ہوں"...... گراہم نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"جلدی بتاؤ ورنہ"...... جولیا نے خنجر سے اس کی گردن کی دوسری طرف کٹ لگاتے ہوئے کہا۔

"مارکو میں ہے۔ مارکو میں کیتھرائن کو اس کا پتہ ہے۔ مجھے اس نے حکم دیا تھا۔ وہ لیبارٹری کی بیرونی انچارج ہے۔ اس نے مجھے حکم دیا تھا۔ وہ کیتھرائن ہے کیتھرائن۔ ایئر کلب کی مالکہ۔ وہ کیتھرائن ہے کیتھرائن"...... گراہم نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور آخر میں اس کی آواز ڈوب گئی۔ وہ تکلیف کی انتہائی شدت سے آخرکار بے ہوش ہو گیا تھا۔

"اسے ختم کرو۔ جلدی کرو"...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا تو جولیا نے انتہائی سفاکی سے خنجر اس کی شہ رگ میں اتار دیا۔

"آؤ۔ لازماً یہاں سے کوئی خفیہ راستہ نکلتا ہو گا۔ آؤ جلدی کرو"...... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ ایک طرف موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں گراہم کلب سے کچھ فاصلے پر موجود ایک گلی میں پہنچ گئے تھے۔ اس خفیہ راستے میں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ ظاہر ہے یہ گراہم کے اپنے آنے جانے کا راستہ تھا۔ وہاں اسے کسی حفاظت کی ضرورت محسوس نہ ہوتی ہو گی۔

"آؤ۔ ہم نے میک اپ بھی تبدیل کرنا ہے اور لباس بھی ورنہ گراہم کی موت کے بعد اس کے غنڈے اور بدمعاش پاگلوں کی طرح

ہمیں تلاش کرنے کے لئے پورے شیٹ لینڈ میں پھیل جائیں گے اور پھر ہم نے اپنے ساتھیوں سے بھی گارڈن میں جا کر ملنا ہے تا کہ مار کو پہنچ سکیں"...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم بڑھاتا آگے سڑک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

" تم نے ابھی جلدی کی ہے ورنہ میں اس کی ایک ایک رگ کاٹ ڈالتی"...... جولیا نے عمران کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

" تم جب اس سفاکی پر اتر آتی ہو تو یقین کرو میرا دل بھی کانپ اٹھتا ہے اور حقیقتاً مجھے اپنی فکر لاحق ہو جاتی ہے کہ میرا مستقبل کیا ہو گا"...... عمران نے بڑے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم بھی کبھی میرے خلاف بکواس کر کے دیکھ لو۔ پھر دیکھنا کیا حشر ہوتا ہے تمہارا"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" ارے۔ ارے۔ میں تو بے چارہ فرمانبردار اور تابعدار قسم کا آدمی ہوں۔ یہ تو تنویر ہے جو تمہاری گھرکی سہہ جاتا ہے۔ مجھے تو اگر تم غصیلی نظروں سے ہی دیکھ لو تو میرا دل ڈوب جاتا ہے"۔ عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار طنزیہ انداز میں مسکرا دی۔

" تم کیوں خواہ مخواہ کی خوش فہمی میں مبتلا ہو۔ تمہارا دل ہوتا تو نجانے اب تک کیا ہو چکا ہوتا"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" پلاؤ کھا چکے ہوتے احباب۔ فاتحہ ہو چکی ہوتی اور کیا ہوتا"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

ایک خالی ٹیکسی کو ہاتھ دے کر روک لیا اور پھر اس قدر جلدی سے ٹیکسی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا جیسے اسے خوف ہو کہ جولیا ابھی عقب سے اسے گولی مار دے گی۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے بھاری جسم کے آدمی نے چونک کر سر اٹھایا۔ کمرے میں ایک لحیم شحیم لیکن انتہائی ورزشی جسم کا آدمی داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پتھریلی سنجیدگی نمایاں تھی۔ اس نے گرے رنگ کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ اس کی فراخ پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک اس کی ذہانت کو ظاہر کر رہی تھی۔ میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے بھاری جسم کے آدمی نے اسے اندر آتے دیکھ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر سامنے موجود فائل کو بند کر کے اس نے اپنی پشت کرسی کی پشت سے لگا دی۔

"آؤ فاکر۔ بیٹھو"...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے قدرے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو فشر"...... آنے والے نے خشک اور سپاٹ لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا ایئرپورٹ سے سیدھے آ رہے ہو"...... فشر نے پوچھا۔

"میں تو سیدھا آ رہا ہوں لیکن گروپ کو میں نے ہوٹل لارڈ بھجوا دیا ہے۔ کیا مسئلہ ہے۔ تم نے انتہائی ایمرجنسی کال کی ہے۔ اس قدر ایمرجنسی کہ مجھے اور میرے گروپ کو سب کچھ چھوڑ کر خصوصی چارٹرڈ جیٹ طیارے سے آنا پڑا ہے"...... فاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بھاری لیکن سپاٹ اور خشک تھا۔

"تم بلیک تھنڈر کے ٹاپ ایجنٹوں میں سے ایک ہو اس لئے تمہیں کال کیا گیا ہے"...... فشر نے کہا۔

"لیکن ہوا کیا ہے۔ کیا ایمرجنسی ہو گئی ہے"...... فاکر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بلیک تھنڈر کے سیکشن سی مور کا ہیڈ کوارٹر اور اس کے تحت ایک اہم ترین لیبارٹری شدید خطرے میں ہے"...... فشر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو فاکر بے اختیار چونک پڑا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری دونوں شدید خطرے میں ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"...... فاکر کے چہرے پر پہلی بار حیرت کے تاثرات ابھرے تھے۔

"میں درست کہہ رہا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ریڈ الارم دے دیا ہے اس لئے تمہیں کال کیا گیا ہے اور تمہیں یہ بتانے کی تو ضرورت نہیں کہ ٹاپ ایجنٹ کو کال ہی اس وقت کیا جاتا ہے جب سیکشن ہیڈ کوارٹر ریڈ الارم دے دے"...... فشر نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن ہوا کیا ہے۔ تفصیل تو بتاؤ"...... فاکر نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنے معروف ایجنٹ علی عمران کی سرکردگی میں لیبارٹری جسے راڈار لیبارٹری یا آر لیبارٹری کہا جاتا ہے اور سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر کے خلاف کام کر رہی ہے اور اب معاملات اپنی آخری انتہا تک پہنچ گئے ہیں۔ اس انتہا تک کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ریڈ الارم دینا پڑا"...... فشر نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن مسئلہ کیا ہے۔ انہیں کیا چاہئے"۔ فاکر نے کہا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر پس منظر بتا دیتا ہوں"...... فشر نے کہا اور پھر اس نے پاکیشیا سے فارمولا حاصل کرنے۔ اس کے پیچھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فان لینڈ پہنچنا اور آخرکار فارمولا انہیں واپس کر دینے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"پھر تو انہیں واپس چلے جانا چاہئے تھا"...... فاکر نے کہا۔

"وہ واپس چلے گئے تھے لیکن سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر کے انچارج رابرٹ سے حماقت ہوئی۔ وہ کٹر یہودی تھا۔ اس نے حکومت اسرائیل سے رابطہ کر کے اسے اس ایجاد کے بارے میں بتایا اور انہیں آفر کی کہ وہ فارمولے کی کاپی حکومت اسرائیل کو بھجوا سکتا ہے تاکہ حکومت اسرائیل اس فارمولے کو تیار کر کے اسے اپنے دشمنوں کے خلاف

استعمال کر سکے لیکن حکومت اسرائیل کو جب معلوم ہوا کہ یہ فارمولا پاکیشیا کی ایجاد ہے تو اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خوف سے رابرٹ سے فارمولا لینے سے انکار کر دیا۔ البتہ اس سے یہ وعدہ لے لیا گیا کہ جب اس فارمولے کے تحت یہ جدید آلہ تیار ہو جائے تو وہ یہ بنا بنایا آلہ حکومت اسرائیل کو سپلائی کر دے اور رابرٹ نے کٹر یہودی ہونے کی وجہ سے یہ بات تسلیم کر لی۔ مین ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع مل گئی۔ لیکن رابرٹ کے چونکہ مین ہیڈ کوارٹر میں کافی ہمدرد موجود تھے اس لئے اس کے خلاف کوئی ایکشن لینے کی بجائے اسے صرف وارننگ دے دی گئی لیکن اس کی اطلاع حکومت اسرائیل کے کسی مخالف فلسطینی گروپ کے ذریعے پاکیشیا پہنچ گئی بلکہ رابرٹ اور صدر اسرائیل کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت کا ٹیپ وہاں پہنچا دیا گیا جس میں صدر اسرائیل نے یہ بھی کہا تھا کہ جیسے ہی اسے یہ آلہ ملے گا وہ سب سے پہلے اس آلے کی مدد سے پاکیشیا کا دفاع مفلوج کر کے اس کی ایٹمی تنصیبات تباہ کر دے گا۔ اس اطلاع کے ملتے ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس حرکت میں آ گئی۔ ان کا مین مقصد اس لیبارٹری کو تباہ کرنا ہے جہاں اس فارمولے پر کام ہو رہا ہے تاکہ یہ آلہ تیار ہو کر اسرائیل نہ پہنچ سکے لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر مطمئن تھا کہ وہ نہ ہی لیبارٹری کا پتہ چلا سکتے ہیں اور نہ ہی مین ہیڈ کوارٹر کا۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس شیٹ لینڈ پہنچ گئی جہاں سیکشن ہیڈ کوارٹر ہے۔ چنانچہ اس کے خاتمے کا فوری حکم دے دیا گیا لیکن ہوا یہ کہ پے در پے

ہمارے ہی ایجنٹ ختم ہوتے رہے اور وہ بچ گئے اور پھر ایک بار تو مین ہیڈ کوارٹر بھی مطمئن ہو گیا کہ وہ لوگ ہلاک کر دیئے گئے ہیں لیکن پھر پتہ چلا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہلاک نہیں ہوئے بلکہ ہمارے تو آدمی مارے گئے ہیں جس پر سیکشن ہیڈ کوارٹر نے اپنا وہ اڈا ہی فوری طور پر بلاسٹ کر دیا لیکن اس کے باوجود یہ لوگ ہلاک نہیں ہوئے صرف زخمی ہوئے اور پھر یہ لوگ پراسرار طور پر شیٹ لینڈ سے گریٹ لینڈ پہنچ گئے۔ گریٹ لینڈ میں بلیک تھنڈر کے سپیشل ایجنٹ راشیل کو ان کی تلاش اور خاتمے کا ٹاسک دیا گیا جبکہ شیٹ لینڈ میں ایک خصوصی ایجنٹ کام کر رہا تھا۔ ان سب لوگوں کو وہاں گریٹ لینڈ میں ٹریس کر لیا گیا لیکن پھر اطلاع ملی کہ یہ لوگ وہاں سے واپس پاکیشیا چلے گئے ہیں اور اس بات کی تصدیق بھی ہو گئی لیکن سیکشن ہیڈ کوارٹر میں ریڈ الرٹ کر دیا گیا اور اس کی حفاظت کا ہر لحاظ سے بندوبست کر دیا گیا۔ پھر اچانک اطلاع ملی کہ وہ ایجنٹ جو شیٹ لینڈ میں کام کر رہا تھا اسے ہلاک کر دیا گیا۔ پھر یہ اطلاع ملی کہ جس آدمی کے ذریعے یہ فارمولا گریٹ لینڈ سے حاصل کر کے لیبارٹری پہنچایا گیا تھا جو عام سے غنڈے اور بدمعاشوں کے گروہ کا سیکنڈ لیڈر تھا وہ گیا ہے۔ پھر اس گروہ کا سرغنہ گراہم جو کہ آرنلڈ کے نام سے رہتا تھا وہ بھی اپنے مخصوص اڈے میں مارا گیا ہے تو سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ایک کی رہائش گاہ اور دوسرے کے آفس میں موجود خفیہ مشینری کے ذریعے ان واقعات کی فلم اور ٹیپ چیک کی تو پتہ چلا کہ انہیں ہلاک

کرنے والے عمران اور اس کی ایک ساتھی تھی اور ان دونوں سے انہوں نے یہ معلوم کر لیا کہ لیبارٹری مار کو جزیرے میں ہے اور ایئر کلب کی مالکہ کیتھرائن اس کی عملی انچارج ہے۔ اس اطلاع پر فوری طور پر کیتھرائن کو ختم کر کے اس کی لاش بھی غائب کر دی گئی اور ایئر کلب کو بھی کلوز کر دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں ایسے تمام لوگ جو کسی نہ کسی طریقے سے اس لیبارٹری کے بارے میں جانتے تھے ان کا بھی خاتمہ کر دیا گیا تاکہ لیبارٹری کو محفوظ کیا جا سکے کیونکہ اس لیبارٹری میں صرف پاکیشیا کے فارمولے پر ہی نہیں بلکہ اور بھی بے شمار انتہائی قیمتی فارمولوں پر کام ہو رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سیکشن ہیڈ کوارٹر نے جب تمام رپورٹس مین ہیڈ کوارٹر کو دیں تو مین ہیڈ کوارٹر نے فوری طور پر رابرٹ کو موت کی سزا دے دی جس کی حماقت کی وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس دوبارہ حرکت میں آئی تھی اور رابرٹ کے اسسٹنٹ راجر کو سیکشن ہیڈ کوارٹر کا انچارج بنا دیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اسے حکم دیا گیا کہ وہ ریڈ الارم کا اعلان کر دے اور ٹاپ ایجنٹ کو بلا کر اسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا حکم دے دے۔ مین ہیڈ کوارٹر نے اب یہ حتمی فیصلہ کر لیا ہے کہ اس سروس اور اس عمران کا خاتمہ کر دیا جائے کیونکہ اگر یہ لیبارٹری اور سیکشن ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا تو بلیک تھنڈر کو مجموعی طور پر انتہائی زبردست نقصان اٹھانا پڑے گا اور بلیک تھنڈر جو اب اس پوری دنیا پر حکومت کرنے اور دنیا کی تمام حکومتوں کے خاتمے پر

عور کر رہا ہے اور کسی بھی وقت لائحہ عمل کا اعلان ہو سکتا ہے لیکن اگر سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری تباہ کر دی گئی تو پھر اس پروگرام میں رخنہ پڑ جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ بلیک تھنڈر کو اپنے اصل مشن پر عمل کرنے کے لئے دو چار سال مزید رکنا پڑے اس سے یہ بات حتمی طور پر طے کر لی گئی ہے کہ ان لوگوں کا خاتمہ کر دیا جائے اور اس عمران کو چونکہ سیف لسٹ میں رکھا گیا تھا اس لئے فوری طور پر سیف لسٹ سے اس کا نام خارج کر دیا گیا۔ چنانچہ مین ہیڈ کوارٹر کے اس حکم پر فوری عمل کیا گیا۔ چونکہ ریڈ الارم دے دیا گیا ہے اس سے یہ کیس مجھے ریفر ہو گیا۔ میں نے تمام ٹاپ ایجنٹوں میں سے تمہارا انتخاب اس لئے کیا ہے کہ تم انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کے عادی ہو اور تمہارے کام کرنے کا ریکارڈ تمام ٹاپ ایجنٹوں میں سب سے شاندار ہے اور تم مین ہیڈ کوارٹر کی ٹاپ ایجنسی میں بھی ٹاپ پر ہو اس لئے میں نے تمہیں ایمرجنسی کال کیا ہے"۔ فشر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اس سیکرٹ سروس اور اس عمران کے بارے میں کیا تفصیلات ہیں"...... فاکر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم ان کے بارے میں کچھ نہیں جانتے"۔ فشر نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے سب معلوم ہے لیکن یہ لوگ اس وقت کہاں ہیں اور کتنی تعداد میں ہیں۔ یہ سب کچھ معلوم ہو گا تو میں ان کے خلاف حرکت

میں آؤں گا"...... فاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جو رپورٹیں موجود ہیں ان کے مطابق یہ گروپ دو عورتوں اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے۔ ان پانچ مردوں میں عمران بھی شامل ہے اور جہاں تک میرا خیال ہے یہ لوگ سیکشن ہیڈ کوارٹر پر حملہ کرنے کی بجائے لیبارٹری کو فوقیت دیں گے اور لیبارٹری چونکہ مارکو میں ہے اس لئے لامحالہ تمہارے اور ان کے درمیان میدان جنگ مارکو ہی بنے گا"...... فشر نے جواب دیا۔

"مارکو میں لیبارٹری کہاں ہے اور اس کا بیرونی انچارج کون ہے اور وہاں بلیک تھنڈر کا ایجنٹ کون ہے تاکہ وہ مقامی سطح پر میرے گروپ کے لئے خدمات مہیا کر سکے"...... فاکر نے کہا۔

"مارکو میں ایئر کلب کی مالکہ کیتھرائن بیرونی انچارج تھی اور وہی وہاں بلیک تھنڈر کی ایجنٹ تھی لیکن چونکہ اس کے بارے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو علم ہو گیا تھا اس لئے اسے بھی آف کر دیا گیا اور ایئر کلب کو بھی بند کر دیا گیا ہے"...... فشر نے کہا۔

"یہ تو حماقت کی گئی ہے۔ یہ ان کے لئے بہترین ٹریپ بن سکتا تھا"...... فاکر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ ضروری تھا۔ جب تک تم اس تک پہنچتے وہ لازماً کیتھرائن سے لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر کے ٹارگٹ تک پہنچ جاتے اس لئے کیتھرائن کو ہٹایا گیا ہے۔ اب یہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں لیبارٹری کو تلاش کرتے پھریں گے اور تم انہیں بلاک

کروگے"...... فشر نے جواب دیا۔

"لیکن ہم انہیں تلاش کیسے کریں گے۔ مار کو جزیرہ میں نے دیکھا ہوا ہے۔ وہاں ہر قومیت کے لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ وہ آزاد جزیرہ ہے ہم کس کس پر شک کریں گے اور کس طرح انہیں تلاش کریں گے۔ نہیں فشر۔ یہ کام اس طرح نہیں ہو سکتا۔ ہمیں اس کے لئے باقاعدہ ٹریپ بنانا پڑے گا اور کیتھرائن کے علاوہ اور کوئی آدمی ہے جسے اس لیبارٹری کے بارے میں علم ہو"...... فاکر نے کہا۔

"لیبارٹری جزیرے کے شمال مشرق میں ہے۔ وہاں اس کے اوپر ایک کلب بنا ہوا ہے جس کا نام ریکس کلب ہے لیکن یہ ریکس کلب عام سا کلب ہے۔ اس کلب کا کوئی تعلق لیبارٹری سے نہیں ہے اور نہ ہی ریکس کلب کے مالکان یا عملے کو یہ علم ہے کہ اس کلب کے نیچے لیبارٹری ہے۔ لیبارٹری کا راستہ سمندر سے ہوتا ہوا ایک چھوٹے سے جزیرے پر جا نکلتا ہے۔ اس جزیرے پر بظاہر ایکریمین نیوی کا قبضہ ہے لیکن یہ نیوی نہیں ہے بلکہ اصل میں بلیک تھنڈر کے لوگ ہی ہیں۔ ان کے پاس آبدوزیں ہیں جن کی مدد سے یہ لیبارٹری کے لوگوں کو ضرورت کے وقت مار کو پہنچاتے اور لے آتے ہیں۔ اس کیتھرائن کو اس سیٹ اپ کا علم تھا اور کسی کو بھی اس کا علم نہ تھا"۔ فشر نے کہا۔

"پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آخر کس طرح چیک کیا جائے" فاکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم اگر ذہانت استعمال کرو تو آسانی سے ایسا کر سکتے ہو"۔ فشر

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسے۔ مجھے بتاؤ۔ میری سمجھ میں واقعی کوئی ٹھوس بات نہیں آ رہی"...... فاکر نے کہا۔

"مار کو میں ایئر کلب کے علاوہ ایک اور کلب بھی بلیک تھنڈر کی ملکیت ہے۔ اس کا نام ریجنٹ کلب ہے۔ اس کلب کا بظاہر مالک اور جنرل مینجر ایک بوڑھا آدمی ہے جس کا نام ریجنٹ ہے۔ اس کے ذمے لیبارٹری کے لئے صرف خصوصی سائنسی مواد کی سپلائی ہے جو یہ کام انتہائی خفیہ طور پر کرتا ہے۔ بظاہر یہ سپلائی ایکریمین نیوی کے نام کی جاتی ہے اور ایکریمین نیوی ہی اسے ریجنٹ سے وصول کرتی ہے لیکن صرف ریجنٹ کو ذاتی طور پر معلوم ہے کہ یہ سپلائی دراصل آر لیبارٹری کے لئے ہے۔ تم اس کلب میں اپنا اڈا بنا لو۔ ریجنٹ تمہارے لئے وہاں ہر قسم کی سہولیات مہیا کر سکتا ہے اور ریجنٹ کو یہ حکم دیا جا سکتا ہے کہ وہ پورے مار کو میں اپنے مخصوص آدمیوں کے ذریعے اس بات کو پھیلا دے کہ کیتھرائن کے خاتمے کے بعد اسے بلیک تھنڈر کا مین ایجنٹ بنا دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے اس طرح عمران اور اس کے ساتھی ریجنٹ سے رابطہ کریں گے اور تم انہیں آسانی سے گھیر سکتے ہو"...... فشر نے کہا تو فاکر پہلی بار مسکرا دیا۔

"اگر تمہاری جگہ یہ بات کسی اور نے کی ہوتی تو میں لازماً اسے دنیا کا سب سے بڑا احمق کہہ دیتا۔ لیکن تمہیں یہ القاب نہیں دیا جا سکتا"...... فاکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اوہ سوری۔ کیا میں نے غلط پلاننگ کی ہے"...... فشر نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ یہ لوگ حد درجہ تیز اور ذہین ہیں۔ جیسے ہی یہ بات پورے مارکو میں پھیلائی جائے گی وہ لوگ سمجھ لیں گے کہ ان کے خلاف ٹریپ بچھایا جا رہا ہے اور پھر وہ خود سامنے نہیں آئیں گے بلکہ ریجنٹ کو کسی بھی جگہ گھیر کر اس سے اصل بات اگلوا لیں گے اور ہم صرف ریجنٹ کلب کو ہی چیک کرتے رہ جائیں گے"...... فاکر نے کہا۔

" تو پھر تم بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو۔ کیتھرائن تو بہرحال زندہ نہیں ہو سکتی"...... فشر نے کہا۔

" کچھ نہیں۔ اب مجھے خود ہی وہاں پہنچ کر سب کچھ کرنا ہو گا۔ بہرحال ریجنٹ کو اطلاع دے دو کہ وہ ہمیں وہاں سہولت مہیا کرے۔ باقی کام ہم کر لیں گے"...... فاکر نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن یہ سن لو فاکر کہ تم نے کسی چیکنگ کے چکر میں نہیں پڑنا اور ہر قیمت پر ان کا خاتمہ کرنا ہے چاہے تمہیں مارکو میں رہنے والے ہر آدمی کو ہلاک کیوں نہ کرنا پڑے"...... فشر نے کہا۔

" مجھے ایسے ہی ٹاپ ایجنٹ نہیں بنایا گیا۔ میں جب کام کروں گا تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ختم ہو جائے گی۔ تم بے فکر رہو۔ یہ چاہے کتنے ہی بڑے ایجنٹ ہوں لیکن بہرحال ٹاپ ایجنٹ کا مقابلہ نہیں کر سکتے"...... فاکر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

" اوکے۔ وش یو گڈ لک۔ میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دے

دیتا ہوں کہ مشن تمہارے سپرد کر دیا گیا ہے"...... فشر نے کہا تو فاکر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر مڑ کر دروازے سے باہر آگیا۔

مار کو جزیرے پر واقع ایک رہائشی کالونی کی ایک چھوٹی سی کوٹھی کے ایک بڑے کمرے میں اس وقت عمران اپنے تمام ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ یہ کوٹھی عمران نے مخصوص انداز میں حاصل کی تھی۔ اس کوٹھی میں یہ خصوصیت تھی کہ اس کا ایک ایسا خفیہ راستہ تھا جو کچھ فاصلے پر دوسری کوٹھی میں جا کر نکلتا تھا اور یہ دوسری کوٹھی بھی انہیں ساتھ ہی مل گئی تھی۔ عمران نے اس انداز میں سیٹنگ کی تھی کہ صالحہ، صفدر اور کیپٹن شکیل اس دوسری کوٹھی میں جبکہ جولیا، عمران، تنویر اور خاور اس کوٹھی میں رہائش پذیر تھے۔ عمران نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے خصوصی میک اپ کئے تھے جو کسی بھی کیمرے یا میک اپ واشر حتیٰ کہ سادہ پانی سے بھی چیک نہ ہو سکتے تھے اور نہ ہی صاف ہو سکتے تھے۔ صرف مخصوص کیمیکلز تھے جن کی مدد سے انہیں صاف کیا جا سکتا تھا۔ اس کے علاوہ ان کے پاس ایسے کاغذات موجود

تھے جو سو فیصد درست تھے۔ گو یہ مار کو جزیرہ آزاد جزیرہ تھا یہاں آنے کے لئے کسی ویزے یا کاغذات کی ضرورت نہیں تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ اگر اس جزیرے پر بلیک تھنڈر نے اپنی لیبارٹری قائم کی ہوئی ہے تو ہو سکتا ہے کہ جزیرے پر اصل کنٹرول بھی بلیک تھنڈر کا ہی ہو اور وہ یہاں کی انتظامیہ کے ذریعے یہاں آنے والے ہر آدمی کی چیکنگ بھی کرا سکتی ہے۔ اس لئے وہ سب انتظامات کر کے مار کو پہنچے تھے۔ گراہم سے عمران نے ایئر کلب اور کیتھرائن کی ٹپ حاصل کر لی تھی لیکن یہاں آ کر جب انہیں معلوم ہوا کہ غنڈوں کی ایک لڑائی کے دوران کیتھرائن ہلاک ہو چکی ہے اور یہاں کی انتظامیہ نے ایئر کلب سیل کر دیا ہے تو وہ سمجھ گیا کہ گراہم اور رالف دونوں کی نہ صرف موت کی اطلاع بلیک تھنڈر تک پہنچ گئی ہے بلکہ انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ کیتھرائن کا نام بھی سامنے آ چکا ہے۔ اسے اس بات پر ہرگز حیرت نہ تھی کہ یہ اطلاع ان تک کیسے پہنچی ہے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بلیک تھنڈر کے لئے یہ معمولی باتیں ہیں۔ انہیں مار کو پہنچے ہوئے دو روز گزر چکے تھے اور ان دو روز میں انہوں نے تقریباً پورا مار کو گھوم ڈالا تھا اور تمام کلبوں اور ہوٹلوں میں بھی وہ گئے تھے لیکن اب تک وہ یہ معلوم نہ کر سکے تھے کہ لیبارٹری کہاں ہے اور کس طرح اسے سپلائی وغیرہ پہنچتی ہے کیونکہ مار کو میں انہیں معمولی سا بھی سراغ نہیں مل سکا تھا کہ کہیں کسی سائنس دان کو دیکھا گیا ہے یا کوئی سائنسی سپلائی کی جاتی ہے۔ وہ رات کو دونوں کوٹھیوں کے

خفیہ راستے کی مدد سے یہاں اکٹھے ہوتے تھے۔اس کے باوجود عمران شیٹ لینڈ سے اپنے ساتھ ایسے خصوصی آلات خرید کر لے آیا تھا جن کی مدد سے دونوں کوٹھیوں کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی تھی تاکہ اگر کوٹھی پر ریڈ کیا جائے یا بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی جائے تو انہیں پہلے سے اطلاع ہو سکے۔اس کے علاوہ عمران نے ایسے کیپسول بھی گریٹ لینڈ سے فارمیک کے ذریعے منگوا کر خود بھی استعمال کر لئے تھے اور اپنے ساتھیوں کو بھی استعمال کرا دیئے تھے جن کی وجہ سے وہ ایک ہفتے تک کسی بھی گیس سے بے ہوش نہ ہو سکتے تھے۔ انہیں یقین تھا کہ وہ ایک ہفتے میں اپنا مشن پورا کر لیں گے لیکن دو روز کی زبردست بھاگ دوڑ کے باوجود وہ اب تک اس لیبارٹری کا کوئی معمولی سا کلیو بھی حاصل نہ کر سکے تھے بلکہ اب تو یوں لگ رہا تھا جیسے رالف اور گراہم دونوں نے ان سے غلط بیانی کی ہے اور یہاں کوئی لیبارٹری موجود نہیں ہے لیکن صرف ایک بات کی وجہ سے وہ اپنے اس خدشے کو رد کر دیتے تھے کہ اگر یہاں لیبارٹری نہ تھی تو پھر کیتھرائن کو ختم کرانے کی کیا ضرورت تھی۔عمران نے فارمیک کی مدد سے ایسے آلات بھی منگوا لئے تھے جن کی مدد سے ان کے منہ سے نکلنے والی آوازوں کی رینج اس قدر کمزور ہو جاتی تھی کہ وہ زیادہ وسیع رینج میں پہنچ کر آوازوں کی لہریں اس قدر کمزور ہو جاتی تھیں کہ انہیں کسی بھی طرح چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔یہ چھوٹے چھوٹے آلات ان سب نے اپنے اپنے لباسوں کے اندر اس انداز میں چھپائے ہوئے تھے کہ عام

طور پر نظر نہ آ سکتے تھے اس لئے اب وہ سب بڑے اطمینان بھرے انداز میں کمرے میں بیٹھے ہوئے گفتگو کر رہے تھے۔

"عمران۔آخر ہم کب تک یہاں احمقوں کی طرح پھرتے رہیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے کب تمہیں عقلمند بننے سے منع کیا ہے۔تم عقلمندوں کی طرح گھومو پھرو"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"میں سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں۔یہاں میرے خیال میں کوئی لیبارٹری نہیں ہے۔اگر ہوتی تو لامحالہ کوئی نہ کوئی کلیو اب تک سامنے آ جاتا"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مس جولیا۔عمران صاحب کا خیال درست ہے کہ لیبارٹری بہرحال یہاں موجود ہے۔اگر نہ ہوتی تو اس ایئر کلب کو بند نہ کیا جاتا اور کیتھرائن کو نہ ہٹایا جاتا۔آپ تو خود عمران صاحب کے ساتھ تھیں اس گراہم نے انہیں کیتھرائن اور ایئر کلب کے بارے میں بتایا تھا"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن اگر ایسا ہے بھی سہی تو اب ہمیں کیا کرنا ہو گا۔کیا ہم اس طرح بس یہاں گھومتے پھرتے رہیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کو کسی کی آمد کا انتظار ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے جبکہ عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کسی کی آمد کا انتظار۔کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر

کہا۔

"بلیک تھنڈر کو اگر یہ بات معلوم ہو گئی ہے کہ ہمیں گراہم کے ذریعے یہاں موجود لیبارٹری کا علم ہو چکا ہے تو ظاہر ہے وہ ہمیں کھلی چھٹی نہیں دیں گے اس لئے لامحالہ وہ اب یہاں ہمارے مقابلے کے لئے کوئی ایسا ایجنٹ بھیجیں گے جو ان کے خیال کے مطابق ہمارا مقابلہ کر سکتا ہو گا اور یقیناً عمران صاحب کو اسی ایجنٹ کی آمد کا انتظار ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیپٹن شکیل کی بات درست ہے اور اس ایجنٹ کی آمد پر واقعی ہم درست کلیو حاصل کر لیں گے"...... صالحہ نے چونک کر کہا۔

"وہ کیسے۔ کیا وہ ایجنٹ خود آکر ہمیں بتائے گا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ ہمارا ٹارگٹ لیبارٹری ہے اس لئے جس ایجنٹ کو وہ یہاں بھیجیں گے اسے لازماً معلوم ہو گا کہ لیبارٹری کہاں ہے۔ وہ ہمارے خلاف جو ٹریپ بھی بچھائے گا وہ اس لیبارٹری کو مرکز میں رکھ کر ہی بچھائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ ہمیں ختم کرنے کے لئے ہمیں تلاش بھی کرے گا۔ اس طرح لازماً وہ ایجنٹ یا اس کے آدمی سامنے آ جائیں گے اور پھر ان سے ہی لیبارٹری کے درست محل وقوع کا علم ہو سکے گا"...... صالحہ نے جواب دیا۔

"ویری گڈ صالحہ۔ تم نے واقعی بہترین تجزیہ کیا ہے۔ میرا بھی یہی خیال تھا"...... کیپٹن شکیل نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اب تو لٹیا ہی ڈوب گئی ہے میری"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"پہلے اکیلا کیپٹن شکیل تھا جو میری جگہ لے رہا تھا۔ اب صالحہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئی ہے۔ یک نہ شد دو شد۔ اب بتاؤ کہ میں کہاں جاؤں"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"اگر عمران صاحب ناراض نہ ہو جائیں تو میں بتا دوں کہ لیبارٹری کہاں ہے"...... اچانک خاموش بیٹھے ہوئے خاور نے کہا تو عمران سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا تم واقعی بتا سکتے ہو یا صرف اپنی اہمیت بنانے کے لئے کوئی بات بنا رہے ہو"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو میں نے یہ بات کی ہے کہ آپ لوگ شاید میری بات پر یقین نہ کریں گے"...... خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں خاور۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ہم میں سے کسی سے بھی کم نہیں ہو"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ لیبارٹری ریکس کلب کے نیچے ہے"...... خاور نے کہا تو ان سب کے چہروں پر پہلے سے موجود حیرت کے تاثرات میں مزید اضافہ ہو گیا۔

"ریکس کلب کے نیچے۔ کیسے۔ تمہیں کیسے یہ خیال آیا ہے"۔ عمران نے بھی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلی بات تو یہ ہے یہ ریکس کلب خاصے وسیع وعریض رقبے پر بنا ہوا ہے۔ اس چھوٹے سے جزیرے میں اور کوئی کلب اس قدر زیادہ رقبے پر نہیں بنا ہوا۔ دوسری بات یہ کہ اس ریکس کلب کے عقب میں سمندر ہے۔ یہ بالکل ساحل کے اوپر بنا ہوا ہے"...... خاور نے کہا تو سب کے چہروں پر بے اختیار طنزیہ مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

"بس یا کوئی اور پوائنٹ بھی تمہارے ذہن میں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تیسرا اور آخری پوائنٹ یہ ہے کہ میں نے وہاں کے ایک بوڑھے ویٹر کو خاصی بھاری رقم دے کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ یہ کلب کب تعمیر کیا گیا اور یہاں پہلے کیا ہوتا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ میرا تعلق فن تعمیر سے ہے اور ریکس کلب کی تعمیر سے میں خاصا متاثر ہوا ہوں تو اس نے مجھے بتایا کہ یہ کلب دس سال پہلے تعمیر ہوا ہے جبکہ اس سے پہلے یہاں جنگل ہوا کرتا تھا۔ پھر اس جنگل کو ایک ایکریمین پارٹی نے خرید لیا۔ اس پارٹی نے اس کے گرد انتہائی اونچی چار دیواری بنا کر اسے اس انداز میں چھپا لیا جیسے یہاں کوئی خاص چیز ہو۔ اس کے بعد یہاں بھاری مشینری ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے آتی جاتی رہی۔ اس کلب کی تعمیر میں تقریباً ایک سال لگ گیا۔ ایک سال بعد جب دیواریں ہٹائی گئیں تو جنگل غائب ہو چکا تھا اور اس کی جگہ ریکس کلب تعمیر تھا۔ لیکن پھر اس ایکریمین پارٹی نے یہ کلب انتہائی سستے داموں ایک مقامی پارٹی کو فروخت کر دیا اور تب

سے مقامی پارٹی اس کلب کو چلا رہی ہے"۔ خاور نے کہا تو عمران کے چہرے پر سنسنی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تھا۔ اوہ۔ واقعی تمہارا خیال درست ہے کہ لیبارٹری اس کلب کے نیچے ہے"۔ عمران نے کہا تو خاور کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"میں اس لئے خاموش رہا عمران صاحب کہ میں نے طرز تعمیر کے تحت میں اس پورے کلب کو چیک کیا ہے لیکن اس کلب سے کوئی خفیہ راستہ اس لیبارٹری کو نہیں جاتا اور نہ ہی ایسے کوئی آثار ہیں کہ یہاں کوئی خفیہ راستہ موجود ہے۔ اب میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے انہوں نے یہ راستہ کلب کے عقبی طرف سمندر سے رکھا ہوا ہو اس لئے میں نے یہ بات کر دی ہے"...... خاور نے کہا۔

"نہیں۔ عقبی طرف سمندر کو میں اور میری پارٹی لانچوں میں سیر کرنے کے بہانے اچھی طرح چیک کر چکے ہیں۔ وہاں کوئی راستہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر یہ لیبارٹری اس کلب کے نیچے کیسے ہو سکتی ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"جس طرح اس کوٹھی کا خفیہ راستہ ایک کوٹھی چھوڑ کر دوسری کوٹھی میں جا نکلتا ہے۔ اس طرح ہو سکتا ہے کہ اس لیبارٹری کا راستہ بھی ریکس کلب سے کچھ فاصلے پر کسی دوسرے کلب یا کسی عمارت میں نکلتا ہو"...... عمران نے کہا۔

"اس آئیڈیئے پر میں نے پہلے بھی سوچا تھا عمران صاحب اور
آئیڈیئے کے تحت میں نے چیکنگ بھی کی ہے لیکن ریکس کلب
عقبی سائیڈ میں تو سمندر ہے باقی تینوں سائیڈوں پر تقریباً دو دو کلومیٹر
تک کوئی ایسی عمارت نہیں ہے جس میں اس لیبارٹری کا راست
ہونے کا کوئی امکان ہو"...... خاور نے کہا۔

"یہ بلیک تھنڈر کی لیبارٹری ہے اس لئے یہ بھی تو ہو سکتا ہے
جسے ہم ناممکن سمجھتے ہوں انہوں نے اسے ممکن بنا لیا ہو"...... صف
نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میرے خیال میں اس لیبارٹری کا ر
ایکریمین نیوی کے جزیرے سے جاتا ہو گا"...... اچانک کیپٹن شک
نے کہا تو سب ایک بار پھر چونک پڑے۔

"آج شاید انکشاف ڈے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"عمران صاحب۔ یہاں ایک کلب ہے۔ ریجنٹ کلب۔ اس
مالک ایک بوڑھا آدمی ہے۔ اس کا نام ریجنٹ ہے۔ مجھے اطلاع
تھی کہ ریجنٹ ایکریمین نیوی کو سپلائی کرتا ہے اور ایکریمین نیوی
آبدوزیں یہ سپلائی وصول کرتی ہیں اور مارکو سے تقریباً اڑھائی کلو
مشرق میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جسے یہاں کے لوگ سٹاگرا ٹاپو
ہیں۔ یہ سٹاگرا ٹاپو ایکریمین نیوی کے قبضے میں ہے اور وہاں سو
ایکریمین نیوی کے اور کوئی آدمی نہیں جا سکتا اس لئے میں نے سوچا کہ

اس ٹاپو کے نیچے لیبارٹری نہیں ہو سکتی لیکن اب خاور کی بات سن کر
مجھے خیال آیا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے سمندر کے اندر دو اڑھائی
کلومیٹر کی سرنگ بنائی ہوئی ہو اور یہ راستہ وہاں ٹاپو پر نکلتا ہو اور
ایکریمین نیوی کو انہوں نے بھاری رقومات دے کر خرید رکھا ہو۔
اس طرح کسی کو شک بھی نہیں پڑ سکتا ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ
ایکریمین نیوی مارکو کے ایک کلب کے مالک سے سپلائی حاصل
کرے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ایکریمین نیوی کی آڑ لی گئی ہو ورنہ
یہاں اس ٹاپو میں ایکریمین نیوی اور وہ بھی آبدوز کے اڈے کی۔
میرے خیال میں اس کی کوئی ضرورت ہی نظر نہیں آتی"...... عمران
نے کہا۔

"اوہ۔ بالکل ایسا ہی ہو گا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس ریجنٹ کو
پکڑ کر اس سے ساری بات اگلوانی چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ کام تم میرے ذمے لگا دو۔ پھر دیکھو میں کیسے اصل بات
معلوم کرتا ہوں"...... تنویر نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا
یکلخت چہک کر بولا۔

"یقیناً اس ریجنٹ کی نگرانی کی جا رہی ہو گی اس لئے جیسے ہی ہم
نے اس پر ہاتھ ڈالا بلیک تھنڈر کے ایجنٹ سامنے آ جائیں گے"۔
عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو اور بھی اچھا ہے۔ کم از کم اس بے عملی سے تو نجات

مل جائے گی"...... جولیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اس ریجنٹ کو بھی اصل حقیقت کا علم نہ ہو ورنہ کیھترائن کی طرح اسے بھی آف کر دیا جاتا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ واقعی یہی سمجھتا ہو کہ وہ ایکریمین نیوی کو سپلائی کر رہا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار اچھل پڑے کیونکہ یہاں ان کا کوئی واقف ہی نہ تھا جو یہاں فون کرتا اور وہ سب یہاں اکٹھے تھے۔

"یہ فارمیک کا فون ہو گا۔ میں نے اسے یہ فون نمبر دیا تھا۔" عمران نے ان سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات دیکھتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر پہلے اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ مائیکل بول رہا ہوں"...... عمران نے ایکریمین لہجے اور زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"راسٹر بول رہا ہوں گریٹ لینڈ سے"...... دوسری طرف سے فارمیک کی آواز سنائی دی لیکن اس نے اپنا نام بدل کر بتایا تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"یس مسٹر مائیکل۔ یہاں چھ افراد پر مشتمل ایک گروپ آرت لینڈ سے پہنچا ہے۔ اس گروپ نے گریٹ لینڈ کے ایک ہوٹل لاؤزے کے مالک فشر سے ملاقات کی ہے اور اس گروپ کے لیڈر کا نام فا

ہے۔ اب یہ اتفاق ہے کہ ہوٹل لاؤزے کا مینجر میرا آدمی ہے اور چونکہ ان کی گفتگو کے درمیان آپ کا نام لیا گیا اس لئے اس نے اسے نہ صرف ٹیپ کر لیا بلکہ خاموشی سے اس نے وہ ٹیپ مجھے بھجوا دیا۔ اگر آپ کہیں تو میں یہ ٹیپ ابھی فون پر سنوا دوں ورنہ دوسری صورت میں تو ایئر سروس سے اسے بھجوایا جا سکتا ہے لیکن اس میں وقت لگ سکتا ہے"...... فارمیک نے کہا۔

"تمہارا فون محفوظ ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن آپ اپنے فون کے بارے میں سوچ لیں"۔ فارمیک نے کہا۔

"تم سنوا دو"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک اجنبی آواز ابھری۔ پھر دوسری آواز اور پھر ان دونوں کے درمیان بات چیت آگے بڑھتی رہی اور جیسے جیسے ان کے درمیان بات چیت آگے بڑھتی رہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر مسکراہٹ بھی ابھرتی چلی گئی کیونکہ فشر اور فاکر کے درمیان جو بات چیت ہو رہی تھی وہ ان کے اب تک کے اندازوں کو درست ثابت کر رہی تھی اور جب یہ گفتگو ختم ہوئی تو فارمیک کی آواز سنائی دی۔

"مسٹر مائیکل۔ آپ نے گفتگو سن لی"...... فارمیک نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے راسٹر۔ میں چیف سے تمہاری خصوصی طور پر تعریف کروں گا۔ تمہاری صلاحیتیں واقعی

قابل داد ہیں"...... عمران نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا کیونکہ واقعی فارمیک کی یہ اطلاع انتہائی قابل داد تھی۔

"بے حد شکریہ مسٹر مائیکل۔ آپ کے یہ الفاظ ہی میرے لئے باعث اعزاز ہیں"...... فارمیک نے کہا۔

"کیا تم نے انہیں خود چیک کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں سر۔ جب تک مجھے اطلاع ملی یہ لوگ گریٹ لینڈ سے جا چکے تھے"...... فارمیک نے کہا۔

"اوکے شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہمارے اندازے سو فیصد درست ثابت ہوئے ہیں۔ یہ لیبارٹری اس ریکس کلب کے نیچے ہے اور یہ ایکریمین نیوی بھی اصل نہیں ہے اور سٹاگراٹاپو ہی اس لیبارٹری کا راستہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن اب ہمیں پہلے اس فاکر اور اس کے ساتھیوں سے نمٹنا ہوگا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ٹاپ ایجنٹ انتہائی تربیت یافتہ سیکرٹ ایجنٹ کو کہا جاتا ہے اور یہ لوگ سیکرٹ ایجنٹ ہونے کے ساتھ ساتھ ڈی ایجنٹوں کے انداز میں کام کرتے ہیں۔ اب لازمی بات ہے کہ فاکر اور اس کے ساتھی یہاں مارکو میں ہمیں تلاش کر رہے ہوں گے اور جیسے ہی انہیں ہمارے بارے میں کوئی پتہ چلا وہ یکلخت ہم پر ٹوٹ پڑیں گے اس لئے جب تک ان کا خاتمہ نہیں ہو گا ہم اس لیبارٹری کی طرف دو قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتے"...... عمران نے

انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ ٹاپ ایجنٹ آسمان سے تو نہیں اترے۔ ہم نے بہت دیکھے ہیں ایسے ٹاپ ایجنٹ"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا اچانک ایک خوفناک دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ ان کی کرسیاں بے اختیار لڑکھڑا سی گئیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتے پہلے سے بھی زیادہ خوفناک ایک اور دھماکہ ہوا اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اچانک ان کی آنکھوں اور ذہنوں پر سیاہ پٹیاں باندھ دی ہوں۔ عمران کے ذہن میں آخری احساس یہی ابھرا تھا کہ اس نے تو بے ہوشی سے بچنے والی مخصوص دوا کھائی ہوئی ہے اس کے باوجود اس کا ذہن اس قدر تیزی سے کیوں ماؤف ہو گیا ہے لیکن یہ احساس بھی باقی حساسات کی طرح تاریکی میں ڈوب کر رہ گیا اور اس کے باقی ساتھیوں کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔

فاکر کرسی میں دھنسا ہوا اس انداز میں بیٹھا تھا جیسے اس نے کرسی سے نہ اٹھنے کی قسم کھا رکھی ہو۔ سامنے میز پر ایک مستطیل شکل کی بڑی سی مشین موجود تھی جس میں مستطیل شکل کی ہی سکرین تھی جو روشن تھی اور سکرین پر ایک سرخ رنگ کی کار سڑک پر دوڑتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ اس کی کار چھت پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں چار چھوٹے چھوٹے ایریل لگے ہوئے تھے اور ہر ایریل کے اوپر والے حصے پر سرخ رنگ کی ایک چھوٹی سی پلیٹ موجود تھی۔ کار ادھر ادھر سڑکوں پر دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ کار میں چار افراد سوار تھے اور ان چاروں کے جسموں پر سوٹ تھے لیکن یہ چاروں ہی جسمانی طور پر انتہائی سڈول اور ورزشی جسموں کے مالک تھے۔ فاکر خاموش بیٹھا سکرین پر اس سرخ رنگ کی کار کو دوڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ یہ کام گذشتہ دو گھنٹوں سے وہ کر رہا تھا۔ اس دوران سرخ رنگ کی کار مسلسل حرکت میں تھی اور وہ مارکو کی ہر سڑک، ہر بازار اور ہر کالونی کی ہر چھوٹی بڑی سڑک سے گزر رہی تھی۔ فاکر ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ کار اس وقت ایک کالونی میں داخل ہو رہی تھی اور شاید یہ مارکو کی آخری کالونی تھی کہ اچانک کار ایک جھٹکے سے رک گئی اور کار کے رکتے ہی فاکر اس طرح کرسی کی سیٹ سے اچھلا جیسے اچانک سیٹ میں لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ آ گیا ہو۔ سرخ رنگ کی کار تیزی سے سائیڈ میں ہو کر کھڑی ہو گئی۔

"ہیلو۔ ہیلو باس۔ ایک ہزار گز کے ایریے میں ریڈ ریز کاشن دے رہی ہیں"...... مشین کے نیچے لگی ہوئی جالی میں سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چیک کرو۔ لیکن خیال رکھنا۔ قریب مت جانا"...... فاکر نے مشین کا ایک بٹن پریس کرتے ہوئے کہا۔

"باس۔ پیدل چیک کرنا پڑے گا"۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"پھر کار کسی پارکنگ میں روکو تاکہ اس پر کسی کو شک نہ پڑ سکے"۔ فاکر نے کہا۔

"یس باس"...... وہی آواز پھر سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کار حرکت میں آئی اور تھوڑا سا آگے جا کر وہ گھومی اور پھر ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ میں جا کر رک گئی۔

"ٹی ایس ڈبلیو ساتھ لے لو۔ لیکن فائرنگ سے پہلے مجھے رپورٹ دینا"...... فاکر نے کہا۔

"یس باس" ...... وہی آواز دوبارہ سنائی دی اور پھر چار افراد کار سے نیچے اترے۔ ان کے گلے میں کیمرے لٹک رہے تھے۔ وہ چاروں پارکنگ سے باہر نکل کر سڑک کراس کر کے دوسری طرف چلے گئے اور اس طرح وہ سکرین سے آؤٹ ہو گئے جبکہ سکرین پر اب صرف پارکنگ میں کھڑی خالی کار فاکر کو نظر آ رہی تھی۔

"ہیلو ہیلو باس فرانڈو کالنگ" ...... اچانک مشین کے نیچے موجود جالی سے پہلے والی مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے" ...... فاکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ کوٹھی نمبر سینتیس بی بلاک میں ریڈ ریز کاشن فل پاور کام کر رہا ہے" ...... فرانڈو کی آواز سنائی دی۔

"آر ایم سے چیک کر کے رپورٹ دو۔ لیکن کوٹھی سے دور رہنا"۔ فاکر نے کہا۔

"یس باس۔ ہم اس کوٹھی سے تین کوٹھیاں دور ہیں"۔ فرانڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ چیک کرو اور بتاؤ" ...... فاکر نے کہا۔

"ہیلو۔ ہیلو باس۔ کوٹھی میں سات افراد موجود ہیں اور ساتوں افراد کے بارے میں ریڈ ریز کاشن دے رہی ہیں" ...... کچھ دیر بعد فرانڈو کی انتہائی پرجوش آواز سنائی دی۔

"سٹام سیون استعمال کرو تاکہ کسی قسم کا شک باقی نہ رہے"۔ فاکر نے کہا۔

"یس باس" ...... فرانڈو نے جواب دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو باس" ...... چند لمحوں بعد فرانڈو کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا" ...... فاکر نے چونک کر پوچھا۔

"باس۔ سٹام سیون کاشن نہیں دے رہا۔ لیکن ریڈ ریز فل پاور کاشن دے رہی ہیں" ...... فرانڈو نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ریڈ ریز کے کاشن اور فل کاشن کا مطلب ہے کہ وہ میک اپ میں ہیں۔ اس لحاظ سے تو سٹام سیون کو ان کے اصل چہرے دکھانے چاہئیں" ...... فاکر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی باس" ...... فرانڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عجیب بات ہے۔ ٹھیک ہے تم ایسا کرو کہ اس کوٹھی پر فار ریج فائر کر دو۔ اس طرح وہ بے ہوش ہو جائیں گے اور ان کے چہروں پر جس ٹائپ کا بھی میک اپ ہو گا جل کر راکھ ہو جائے گا اور پھر مجھے رپورٹ دو" ...... فاکر نے کہا۔

"فار ریج تو کار میں سے لینا پڑے گا باس" ...... فرانڈو نے کہا۔

"لے آؤ۔ جلدی کرو" ...... فاکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف خاموشی چھا گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے سکرین پر ایک آدمی کو تیزی سے پارکنگ میں داخل ہو کر کار کی طرف بڑھتے

ہوئے دیکھا۔ یہ فرانڈو تھا۔ فاکر کا اسسٹنٹ۔ فرانڈو نے کار کا دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو کر اس نے دروازہ بند کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور فرانڈو باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا پیکٹ تھا۔ اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور تیزی سے چلتا ہوا پارکنگ سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد وہ سکرین پر نظر آنا بند ہو گیا۔

"ہیلو۔ ہیلو باس۔ کتنے یونٹ فائر کئے جائیں"...... اچانک مشین میں سے فرانڈو کی آواز سنائی دی۔

"سٹام سیون کام نہیں کر رہا اس لئے ڈبل یونٹ فائر کرو اور پھر اندر جا کر چیک کرو"...... فاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... فرانڈو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی خاموشی طاری ہو گئی۔ فاکر خاموش بیٹھا رہا۔

"ہیلو۔ ہیلو باس"...... تقریباً دس بارہ منٹوں بعد فرانڈو کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے فار رینج کی"...... فاکر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"باس میں نے فار رینج کے دو فائر کئے۔ اس کے بعد ہم اس کوٹھی میں داخل ہو گئے تو وہاں ایک بڑے کمرے میں سات افراد بے ہوش پڑے ہوئے ملے ہیں۔ ان میں دو عورتیں اور پانچ مرد ہیں لیکن یہ سب ایکریمین ہیں۔ کوئی بھی ایشیائی نہیں ہے"...... فرانڈو نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ میک اپ میں نہیں تھے لیکن ریڈ ریز نے کاشن کیوں دیا"۔ فاکر نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ تو اب بھی کاشن دے رہی ہے باس۔ فل کاشن"...... فرانڈو نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ میک اپ میں بھی ہوں اور میک اپ میں نہ بھی ہوں۔ چلو سٹام سیون سے میک اپ کلین نہ ہو سکے ہوں گے لیکن فار رینج فائر سے تو یہ کسی صورت بھی نہیں بچ سکتے اور پھر ڈبل فائر کے بعد۔ نہیں یہ کوئی پراسرار سلسلہ ہے اور اس سے یہ نتیجہ بھی نکل سکتا ہے کہ یہ لوگ ہی اصل لوگ ہیں"...... فاکر نے کہا۔

"تو میں انہیں ہلاک کر دوں"...... فرانڈو نے کہا

"نہیں۔ اس طرح ہم ہمیشہ کے لئے شک و شبہ کا شکار رہیں گے۔ تم انہیں وہاں سے نکال کر تھرڈ سپاٹ پر لے جاؤ۔ وہاں ایسی مشینری موجود ہے جس سے ان کی چیکنگ ہو جائے گی۔ میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں"...... فاکر نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فاکر نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا بٹن آف کر دیا اور پھر اٹھ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی فراخ پیشانی پر الجھن کی لکیریں نمایاں ہو چکی تھیں۔

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی جس تیزی سے نمودار ہوئی تھی اتنی ہی تیزی سے غائب ہو گئی تو اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا کہ وہ اپنے ساتھیوں سمیت رہائش گاہ کے اس بڑے کمرے کی بجائے ایک [illegible] کمرے میں موجود تھا۔ وہ ایک دھاتی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ [illegible] سنہرے رنگ سے بنی ہوئی کسی دھات کی کرسی پر۔ اس کے بازو [illegible] کرسی کے بازوؤں پر رکھے ہوئے تھے۔ اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کا جسم کسی گوند سے اس کرسی کے ساتھ چپکا دیا گیا ہو۔ اس نے گردن گھمائی تو اس کے ساتھی بھی اسی طرح کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک نوجوان سب سے آخر میں موجود خاور کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔ یہ آدمی ورزشی جسم کا تھا اور اس نے سوٹ پہن رکھا تھا۔ عمران

نے ہوش میں آتے ہی یہ چیک کر لیا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی سب اسی میک اپ میں جس میک اپ میں وہ بے ہوش ہونے سے پہلے تھے۔ اسی لمحے نوجوان تیزی سے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"مسٹر۔ پلیز ایک منٹ" ...... عمران نے خالصتاً ایکریمین لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے" ...... اس آدمی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یہ ہم کہاں ہیں اور یہ کس قسم کی کرسیاں ہیں کہ میرا جسم حرکت ہی نہیں کر رہا" ...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ شدید پریشانی بھی نمایاں تھی۔

"ابھی کچھ نہیں بتایا جا سکتا" ...... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔

"مائیکل یہ سب کیا ہے۔ یہ ہم کہاں آ گئے ہیں۔ یہ سب کیا ہے" ...... ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے بھی ایکریمین لہجے میں کہا۔

"یہی بات تو میری سمجھ میں بھی نہیں آ رہی۔ ہم تو اپنی رہائش گاہ میں تھے۔ اب یہ کون سی جگہ ہے اور نجانے یہ کس قسم کی کرسیاں ہیں۔ میری تو عقل ہی ماؤف ہو رہی ہے" ...... عمران نے کہا اور پھر باری باری سب نے عمران کی طرح انتہائی پریشانی اور حیرت کا اظہار کیا۔ وہ سب ایکریمین زبان اور لہجے میں بات کر رہے تھے کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک لحیم شحیم آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے

انداز میں بے پناہ پھرتی تھی۔ فراخ پیشانی اور چمکدار آنکھیں اس کی ذہانت کو ظاہر کر رہی تھیں۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور ان سب کے سامنے پڑی ہوئی ایک عام لکڑی کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے پیچھے دو آدمی تھے جنہوں نے ہاتھوں میں مشین پسٹل پکڑے ہوئے تھے۔

"تم میں سے علی عمران کون ہے"...... اس آدمی نے کرسی پر بیٹھ کر غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔ ہم تو ایکریمین سیاح ہیں۔ یہ ہم کہاں آگئے ہیں اور یہ کیسی کرسیاں ہیں کہ ہمارے جسم حرکت ہی نہیں کر رہے۔ ہم نے کیا جرم کیا ہے۔ ہم تو عام سے سیاح ہیں"۔ عمران نے انتہائی پریشانی اور بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واقعی عام سا آدمی ہو۔

"جو سوال میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... اس آدمی نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"جناب۔ ہم تو ایکریمین ہیں۔ یہ مائیکل ہے۔ میں مارشل ہوں۔ یہ رابرٹ ہے۔ یہ جانسن ہے اور یہ سب سے آخر میں جو بیٹھا ہے یہ انتھونی ہے۔ ہمارے ساتھ دو لڑکیاں ہیں مارگریٹ اور ماریا۔ یہ آپ کس زبان کا نام لے رہے ہیں۔ ہمیں تو معلوم نہیں ہے"...... اس بار صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی انتہائی پریشانی اور بوکھلاہٹ تھی اور پھر باری باری سب نے اسی انداز میں بات کی۔

"میرا نام فاکر ہے اور میں بلیک تھنڈر کا ٹاپ ایجنٹ ہوں"۔ اس آدمی نے کہا۔

"بلیک تھنڈر۔ ٹاپ ایجنٹ۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں جناب۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تمہارے کاغذات بھی درست ہیں۔ تمہارے میک اپ بھی کسی طرح واش نہیں ہو رہے حالانکہ ہم نے فار ریج کا ڈبل فائر کیا تھا۔ اگر تم میک اپ میں ہوتے تو تمہارے میک اپ فار ریج کے ڈبل فائر سے بھاپ بن کر اڑ چکے ہوتے۔ دنیا کا کوئی بھی کیمیکل فار ریج کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ تمہارے کاغذات بھی درست ہیں لیکن ریڈ ریز مسلسل کاشن دے رہی ہیں کہ تم میک اپ میں ہو۔ تمہیں یہاں لا کر تمہاری بے ہوشی کے دوران تمہارے میک اپ ٹی سیون ون زیرو سے چیک کرائے گئے لیکن تمہارے میک اپ واش نہیں ہو سکے۔ تمہیں ہوش میں لایا گیا تاکہ تم ہوش میں آتے ہی جو گفتگو کرو اس سے تمہاری اصلیت کا علم ہو سکے لیکن تم نے ہوش میں آتے ہی ایکریمین لہجے اور ایکریمین زبان میں ہی باتیں کی ہیں اور اب میری باتوں کے جواب میں تمہارا ردعمل بھی عام لوگوں جیسا ہے۔ سیکرٹ ایجنٹوں جیسا نہیں ہے۔ اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ تم بہرحال پاکیشیائی سیکرٹ ایجنٹ ہو"۔ فاکر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کس قسم کی زبان بول رہے ہو۔ ہمیں تو تمہاری کسی

بات کی سمجھ نہیں آ رہی۔ کیسا میک اپ۔ ہم کیوں کریں گے میک اپ۔ اور پھر ہمیں کیا ضرورت ہے میک اپ کرنے کی"...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ میں تو سوچ رہا تھا کہ تم مشہور پاکیشیائی ایجنٹ ہو اس لئے تمہارے ساتھ سودے بازی کر لی جائے گی اور تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا لیکن تم واقعی فضول لوگ ہو اس لئے اب تمہاری موت یقینی ہے۔ فرانڈو۔ انہیں گولیوں سے اڑا دو"...... فاکر نے اٹھ کر اپنے عقب میں کھڑے ایک نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... اس نوجوان نے کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا مشین پسٹل اس نے سیدھا کر لیا۔

"ہمارا کیا قصور ہے۔ پلیز ہم پر رحم کرو۔ فار گاڈ سیک۔ ہم پر رحم کرو"...... عمران نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"رک جاؤ فرانڈو۔ میں انہیں آدھے گھنٹے کی مہلت دے رہا ہوں۔ اگر یہ اپنی اصلیت بتا دیں گے تو میرا وعدہ کہ ان سے سودے بازی کر کے انہیں زندہ چھوڑ دوں گا ورنہ آدھے گھنٹے بعد ان کی موت بہرحال یقینی ہے۔ آؤ میرے ساتھ اور تم لوگ سنو۔ اگر تم واقعی پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے لوگ ہو تو مجھے یقین ہے کہ تم ان کرسیوں سے نجات حاصل کرنے کا بھی کوئی نہ کوئی طریقہ تلاش کر لو گے"...... فاکر نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ فرانڈو اور دوسرا ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑے اور چند لمحوں بعد دروازہ بند ہو گیا۔

"عجیب عذاب میں پھنس گئے ہیں رابرٹ۔ یہ آخر کیا چکر ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تم ویسے ہی احمق کے احمق ہو۔ یہ ہمیں پاکیشیائی ایجنٹ سمجھ رہے ہیں اور کیا چکر ہونا ہے"...... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب ہم پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہیں تو پھر"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہ تسلیم کر لینا چاہئے کہ ہم ہیں۔ اس طرح شاید ہم زندہ رہ جائیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے مائیکل۔ پلیز کسی طرح ایکریمین سفارت خانے سے رابطہ کرو ورنہ ہم مارے جائیں گے۔ یہ تو انتہائی خوفناک لوگ ہیں۔ نجانے ہم کس چکر میں پھنس گئے ہیں"...... جولیا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کر سکتا ہوں مارگریٹ۔ جو کچھ ہو رہا ہے تمہارے سامنے ہی ہو رہا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے جسم کو غیر محسوس انداز میں حرکت دینے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم واقعی اس طرح کرسی سے چپکا ہوا تھا کہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر رہا تھا۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ وہ اس پوائنٹ پر سوچ رہا تھا کہ اس کے خالی ہاتھ بھی کرسی کے بازوؤں سے اس طرح چپکے ہوئے تھے جس طرح اس کا لباس والا جسم چپکا ہوا تھا اور یہ بات اس

کی سمجھ میں نہ آرہی تھی کیونکہ دھاتی میگنٹ یا تو لباس کو چپکا سکتا تھا یا انسانی کھال کو۔ لیکن یہاں دونوں ہی کام اکٹھے ہوئے تھے۔ ویسے فاکر نے اب تک جو تفصیل بتائی تھی اس نے عمران کو حیران کر دیا تھا کہ ان لوگوں نے انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کر کے انہیں ٹریس بھی کیا اور انہیں چیک بھی کیا۔ یہ تو عمران کی ذہانت تھی کہ اس نے ایسے کیمیکلز استعمال کئے تھے جو انتہائی حدت سے بھی غائب نہ ہوتے تھے۔ ویسے اس کے ذہن میں موجود الجھن ختم ہو گئی تھی کہ انہوں نے ہر قسم کی بے ہوشی سے بچنے کے لئے جو دوا استعمال کی ہوئی تھی اس کے باوجود وہ کیسے بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس فاکر نے خود ہی بتایا تھا کہ فار رینج کے دو فائر ہوئے اور یہ اس قدر طاقتور ریز تھیں کہ اس کے سامنے کوئی دوا ٹھہر ہی نہ سکتی تھی۔

"کیا سوچ رہے ہو مائیکل۔ ہم مارے جائیں گے۔ مجھے لگتا ہے کہ ہماری موت آ گئی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں مارگریٹ کہ ان لوگوں کو کیسے یقین دلایا جائے کہ ہم بے گناہ ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر انہیں یقین آجائے تو پھر یہ لوگ ہمیں چھوڑ دیں گے۔ یہ اس قدر بے رحم اور سفاک نہیں ہو سکتے کہ بے گناہ افراد کو ہلاک کر دیں"...... عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ تو ہمیں بے گناہ سمجھ کر بھی ہلاک کر رہے ہیں۔ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو پاکیشیائی ظاہر کریں تو وہ ہمیں چھوڑ دیں

گے لیکن ہم کیسے پاکیشیائی ہو سکتے ہیں"...... جولیا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"پھر اب تم خود ہی بتاؤ کہ ہم کیا کریں۔ میرا تو ذہن ہی ماؤف ہو کر رہ گیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک چھت سے چٹک کی آواز سنائی دی اور ان سب نے بے اختیار نظریں اٹھا کر چھت کی طرف دیکھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ چھت سے نکلنے والی اس آواز کے بارے میں کچھ سمجھتے ان کے ذہنوں پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی اور پھر جس طرح یہ سیاہ چادر ان کے ذہنوں پر پھیلی تھی اسی طرح اچانک غائب ہو گئی اور عمران نے آنکھیں کھولیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔ کیا میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ یہ تو ہماری رہائش گاہ ہے۔ وہ چپکنے والی کرسیاں۔ وہ لوگ۔ یہ کیا۔ کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے بے اختیار ایکریمین لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح آنکھیں مسلنا شروع کر دیں جیسے واقعی وہ یہ چیک کر رہا ہو کہ وہ خواب دیکھ رہا ہے یا جاگ رہا ہے اور پھر چند لمحوں بعد سب ہی ہوش میں آ گئے اور عمران نے ہی انہیں خاصتاً ایکریمین لہجے میں بتایا کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکے ہیں۔

"تھینک گاڈ۔ حیرت انگیز۔ یہ کیسے ہو گیا"...... جولیا نے کہا۔

"انہیں ہماری بے گناہی پر یقین آگیا ہے اور یہ ان کی مہربانی ہے کہ انہوں نے ہمیں زندہ چھوڑ دیا ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے

ساتھ ہی وہ اٹھ کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اٹھ کر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے کیونکہ انہیں جب ہوش آیا تھا تو وہ سب فرش پر ہی پڑے ہوئے تھے۔

" پلیز مائیکل۔ فوراً یہاں سے روانگی کا بندوبست کرو۔ اب میں ایک لمحہ بھی یہاں نہیں رہنا چاہتی"...... جولیا نے کہا۔

" پہلے اپنے کاغذات تو چیک کر لیں ورنہ تو مسئلہ بن جائے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا تو اس میں پلاسٹک کا ایک چھوٹا سا لفافہ موجود تھا۔ عمران نے اس لفافے کو کھول کر دیکھا۔

" کاغذات موجود ہیں۔ بس صبح ہوتے ہی ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے۔ باز آئے یہاں کی سیاحت سے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باتھ روم میں داخل ہو کر سینک کا ڈھکن ہٹایا اور پھر اندر ہاتھ ڈال کر جب باہر نکالا تو اس کے ہاتھ میں ایک چمڑے کا بنا ہوا مستطیل شکل کا ڈبہ موجود تھا۔ اس نے ڈھکن بند کیا اور پھر چمڑے کا یہ ڈبہ کھول کر اندر موجود ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکال لیا۔ اس نے آلے کا ایک بٹن پریس کیا تو اس پر موجود زرد رنگ کا بلب جل اٹھا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس نے واش بیسن کی ٹونٹی کھولی اور پانی آنے کی آواز

سنائی دینے لگی۔ چند لمحوں بعد ہی اچانک زرد رنگ کا یہ بلب جھماکے سے بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی سبز رنگ کا ایک بلب جل اٹھا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے آلے کو آف کیا۔ اسے واپس واٹر پروف چمڑے کے کور میں ڈال کر اس نے اسے بند کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال کر اس نے ٹونٹی بند کی اور تیزی سے مڑ کر باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اس کے ساتھی آپس میں بات چیت کر رہے تھے۔

" اب مزید ڈائیلاگ بولنے کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ لوگ مطمئن ہو کر چلے گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" حیرت ہے مسٹر مائیکل کہ انہوں نے ہمیں نہ صرف زندہ چھوڑ دیا ہے بلکہ واپس یہاں بھی پہنچا دیا ہے۔ عام طور پر تو ایسے نہیں ہوتا"...... صفدر نے کہا۔

" فاکر صاحب مکمل چیکنگ کرنا چاہتے تھے اس لئے ہمیں یہاں پہنچا کر یہ چیکنگ کی گئی۔ ابھی میں باتھ روم میں ہی تھا کہ چیکنگ ختم ہوئی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

" لیکن کیسے"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" اس فاکر کا وہ آدمی جو فرانڈو کے ساتھ تھا اس سے معلومات مل سکتی ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بلیو سٹار کلب کا نمبر دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے ساتھی حیرت بھری نظروں سے اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہے تھے۔

"بلیو سٹار کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ چونکہ عمران نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز سب کو واضح طور پر سنائی دے رہی تھی۔

"آپ کے کلب میں میرا ایک دوست میکارٹو آتا جاتا رہتا ہے۔ کیا اس سے بات ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میکارٹو۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد وہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میکارٹو آج کلب نہیں آئے۔ وہ اپنی رہائش گاہ پر ہوں گے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کی رہائش گاہ کا نمبر دے دیں پلیز"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور عمران نے شکریہ ادا کر کے کریڈل

دبایا اور پھر ٹون آنے پر ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"...... نسوانی آواز سنائی دی۔

"اسٹیٹ آفس سے بول رہا ہوں۔ ایک نمبر نوٹ کریں اور مجھے بتائیں کہ یہ نمبر کس جگہ نصب ہے۔ پورا پتہ بتائیں لیکن خوب اچھی طرح چیکنگ کر کے کیونکہ یہ انتہائی اہم حکومتی مسئلہ ہے"۔ عمران نے اسی طرح رعب دار لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے اور زیادہ مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو عمران نے میکارٹو کی رہائش گاہ کا نمبر بتا دیا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں سر۔ میں کمپیوٹر پر چیک کرتی ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھی طرح چیکنگ کر کے بتانا"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو سر"...... تھوڑی دیر بعد ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سر۔ پتہ نوٹ کریں۔ لٹل ٹاور کالونی۔ کوٹھی نمبر ون ہنڈرڈ ون اے بلاک۔ مسٹر میکارٹو کے نام سے اس پتے پر فون نصب ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھی طرح چیک کیا گیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ خیال رکھنا۔ یہ راز لیک آؤٹ نہیں ہونا چاہئے"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں سمجھتی ہوں سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"جس جگہ ہمیں لے جایا گیا تھا یہ وہ پتہ ہے۔ لٹل ٹاور کالونی"۔ عمران نے کہا تو سب ساتھی بے اختیار اچھل پڑے۔ ان سب کے چہروں پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"کیسے معلوم کیا۔ یہ میکارٹو کون ہے"...... سب نے تقریباً بیک آواز ہو کر کہا۔

"جس کمرے میں ہم موجود تھے اس کی سامنے والی دیوار پر جو بڑی سی تصویر لگی ہوئی تھی اس کے نچلے حصے میں میکارٹو اور بلیو سٹار کلب کے الفاظ اس انداز میں درج تھے جیسے بلیو سٹار کلب کے کسی فنکشن پر کسی مقابلے کے سلسلے میں میکارٹو کو یہ تصویر گفٹ کی گئی ہو اس لئے میرا خیال تھا کہ فرانڈو کے ساتھ جو دوسرا آدمی تھا وہ میکارٹو ہی ہو گا کیونکہ اس کے اندر داخل ہونے اور مڑ کر دروازے کو بند کرنے کا خاص انداز بتا رہا تھا کہ وہ اس جگہ کا رہائشی ہے ورنہ اجنبی آدمی اس انداز میں دروازہ بند نہیں کیا کرتا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں یقین تھا کہ اس طرح تم اسے تلاش کر لو گے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"امکانات پر ہماری کامیابی کا سفر طے ہوتا ہے مس مارگریٹ"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ اس کلب والی لڑکی سے میکارٹو کا حلیہ معلوم کر لیتے تو زیادہ یقینی بات ہو جاتی"...... صفدر نے کہا۔

"اس طرح اطلاع لامحالہ میکارٹو تک پہنچ جاتی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ پھر میکارٹو اس فاکر کا ساتھی نہیں ہو سکتا۔ وہ مقامی آدمی ہو گا ورنہ اس قدر جلد اس قسم کی کرسیاں اور انتظامات نہیں کئے جا سکتے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ یہ مقامی ایجنٹ ہے اس لئے اس سے معلومات بھی اچھی خاصی مل جائیں گی۔ آؤ ہمیں ابھی روانہ ہونا ہو گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہم سب کو جانا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ کیونکہ اب ہماری واپسی اس وقت ہو گی جب فاکر اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ہو جائے گا ورنہ نہیں"...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر گہری سنجیدگی کے تاثرات ابھرتے چلے گئے۔

فاکر کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر فکر مندی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے ان لوگوں کو واپس ان کی رہائش گاہ پر پہنچانے اور پھر انہیں ہوش میں لاکر مزید چیکنگ کرنے کے احکامات دیئے تھے اور پھر فرانڈو نے اس کے حکم کی تعمیل کی۔ ان لوگوں نے ہوش میں آتے ہی جو الفاظ بولے تھے اور جس طرح ایکریمین زبان اور لہجے میں باتیں کی تھیں اس سے فاکر کو مکمل یقین ہو گیا تھا کہ ضرور ریڈ ریز میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ نہیں ہیں اس لئے اس نے فرانڈو کو واپس آنے کا حکم دیا تھا اور اب وہ بیٹھے فرانڈو کا انتظار کر رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور فرانڈو اندر داخل ہوا۔

"باس۔ یہ لوگ واقعی غیر متعلق تھے لیکن پھر ریڈ ریز نے کیوں کاشن دیا ہے"..... فرانڈو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب اس سے زیادہ کیا چیکنگ کی جا سکتی ہے۔ اگر یہ لوگ اداکاری کر رہے تھے تو اس کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ریڈ ریز کاشنز میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے"..... فاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ انہیں ختم کر دیا جاتا تو زیادہ بہتر تھا"..... فرانڈو نے کہا۔

"اس سے ہمیں کیا فائدہ ہوتا۔ چھوڑو اس بات کو۔ اب یہ بتاؤ کہ تم نے پورا مار کو چیک کر ڈالا ہے لیکن یہ لوگ دستیاب نہیں ہو سکے۔ اب کیا کیا جائے۔ انہیں کہاں سے اور کیسے ٹریس کیا جائے"۔ فاکر نے کہا۔

"باس۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ان کے ٹارگٹ کی نگرانی کرنی چاہئے"..... فرانڈو نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں تک یہ لوگ کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے اور نہ ہی انہیں کسی طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ اس کو بھول جاؤ۔ کوئی اور تجویز سوچو"..... فاکر نے کہا۔

"باس۔ اب آپ ہی بتائیں میرے تو ذہن میں کوئی بات نہیں آ رہی"..... فرانڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم ایسے لوگوں کو ٹریس کریں جو سیاحوں کو رہائش گاہیں مہیا کرتے ہیں اور پھر ہر رہائش گاہ کو علیحدہ علیحدہ چیک کیا جائے"..... فاکر نے کہا۔

"نہیں باس۔ یہ بے حد طویل کام ہوگا۔ ہمیں کوئی شارٹ کٹ سوچنا چاہئے"...... فرانڈو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شارٹ کٹ تو استعمال ہو گیا۔ ریڈ ریز والا اور ہم نے گروپ کے مطابق سات افراد بھی چیک کر لئے لیکن نتیجہ کیا نکلا۔ سوائے وقت ضائع کرنے کے"...... فاکر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے باس۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہی لوگ اصل تھے حالانکہ ہم نے ان پر ہر حربہ استعمال کر لیا ہے لیکن اس کے باوجود نجانے کیوں میرا دل کہتا ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جن کی ہمیں تلاش ہے"...... فرانڈو نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ میرے ذہن میں بھی یہ بات ہے لیکن اگر یہ میک اپ میں تھے اور کوئی ایسا میک اپ تھا جو شاید اس سے پہلے کبھی نہیں کیا گیا لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ ان کی نگرانی کی جائے۔ شاید آگے چل کر کوئی بات سامنے آجائے"...... فاکر نے کہا۔

"میں بھی یہی چاہتا تھا باس۔ لیکن چونکہ آپ نے فوری واپسی کا حکم دیا تھا اس لئے میں خاموش ہو گیا"...... فرانڈو نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ ایکس الیون ان کے ساتھ والی کوٹھی میں نصب کر دو۔ اس طرح ہم یہاں بیٹھے ان کی نگرانی کرتے رہیں گے اور انہیں بھی اس نگرانی کا علم نہ ہو سکے گا"...... فاکر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ میں ابھی انتظام کرتا ہوں"...... فرانڈو نے کہا۔

اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔

"بڑی سخت بوریت محسوس ہو رہی ہے۔ کارکردگی سامنے نہیں آ رہی"...... فرانڈو کے جانے کے بعد فاکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور فرانڈو تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا"...... فاکر نے چونک کر پوچھا۔

"وہ سب لوگ کوٹھی سے غائب ہو چکے ہیں"...... فرانڈو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"غائب ہو چکے ہیں۔ کیا مطلب۔ کہاں گئے ہیں"...... فاکر نے بھی چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میں نے ان کی ریڈ ریز فیڈنگ مواصلاتی سیارے کے سپیشل کمپیوٹر کو کرا دی ہے۔ جلد ہی ان کا پتہ چل جائے گا لیکن اس وقت ان کا اس طرح کوٹھی سے غائب ہونے کا مطلب ہے کہ وہ واقعی ہمارے مطلوبہ لوگ ہیں"...... فرانڈو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ خوف کی وجہ سے کوٹھی چھوڑ کر کسی ہوٹل میں شفٹ ہو گئے ہوں"...... فاکر نے کہا۔

"یس باس۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال جلد پتہ لگ جائے گا"...... فرانڈو نے کہا۔

"ان کا تو پتہ چل جائے گا لیکن ہم آگے کیسے بڑھیں گے۔ مجھے تو واقعی انتہائی سخت بوریت ہو رہی ہے۔ جی چاہتا ہے کہ ان کا کوئی

سراغ ملے تو میں ان پر جھپٹ پڑوں لیکن کیا کیا جائے۔ نجانے یہ لوگ کس بل میں چھپ کر بیٹھ گئے ہیں"...... فاکر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فاکر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس فاکر بول رہا ہوں"...... فاکر نے کہا۔

"باس فرانڈو یہاں موجود ہے۔ میں ٹموتھی بول رہی ہوں"۔ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس"...... فاکر نے کہا اور رسیور فرانڈو کی طرف بڑھا دیا۔ البتہ اس کے بعد اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا۔

"باس۔ ٹموتھی بول رہی ہوں۔ ان لوگوں کا پتہ چل گیا ہے۔ یہ لوگ لٹل ٹاور کالونی میں موجود ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لٹل ٹاور کالونی میں۔ کہاں"...... فرانڈو نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا۔ فاکر بھی کالونی کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"صرف ایریا ٹریس ہو سکتا ہے باس۔ مزید تفصیل معلوم نہیں ہو سکتی"...... ٹموتھی نے جواب دیا۔

"اوکے"...... فرانڈو نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ فاکر کے ہونٹ بھی بھینچ چکے تھے۔

"یس"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میکارٹو سے بات کراؤ۔ میں فرانڈو بول رہا ہوں"...... فرانڈو

نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کریں"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا

"ہیلو۔ میکارٹو بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"میکارٹو۔ مشکوک افراد لٹل ٹاور کالونی میں چیک کئے گئے ہیں اور تمہارا پوائنٹ بھی لٹل ٹاور کالونی میں ہی ہے اس لئے تم اپنے پوائنٹ کو ریڈ الرٹ کر دو"...... فرانڈو نے کہا۔

"ریڈ الرٹ کر دوں۔ وہ کیوں باس"...... میکارٹو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ لوگ بہرحال مشکوک ہیں اور ان کا اس طرح فوری طور پر لٹل ٹاور کالونی پہنچ جانے کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ انہیں کسی طرح یہ معلوم ہو گیا ہے کہ انہیں تمہارے پوائنٹ پر لے جایا گیا تھا"...... فرانڈو نے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ انہیں بے ہوشی کے دوران یہاں لایا گیا اور کرسیوں پر جکڑے ہونے کی صورت میں انہیں ہوش آیا اور دوبارہ بے ہوش کر کے انہیں یہاں سے لے جایا گیا۔ پھر انہیں کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ انہیں یہاں لایا گیا تھا۔ بہرحال آپ کے حکم کے مطابق میں ریڈ الرٹ کر دیتا ہوں"۔ میکارٹو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ہمیں ہر لحاظ سے الرٹ رہنا ہو گا"...... فرانڈو نے

کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میکارٹو درست کہہ رہا ہے فرانڈو۔ تم ضرورت سے زیادہ ہی محتاط ہو گئے ہو۔ انہیں واقعی کسی صورت بھی نہیں معلوم ہو سکتا کہ وہ پوائنٹ تھری پر لے جائے گئے تھے اور پوائنٹ تھری لٹل ٹاور کالونی میں ہے۔ میرا خیال ہے کہ خوف کی وجہ سے وہ اپنی رہائش گاہ چھوڑ کر لٹل ٹاور کالونی کی کسی کوٹھی میں شفٹ ہو گئے ہیں"۔ فاکر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ درست کہہ رہے ہیں باس۔ لیکن نجانے کیا بات ہے کہ میرا دل مطمئن ہی نہیں ہو رہا"...... فرانڈو نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر جاؤ۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ ان کا خاتمہ کر دو تاکہ ہم اصل موضوع پر توجہ کر سکیں"...... فاکر نے کہا اور فرانڈو بے اختیار ہنس پڑا۔

"شکریہ باس۔ بہرحال ان کی تلاش جاری ہے۔ مار کو اتنا بڑا جزیرہ نہیں ہے۔ کسی نہ کسی وقت بہرحال ان کا پتہ چل ہی جائے گا"۔ فرانڈو نے کہا اور فاکر کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ اٹھا اور سلام کر کے تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ فاکر اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا جس میں شراب کی بوتلیں رکھی ہوئی تھیں۔ اس نے تنگ آکر یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ ایزی رہے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا کیونکہ بے چینی اور اضطراب کا فوری طور پر کوئی نتیجہ سامنے نہیں آسکتا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت لٹل ٹاور کالونی میں بنے ہوئے ایک خوبصورت لیکن چھوٹے سے باغ کے اندر موجود تھا۔ کافی رات پڑ جانے کے باوجود کالونی کی سڑکوں پر کافی ٹریفک تھی اور باغ میں بھی مردوں اور عورتوں کی خاصی تعداد موجود تھی۔ وہ سب ادھر ادھر گھومنے پھرنے اور گپیں مارنے میں مصروف تھے جبکہ عمران اور اس کے ساتھی ایک سائیڈ پر بنی ہوئی گھاس کی اونچی باڑ کے پیچھے بکھرے ہوئے انداز میں موجود تھے۔ عمران کے ساتھ جولیا اور صفدر تھے جبکہ باقی لوگ دو دو کے گروپوں میں علیحدہ کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ عمران کی نظریں باغ کے سامنے سڑک کی دوسری طرف بنی ہوئی ایک چھوٹی سی کوٹھی پر جمی ہوئی تھیں۔ کوٹھی کا سرخ رنگ کا گیٹ بند تھا۔ اندر لائٹس جل رہی تھیں۔ یہ میکارٹو کی رہائش گاہ تھی۔ کوٹھی نمبر ون ہنڈرڈ ون اے بلاک۔ بظاہر وہ عام سی کوٹھی لگ رہی تھی اور

عمران اسے دیکھ کر اب واقعی یہ سوچ رہا تھا کہ اس کا خیال درست بھی ہے یا نہیں کیونکہ صرف دیوار پر موجود تصویر کے نیچے لکھے ہوئے الفاظ کی بنا پر اس نے یہ ساری کارروائی کی تھی۔ اس کا خیال غلط بھی ہو سکتا تھا۔

"کیا سوچ رہے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔

"سوچ رہا ہوں کہ آخر کب تک ہم اس طرح ایک دوسرے کے لئے اجنبی بنے رہیں گے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا اور اس کے ساتھ کھڑا صفدر دونوں چونک پڑے۔ صفدر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران جولیا کو ٹالنے کے لئے پٹڑی بدل رہا ہے۔

"جب تک میں چاہوں گی ایسا ہوتا رہے گا"...... جولیا نے بھی اسے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا تو اس کے اس خلاف توقع جواب پر عمران بھی چونک پڑا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم کچھ چاہتی بھی ہو۔ حیرت ہے۔ آج تک تو تم نے کبھی کوئی فرمائش نہیں کی تھی ورنہ تو اب تک آغا سلیمان پاشا کا ادھار ڈبل نہیں بلکہ ٹرپل ہو چکا ہوتا"...... عمران نے فوراً ہی جواب دیا۔

"عمران صاحب"...... اچانک صفدر نے تیز لہجے میں کہا تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"آپ نے دیکھا کہ اس کوٹھی کی دونوں سائیڈ دیواروں پر اچانک

چھوٹے بلب جل اٹھے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ جب باتیں رنگین ہو رہی ہوں تو ماحول بھی رنگین ہی ہونا چاہئے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو تمہاری ساری کارروائی غلط ثابت ہوئی ہے"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیسی کارروائی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اس کوٹھی کو ٹریس کرنے کی۔ یہ تو عام سی کوٹھی ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"اب تک واقعی یہ عام سی کوٹھی تھی اور میں بھی سوچ رہا تھا کہ شاید میرا خیال غلط ہو لیکن اب ایسا نہیں ہے۔ تم نے صفدر کی بات نہیں سنی اور خود نہیں دیکھا کہ بلب جل اٹھے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"ہاں۔ کوٹھیوں میں ایسے بلب ڈیکوریشن کے لئے لگائے جاتے ہیں۔ ان میں کیا خاص بات ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان بلبوں کا مطلب ہے کہ کوٹھی میں ریڈ الرٹ کیا گیا ہے۔ یہ بلب ایک مخصوص حفاظتی نظام کو آشکارہ کرتے ہیں۔ اس جدید نظام کو سائنسی زبان میں بی ایس کہا جاتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم خواہ مخواہ اب اپنی شرمندگی مٹانے کے لئے یہ باتیں کر رہے ہو۔ یہ عام سے ڈیکوریشن بلب ہیں"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ان بلبوں کو غور سے دیکھو۔ ہر بلب کے اندر تمہیں تیز چمکتا ہوا پوائنٹ اور اس کے گرد مدہم انداز میں جلتے ہوئے کئی پوائنٹ نظر آئیں گے اور یہی اس کی خصوصیت ہے۔ یہ بظاہر عام سے بلب نظر آتے ہیں لیکن ان مخصوص بلبوں سے ایسی ریز نکلتی ہیں جو تقریباً سو فٹ تک ہوا میں سیدھی کسی دیوار کی طرح بلند ہو جاتی ہیں۔ اس طرح کوئی انسان تو ایک طرف کوئی میزائل یا گولی اس دیوار کے پار نہیں جا سکتی۔ ان ریز سے ٹکراتے ہی جل کر راکھ بن جائے گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کسی طرح اس بات کی اطلاع مل گئی ہے کہ ہم ان کی اس کوٹھی میں داخل ہونے کے لئے یہاں پہنچ گئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ انہوں نے کسی جدید ترین ایجاد کی مدد سے ہماری یہاں موجودگی مارک کر لی ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ ان کا روز کا معمول ہو۔ بہرحال اب ہم اس کوٹھی میں عام طریقے سے داخل نہیں ہو سکتے۔ اب اس کے لئے خصوصی طریقہ استعمال کرنا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"وہ کیا عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس کوٹھی کی گٹر لائن عقبی طرف نکلتی ہو گی اور یہ ایسی لائن ہوتی ہے جسے عام طور پر نظرانداز کر دیا جاتا ہے اس لئے تم جا کر اس گٹر لائن کا جائزہ لو تاکہ میں اور جولیا ذرا پرائیویٹ

باتیں کر لیں ورنہ تنویر ہر وقت ہمارے سر پر سوار رہتا ہے۔ آج وہ کچھ فاصلے پر ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں صفدر کے ساتھ جا رہی ہوں۔ تم تنویر سے ہی پرائیویٹ باتیں کر لو"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ صفدر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے مڑ گئی۔

"صفدر خیال رکھنا۔ نکاح اس دنیا میں ہی پڑھایا جاتا ہے۔ دوسری دنیا میں نہیں"...... عمران نے آہستہ سے کہا تو صفدر بے اختیار مسکرا دیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے باغ کے مین گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ عمران مڑ کر تنویر کی طرف بڑھ گیا جو خاور کے ساتھ کھڑا تھا۔

"کیا ہوا۔ یہ دونوں کہاں گئے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"پرائیویٹ باتیں کرنے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو تنویر تو تنویر اس کے ساتھ کھڑا ہوا خاور بھی چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیا مطلب۔ کیسی پرائیویٹ باتیں"...... تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے کیا معلوم۔ میں نے کبھی کسی خاتون سے پرائیویٹ باتیں کی ہی نہیں"...... عمران نے جواب دیا تو خاور بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ کا مطلب ہے کہ تنویر صاحب کو معلوم ہے کہ خواتین سے کیسے پرائیویٹ باتیں کی جاتی ہیں"...... خاور نے جان بوجھ کر

شرارت بھرے لہجے میں کہا۔
"سیدھی طرح بتاؤ کہ تم نے انہیں کہاں بھیجا ہے۔ اور کیوں"۔ تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
"جس کی جو اوقات ہوتی ہے اسے اسی کام پر لگایا جاتا ہے اس لئے اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ وہ دونوں گٹر لائن چیک کرنے گئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا تو تنویر کا چہرہ یکلخت غصے سے بگڑنے لگا۔
"کیا۔ کیا۔ یہ تم کہہ رہے ہو۔ تم"...... تنویر نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔
"تنویر تم سمجھ نہیں سکے۔ ظاہر ہے اس کوٹھی میں ہم ویسے تو داخل نہیں ہو سکتے اس لئے گٹر لائن کے ذریعے اندر داخل ہونے کا منصوبہ بنایا گیا ہو گا اس لئے وہ دونوں گٹر لائن چیک کرنے گئے ہیں"۔ خاور نے فوراً ہی کہا کیونکہ تنویر کا چہرہ واقعی غصے کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔
"تو پھر سیدھی طرح نہیں بتا سکتا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کہا تو ہے کہ گٹر لائن چیک کرنے گئے ہیں۔ وہ چیک کر کے آئیں گے تو تمہاری باری آئے گی"...... عمران نے کہا۔
"میری باری۔ کیا مطلب"...... تنویر نے چونک کر کہا۔
"عمران صاحب پلیز۔ یہاں ہم تماشہ بن جائیں گے۔ چلو تنویر تم

کیپٹن شکیل اور صالحہ کے ساتھ جا کر شامل ہو جاؤ"...... خاور نے فوراً ہی بیچ بچاؤ کرتے ہوئے کہا۔
"لیکن کیوں۔ میری باری کا کیا مطلب ہوا"...... تنویر نے کہا۔
"ظاہر ہے پہلے گٹر لائن چیک ہوتی ہے پھر اس کی صفائی کی جاتی ہے۔ چیک کرنے والے چیک کرتے ہیں تو پھر صفائی کرنے والے کی باری آتی ہے"...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔
"عمران صاحب۔ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے"...... اچانک خاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو تنویر جو بولنے کے لئے منہ کھول ہی رہا تھا خاور کی سنجیدہ بات سن کر یکلخت خاموش ہو گیا۔
"تمہیں کیسے احساس ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ خاور نے تنویر کا ذہن بدلنے کے لئے یہ بات کی ہے۔
"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے"...... خاور نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"کیا تم واقعی سنجیدگی سے بات کر رہے ہو"...... عمران نے بھی اس بار سنجیدگی سے کہا۔
"ہاں عمران صاحب۔ اچانک مجھے یہ احساس ہونے لگا ہے کہ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے لیکن کس طرح یہ میں نہیں سمجھ سکا۔ میں نے ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی ہماری طرف متوجہ نہ تھا۔ پھر چند لمحوں بعد

ہی یہ احساس ختم ہو گیا"...... خاور نے کہا۔

" یہ احساس کس وقت ہوا تھا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اب سے تقریباً دس بارہ منٹ پہلے"...... خاور نے کہا۔

" کمال ہے۔ پھر تو تمہاری چھٹی حس میٹرک تو کیا ایم اے پاس کر چکی ہے اور تم اسے ابھی چھٹی ہی کہہ رہے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں مذاق نہیں کر رہا عمران صاحب۔ جو کچھ کہہ رہا ہوں انتہائی سنجیدگی سے کہہ رہا ہوں"...... خاور نے کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ تمہاری حس اب چھٹی سے ترقی کر کے آگے بڑھ چکی ہے حالانکہ میں اور دوسرے ساتھی بھی یہاں موجود تھے لیکن کسی کو احساس نہیں ہو سکا جبکہ تمہیں ہو گیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آئی ایم سوری عمران صاحب"...... خاور نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" ارے۔ ارے۔ یہ تو فخر کرنے کی بات ہے۔ شرمندہ ہونے کی نہیں۔ واقعی ہمیں چیک کیا گیا تھا لیکن ہمیں احساس نہیں ہوا تمہیں ہو گیا"...... عمران نے کہا تو خاور اور تنویر دونوں چونک پڑے۔

" آپ کیسے کہہ رہے ہیں جبکہ آپ کو احساس نہیں ہوا تھا"۔ خاور نے کہا۔

" اس لئے کہ کوٹھی میں اچانک ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔ ہم سمجھے تھے کہ شاید روٹین میں ایسا کیا گیا ہے۔ لیکن اب تمہاری چھٹی حس نے بتایا ہے کہ ایسا ہوا ہے۔ انہیں یہاں ہماری موجودگی کی اطلاع مل گئی ہے اس لئے انہوں نے حفظ ماتقدم کے طور پر ریڈ الرٹ کر دیا ہے"...... عمران نے کہا۔

" لیکن اگر ایسا ہوتا تو ہم پر حملہ ہو چکا ہوتا"...... خاور نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ کسی مشینری کی مدد سے ہوا ہے۔ جیسے پہلے انہوں نے پاکیشیائی زبان کے استعمال کی وجہ سے معلوم کر لیا تھا اور پھر ریڈ ریز کی مدد سے انہوں نے ہمارے میک اپ چیک کر لئے تھے۔ یہ لوگ واقعی انتہائی جدید ترین مشینری استعمال کرتے ہیں۔ اب بھی یقیناً کسی ایسی ہی مشینری سے یہاں اس کالونی میں ہماری موجودگی چیک کی گئی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ انہیں صرف ایریے کے بارے میں معلوم ہوا ہو اور جگہ کا علم نہ ہوا ہو اور چونکہ ان کا اڈا یہاں موجود ہے اور ہم بھی یہاں موجود ہیں اس لئے وہ چوکنا ہو گئے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی جولیا اور صفدر باغ کے گیٹ میں داخل ہوئے اور تیز تیز قدم اٹھاتے اس طرف کو بڑھنے لگے جہاں عمران، تنویر اور خاور موجود تھے جبکہ صالحہ اور کیپٹن شکیل ٹہلتے ہوئے آگے بڑھ گئے تھے۔ وہ عمران کی اس ہدایت پر اس طرح عمل کر رہے تھے کہ گروپ کو اکٹھا نظر نہیں آنا چاہئے۔

"وہاں گٹر لائن موجود ہے جو اندر سے باہر آ رہی ہے اور اندر کوٹھی کے عقبی باغ میں اس کا دہانہ ہے۔ میں اندر جا کر چیک بھی کر آیا ہوں"...... صفدر نے کہا۔

"گڈ شو۔ تم ایک ایک کر کے چلو۔ ہم وہاں گٹر لائن میں اکٹھے ہوں گے۔ جولیا تم جا کر صالحہ اور کیپٹن شکیل کو بھی بتا دو"۔ عمران نے کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اس طرف کو بڑھ گئی جدھر کیپٹن شکیل اور صالحہ گئے تھے جبکہ صفدر، تنویر، خاور اور عمران علیحدہ علیحدہ ہو کر گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ جب عمران عقبی طرف پہنچا تو اس نے گٹر کا دہانہ کھلا ہوا دیکھا۔ سیڑھی نیچے جا رہی تھی۔ اندر گھپ اندھیرا تھا لیکن عقبی سڑک پر موجود سٹریٹ لائٹ کی روشنی اندر کافی دور تک جا رہی تھی۔ عمران سیڑھی کی مدد سے کافی نیچے اتر گیا اور پھر آگے بڑھنے لگا۔

"یہاں دوسرا دہانہ ہے عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔ اب اندھیرے کے باوجود عمران کو صفدر کا خاکہ نظر آ رہا تھا۔ گٹر لائن کافی بڑی تھی لیکن اس میں پانی کم تھا جو گٹر کے درمیان میں بہہ رہا تھا۔ البتہ وہاں تیز بدبو پھیلی ہوئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جولیا، کیپٹن شکیل صالحہ، تنویر اور خاور بھی اندر پہنچ گئے تو سب سے پہلے عمران سیڑھیاں چڑھ کر اوپر پہنچا۔ دہانے کا ڈھکن تھوڑا سا ہٹا ہوا تھا۔ عمران نے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر اسے ایک طرف آہستہ سے رکھ دیا اور پھر سر باہر نکال کر اس نے جھانکا۔ وہ واقعی کوٹھی کے عقبی باغ میں موجود تھے۔ عمران اوپر چڑھ کر باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے ایک ایک کر کے سب

ساتھی باہر آ گئے۔

"تمہارے پاس بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل ہے۔ مجھے دو"...... عمران نے آہستہ سے صفدر سے کہا تو صفدر نے جیب سے ایک چپٹی نال والا چھوٹا سا پسٹل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"تم یہیں رکو"...... عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر پسٹل ہاتھ میں پکڑے وہ دبے قدموں چلتا ہوا عقبی طرف ایک کھلی کھڑکی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران نے پسٹل کا رخ اندر کی طرف کیا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چار کیپسول اندر راہداری کے فرش پر گر کر ٹوٹ گئے تو عمران سانس روکے واپس مڑا اور اس نے دو انگلیوں سے ناک بند کر کے اپنے ساتھیوں کو بھی سانس روکنے کا اشارہ کیا کیونکہ کھلی کھڑکی سے گیس باہر آ سکتی تھی۔ یہ انتہائی زود اثر گیس تھی۔ پھر کچھ دیر بعد عمران نے آہستہ سے سانس لیا تو اس کی ناک سے نامانوس سی بو نہ ٹکرائی تو اس نے زور سے سانس لیا تو اس کے ساتھیوں نے بھی سانس لینا شروع کر دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب گٹر سے باہر آ گئے۔

"اندر کوئی حفاظتی انتظام تو نہیں ہو گا"۔ جولیا نے آہستہ سے کہا۔

"نہیں۔ باہر سے اندر آنے سے روکنے کے لئے ہی خصوصی نظام ہوتا ہے۔ اندر تو یہ لوگ مطمئن ہوں گے"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر مزید پانچ منٹ تک وہ انتظار کرتے رہے۔ اس کے بعد سائیڈ گلی سے ہوتے ہوئے جب وہ بیرونی

طرف آئے تو گیٹ کے قریب اندر کی طرف ایک آدمی زمین پر ٹیڑھے
میڑھے انداز میں پڑا ہوا تھا جبکہ سامنے والے برآمدے میں دو آدمی فرش
پر پڑے ہوئے تھے۔ ان کی مشین گنیں بھی ان کے کاندھوں سے
منسلک تھیں۔ سامنے چھوٹی سی راہداری تھی جس کی عقبی کھڑکی کھلی
ہوئی تھی۔ عمران اس کے کھلے دروازے سے اندر داخل ہوا اور تھوڑی
دیر بعد عمران نے پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگالیا۔ وہاں دس افراد تھے۔ نیچے
تین بڑے تہہ خانے تھے جن میں سے ایک تہہ خانے میں وہی
کرسیاں موجود تھیں جن پر انہیں جکڑا گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایک
چھوٹا کمرہ تھا جس میں چار بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔ ان میں سے
ایک مشین کام کر رہی تھی جبکہ باقی مشینیں بند تھیں۔ عمران آگے
بڑھا اور اس نے قریب جا کر چیک کیا۔ یہ ریڈ الرٹ کو آن کرنے والی
مشین تھی۔ عمران نے مشین کو بند نہ کیا اور واپس مڑ آیا۔

"بس اس میکارٹو کو زندہ رکھو اور باقی سب کی گردنیں توڑ کر
ہلاک کر دو"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ خود
واپس مڑ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس کمرے میں میکارٹو ایک
کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں موجود تھا۔ چونکہ وہ آدمی فرانڈو کے
ساتھ کمرے میں آیا تھا اس لئے عمران کے خیال کے مطابق یہی میکارٹو
ہو سکتا تھا۔ ویسے وہ اس کمرے میں اکیلا تھا جبکہ باقی تین گروپوں کی
صورت میں مختلف کمروں میں شراب نوشی، کارڈ کھیلنے اور ٹی وی وغیرہ
دیکھنے میں مصروف تھے۔ اس لحاظ سے بھی عمران نے یہی نتیجہ نکالا تھا

کہ یہی اس اڈے کا انچارج ہو گا۔

"سب کو ہلاک کر دیا گیا ہے"...... چند لمحوں بعد تنویر، صفدر اور
خاور نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا جبکہ جولیا، صالحہ اور کیپٹن شکیل
پہلے سے عمران کے ساتھ تھے۔

"کوئی رسی وغیرہ بھی ڈھونڈ لاؤ۔ اب اس میکارٹو سے بات چیت
کرنا پڑے گی"...... عمران نے کہا۔

"میں لے آتا ہوں۔ میں نے ایک کمرے میں دیکھی ہے"۔ صفدر
نے کہا اور واپس چلا گیا۔

"سوائے جولیا اور صالحہ کے باقی سب لوگ سامنے اور عقبی طرف
کھڑے ہو کر نگرانی کریں۔ یہ بلیک تھنڈر کا اڈا ہے اس لئے کسی بھی
لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا اور سب سر ہلاتے ہوئے
واپس مڑ گئے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا
گچھا موجود تھا اور پھر اس نے عمران کی ہدایت کے مطابق اس میکارٹو
کو کرسی کے ساتھ رسی سے مضبوطی سے باندھ دیا۔

"ماسٹر گانٹھ لگانا صفدر کیونکہ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے"۔ عمران
نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"تم صالحہ کے ساتھ یہاں کی تفصیلی تلاشی لو۔ شاید کوئی ایسی
فائل مل جائے جس سے لیبارٹری کے بارے میں مزید تفصیلات مل
جائیں"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صالحہ تم یہاں رکو۔ میں صفدر کے ساتھ جا رہی ہوں"۔ جولیا

نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"ارے۔ ارے۔ خدا خدا کر کے تو یہ موقع ملا ہے۔ صفدر کو بھی اور مجھے بھی۔ تم سارا کھیل بگاڑنا چاہتی ہو"...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"بکواس مت کیا کرو"...... جولیا نے مڑے بغیر کہا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ صفدر بھی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چلا گیا۔

"کیا بات ہے عمران صاحب۔ جولیا آپ کے ساتھ رہنے سے کترانے لگی ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب وہ مایوس ہوتی جا رہی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور آگے بڑھ کر کمرے کی دیوار میں موجود ایک الماری کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو اس میں شراب کی بوتلیں موجود تھیں۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور اسے لے کر وہ واپس مڑ آیا۔

"اسے باتھ روم میں لے جا کر خالی کرو اور پھر اس میں پانی بھر لے آؤ تاکہ اس کی بے ہوشی ختم کی جا سکے"...... عمران نے بوتل صالحہ کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی باتھ روم کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمران سامنے رکھی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد صالحہ باتھ روم سے باہر آئی تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھری ہوئی بوتل موجود تھی۔ عمران اٹھ کر میکارٹو کی طرف بڑھا اور اس نے ایک ہاتھ سے اس کے سر کے بال پکڑ کر اس کا سر اونچا کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس کے جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھول دیا اور صالحہ

نے بوتل کا دہانہ اس کے منہ سے لگا کر بوتل کو اونچا کر دیا۔ بوتل پر ڈھکن موجود نہ تھا۔ پانی میکارٹو کے حلق سے نیچے اترنے لگا۔

"بس کافی ہے"...... عمران نے کہا تو صالحہ نے بوتل ہٹا لی اور عمران نے بھی دونوں ہاتھ ہٹا لئے اور دوبارہ اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ صالحہ بھی بوتل ایک طرف پڑی ہوئی میز پر رکھ کر ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد میکارٹو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ عمران خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"تم۔ تم۔ یہاں۔ اس کمرے میں۔ اوہ۔ اوہ۔ مگر"...... میکارٹو نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی اچھل کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں چاہتا تو تمہیں بھی اس تہہ خانے میں موجود اس کرسی پر جکڑ چکا ہوتا لیکن میں نے سوچا کہ اس کرسی پر تمہیں تکلیف ہو گی جبکہ یہ کرسی آرام دہ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم اندر کیسے آ گئے۔ تم تو کسی طرح بھی اندر نہ آ سکتے تھے"...... میکارٹو کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"تم نے جو ریڈ الرٹ نظام آن کر رکھا ہے اس کا گٹر لائن سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے ہم بڑے اطمینان سے گٹر لائن کے ذریعے اندر آ گئے اور پھر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی۔ نتیجے میں

یہاں موجود تمہارے سب آدمی بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد
تمہارے علاوہ تمہارے باقی تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا اور یہ
سب کچھ میں اس لئے بتا رہا ہوں کہ تمہارا ذہن مطمئن ہو سکے کہ ریڈ
الرٹ نظام آن ہونے کے باوجود ہم یہ صحیح سلامت اندر آ سکتے ہیں۔
عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو میکارٹو کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی
چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ مگر۔ آج سے پہلے تو اس طرح کوئی اندر نہیں
آیا"...... میکارٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب تمہارا ذہن مطمئن ہو گیا ہو تو اب میری بات بھی سن لو۔
تمہارا نام میکارٹو ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر تم کیسے میرا نام جانتے ہو اور تم نے کیسے اس
کوٹھی کو ٹریس کر لیا۔ اس کا مطلب ہے کہ باس فرانڈو کی بات
درست تھی"...... میکارٹو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا بات کی ہے فرانڈو نے"...... عمران نے کہا۔

"اس نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ تم لوگوں کو لٹل ٹاور کالونی
میں چیک کیا گیا ہے اور ہم لوگ بھی لٹل ٹاور کالونی میں ہیں اس لئے
میں ریڈ الرٹ کرا دوں لیکن میں نے باس کی بات پر یقین نہ کیا تھا
کیونکہ تمہیں کسی صورت بھی اس کوٹھی کے بارے میں علم نہ ہو
سکتا تھا۔ تمہیں یہاں بے ہوشی کے دوران لایا گیا تھا اور بے ہوشی کے
دوران ہی لے جایا گیا تھا لیکن اب تم یہاں موجود ہو۔ میرا ذہن

حیرت کی شدت سے پھٹنے والا ہے"...... میکارٹو نے کہا۔

"کس طرح چیک کیا تھا ہمیں"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے تو باس فرانڈو نے بتایا تھا لیکن تم نے
اس پوائنٹ کے بارے میں کیسے معلوم کر لیا"...... میکارٹو نے کہا۔

"جس کمرے میں ہمیں کرسیوں سے چپکایا گیا تھا اس کمرے میں
دیوار پر ایک بڑی سی تصویر موجود تھی جس کے نیچے میکارٹو اور بلیو
مون کلب کے الفاظ موجود تھے۔ میں نے بلیو مون کلب فون کیا تو
انہوں نے تمہاری اس رہائش گاہ کا نمبر بتا دیا۔ میں نے انکوائری سے
اس فون کا پتہ معلوم کر لیا اس طرح ہم یہاں پہنچ گئے"۔ عمران نے کہا
تو میکارٹو نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"تم۔ تم مافوق الفطرت لوگ ہو۔ تمہارا مقابلہ کوئی نہیں کر
سکتا۔ وہ تصویر کلب کا ایک مقابلہ جیتنے پر مجھے انعام میں دی گئی تھی
اور میں نے اسے اس کمرے میں لگا دیا تھا۔ پہلے اس کمرے میں میرا
آفس ہوتا تھا۔ پھر اسے تبدیل کر دیا گیا لیکن وہ تصویر وہیں رہ گئی۔
میرے ذہن میں یہ تصور بھی نہ آ سکتا تھا کہ اس طرح بھی اس کوٹھی
کو چیک کیا جا سکتا ہے"...... میکارٹو نے انتہائی مرعوبانہ لہجے میں کہا
تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اب کافی باتیں ہو چکی ہیں اور تمہاری حیرت بھی ختم ہو چکی ہے
اس لئے اب یہ بتا دو کہ لیبارٹری کا انچارج کون ہے اور وہاں کا فون
نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکونسی بھی بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"لیبارٹری ۔ کون سی لیبارٹری "...... میکارٹو نے چونک کر کہا۔

" دیکھو میکارٹو ۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ اڈا بلیک تھنڈر کا ہے اور لازماً یہ اڈا پہلے کیتھرائن کا ہوتا ہو گا۔ ایئر کلب کی کیتھرائن ۔ لیکن چونکہ اس لئے کیتھرائن کو آف کر دیا گیا کہ اس کے بارے میں مجھے معلوم ہو گیا تھا اور تم اس اڈے کے انچارج بن گئے لیکن فاکر اور اس کے ساتھی ایکریمیا سے یہاں آئے ہیں اس لئے یہ اڈا ان کا نہیں ہو سکتا اور لیبارٹری یہاں بہت عرصے سے موجود ہے اس لئے لامحالہ تمہارا تعلق اس لیبارٹری سے رہتا ہو گا "...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تمہاری پہلی بات درست ہے لیکن دوسری نہیں ۔ ہمارا کوئی تعلق کسی لیبارٹری سے نہیں ہے "...... میکارٹو نے بڑے مضبوط سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" اگر تم میں مزید حیران ہونے کی سکت موجود ہے تو میں تمہیں بتا دوں کہ لیبارٹری کہاں ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" یہ تم کیا کہہ رہے ہو ۔ میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے کسی لیبارٹری کا کوئی علم نہیں ہے "...... میکارٹو نے کہا۔

" تو پھر سنو ۔ یہ لیبارٹری ریکس کلب کے نیچے ہے لیکن اس کا راستہ سٹاگراٹا پو میں جا نکلتا ہے جو بظاہر ایکریمین نیوی کے قبضے میں ہے لیکن یہ اصل ایکریمین نیوی نہیں ہے بلکہ اسے ایکریمین نیوی

ظاہر کیا گیا ہے "...... عمران نے کہا تو میکارٹو کی آنکھیں واقعی حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔

" تم ۔ تم ۔ جن ہو ۔ بھوت ہو ۔ کون ہو ۔ تمہیں کیسے ہر چیز کا پہلے سے علم ہو جاتا ہے "...... میکارٹو نے حیرت کی شدت سے رک رک کر کہا۔

" اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ صحیح بتا دو ورنہ ہو سکتا ہے کہ سب کچھ تو ہم معلوم کر لیں لیکن تم اس قابل ہی نہ رہو کہ زندگی کو انجوائے کر سکو "...... عمران نے کہا۔

" مجھے کچھ نہیں معلوم ۔ میں کہہ رہا ہوں مجھے کچھ نہیں معلوم ۔ میرا کبھی لیبارٹری سے رابطہ نہیں رہا "...... میکارٹو نے کہا تو اسی لمحے دروازہ کھلا تو جولیا اور صفدر اندر داخل ہوئے۔

" یہ فائل لیبارٹری کے بارے میں ہے "...... جولیا نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو میکارٹو کا چہرہ یکلخت مایوسی سے لٹک سا گیا اور عمران اس کی حالت پر ہنس پڑا۔ اس نے فائل لے کر اسے کھولا اور اسے غور سے پڑھنے لگا جبکہ جولیا وہیں بیٹھ گئی اور صفدر خاموشی سے واپس چلا گیا۔ عمران نے سرسری نظروں سے پوری فائل چیک کی اور پھر اسے بند کر کے جولیا کی طرف بڑھا دی۔

" ٹھیک ہے ۔ اس میں کافی مواد موجود ہے "...... عمران نے کہا تو جولیا نے فائل اس سے لے لی۔

"ہاں تو میکارٹو۔ اب بھی تم انکار کرو گے"...... عمران نے کہا۔
"مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم۔ بس مجھے کچھ نہیں معلوم۔ تم زیادہ سے زیادہ مجھے ہلاک کر دو گے۔ کر دو"...... میکارٹو نے کہا۔
"موت اگر اتنی آسانی سے آجایا کرتی تو لوگ مرنے سے خوفزدہ نہ ہوتے۔ چلو اب یہ بتا دو کہ فرانڈو اور فاکر کا اڈا کہاں ہے"۔ عمران نے کہا۔
"مجھے نہیں معلوم"...... میکارٹو نے کہا۔
"صالحہ۔ کیا تم میکارٹو کی زبان کھلوا سکتی ہو"...... عمران نے صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔
"ہاں۔ کیوں نہیں"...... صالحہ نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ اس طرح بندھے ہوئے میکارٹو کی طرف بڑھنے لگی جیسے شکاری بڑے محتاط انداز سے اپنے شکار کی طرف بڑھتا ہے۔
"تم جو چاہو کر لو۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ درست ہے"۔ میکارٹو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ صالحہ نے اس کے سامنے پہنچ کر اپنا دایاں ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے اس کی گردن پر رکھ دیا تھا۔ جولیا کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن عمران کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔
"آخری بار کہہ رہی ہوں کہ سچ بول دو"...... صالحہ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔
"مجھے نہیں معلوم۔ میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے نہیں معلوم"۔ میکارٹو نے کہا لیکن دوسرے لمحے صالحہ کے دونوں ہاتھ ایک جھٹکے سے حرکت میں آئے اور اس کے ساتھ ہی میکارٹو کے حلق سے عجیب سی بھنچی بھنچی سی چیخ نکلی اور اس کا چہرہ تیزی سے بگڑتا چلا گیا۔
"اب بھی وقت ہے بتا دو۔ ورنہ"...... صالحہ نے غراتے ہوئے کہا۔
"بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں۔ پلیز۔ پلیز"...... میکارٹو نے رک رک کر ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا تو صالحہ نے ایک بار پھر دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو میکارٹو کا انتہائی بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا۔ صالحہ پیچھے ہٹ کر سائیڈ میں کھڑی ہو گئی جبکہ میکارٹو بے اختیار لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔
"یہ تو ابھی ابتدا تھی میکارٹو ورنہ دوسرا جھٹکا تمہیں چیخنے بھی نہ دیتا اور تمہیں ایسے عذاب سے گزرنا پڑتا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یہ۔ یہ تم نے کیا کیا تھا۔ میری تو رگ رگ چٹخنے لگ گئی تھی۔ یہ تم نے کیا کیا تھا"...... میکارٹو نے اس بار انتہائی دہشت زدہ سے لہجے میں کہا۔
"کچھ نہیں۔ صرف تمہاری شہ رگ کو معمولی سا بل دے دیا تھا۔ معمولی سا"...... عمران نے کہا۔
"میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ میں تمہارا مقابلہ نہیں کر سکتا لیکن

پہلے تم وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... میکارٹو نے کہا۔

"وعدہ رہا"...... عمران نے کہا۔

"لیبارٹری انچارج کا نام ڈاکٹر ڈارک ہے"...... میکارٹو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہاں کا فون نمبر بتا دیا۔

"اس ڈاکٹر ڈارک سے میرے سامنے بات کر کے اپنی بات کنفرم کرو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں اسے کیا کہوں۔ میرا تو اس سے رابطہ ہی نہیں ہے۔ مادام کیتھرائن کا اس سے رابطہ تھا۔ وہ مادام کیتھرائن کو پسند کرتا تھا اس لئے مادام کیتھرائن کی کال پر یہاں بھی آتا تھا۔ میں نے آج تک اس سے رابطہ ہی نہیں کیا"...... میکارٹو نے کہا۔

"تم نے اسے کیتھرائن کے بارے میں اطلاع تو دی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن صرف یہ کہا تھا کہ مادام کیتھرائن روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئی ہے اور اس کی لاش ایکریمیا بھجوا دی گئی ہے"۔ میکارٹو نے جواب دیا۔

"تو پھر اسے بتاؤ کہ مادام کیتھرائن کی ذاتی ڈائری تمہیں ایک میز کی خفیہ دراز سے ملی ہے جس میں اس نے ڈاکٹر ڈارک کے بارے میں ایسی باتیں لکھی ہوئی ہیں کہ اگر یہ ڈائری سامنے آ گئی تو ڈاکٹر ڈارک کو خودکشی کرنا پڑے گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ایسی تو کوئی ڈائری نہیں ہے"...... میکارٹو نے کہا۔

"چلو تم بات تو کرو تاکہ ہم کنفرم ہو جائیں کہ تم نے درست بتایا ہے اور تمہیں زندہ چھوڑنے کا وعدہ پورا کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں"...... میکارٹو نے کہا تو عمران نے سائیڈ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پہلے اس کے لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر اس نے میکارٹو کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور پھر فون اٹھا کر وہ میکارٹو کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے رسیور میکارٹو کے کان سے لگا دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ڈارک سے بات کرائیں۔ میں پوائنٹ تھری سے میکارٹو بول رہا ہوں"...... میکارٹو نے کہا۔

"سپیشل کوڈ"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"آر ٹو"...... میکارٹو نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈاکٹر ڈارک بول رہا ہوں"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ نوجوان آدمی ہے۔

"میکارٹو بول رہا ہوں ڈاکٹر"...... میکارٹو نے کہا۔

"کیا ہوا۔ کیوں کال کی ہے"...... ڈاکٹر ڈارک نے سخت لہجے میں کہا تو میکارٹو نے وہی ڈائری والی بات دوہرا دی جو عمران نے اسے

بتائی تھی۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کیا لکھا ہوا ہے اس ڈائری میں کہ مجھے خودکشی کرنا پڑے گی۔ نانسنس۔ عورتوں اور مردوں کے تعلقات تو ہوتے ہی رہتے ہیں"...... ڈاکٹر ڈارک نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے فون کا رسیور ہٹا کر دوسرا ہاتھ میکارٹو کے منہ پر رکھ دیا۔

"ڈاکٹر ڈارک۔ اس ڈائری میں کیتھرائن نے یہ درج کیا ہے کہ تم روسیاہی ایجنٹ ہو اور تم لیبارٹری میں خفیہ طور پر ایسا آلہ تیار کر رہے ہو جس کی بنیاد پر بی ٹی کی تمام قوت کو روسیاہی حکومت کے خلاف غیر موثر بنایا جا سکتا ہے اور اس نے اس آلے کے بارے میں تفصیل بھی لکھی ہوئی ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ تم نے نشے کی ترنگ میں آ کر نہ صرف اسے یہ سب کچھ بتایا ہے بلکہ وہ آلہ بھی دکھایا ہے"...... عمران نے خود ہی میکارٹو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کیتھرائن کا دماغ خراب تھا۔ میں نے تو نہ ایسا کوئی آلہ تیار کیا ہے اور نہ ہی کر سکتا ہوں۔ بی ٹی کی طاقت کو کیسے ایک آلے کی مدد سے غیر موثر بنایا جا سکتا ہے اور نہ میرا روسیاہ سے کوئی تعلق ہے"...... ڈاکٹر ڈارک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں یہ ڈائری سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھجوا دیتا

ہوں۔ پھر یہ ڈائری خود ہی مین ہیڈ کوارٹر پہنچ جائے گی اور اس کے بعد تم اپنی صفائی دیتے رہنا۔ میں نے تو اپنے طور پر یہ کوشش کی ہے کہ یہ معاملہ یہیں ختم ہو جائے لیکن جب تم اقراری نہیں کر رہے تو پھر ٹھیک ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم یہ ڈائری مجھے بھجوا دو"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

"تم سیکشن ہیڈ کوارٹر سے منگوا لینا۔ میں تمہیں کیسے براہ راست بھجوا سکتا ہوں۔ البتہ اگر تم چاہو تو یہاں پوائنٹ تھری پر آ کر لے سکتے ہو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں خود چاہتا ہوں کہ تم کسی پریشانی میں نہ پڑو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ لیبارٹری میں ریڈ الرٹ ہے۔ میں یا میرا کوئی بھی آدمی کسی صورت بھی لیبارٹری سے باہر نہیں جا سکتا۔ اوپن وے کو بھی خصوصی طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ البتہ ایک کام ہو سکتا ہے کہ کل اولڈ ہام کی طرف سے سپیشل سپلائی آنی ہے۔ یہ کام کے لئے انتہائی ضروری ہے اس لئے تم ایسا کرو کہ ڈائری اولڈ ہام کے رچرڈ کو پہنچا دو اور اسے کہہ دو کہ وہ سپیشل سپلائی کے بیگ میں اسے ڈال دے۔ اس طرح ڈائری میرے پاس پہنچ جائے گی"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

"اولڈ ہام۔ مگر"...... عمران نے جان بوجھ کر ادھوری بات کرتے ہوئے کہا۔

"ریڈ الرٹ کی وجہ سے سپلائی بھیجنے والے پوائنٹ کو بدل دیا گیا ہے۔ اب اولڈ ہام سے سپلائی لی جائے گی۔ میں رچرڈ کو فون کر کے کہہ

"دیتا ہوں وہ تم سے ڈائری لے لے گا" ...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔
"لیکن ڈاکٹر ڈارک۔ مجھے اس کا کیا فائدہ ہو گا" ...... عمران نے جان بوجھ کر کہا۔
"فائدہ۔ کیا فائدہ چاہتے ہو تم" ...... ڈاکٹر ڈارک نے چونک کر قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ڈاکٹر ڈارک۔ تم پریشانی سے بچ جاؤ گے لیکن کل اگر سیکشن ہیڈ کوارٹر کو یہ معلوم ہوا کہ میں نے یہ سیکرٹ ان سے چھپایا ہے تو میں تو بے موت مارا جاؤں گا اس لئے مجھے بھی تو کوئی فائدہ ہونا چاہئے میرا مطلب ہے کہ کچھ مناسب رقم" ...... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے۔ میں رچرڈ کو کہہ دیتا ہوں وہ تمہیں ایک ہزار ڈالر دے دے گا" ...... ڈاکٹر ڈارک نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔
"ایک نہیں ڈاکٹر۔ دس ہزار ڈالر" ...... عمران نے کہا۔
"تم واقعی یہودی ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ مل جائیں گے تمہیں" ...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔
"اوکے۔ تو پھر سمجھو کہ تم بچ گئے" ...... عمران نے کہا اور تپائی پر رکھے ہوئے فون پیس پر رسیور رکھ کر اس نے میکارٹو کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔
"تم۔ تم حیرت انگیز آدمی ہو۔ اگر میں اپنے سامنے تمہیں اپنی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے نہ دیکھ رہا ہوتا تو میں کبھی اس بات پر یقین نہ کرتا" ...... میکارٹو نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اب تم بتاؤ گے کہ اولڈ ہام کہاں ہے" ...... عمران نے کہا۔
"مجھے نہیں معلوم" ...... میکارٹو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔
"ٹھیک ہے۔ پھر میں وعدے سے آزاد ہو گیا" ...... عمران نے کہا۔
"مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ اولڈ ہام ایک کلب کا پرانا نام ہے۔ اب اس کلب کا نام گالا کلب ہے۔ اولڈ ہام روڈ پر واقع ہے۔ رچرڈ اس کا مالک اور مینجر ہے" ...... میکارٹو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اچھا۔ اب بتاؤ کہ فاکر، فرانڈو اور اس کے ساتھی کہاں ہیں"۔ عمران نے کہا۔
"مجھے نہیں معلوم" ...... میکارٹو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس بار میکارٹو کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔
"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں یہاں لے آئیں اور پھر یہاں سے لے جائیں اور تمہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ وہ کہاں موجود ہیں"۔ عمران نے کہا۔
"میں درست کہہ رہا ہوں۔ انہیں سیکشن ہیڈ کوارٹر کی طرف سے اس پوائنٹ کے بارے میں بتایا گیا تھا اور مجھے بھی حکم دیا گیا تھا کہ میں ان سے پوری طرح تعاون کروں لیکن انہوں نے مجھے نہیں بتایا کہ وہ کہاں رہتے ہیں" ...... میکارٹو نے کہا۔

"ان کا فون نمبر تو تمہیں معلوم ہی ہو گا"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ فون نمبر تو معلوم ہے لیکن فون نمبر سے ان کی رہائش یہ تو معلوم نہیں ہو سکتی"...... میکارنو نے کہا۔
"تم فون نمبر بتاؤ"...... عمران نے کہا تو میکارنو نے فون نمبر بتا دیا۔
"او کے۔ اب رچرڈ کا نمبر بھی بتا دو تاکہ میں تمہاری اس سے بات کرا دوں۔ اب تک ڈاکٹر ڈارک نے اس سے بات کر لی ہو گی۔ تم اس سے ڈائری پہنچانے کی بات کرنا"...... عمران نے کہا تو میکارنو نے فون نمبر بتا دیا۔ عمران نے فون پر کال کر کے رچرڈ سے بات کی اور رچرڈ نے اسے کل صبح آٹھ بجے ڈائری پہنچانے اور رقم لے جانے کا کہہ دیا اور عمران نے جیسے ہی رسیور رکھا اچانک گھنٹی بج اٹھی۔
"اس کا منہ بند کر دو"...... عمران نے ساتھ کھڑی ہوئی صالحہ سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا۔
"میکارنو بول رہا ہوں"...... عمران نے میکارنو کی آواز میں کہا۔
"فرانڈو بول رہا ہوں میکارنو۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہوئی"۔ دوسری طرف سے فرانڈو کی آواز سنائی دی۔
"نہیں۔ کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے باس۔ میں نے ریڈ الرٹ آن کیا ہوا ہے"...... عمران نے کہا۔
"ابھی تک کاشن یہی مل رہا ہے کہ وہ لوگ لٹل ٹاور کالونی میں ہیں لیکن ان کی جگہ کا علم نہیں ہو رہا اس لئے میں نے سوچا کہ تم سے

کنفرم کر لو۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"یس باس"...... عمران نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔
"بہرحال محتاط رہنا۔ ہم انہیں تلاش کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں کیونکہ اب چیف باس نے ان کی ہلاکت کا گرین سگنل دے دیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔
"انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
"چیف پولیس کمشنر آفس سے بول رہا ہوں۔ ایک فون نمبر نوٹ کرو اور بتاؤ کہ یہ کہاں نصب ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے نمبر بتا دیا۔
"اوہ۔ سوری سر۔ یہ تو مواصلاتی سیارے کا سپیشل نمبر ہے۔ یہ ایکس چینج کا نمبر نہیں ہے۔ یہ زیرو سے شروع ہو رہا ہے"۔ انکوائری آپریٹر نے کہا۔
"کیا کسی طرح اس کے بارے میں معلوم ہو سکتا ہے"۔ عمران نے کہا۔
"نو سر۔ یہ مواصلاتی سیارہ شیٹ لینڈ حکومت کا ہے۔ وہاں سے شاید معلوم ہو سکے"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو تم نے جان بوجھ کر غلط نمبر بتایا ہے۔ کیوں"...... عمران نے صالحہ کو میکارٹو کے منہ سے ہاتھ ہٹانے کا اشارہ کرتے ہوئے میکارٹو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نن۔ نہیں۔ نہیں۔ میں درست کہہ رہا ہوں۔ مجھے یہی نمبر بتایا گیا ہے۔ تم بے شک اس نمبر پر فون کر کے بات کر لو"...... میکارٹو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے وہی نمبر پریس کر دیئے۔

"یس۔ فرانڈو بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے فرانڈو کی آواز سنائی دی۔

"میکارٹو بول رہا ہوں باس"...... عمران نے میکارٹو کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا گیا۔

"باس۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں یہاں لٹل ٹاور کالونی میں تلاش کر کے ختم کر دوں"...... عمران نے کہا۔

"کیوں۔ تمہیں یہ خیال کیسے آگیا"...... فرانڈو نے کہا۔

"اس لئے باس کہ ہمارا یہاں پوائنٹ ہے اور ہم یہاں اس کالونی کے بارے میں کافی جانتے ہیں۔ ہم انہیں آسانی سے تلاش کر لیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسی بات ہے تو میں خود وہاں آ رہا ہوں۔ تم ریڈ الرٹ

آف کر دو۔ میں تین بار سپیشل ہارن دوں گا"...... فرانڈو نے کہا۔

"یس باس"...... عمران نے کہا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"صالحہ تم یہاں کا خیال رکھنا میں ریڈ الرٹ مشین آف کر دوں اور ساتھیوں سے بھی کہہ دوں"...... عمران نے اٹھتے ہوئے صالحہ سے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا لیکن ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ اس نے اپنے عقب میں تڑتڑاہٹ اور میکارٹو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سنی تو وہ تیزی سے پلٹا۔ اس نے جولیا کو اپنا ہاتھ نیچے کرتے دیکھ لیا۔ جولیا نے مشین پسٹل سے میکارٹو کا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا۔

"یہ تم نے کیا کیا۔ اس کے ذریعے تو اس فرانڈو اور اس کے ساتھیوں کو پھانسنا تھا"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں دشمن کو زندہ چھوڑنے کی قائل نہیں ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر تمہارا رویہ یہی رہا تو تم بھی ہمارے دشمنوں کی فہرست میں شامل ہو سکتے ہو"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اس کے قریب سے گزر کر باہر چلی گئی۔ عمران نے صالحہ کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جولیا کو نظرانداز کر دیا تھا اور جولیا آپ

کا یہ رویہ برداشت کر ہی نہیں سکتی"...... صالحہ نے قریب آ کر
مسکراتے ہوئے کہا۔
"نظرانداز اور جولیا کو۔ وہ تو نظر نواز ہے۔ نظرانداز کیسے ہو سکتی
ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی
اور پھر وہ دونوں اس کمرے سے باہر نکل گئے۔
"اب ہمیں اس گرڈ لائن سے باہر جانا پڑے گا کیونکہ اب وہ
پلاننگ نہیں ہو سکتی جو پہلے میرے ذہن میں تھی"...... عمران نے
کہا اور تیزی سے آگے برآمدے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

فرانڈو نے دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہوا تو شراب پیتا
ہوا فاکر اس کے اندر آنے کا انداز دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔
"کیا ہوا"...... فاکر نے چونک کر پوچھا۔
"باس۔ پاکیشیائی ایجنٹ پوائنٹ تھری میں موجود ہیں"۔ فرانڈو
نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا تو فاکر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔
"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ پوائنٹ تھری میں پاکیشیائی ایجنٹ۔ یہ کیا
کہہ رہے ہو"...... فاکر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"میں درست کہہ رہا ہوں باس اور یہ وہی ایجنٹ ہیں جنہیں ہم پکڑ
کر وہاں لے گئے تھے لیکن ان کے میک اپ صاف نہیں ہوئے
تھے"...... فرانڈو نے کہا تو فاکر کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات
پھیلتے چلے گئے۔
"کیا کہہ رہے ہو۔ تفصیل بتاؤ"...... فاکر نے کہا تو فرانڈو نے پہلے

میکارٹو کو کال کرنے کی تفصیل بتا دی۔

"پھر اچانک میکارٹو کی سپیشل نمبر پر کال آ گئی اور باس۔ سپیشل کال کی وجہ سے وائس کمپیوٹر نے اسے چیک کیا تو یہ میکارٹو نہیں بول رہا تھا بلکہ اس کی جگہ کوئی اور آدمی میکارٹو کی آواز اور لہجے میں بات کر رہا تھا حالانکہ وہ ہو بہو میکارٹو کی آواز اور لہجہ تھا اور مجھے معلوم ہے کہ یہ خاصیت اسی علی عمران کی بتائی جاتی ہے۔ وہ دوسروں کی آواز اور لہجے کی نقل اس انداز میں کر لیتا ہے کہ دوسرا کسی طرح پہچان ہی نہیں سکتا لیکن ظاہر ہے وائس چیکنگ کمپیوٹر کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا اور چونکہ ریڈ ریز کے ذریعے مسلسل کاشن مل رہا تھا کہ یہ گروپ نٹل ٹاور کالونی میں موجود ہے اس لئے اب یہ بات طے شدہ ہے کہ یہ لوگ پوائنٹ تھری پر موجود ہیں اور ہو سکتا ہے کہ پہلے بھی ساری بات چیت عمران ہی کر رہا ہو"۔ فرانڈو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری گڈ۔ اب ٹارگٹ سامنے آ گیا ہے۔ چلو۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ کیسے بچ کر نکلتے ہیں"۔ فاکر نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر جوش کے تاثرات نمایاں تھے۔

"میں نے گروپ کو وہاں بھجوا دیا ہے اور انہیں ای سکس ون بھی دے دیا ہے۔ اس میں ان کے چہرے فیڈ ہیں اس لئے وہ جہاں بھی ہوں گے انہیں مارک کر لیا جائے گا اور اب یہ کسی صورت بھی بچ کر

نہیں جا سکتے"۔ فرانڈو نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اب انہیں بچ کر جانا بھی نہیں چاہئے۔ لیکن تم نے گروپ کو کہاں بھجوایا ہے"۔ فاکر نے پوچھا۔

"میں نے انہیں نٹل ٹاور کالونی کی ملحقہ کالونی لارسن میں بھجوایا ہے۔ ای سکس ون کی رینج اتنی ہے کہ وہ وہاں سے بھی انہیں مارک کر سکتی ہے"۔ فرانڈو نے جواب دیا۔

"ای سکس ون میں نٹل ٹاور کالونی کا نقشہ تو ہو گا"۔ فاکر نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ پورے مارکو کا نقشہ میں نے یہاں پہنچتے ہی فیڈ کر دیا تھا۔ پکچرائزڈ نقشہ"۔ فرانڈو نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا اور فاکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس کوٹھی سے نکل کر سڑکوں پر دوڑتی ہوئی لارسن کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ لوگ اندر چھپے ہوئے ہوں گے تاکہ ہم جیسے ہی اندر داخل ہوں یہ ہم پر جھپٹ پڑیں"۔ فرانڈو نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ اب تم پر قابو پانے کے لئے پوری طرح مستعد ہوں گے تاکہ تمہارے ذریعے مجھے تک پہنچ سکیں"۔ فاکر نے جواب دیا تو فرانڈو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار لارسن کالونی میں داخل ہوئی اور پھر اس کالونی کے اندر بنے ہوئے ایک چھوٹے سے خوبصورت باغ کے گیٹ کے قریب فرانڈو نے کار روک

لی اور اس کے ساتھ ہی وہ دونوں کار سے نیچے اترے تو ایک طرف سے ایک آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آیا۔

"کیا رپورٹ ہے رالف"...... فرانڈو نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ چونکہ اس گروپ کو عملی طور پر فرانڈو ہی ڈیل کرتا تھا اس سے سب اسے باس ہی کہتے تھے جبکہ فاکر کو وہ چیف باس کہہ کر پکارتے تھے۔ فاکر کی سرکردگی میں فرانڈو کے اس گروپ کے علاوہ اور بھی کئی گروپ تھے لیکن فاکر، فرانڈو اور اس کے گروپ کو اس لئے ساتھ لے آیا تھا کہ فرانڈو بے حد ذہین اور تیز آدمی تھا اور اس کا گروپ بھی ہر لحاظ سے مستعد اور چاق وچوبند تھا۔

"باس۔ وہ لوگ کوٹھی میں موجود نہیں ہیں اور نہ ہی وہ ارد گرد کہیں نظر آ رہے ہیں۔ وہ شاید یہاں سے فرار ہو چکے ہیں"...... رالف نے کہا تو فرانڈو اور فاکر دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تو میرے انتظار میں ہوں گے۔ پوری کالونی چیک کی ہے"...... فرانڈو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ نہ صرف لنل ٹاور کالونی بلکہ لارسن کالونی اور ارد گرد کی دوسری کالونیاں بھی چیک کی ہیں لیکن کہیں بھی ان کی موجودگی کا نشان نہیں ملا"...... رالف نے جواب دیا۔

"ویری سیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں کسی طرح اس بات کا پتہ چل گیا ہے کہ ہمیں ان کی اصلیت کا علم ہو چکا ہے۔ ویری سیڈ۔ بہرحال آؤ اب اس کوٹھی کو خود چیک کریں"...... فاکر نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا تو فرانڈو نے اپنے آدمیوں کو پوائنٹ تھری پر پہنچنے کا کہا اور خود وہ کار میں بیٹھ گیا۔ فاکر بھی کار میں بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ لوگ کہاں جا سکتے ہیں اور کیوں گئے ہوں گے"...... فاکر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یہ انتہائی تیز لوگ ہیں باس۔ ہو سکتا ہے کہ انہیں میکارٹو نے بتا دیا ہو کہ اس نمبر پر وائس چیکنگ کمپیوٹر لنکڈ ہے۔ اس پر وہ نکل گئے ہوں گے"...... فرانڈو نے کہا۔

"لیکن میکارٹو نے ہی تو اسے یہ سپیشل نمبر دیا ہو گا۔ اگر اس نے بتانا ہوتا تو وہ پہلے ہی عام نمبر دے دیتا اور پھر انہیں فرار ہونے کی بجائے ہمارا باہر انتظار کرنا چاہئے تھا۔ انہیں بہرحال اب معلوم ہو چکا ہے کہ ہم یہاں ان کے خلاف کام کر رہے ہیں"...... فاکر نے کہا۔

"یس باس"...... فرانڈو نے جواب دیا۔

"اس میکارٹو کو لیبارٹری کے بارے میں تو لازماً معلومات ہوں گی"...... اچانک فاکر نے چونک کر کہا تو فرانڈو بھی چونک پڑا۔

"اوہ ہاں۔ باس لازماً۔ وہ تو یہاں طویل عرصے سے موجود ہے"۔ فرانڈو نے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اس میکارٹو سے معلومات حاصل کر لی ہیں اور اب وہ اس لیبارٹری کی طرف گئے ہیں۔ ایسے

لوگ اپنے ٹارگٹ پر ہی توجہ رکھتے ہیں۔ واپس چلو۔ اب ہمارا ان سے ٹکراؤ لیبارٹری پر ہی ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ فاکر نے کہا۔

"یس باس۔ وہاں میکارنو کو مل لیں۔ پھر واپس چلتے ہیں"۔ فرانڈو نے کہا تو فاکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار پوائنٹ تھری کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ فرانڈو کے گروپ کی کار وہاں پہلے سے موجود تھی۔ فرانڈو اور فاکر کار سے نیچے اتر آئے۔

"محتاط رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ہمارے لئے ٹریپ ہو"۔۔۔۔ فاکر نے کہا۔

"لیکن اگر وہ اندر موجود ہوتے تو ای سکس ون فوراً ان کی نشاندہی کر دیتا باس"۔۔۔۔ فرانڈو نے کہا۔

"پھر بھی محتاط رہنا۔ پہلے ریڈ ریز نے بھی تو کاشن دیا تھا لیکن تب بھی ان کے میک اپ واش نہ ہو سکے اور انہوں نے جس قسم کی مسلسل اداکاری کر کے ہمیں احمق بنایا وہ بھی تو تمہیں معلوم ہے"۔ فاکر نے کہا تو فرانڈو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس دوران رالف اور اس کے ساتھی اندر داخل ہو چکے تھے کیونکہ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ ان کے پیچھے فرانڈو اور فاکر بھی اندر داخل ہوئے۔ گیٹ کے قریب ایک لاش پڑی ہوئی تھی جبکہ سامنے برآمدے میں بھی دو لاشیں موجود تھیں لیکن ان سب کی گردنیں توڑ کر ہلاک کیا گیا تھا اور پھر اندرونی طرف انہیں سات افراد کی لاشیں مختلف کمروں میں پڑی ہوئی ملیں۔ ان سب کو بھی گردنیں توڑ کر ہلاک کیا گیا تھا جبکہ

ایک کمرے میں میکارنو کی لاش موجود تھی۔ وہ کرسی پر رسی کی مدد سے بندھا ہوا تھا اور اس کے سینے میں گولیاں ماری گئی تھیں۔

"انہیں پہلے بے ہوش کیا گیا ہے پھر انہیں ہلاک کیا گیا ہے اور میکارنو سے باقاعدہ پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا خیال درست ہے کہ انہیں لیبارٹری کے بارے میں معلومات مل چکی ہیں اور اب یہ سیدھے لیبارٹری پر ریڈ کریں گے۔ اس لئے انہوں نے تمہاری یہاں آمد کا بھی انتظار نہیں کیا"۔۔۔۔ فاکر نے کہا تو فرانڈو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"لیکن باس۔ یہ لوگ لیبارٹری پر کیسے حملہ کریں گے۔ کیا ریکس کلب سے یا سٹاگراٹاپو پر جا کر۔ کیا کریں گے یہ"۔۔۔۔ فرانڈو نے کہا۔

"ریکس کلب سے تو کسی صورت بھی لیبارٹری میں نہیں پہنچا جا سکتا۔ چاہے یہ اسے ایٹم بم سے کیوں نہ تباہ کر دیں۔ اس کی چھت بنائی ہی اس انداز میں گئی ہے۔ اس لئے لازماً یہ لوگ سٹاگراٹاپو پر حملہ کریں گے۔ مجھے وہاں کے انچارج سے بات کرنی ہو گی۔ آؤ چلو۔ اب اس پوائنٹ پر رکنے کا کوئی فائدہ نہیں"۔۔۔۔ فاکر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"یس باس۔ میں آ رہا ہوں"۔۔۔۔ فرانڈو نے کہا۔

"رالف"۔۔۔۔ فرانڈو نے فاکر کو جواب دینے کے بعد رالف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ رالف نے کہا۔

"یہاں موجود تمام لاشوں کو برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ بنا دو اور
پھر یہاں کی تمام مشینری کو بھی تباہ کر دو تاکہ مقامی حکومت لاشوں
کے چکر میں نہ پڑے اور آخر میں کوٹھی کو لاک کر کے تم واپس
ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ"۔۔۔ فرانڈو نے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ رالف نے کہا تو فرانڈو سر ہلاتا ہوا باہر کی طرف
مڑ گیا تاکہ فاکر کے ساتھ واپس جا سکے۔ اس کے چہرے پر مایوسی کے
تاثرات نمایاں تھے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گٹر کے اندر موجود تھا۔ انہوں نے
کوٹھی کا اندرونی گٹر ذرا سا کھول دیا تھا اور عقبی گلی والے گٹر کا دہانہ
پوری طرح کھلا ہوا تھا اور وہ سب پائیں باغ والے گٹر کے دہانے سے
کچھ پیچھے کی طرف ہٹ کر کھڑے تھے۔ عمران، میکارٹو کی موت کے بعد
ان سب کو ساتھ لے کر اس گٹر میں آ گیا تھا اور اس نے انہیں یہیں
رہنے کا کہہ دیا تھا۔

"کیا مطلب۔ اس کی وجہ"۔۔۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"میکارٹو نے بتایا ہے کہ ہمیں ہمارے میک اپ والے چہروں کی
مدد سے لٹل ٹاور کالونی میں چیک کر لیا گیا تھا اس پر میں چونک پڑا
ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ فاکر یہاں آنے سے پہلے ایک بار پھر چیکنگ
کرے گا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن وہ چیکنگ میں ایریا تو ٹریس کر لیتے ہیں مگر مخصوص جگہ تو تلاش نہیں کر سکتے۔ پھر"...... جولیا نے کہا۔

"مواصلاتی سیارے والے نمبر کو ڈائل کرنے کے بعد فرانڈو چند لمحے خاموش رہا تھا اور پھر اس نے جو کچھ کہا اس سے اس کا لہجہ پہلے ہونے والی بات چیت سے بہرحال بدلا ہوا تھا اس لئے مجھے شک ہے کہ اس نمبر کا تعلق یقیناً کسی وائس چیکنگ کمپیوٹر سے ہی ہو سکتا ہے اور خدشہ تو انہیں پہلے ہی تھا کہ ہم ٹل ٹاور کالونی میں موجود ہیں اگر انہوں نے چیک کر لیا کہ بولنے والا میکارٹو کی بجائے کوئی دوسرا ہے تو پھر وہ آسانی سے یہ بات سمجھ جائیں گے کہ بولنے والا علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہی ہو سکتا ہے کیونکہ اب میں بطور نقلچی بین الاقوامی شہرت حاصل کر چکا ہوں اور لازماً انہوں نے اس بار کوٹھی کو اندرونی طور پر چیک کرنے کے لئے کسی مشینری سے مدد لینی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کوٹھی کے بیرونی علاقے کو بھی چیک کریں۔ اس طرح ہم آسانی سے ان کی گولیوں کا نشانہ بن سکتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر بے اختیار عمران کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ یہاں کافی اندھیرا تھا لیکن ان کی آنکھیں اب اندھیرے کی اس قدر عادی ہو چکی تھیں کہ وہ چہرے کے بدلتے ہوئے تاثرات بھی دیکھ سکتے تھے۔

"عمران صاحب۔ کیا اس گٹر کے اندر چیکنگ ریز داخل نہیں ہوں گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ ایسی ریز صرف زمین کے اوپر کام کرتی ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ دیواریں اور چھتیں وغیرہ ان ریز کے راستے کی رکاوٹ نہیں بن سکتیں لیکن زمین کے اندر یہ ریز کام نہیں کرتیں۔ ان کی ماہیت سے میں بخوبی واقف ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہمیں اس پر قابو پانے کے لئے تو بہرحال باہر جانا ہی پڑے گا۔ پھر"...... جولیا نے کہا۔

"جب وہ مطمئن ہو جائیں گے کہ ہم نہ صرف یہاں سے بلکہ اس کالونی سے بھی جا چکے ہیں تو پھر لامحالہ وہ مطمئن ہو کر اندر آئیں گے اور پھر انہیں آسانی سے گھیرا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے جب میکارٹو کو ہلاک کیا تھا تو تم نے کیوں کہا تھا کہ تمہارا پلان خراب ہو گیا ہے۔ کیا چاہتے تھے تم"...... جولیا نے کہا۔

"اس وقت میرا پلان اور تھا۔ میں چاہتا تھا کہ میکارٹو کو زندہ چھوڑ کر چلا جاؤں تاکہ وہ لوگ میکارٹو سے معلوم کر سکیں کہ ہم نے لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اس طرح وہ ہمیں یہاں تلاش کرنے کی بجائے ساری توجہ لیبارٹری کی طرف کریں گے اور اس طرح ہمیں پوری آزادی سے کام کرنے کا موقع مل جائے گا ورنہ جس قسم کی وہ مشینری استعمال کر رہے ہیں اس سے واقعی مجھے خوف آتا ہے کہ کسی بھی لمحے اندھیرے سے آنے والی گولی ہمارا خاتمہ بالخیر کر سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اور تم نے مجھے نظرانداز کیوں کیا تھا۔ کیا جو کام تم نے صالحہ سے

کرایا تھا وہ میں نہیں کر سکتی تھی۔ پہلے تو تم مجھے کہا کرتے تھے"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تم اب سینئر ہو چکی ہو جبکہ صالحہ جونیئر ہے اور ایسے کام جونیئروں سے ہی کرائے جاتے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تم نے مجھے ابھی سے بوڑھی سمجھنا شروع کر دیا ہے"۔ جولیا نے پہلے سے زیادہ پھنکارتے ہوئے کہا۔

"سینئر کا لفظ میں نے استعمال کیا ہے۔ بوڑھی کا نہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے سینئر کی عمر زیادہ ہوتی ہے نانسنس۔ خبردار اگر تم نے آئندہ ایسا سوچا"۔ جولیا نے کہا۔

"میعاد بھی بتا دو"۔ عمران نے کہا۔

"میعاد۔ کیا مطلب۔ کیسی میعاد"۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"جب تک میں تمہیں سینئر نہ سمجھوں۔ مطلب ہے ایک سال۔ دو سال۔ دس سال یا بیس سال"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کیا کرو۔ تم سے تو تنویر اچھا ہے جو اس طرح دوسروں کے جذبات تو مجروح نہیں کرتا۔ نانسنس"۔ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا آپ اس کی باتوں کا برا نہ منایا کریں۔ اسے صرف

باتیں کرنا ہی آتی ہیں"...... تنویر نے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے کہا۔

"سینئر ہونے کے بعد ظاہر ہے باتیں ہی رہ جاتی ہیں۔ عملی طور پر تو جونیئرز ہی کام کرتے ہیں"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی انہیں اوپر سے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک کر خاموش ہو گئے۔ عمران نے انہیں وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر وہ سیڑھی چڑھ کر دہانے تک پہنچا۔ اس نے دہانے کے ڈھکن کو اس انداز میں کھول رکھا تھا کہ بیرونی منظر اسے آسانی سے نظر آ سکے لیکن ظاہر ہے یہ عقبی سائیڈ تھی۔ یہاں سے فرنٹ تو کسی صورت بھی نظر نہ آ سکتا تھا لیکن عمران کے حساس کانوں میں کئی افراد کے چلنے اور عمارت کی اندرونی طرف بڑھنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ کافی دیر تک وہ اس طرح غور سے آوازیں سنتا رہا۔ اب عمارت کی اندرونی طرف آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ چونکہ راہداری کی وہ عقبی کھڑکی جس سے اس نے بے ہوش کر دینے والے کیپسول فائر کئے تھے ابھی تک کھلی ہوئی تھی اس لئے اندرونی آوازیں بھی کھلی کھڑکی کی وجہ سے اسے مدھم سی لیکن بہرحال سنائی دے رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد اس نے دونوں ہاتھوں سے ڈھکن کو ہٹا کر انتہائی آہستگی سے ایک طرف رکھا اور پھر اپنے ساتھیوں کو اوپر آنے کا اشارہ کر کے وہ دہانے سے باہر آ گیا اور پھر دبے قدموں اس کھڑکی کی سائیڈ سے ہو کر اندر کی طرف بڑھنے لگا اور پھر وہ کھلی کھڑکی کے قریب جا کر

سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ اس کے کانوں میں فرانڈو کی آواز پڑی تھی۔ وہ کسی رالف کو لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ کر دینے اور پھر مشینری تباہ کر کے کوٹھی لاک کر کے ہیڈ کوارٹر آنے کا حکم دے رہا تھا اور پھر قدموں کی آوازیں معدوم ہوتی چلی گئیں۔ عمران اس آواز سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ فرانڈو ہے اور اب واپس جا رہا ہے لیکن وہ اسے روک نہ سکتا تھا کیونکہ جب تک وہ سائیڈ سے سامنے کے رخ پر جاتا فرانڈو باہر جا چکا ہوتا اور اس کے ساتھی جن کی تعداد اسے کافی لگتی تھی اس کے عقب سے اسے چیک کر سکتے تھے اس لئے وہ خاموش کھڑا رہا۔ اسے بہرحال یہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ لوگ فرانڈو کے خاص گروپ کے آدمی ہیں اس لئے لازماً وہ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی جانتے ہوں گے۔ چند لمحوں کے بعد اسے دور سے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی بند ہونے کی آواز سنائی دی اور وہ سمجھ گیا کہ فرانڈو باہر جا چکا ہے۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور چپٹی نال والا پسٹل باہر نکالا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گٹر کے دہانے کی طرف دیکھا تو اس نے صفدر کو باہر جھانکتے ہوئے دیکھا۔ عمران نے دوسرا ہاتھ اٹھا کر دو انگلیوں سے اپنی ناک بند کر کے انہیں سانس روکنے کا اشارہ کیا اور پھر مڑ کر اس نے پسٹل کا رخ کھڑکی کی اندرونی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ چٹک چٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی پسٹل سے نکل کر چار کیپسول یکے بعد دیگرے راہداری کے فرش پر گر کر ٹوٹ گئے اور عمران سانس روکے ہوئے تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ پھر وہ سائیڈ

راہداری کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ صفدر اب واپس گٹر میں اتر گیا تھا۔ شاید اسے نیچے جا کر ساتھیوں کو عمران کے اشارے کے بارے میں بتانا پڑا تھا۔ عمران خاموش کھڑا رہا۔ جب اس کے نقطہ نظر سے گیس کے اثرات ختم ہو گئے تو اس نے آہستہ سے سانس لیا اور پھر جب اس کی ناک سے گیس کی بو نہ ٹکرائی تو اس نے مکمل سانس لیا اور گٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"باہر آ جاؤ"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے سب ساتھی گٹر کے دہانے سے باہر آ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ کوٹھی میں داخل ہوئے تو وہاں چار افراد مختلف جگہوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے جن میں سے ایک تہہ خانے میں بنی ہوئی ایک برقی بھٹی کے پاس فرش پر پڑا ہوا تھا جبکہ دو ایک لاش سمیت ایک اور کمرے میں پڑے ہوئے تھے جبکہ ایک بے ہوش آدمی اس کمرے میں پڑا ہوا تھا جس میں مشینری موجود تھی۔ اس وقت چاروں مشینیں بند تھیں۔ عمران نے گٹر میں اترنے سے پہلے نہ صرف ریڈ الرٹ کنٹرول کرنے والی مشین بند کر دی تھی بلکہ اس نے بیرونی پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی بھی اندر سے کھول دی تھی تاکہ آنے والا یہ سمجھے کہ وہ باہر نکل گئے ہیں۔ اسے اب ان لوگوں کے سامان کی تلاش تھی لیکن کوئی ایسا سامان وہاں موجود نہ تھا جسے وہ رالف اور اس کے ساتھیوں کا سامان سمجھ سکتا۔ مشین روم میں پڑے ہوئے شخص کے بارے میں اس کو یقین تھا کہ یہی رالف ہے جسے فرانڈو

احکامات دے رہا تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو اسے اٹھا کر لے جانے اور کرسی سے باندھنے کا حکم دے دیا تھا جبکہ باقی تین افراد کو اس کی ہدایت پر گردنیں توڑ کر ہلاک کر دیا گیا۔ پھر جب اس بے ہوش شخص کے منہ پر پانی ڈال کر اسے ہوش میں لایا گیا تو ہوش میں آتے ہی وہ اپنے سامنے کھڑے عمران اور اس کے ساتھ موجود جولیا اور صالحہ کو دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم یہاں۔ کیا مطلب۔ یہاں تو تم نہیں تھے اور یہاں کی پوری کالونی میں تم موجود نہیں تھے۔ پھر تم کہاں سے آگئے"۔ اس آدمی نے رک رک کر اور انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام رالف ہے اور تم فرانڈو کے ماتحت ہو"...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کر دیا۔

"ہاں۔ مگر تم کہاں تھے۔ تمہیں ای سکس ون سے چیک کیا گیا تو تم نہ پوائنٹ کے اندر تھے اور نہ باہر۔ پھر تم کہاں سے آگئے"۔ رالف نے اسی طرح انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو میرا خیال درست تھا کہ تم نے پہلے ہماری چیکنگ کی ہے۔ ہم گٹر میں تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گٹر میں۔ کون سے گٹر میں"...... رالف نے اور زیادہ حیران ہو کر کہا۔

"تمہارے اس پوائنٹ کے گٹر میں"...... عمران نے جواب دیا تو

رالف کا چہرہ بے اختیار لٹک سا گیا۔ اس کے چہرے پر انتہائی مایوسی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اب تمہاری حیرت دور ہو چکی ہے۔ اب تم بتا دو کہ فاکر اور فرانڈو کہاں موجود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ وہ علیحدہ رہتے ہیں۔ ہمیں تو صرف احکامات ملتے ہیں"...... رالف نے جواب دیا لیکن عمران اس کے بولنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ بات چھپا رہا ہے۔

"تمہارے تین ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں رالف اور یہاں اب فرانڈو اور فاکر دوبارہ نہیں آئیں گے۔ تمہارے ساتھ ہماری براہ راست کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو بتا دو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے واقعی علم نہیں ہے ورنہ میں بتا دیتا"...... اس بار رالف نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"تمہاری کار کہاں ہے"...... عمران نے دوسرا سوال کیا تو رالف بے اختیار چونک پڑا۔

"کار۔ کون سی کار"...... رالف نے کہا۔

"جولیا۔ تم اس کی زبان کھلواؤ۔ میں باہر موجود اس کی کار کی تلاشی لے لوں۔ میری واپسی تک تم نے اس سے پتہ اور فون نمبر معلوم کر لینا ہے۔ ہمارے پاس اب ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہے"...... عمران نے اٹھ کر جولیا سے کہا اور پھر تیزی سے بیرونی

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی کوٹھی کے سامنے اور عقبی رخ
پر موجود تھے تاکہ کسی بھی وقت اچانک مداخلت کو روکا جا سکے۔

"کیا ہوا عمران صاحب"...... برآمدے میں موجود صفدر نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ جولیا اس رالف کی زبان کھلوا رہی ہے۔ اس کی کار
باہر موجود ہو گی۔ تم جا کر اس کے اندر جو سامان بھی نظر آئے لے آؤ۔
تنویر تم ساتھ چلے جاؤ"...... عمران نے کہا تو صفدر اور تنویر دونوں سر
ہلاتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران وہیں برآمدے
میں ہی رک گیا۔ اس کی پیشانی پر سوچ کی لکیریں نمایاں تھیں۔
تھوڑی دیر بعد صفدر اور تنویر واپس آئے تو صفدر نے ایک بڑا بیگ
جبکہ تنویر نے ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھایا ہوا تھا۔
عمران نے بیگ کھولا تو اس کے اندر ایک چھوٹی سی چوکور مشین
موجود تھی۔ عمران نے مشین باہر نکالی اور پھر اسے غور سے دیکھنے لگا۔
اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"یہ تو انتہائی جدید ترین کمپیوٹر ہے۔ آکس ایون سے بھی زیادہ
جدید"...... عمران نے اسے واپس بیگ میں رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ کس کام آتا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"اس کے اندر یقیناً اس کالونی کا نقشہ اور ہماری تصویریں فیڈ
ہوں گی جو انہوں نے پہلے ریز کی مدد سے حاصل کی تھیں۔ اگر ہم گن
میں نہ ہوتے اور زمین کے اوپر ہوتے تو چاہے ہم جہاں بھی ہوتے اور
جس انداز میں بھی ہوتے یہ اس مشین سے ہمیں چیک کر لیتے اور پھ

ظاہر ہے اچانک چلنے والی گولیوں کو کون روک سکتا ہے"۔ عمران نے
جواب دیا اور پھر بیگ اٹھا کر وہ واپس اس کمرے میں طرف بڑھ گیا
جہاں رالف اور جولیا موجود تھے۔ عمران جب کمرے میں داخل ہوا تو
بے اختیار چونک پڑا کیونکہ رالف کی گردن اس طرح سائیڈ پر ڈھلکی
ہوئی تھی جیسے اس کی گردن توڑ دی گئی ہو۔ اس کے چہرے کا رنگ
ہی بتا رہا تھا کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے جبکہ جولیا بڑے اطمینان بھرے
انداز میں کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا"...... عمران نے بیگ کو کرسی کے قریب
رکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس نے بتایا ہے کہ فاکر اور فرانڈو دونوں گاسپر کالونی کی
کوٹھی نمبر اٹھائیس بی بلاک میں موجود ہیں۔ ان کا ہیڈ کوارٹر وہی
ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"کیسے اتنی جلدی بتا دیا اس نے۔ یہ تو مجھے خاصا تربیت یافتہ اور
مضبوط اعصاب کا آدمی لگ رہا تھا اور تم نے اس پر تشدد بھی نہیں
کیا"...... عمران نے حقیقی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا بے
اختیار ہنس پڑی۔

"تو تم سمجھتے ہو کہ میں بھی تمہاری طرح پہلے اس کے نتھنے کاٹوں
گی۔ پھر اس کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر ضربیں لگا کر اس سے
پوچھ گچھ کروں گی۔ یہ کام وحشی مرد ہی کر سکتے ہیں ہم نہیں"۔ جولیا
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا صالحہ والا طریقہ استعمال کیا ہے تم نے۔ اس نے مجھے بتایا تھا
کہ اس نے تبت کے ایک جوگی سے یہ طریقہ سیکھا ہے اور پھر اس کی
پریکٹس کی ہے اور واقعی اس کا طریقہ آزمانے پر کامیاب ثابت ہوا
ہے"...... عمران نے کہا۔
"نہیں اس کے لئے مخالف کے سامنے کھڑا ہونا پڑتا ہے اور دونوں
ہاتھ اٹھا کر کارروائی کرنی پڑتی ہے اور میرے نزدیک یہ خواتین کے
لئے خلاف اخلاق حرکت ہے جبکہ مخالف مرد ہو"...... جولیا نے
جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"حیرت ہے۔ تم سوئٹزر لینڈ جیسے آزاد خیال ملک کی رہنے والی
ایسی بات سوچ رہی ہو جو مشرق میں رہنے والی صالحہ کے ذہن میں
بھی نہیں آئی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"میں اب مشرق کی بیٹی ہوں۔ سمجھے۔ اس لئے آئندہ ایسی بات
منہ سے نہ نکالنا۔ بہرحال میں تمہیں بتا دوں کہ میں نے طریقہ تو صالحہ
والا ہی استعمال کیا ہے لیکن اس کے عقب میں کھڑے ہو کر۔ سامنے
سے نہیں۔ یہ ذرا زیادہ مشکل ہے اس لئے میں نے جب صالحہ سے
سیکھا تو اس کو اس انداز میں استعمال کرنے کی مشق کی"۔ جولیا نے
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"گڈ شو جولیا۔ تمہاری اس بات نے تمہاری قدر میرے دل میں
اور بڑھا دی ہے لیکن تم نے اسے ہلاک کیوں کر دیا۔ میں نے اس سے
اس بیگ میں موجود مشین کے بارے میں پوچھ گچھ کرنی تھی"۔

عمران نے کہا۔
"اس انداز میں بس یہی ایک خامی ہے کہ اس کا شکار ہلاک ہو جاتا
ہے"...... جولیا نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار
ہنس پڑا۔
"اس کا مطلب ہے کہ اس انداز کو استعمال کرنے والی خاتون
کے شوہر کو مغربی انداز اپنانا پڑے گا ورنہ وہ ہر وقت خطرے میں
رہے گا"...... عمران نے بیگ اٹھا کر واپس مڑتے ہوئے کہا۔
"مغربی انداز۔ کیا مطلب"...... جولیا نے اس کے پیچھے دروازے
کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"ہمارے مشرق میں مردوں اور عورتوں کے چلنے کا یہی انداز ہے
جس انداز میں ہم چل رہے ہیں یعنی مرد آگے اور عورت پیچھے جبکہ
مغرب میں عورت آگے چلتی ہے اور مرد اس کے پیچھے۔ اب دیکھو کسی
بھی وقت تم میرے عقب سے تبتی طریقہ استعمال کر کے میرا خاتمہ
بالخیر کر سکتی ہو"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ویسے تمہاری فطرت دیکھ کر تو میرا دل یہی چاہتا ہے لیکن
بہرحال چھوڑو۔ یہ بتاؤ کہ اب تم نے کیا کرنا ہے۔ میرا خیال ہے کہ
ہمیں ان لوگوں کے پیچھے بھاگنے کی بجائے لیبارٹری کی طرف توجہ دینی
چاہئے"...... جولیا نے بات کرتے کرتے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔
"وہ یہاں سے واپس گئے بھی اسی لئے ہیں کہ انہیں معلوم ہو چکا
ہے کہ ہم نے یقیناً میکارٹو سے لیبارٹری کے بارے میں معلومات

حاصل کی ہوں گی۔ اب یہ اور بات ہے کہ ہمیں اس سے پہلے فون کال ٹیپ سن کر ہی سب کچھ معلوم ہو چکا ہے۔ یہ فاکر بہرحال بلیک تھنڈر کا ٹاپ ایجنٹ ہے۔ اس نے یقیناً وہاں پر کوئی جدید ترین چیکنگ مشینری استعمال کی ہو گی اس لئے ہمارا وہاں سیدھے چلے جانا ہمارے لئے موت کا پھندہ بھی بن سکتا ہے۔ ہمیں اب ہر حالت میں اس فاکر کو کور کر کے اس سے یہ معلومات حاصل کرنا ہوں گی"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اس دوران برآمدے میں پہنچ چکے تھے۔

"کیا رزلٹ رہا۔ پتہ چل گیا ان کی رہائش گاہ کا"...... صفدر نے پوچھا۔

"ہاں۔ جولیا نے اس سے اگلوا لیا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر جولیا کا بتایا ہوا طریقہ بتا دیا۔

"پھر چلو وہاں ریڈ کریں۔ اب انہیں مزید ڈھیل دینا حماقت ہو گی"...... تنویر نے فوراً ہی کہا۔

"میں اس مشین کی تکنیک رالف سے سمجھ کر اسے استعمال کرنا چاہتا تھا لیکن وہ چونکہ ہلاک ہو چکا ہے اور اس کی تکنیک سمجھنے کے لئے کافی وقت چاہئے جبکہ فاکر اور فرانڈو، رالف اور اس کے ساتھیوں کے جلد واپس نہ پہنچنے پر الرٹ ہو جائیں گے اس لئے اب یہی صورت ہے کہ ہم واقعی پوری تیز رفتاری سے ان پر ریڈ کر دیں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن مسئلہ کاروں کا ہے۔ ایک کار تو باہر موجود ہے لیکن ہماری تعداد زیادہ ہے"...... صفدر نے کہا۔

"تم چار افراد اس میں سوار ہو کر وہاں کالونی پہنچو۔ ہم باقی تین افراد بس کے ذریعے پہنچ جائیں گے۔ یہاں ضروری اسلحہ موجود ہے وہ تم لے لینا۔ خیال رکھنا میرے وہاں پہنچنے تک تم نے حرکت میں نہیں آنا کیونکہ میں نے اس فاکر سے معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اس نے یقیناً کوئی نہ کوئی اور جدید مشین وہاں ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے استعمال کر لی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے اس سپیشل سپلائی والا جو سلسلہ لیبارٹری تک پہنچنے کے لئے ذہن میں بنایا تھا اس کا کیا ہو گا"۔ صفدر نے کہا۔

"ان لوگوں کے ریڈ کرنے سے پہلے میں واقعی اسے استعمال کرتا لیکن اب ایسا سوچنا بھی حماقت ہے۔ فاکر نے لامحالہ وہاں سب کو الرٹ کر دیا ہو گا اور اس ٹاپو پر اور اس کے گرد اور ریکس کلب میں بھی ایسی مشینری نصب کرا دی ہو گی جو ہمیں ایک بار پھر ہمارے حلیوں کی وجہ سے شناخت کر لے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن ہم اس پر ماسک میک اپ بھی تو کر سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ یہ تو میری اپنی ایجاد ہے کہ وہ خصوصی میک اپ تھا جس نے ہماری زندگیاں بچا لیں ورنہ ہم جس طرح بے بس چو ہوں

کی طرح پکڑے گئے تھے اسی طرح بے بس چوہوں کی طرح بے ہوشی کے عالم میں مارے جاتے۔۔جدید ترین مشینری سے ماسک میک اپ ہمیں نہیں بچا سکتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔آپ جولیا، صالحہ اور تنویر سمیت کار میں چلے جائیں۔میں کیپٹن شکیل اور خاور کے ساتھ بس میں آؤں گا"۔صفدر نے کہا۔

"نہیں۔میں اس کار کو کم سے کم استعمال کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ بھی کسی چیکنگ مشینری میں فیڈ ہو اور راستے میں پڑنے والی مارکیٹ سے میں نے ایک خصوصی ہتھیار خریدنا ہے کیونکہ فاکر سے نمٹنے کے بعد ہمیں فوری لیبارٹری پر ریڈ کرنا ہو گا"۔عمران نے کہا۔

"تو پھر اس کار کو یہیں چھوڑ دیتے ہیں۔ہم سب ہی بسوں میں چلے جاتے ہیں"......جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔خاور اور کیپٹن شکیل میرے ساتھ آ جائیں۔ہم راستے میں ڈراپ ہو جائیں گے۔باقی سیدھے آگے چلے جانا لیکن ہر طرح سے محتاط رہنا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ہم نے وہاں اکٹھے کہاں ہونا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"گاسپر کالونی کے بس سٹاپ کے ارد گرد رہنا"...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

فاکر اور فرانڈو دونوں اپنے ہیڈ کوارٹر کے آفس میں موجود تھے۔فاکر مسلسل سپیشل ٹرانسمیٹر پر کالیں کر کے لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ڈارک اور سٹاگراٹا پوپر ایکریمین نیوی کے انچارج کمانڈر سٹاگ کو ہدایات دینے میں مصروف تھا جبکہ فرانڈو خاموش بیٹھا تھا۔تھوڑی دیر بعد فاکر نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تم خاموش ہو۔کیا بات ہے"...... فاکر نے فرانڈو کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں سوچ رہا ہوں کہ یہ لوگ آخر ہاتھ کیوں نہیں آ رہے۔میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہ مجھے کور کرنے کے لئے وہاں چھپنے کی بجائے آخر یہ لوگ پوائنٹ سے تو کیا لٹل ناور کالونی سے ہی کیوں باہر چلے گئے"...... فرانڈو نے کہا۔

"یہ عمران واقعی شیطانی روح ہے۔اسے نجانے کیسے پہلے ہر بات کا

پتہ چلا جاتا ہے۔ بہر حال اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اب یہ ہر صورت میں لیبارٹری پر ریڈ کریں گے اور وہاں سے بچ کر نہ جا سکیں گے"...... فاکر نے کہا۔

"باس۔ ہمیں وہیں اپنا اڈا بنانا چاہئے۔ ہم یہاں ہیڈ کوارٹر میں بیٹھنے کے لئے تو نہیں آئے"...... فرانڈو نے کہا۔

"اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم کہاں اڈا بنائیں۔ ریکس کلب میں یا ستاگراٹاپو پر"...... فاکر نے کہا۔

"آپ رالف اور ایک آدمی سمیت ستاگراٹاپو کو کور کریں۔ میں باقی آدمیوں کے ساتھ ریکس کلب کو کور کرتا ہوں"...... فرانڈو نے جواب دیا۔

"اور اگر یہ کسی اور طرف سے وہاں پہنچ گئے تو پھر"...... فاکر نے کہا۔

"اور کس طرف سے جا سکتے ہیں۔ آپ بتائیں۔ اور تو کوئی راستہ ہی نہیں ہے"...... فرانڈو نے کہا۔

"راستہ نہ ہو تو بنایا جا سکتا ہے۔ البتہ ہمیں یہاں ہر لحاظ سے الرٹ اور محتاط رہنا ہو گا۔ میں نے ہیلی کاپٹر ایکریمین نیوی سے منگو لیا ہے اور دونوں جگہوں پر اور ریکس کلب کے عقبی طرف سمندر میں بھی ماسٹر کمپیوٹر کی رینج بڑھوا دی ہے اور ان کے چہروں کی فیڈنگ وہاں کرا دی ہے اس لئے اب یہ کسی بھی طرف سے جائیں فوراً مارک ہو جائیں گے۔ اس کے بعد انہیں کلب کے اندر یا ستاگراٹاپو پر شکار کر

لینا مشکل نہ ہو گا۔ باقی اگر یہ کسی بھی طرف سے رینج میں داخل ہوئے تو ہم آسانی سے انہیں ٹریس کر لیں گے"...... فاکر نے کہا۔

"باس۔ میں خود ان کا شکار کرنا چاہتا ہوں اس لئے ایسا ممکن ہے کہ ہم ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر ستاگراٹاپو پہنچ جائیں۔ وہاں سے ہم آسانی سے انہیں کنٹرول کر لیں گے"...... فرانڈو نے کہا۔

"لیکن اگر یہ ریکس کلب پہنچ گئے تو پھر"...... فاکر نے کہا۔

"ریکس کلب سے یہ لوگ لیبارٹری میں تو کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے اور باہر سے لیبارٹری تباہ نہیں ہو سکتی اس لئے اگر یہ وہاں مارک ہو گئے تو ریکس کلب کا گروپ انہیں شکار کر لے گا اور اگر نہ بھی کر سکے گا تب بھی بہر حال یہ اس سے ہٹ کر کسی نہ کسی انداز میں آگے بڑھیں گے تو ہم ان پر جھپٹ پڑیں گے"۔ فرانڈو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو پھر ایسے ہی سہی۔ گروپ کے آدمی ابھی تک واپس نہیں آئے"...... فاکر نے کہا۔

"رالف کو تو اب تک آجانا چاہئے تھا"...... فرانڈو نے کہا تو فاکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ دیر بعد سپیشل ٹرانسمیٹر سے "ٹی" کی آواز سنائی دی تو فاکر نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ ہیلی کاپٹر پائلٹ رابنسن کالنگ۔ اوور"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ فاکر اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... فاکر نے جواب دیا۔

"سر۔ حکم کے مطابق ہیلی کاپٹر گاسپر کالونی کے اوپر پہنچ چکا ہے۔

"اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھا۔ ہم تمہیں ڈراپ لائن دیتے ہیں۔ اوور اینڈ آل"...... فاکر نے کہا تو فرانڈو اٹھ کھڑا ہوا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آفس سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آگیا۔

"باس۔ رالف اور اس کے ساتھی نہیں آئے۔ اتنی دیر تو نہیں لگنی چاہئے"...... فرانڈو نے کہا۔

"انہیں پوائنٹ تھری پر کال کیا ہے تم نے"...... فاکر نے کہا۔

"جی ہاں۔ وہاں سے کوئی رسپانس نہیں مل رہا"...... فرانڈو نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ وہاں سے روانہ ہو چکے ہیں۔ کچھ دیر انتظار کر لو"...... فاکر نے کہا تو فرانڈو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پائلٹ کہاں ہے"...... فاکر نے پوچھا۔

"وہیں ہیلی کاپٹر کے پاس موجود ہے۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ ہم نے سناگراٹاپو پر پہنچنے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لئے ہم فوری واپس جائیں گے"...... فرانڈو نے کہا تو فاکر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور فرانڈو مڑ کر واپس چلا گیا۔ اس کے چہرے پر اضطراب اور بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔ فاکر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے سائیڈ ریک سے شراب کی بوتل اٹھائی اور اسے کھول کر منہ سے لگا لیا۔ ابھی اس نے تقریباً آدھی بوتل ختم کی تھی کہ فرانڈو ایک بار پھر اندر داخل ہوا۔

"باس۔ ہم ہیلی کاپٹر پر پوائنٹ تھری پر چلے جاتے ہیں۔ وہاں کوئی بھی کال اٹنڈ نہیں کر رہا اور اتنی دیر میں تو رالف کو یہاں پہنچ جانا چاہئے تھا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ وہاں کوئی نہ کوئی گڑبڑ ہو چکی ہے"...... فرانڈو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے چلو۔ اگر اس دوران وہ یہاں پہنچ گئے تو ہم وہاں سے کال کر کے یہاں سے معلوم کر لیں گے"...... فاکر نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہیلی کاپٹر پر سوار لٹل ٹاور کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ وہاں کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے"۔ فرانڈو نے کہا۔

"ان حالات میں کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... فاکر نے مختصر سا جواب دیا تو فرانڈو خاموش ہو گیا۔ ہیلی کاپٹر چند لمحوں بعد ہی لٹل ٹاور کالونی پر پہنچ گیا۔

"ارے۔ رالف کی کار تو پوائنٹ تھری کے باہر موجود ہے"۔ فاکر نے جو نائٹ ٹیلی سکوپ سے نیچے دیکھ رہا تھا چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ پھر وہ کہاں جا سکتے ہیں"...... فرانڈو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو فاکر نے پائلٹ کو کوٹھی کے اندر مخصوص جگہ پر ہیلی کاپٹر اتارنے کی ہدایات دینا شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا ہیلی کاپٹر کوٹھی کے اندر ایک کھلی جگہ پر اتر گیا تو فاکر اور فرانڈو تیزی سے باہر

آئے۔ کوٹھی پر خاموشی طاری تھی۔ وہ تیزی سے اندر داخل ہوئے او
دوسرے لمحے وہ ایک کمرے میں موجود اپنے گروپ کے دو آدمیوں ک
لاشیں دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے۔ ان دونوں کی گردنیں توڑ کر
انہیں ہلاک کیا گیا تھا اور چند لمحوں بعد جب ان کے سامنے رالف او
چوتھے ساتھی کی لاشیں بھی آگئیں تو ان کے چہرے دیکھنے والے ہو
گئے۔

"ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ یہیں چھپے ہوئے تھے۔
ای سکس ون انہیں چیک نہیں کر سکا۔ ویری بیڈ"...... فاکر نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے باس۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے اور ہم بھی ت
یہاں رہے تھے۔ وہ ہماری موجودگی میں بھی تو حملہ کر سکتے تھے"۔ فرانڈ
نے کہا۔

"سوائے رالف کے باقی ساتھیوں کو بے ہوشی کے دوران
گردنیں توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ رالف کی بھی گردن توڑی گئی ہے
لیکن وہ کرسی پر بندھا ہوا ہے۔ بہرحال سارا گروپ ہی انہوں نے ختم
کر دیا ہے"...... فاکر نے کہا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ ای سکس ون
مشین اور اس کا بیگ بھی انہیں اندر پڑا ہوا مل گیا۔ فرانڈو نے وہ
بیگ اٹھا لیا اور پھر وہ جیسے ہی بیرونی برآمدے میں پہنچا فاکر سائیڈ گلی
سے تیز تیز قدم اٹھاتا سامنے آگیا۔

"یہ لوگ واقعی شیطان کی روحیں ہیں۔ انہوں نے ای سکس ون
مشین کو بھی ڈاج دے دیا ہے۔ آؤ میں تمہیں دکھاؤں کہ کہاں چھپے

رہے تھے یہ لوگ"...... فاکر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے
واپس مڑ گیا۔ فرانڈو اس کے پیچھے چلتا ہوا سائیڈ گلی پار کر کے عقبی
طرف پہنچ گیا۔

"یہ دیکھو۔ یہ تھی وہ جگہ جہاں وہ چھپے ہوئے تھے۔ گٹر کے اندر اور
ای سکس ون مشین صرف زمین کے اوپر چیکنگ کر سکتی ہے۔ زیر
زمین نہیں"...... فاکر نے گٹر کے دہانے کے قریب علیحدہ پڑے
ہوئے ڈھکن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن انہیں کیسے پیشگی علم ہو گیا تھا کہ ہم ای سکس ون مشین
استعمال کریں گے"...... فرانڈو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
کہا۔

"اسی لئے تو کہہ رہا ہوں کہ یہ شیطان روحیں ہیں"...... فاکر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ پہلے بھی اس گٹر کے ذریعے ہی اندر آئے ہوں گے
کیونکہ میکارنو نے میرے حکم پر یہاں ریڈ الرٹ کر رکھا تھا۔ ویسے تو
یہ کسی صورت اندر پہنچ ہی نہیں سکتے تھے"...... فرانڈو نے کہا۔

"ہاں۔ یقیناً ایسا ہی لگتا ہے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ہم دونوں کے جانے
کے بعد انہوں نے باہر نکل کر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کی
ورنہ ہم دونوں بھی رالف اور اس کے ساتھیوں کی طرح ان کے
ہاتھوں ختم ہو چکے ہوتے۔ بہرحال آؤ۔ اب ان سے فائنل فائٹ وہیں
لیبارٹری میں ہی ہو گی"...... فاکر نے کہا تو فرانڈو نے اثبات میں سر

ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر انہیں لے کر ساگراٹاپو کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

"باس۔ رالف سے انہوں نے یقیناً ہمارے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلوم کر لیا ہوگا"...... فرانڈو نے کہا۔

"یقیناً۔ اور اب یہ لوگ وہیں پہنچیں گے۔ بہر حال اب چھوڑو۔ اب وہاں جانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اب فائنل فائٹ ہو گی اور ایسی ہو گی کہ ان کی روحیں قیامت تک اپنے انجام پر ماتم کرتی رہیں گی"...... فاکر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو فرانڈو نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے وہ اب مطمئن ہو گیا ہو کہ واقعی دشمن کا انجام یہی ہو گا کیونکہ وہ فاکر کے بارے میں اچھی طرح جانتا تھا کہ جب وہ اس انداز اور اس لہجے میں بات کرتا ہے تو پھر وہ اپنے دشمنوں پر واقعی قہر بن کر ٹوٹ پڑتا ہے۔

عمران جب اپنے ساتھیوں سمیت گاسپر کالونی کے بس سٹاپ پر بس سے اترا اور بس کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ ابھی ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ اسے دور سے ایک درخت کے ساتھ کھڑے ہوئے صفدر نے ہاتھ ہلا کر اشارہ کیا تو عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس طرف کو بڑھ گیا۔ تنویر نے ہاتھ میں ایک بیگ اٹھایا ہوا تھا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ لیٹ ہو گئے ہیں"۔ صفدر نے عمران کے قریب پہنچنے پر کہا۔

"لیکن تنویر تو میرے ساتھ تھا"...... عمران نے چونک کر کہا تو صفدر کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ بھی عمران کی بات کا مطلب نہیں سمجھ سکا تھا۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیٹ تو تب ہوتا جب تنویر یہاں موجود ہوتا اور تم نے اس

دوران خطبہ نکاح یاد کر لیا ہوتا اور میری عدم موجودگی میں تنویر کام دکھا چکا ہوتا"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مس جولیا یہاں قریب موجود نہیں ہیں ورنہ وہ آپ کو جواب دیتیں۔ بہر حال آپ واقعی لیٹ ہو گئے ہیں اور آپ نے ہمیں کارروائی کرنے سے چونکہ روک دیا تھا اس لئے ہم بھی صرف تماشہ دیکھتے رہے"...... صفدر نے کہا۔ وہ دونوں ایک سائیڈ پر کھڑے تھے جبکہ باقی ساتھی علیحدہ علیحدہ ہو کر پھر رہے تھے۔ عمران کے ساتھ بس سے اترنے والے اس کے ساتھی بھی عمران کے پیچھے صفدر کی طرف آنے کی بجائے ادھر ادھر ہو گئے تھے تاکہ انہیں اکٹھے دیکھ کر پہچانا نہ جا سکے۔

"کیا ہوا ہے۔ کچھ بتاؤ گے بھی ہی یا صرف میرے لیٹ ہو جانے کا مرثیہ ہی پڑھتے رہو گے"...... عمران نے کہا۔

"ایکریمین نیوی کا ایک چھوٹا ہیلی کاپٹر اس کوٹھی سے اڑا ہے جس کو فاکر کا ہیڈ کوارٹر بتایا گیا ہے اور میں نے فرانڈو کی جھلک اس ہیلی کاپٹر کے اندر دیکھی ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ۔ پھر تو واقعی ہم لیٹ ہو گئے ہیں لیکن یہ ہیلی کاپٹر کس طرف گیا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے ہاتھ اٹھا کر ایک طرف اشارہ کر دیا۔

"ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ پنچھی اڑ گئے"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب"...... صفدر نے کہا۔

"وہ یقیناً پہلے لٹل ٹاور کالونی گئے ہوں گے کیونکہ جس سمت کا تم نے اشارہ کیا ہے لٹل ٹاور کالونی اسی طرف ہے چونکہ رالف اور اس کے ساتھی واپس نہ پہنچے ہوں گے اور نہ وہاں سے کوئی فون کال اٹنڈ کر رہا ہو گا اس لئے اب وہ چیکنگ کے لئے وہاں گئے ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو وہ واپس یہیں آئیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں بلکہ شاید وہ وہیں سے سیدھے سٹاگراٹاپو چلے جائیں۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے ہمارے غائب ہو جانے کے بعد یہی فیصلہ کیا ہو گا کہ وہ یہاں رہنے کی بجائے لیبارٹری کے گرد رہیں کیونکہ ہم نے بہر حال وہاں پہنچنا ہے اور اب جبکہ بقول ان کے ہمیں لیبارٹری کے بارے میں میکارٹو سے معلومات مل چکی ہیں تو اب ہمارا ٹارگٹ وہ خود نہیں بلکہ لیبارٹری ہو گا اور لیبارٹری کے گرد دو سپاٹ ہو سکتے ہیں۔ ایک ریکس کلب اور دوسرا سٹاگراٹاپو۔ اس ایکریمین ہیلی کاپٹر کا مطلب ہے کہ انہوں نے سٹاگراٹاپو کو اپنا اڈا بنانے کا فیصلہ کیا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"سٹاگراٹاپو پر جانا تو خودکشی کے مترادف ہے اس لئے اب یہی ہو

سکتا ہے کہ ہم ریکس کلب جائیں لیکن ان لوگوں کی طرف سے ریکس کلب کو نظر انداز کرنے کا مطلب یہی ہے کہ انہیں مکمل اطمینان ہے کہ ہم کسی صورت بھی وہاں سے لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتے اس لئے واقعی ہمارا وہاں جانا ہی فضول ہے"۔ عمران نے جواب دیا۔

"بات تو آپ کی درست ہے لیکن بہرحال مشن تو مکمل کرنا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"صرف میں نے ہی مکمل نہیں کرنا۔ تم لوگوں نے بھی کرنا ہے اس لئے تم بھی میرے ساتھ مل کر سوچو۔ وہ کیا کہتے ہیں کہ ایک سے دو بھلے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ کے طاقتور ترین ذہن کی موجودگی میں ہمارے ذہن تو بچوں جیسے رہ جاتے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم واقعی نئے نئے پیدا ہوئے ہوں ورنہ عام حالات میں ہمارے ذہن واقعی کام کرتے ہیں۔ ویسے مجھے وہ مثال یاد آتی ہے کہ برگد کے درخت کے نیچے چھوٹے درخت پنپ ہی نہیں سکتے۔ کچھ یہی حال ہمارا ہوتا ہے"۔ صفدر نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

"بہرحال اس ہیڈ کوارٹر میں چلو۔ شاید وہاں سے کچھ معلوم ہو جائے"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا مڑا اور اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر اس کے باقی ساتھی موجود تھے جبکہ عمران سڑک پار کر کے آگے بڑھ گیا۔ جب وہ مطلوبہ کوٹھی کے سامنے پہنچا تو اس نے پہلے تو چاروں طرف گھوم کر پوری کوٹھی کا جائزہ لیا۔ گھومتے ہوئے وہ جب

واپس سامنے کے رخ پر آیا تو اس کے سارے ساتھی بکھرے ہوئے انداز میں وہاں موجود تھے۔

"عقبی طرف سے دیوار پھلانگ کر اندر جانا ہوگا"...... عمران نے صفدر سے کہا جو تنویر اور خاور کے ساتھ سڑک پر اس کوٹھی والی سمت میں تھا جبکہ باقی ساتھی سڑک کی دوسری طرف درختوں کی اوٹ میں موجود تھے۔

"میں جا کر دروازہ کھولتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور تیزی سے سائیڈ گلی کے اندر چلا گیا جبکہ عمران اس طرح ٹہلتا ہوا آگے بڑھ گیا جیسے وہ چہل قدمی کے لئے نکلا ہو۔ دوسرے ساتھی بھی ادھر ادھر ہو گئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جب عمران واپس مڑ کر کوٹھی کے سامنے پہنچا تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور صفدر کا چہرہ نظر آیا تو عمران نے مڑ کر اپنا ہاتھ مخصوص انداز میں سر پر پھیر کر سارے ساتھیوں کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ خود بھی اندر داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اس کے سارے ساتھی اندر داخل ہو چکے تھے۔

"ہم نے سرسری طور پر اس کوٹھی کی تلاشی لینی ہے کیونکہ رالف کی موت کے بعد فاکر اور فرانڈو یہ بھی سوچ سکتے ہیں کہ ہم وہاں سے یہاں آنے کے لئے نکلے ہوں کیونکہ انہیں رالف کی لاش جس حالت میں ملے گی اس سے وہ سمجھ جائیں گے کہ ہم نے اس سے یہاں کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور پھر مڑ کر ہم یہاں آئیں گے اور پھر وہ وہاں سے واپسی پر ہیلی کاپٹر سے کوئی میزائل فائر کر کے پوری

کوٹھی ہی اڑا دیں"...... عمران نے وہیں رک کر سارے ساتھیوں سے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر ان سب نے مل کر کوٹھی کی تلاشی لینا شروع کر دی جبکہ خاور اور صالحہ دونوں سامنے او عقبی طرف برآمدوں میں کھڑے ہو کر ہیلی کاپٹر کو چیک کرنے کے لئے وہیں موجود رہے لیکن پوری کوٹھی کی تلاشی لینے کے باوجود انہیں لیبارٹری کے بارے میں کوئی ایسی چیز نہ مل سکی جس کی مدد سے وہ لیبارٹری کو تباہ کرنے کا کوئی نیا راستہ تلاش کر سکتے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب بیرونی برآمدے میں اکٹھے ہو گئے۔

"ہیلی کاپٹر آرہا ہے"...... اچانک جولیا نے چیخ کر کہا تو ان سب کی نظریں بے اختیار اس طرف کو اٹھ گئیں جدھر جولیا دیکھ رہی تھی اور واقعی دور سے لیکن کافی بلندی پر ایک چھوٹا ہیلی کاپٹر آتا دکھائی دینے لگا۔

"ستونوں کی اوٹ لے لو۔ یہ شاید پہلے یہاں کا جائزہ لیں گے"۔ عمران نے کہا اور وہ سب عمران کی ہدایت کے مطابق تیزی سے اوٹ میں ہو گئے۔ ہیلی کاپٹر اب کافی قریب آ چکا تھا۔ اس کی رفتار بھی آہستہ تھی۔ پھر اس نے واقعی کوٹھی کے اوپر اور ارد گرد دو چکر لگائے اور پھر اس کی آواز دور جاتی سنائی دینے لگی اور پھر آہستہ آہستہ معدوم ہو گئی۔ وہ کافی دیر تک اوٹ میں ہی رہے کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ یہ لوگ پھر واپس نہ آ جائیں لیکن جب کافی دیر گزر گئی اور ہیلی کاپٹر کی آواز دوبارہ سنائی نہ دی تو عمران اوٹ سے باہر آ گیا اور اس کے باہر آتے ہی اس

کے سارے ساتھی بھی باہر آ گئے۔

"عمران صاحب۔ اب یہ کوٹھی محفوظ ہو چکی ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ابھی وہ لوگ ستاگراٹاپو پہنچ کر یہاں ٹرانسمیٹر یا فون کال کریں گے اس کے بعد انہیں اطمینان ہو تو ہو"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب کیا پروگرام ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں کسی لانچ کے ذریعے ستاگراٹاپو پہنچنا چاہئے کیونکہ وہاں سے ہی ہم لیبارٹری میں داخل ہو سکتے ہیں اس کے علاوہ تو میرے خیال میں اور کوئی راستہ نہیں ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہم کسی صورت بھی ستاگراٹاپو نہیں پہنچ سکتے۔ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہوں گے۔ ہمارے پاس کوئی ہیلی کاپٹر بھی نہیں ہے۔ اگر یہ ہیلی کاپٹر یہاں اترتا تو پھر شاید ہمیں سہولت مل جاتی لیکن اب وہ لانچ یا جہاز کو دور سے ہی اڑا دیں گے اور آبدوز ہمارے ہاتھ نہیں آ سکتی اس لئے اب ہمیں لیبارٹری پہنچنے کا کوئی ایسا طریقہ ڈھونڈنا پڑے گا کہ جس کی طرف ان لوگوں کا خیال ہی نہ جا سکے"...... عمران نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ ہمیں ریکس کلب کی طرف سے معاملات کو آگے بڑھانا ہو گا"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"لیکن اگر ہم ریکس کلب سے لیبارٹری کو کسی بھی انداز میں نقصان پہنچا سکتے تو یہ لوگ لامحالہ اسے چھوڑ کر کبھی ستاگراٹاپو پر نہ جاتے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ بات تو طے ہے کہ لیبارٹری ریکس کلب کے نیچے ہے۔ گو اس کا راستہ سنگرالاپو کی طرف سے رکھا گیا ہے لیکن انہیں تازہ ہوا کے حصول کے لئے لامحالہ ریکس کلب میں ہی انتظامات کرنے پڑے ہوں گے۔ ہم انہیں ٹریس کرکے ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں۔ عقبی طرف کھلا سمندر ہے اور تازہ ہوا کے لئے عقبی طرف سے بھی راستے بنائے جا سکتے ہیں اور ہم اگر وہاں گئے تو وہاں کوئی نہ کوئی جدید ریز ہمارا استقبال کرنے کے لئے تیار ہو گی" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ریکس کلب پر سپر میگا پاور بموں کی کافی تعداد بیک وقت فائر کر دی جائے تو کیا لیبارٹری تباہ نہیں ہو سکتی" تنویر نے کہا۔

"نہیں۔ یقیناً اس لیبارٹری کی چھت ایسی بنائی گئی ہو گی کہ جسے کسی صورت بھی نہ توڑا جا سکتا ہو گا" عمران نے کہا۔

"تمہارے اندر یہی خرابی ہے کہ تم از خود بہت سی باتیں فرض کر لیتے ہو اور پھر اس پر جم جاتے ہو۔ ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہو جیسا تم سوچ رہے ہو۔ سب لوگ تمہاری طرح کے عقلمند نہیں ہوا کرتے" جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سب لوگوں میں تنویر کا شمار بھی ہے یا نہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جولیا درست کہہ رہی ہے۔ ہمیں واقعی ریکس کلب جانا چاہئے۔ وہاں پہنچ کر خود ہی کوئی نہ کوئی کلیو تلاش کر لیا جائے گا" تنویر نے کسی اور کے بولنے سے پہلے ہی جولیا کی حمایت میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہی ہوا کہ تنویر بھی سب لوگوں میں شامل ہے اس لئے اب میں اکیلا ہی عقلمند رہ گیا ہوں اور کہا بھی جاتا ہے کہ جہاں کوئی عقلمند اکیلا ہو تو پھر اسے اپنی عقل کو لپیٹ کر اپنی جیب میں رکھ لینا چاہئے ورنہ اکیلے اسے ہی احمق قرار دے دیا جائے گا۔ چنانچہ ٹھیک ہے چلو ریکس کلب۔ لیکن اب یہ بات سن لو کہ وہاں پہنچ کر ہم نے پورے ریکس کلب پر اپنا قبضہ کرنا ہے اس لئے وہاں ہمارے علاوہ اور کسی کو زندہ نہیں رہنا چاہئے" عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں۔ نجانے وہاں کتنے لوگ ہوں۔ اس طرح بے شمار بے گناہ لوگ مارے جا سکتے ہیں۔ ہم وہاں کے مینجر کو کہہ کے اس سے کلب بند کرنے کا اعلان کرا دیں گے اور اس کے بعد کلب پر قبضہ کر لیں گے" جولیا نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ یہ بہتر تجویز ہے"...... صفدر نے بھی جولیا کی حمایت کر دی اور پھر باری باری سب نے حتیٰ کہ خاور نے بھی جولیا کی حمایت ہی کی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"واقعی اکیلا عقلمند کچھ نہیں کر سکتا۔ ٹھیک ہے۔ او کے چلیں" عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"باس اس بار ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے"...... فرانڈو نے فاکر سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ دونوں ستاگر اناپو میں بنے ہوئے ایک علیحدہ کیبن میں موجود تھے۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے ابھی دو گھنٹے ہی گزرے تھے۔ ان دو گھنٹوں میں انہوں نے یہاں کے حفاظتی انتظامات کا جائزہ لیا تھا اور انہیں یہ دیکھ کر مکمل اطمینان ہو گیا تھا کہ یہاں کے حفاظتی انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی نہ یہاں تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ یہاں قبضہ کر سکتے ہیں۔ لیبارٹری کا راستہ ہنگامی طور پر بند کر دیا گیا تھا اور اسے اس انداز میں بنایا گیا تھا کہ بند ہو جانے کے بعد وہ صرف اندر سے ہی کھولا جا سکتا تھا۔ باہر سے کسی بھی طور اسے نہیں کھولا جا سکتا تھا اس لئے فاکر ہر لحاظ سے مطمئن ہو گیا تھا اور اب وہ جیسے ہی کیبن میں آکر بیٹھے تھے فرانڈو بول پڑا تھا۔

"کیا ہو رہا ہے"...... فاکر نے چونک کر کہا۔

"ہمارے گروپ کے چاروں آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ ہمیں اپنا ہیڈ کوارٹر چھوڑ کر یہاں آنا پڑ گیا اور اب تک بے پناہ کوششوں کے باوجود ہم ان لوگوں کو ہلاک نہیں کر سکے۔ فرض کیا یہ لوگ ایک ہفتہ خاموش بیٹھ جاتے ہیں تو ہم کب تک یہاں بیٹھ کر دن رات ان کا انتظار کرتے رہیں گے"...... فرانڈو نے کہا۔

"بس وہ پہلی حماقت ہم سے ایسی ہوئی ہے کہ جس کا اب کوئی مداوا بھی نہیں ہو سکتا۔ ہم نے ان پر قابو پا لیا تھا لیکن ان کی قسمت اچھی تھی کہ وہ بچ گئے ورنہ ہم نے تو میدان مار لیا تھا۔ ویسے گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھ لو کہ ان سے ہمارا ٹکراؤ یہیں اس ٹاپو پر ہی ہو گا"...... فاکر نے جواب دیا۔

"مجھے یقین ہے باس کہ یہ لوگ ریکس کلب پہنچیں گے۔ اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ۔ ویری بیڈ"...... فرانڈو نے یکلخت کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ فاکر بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... فاکر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"باس۔ مجھے ابھی خیال آیا ہے کہ لیبارٹری ریکس کلب کے نیچے ہے اور لیبارٹری کی مشینری اور وہاں کام کرنے والے افراد کو بہرحال تازہ ہوا چاہئے ہوتی ہے۔ لیبارٹری کے لئے تازہ ہوا کے راستے ریکس کلب میں ہوں۔ اگر ایسا ہے تو پھر تو وہ انتہائی آسانی سے لیبارٹری تباہ کر دیں گے اور ہم یہاں بیٹھے ان کی راہ تکتے رہ جائیں گے"۔ فرانڈو نے

کہا۔

"اطمینان سے بیٹھو۔ تمہیں اب خیال آیا ہے جبکہ میں نے اس پر پہلے ہی غور کر لیا تھا۔ تازہ ہوا کا کوئی راستہ کلب میں نہیں رکھا گیا۔ تازہ ہوا یہاں ٹاپو سے ہی جاتی ہے۔ یہاں سے بڑے بڑے خصوصی پائپ سمندر کے اندر سے لیبارٹری اور ٹاپو تک موجود ہیں جن کے دہانے ٹاپو کے اندر ہیں اور وہاں انتہائی طاقتور مشینری نصب ہے جو تازہ ہوا کو کھینچ کر لیبارٹری تک پہنچاتی ہے اس لئے بے فکر رہو۔ ایسا کچھ نہیں ہو گا"...... فاکر نے جواب دیا تو فرانڈو سر ہلاتا ہوا واپس کرسی پر بیٹھ گیا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ایک فوجی کیبن میں داخل ہوا۔ اس نے فوجی انداز میں سلام کیا۔

"سر۔ کوئی ضرورت ہو تو مجھے حکم دیجئے۔ میرا نام راجر ہے"۔ اس فوجی نے کہا۔

"یہاں فون ہے"...... فاکر نے کہا۔

"یس سر۔ میں لے آتا ہوں"...... راجر نے کہا اور واپس مڑ کر کیبن سے باہر چلا گیا۔

"آپ کسے فون کرنا چاہتے ہیں"...... فرانڈو نے پوچھا۔

"ریکس کلب کے مینجر ڈیوڈ کو۔ میں نے اسے الرٹ رہنے کا کہہ دیا تھا"...... فاکر نے کہا تو فرانڈو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد راجر اندر داخل ہوا اور اس نے ایک فون پیس مؤدبانہ انداز میں فاکر کے سامنے رکھ دیا۔

"اب تم جا سکتے ہو"...... فاکر نے کہا تو راجر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ فاکر نے فون پیس اٹھایا۔ اسے آن کیا اور پھر اس پر تیزی سے ریکس کلب کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر کال اٹنڈ کر لی گئی۔

"ریکس کلب"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں فاکر بول رہا ہوں۔ مینجر ڈیوڈ سے بات کراؤ"...... فاکر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"فاکر بول رہا ہوں ڈیوڈ۔ کوئی خاص بات"...... فاکر نے کہا۔

"نو سر۔ آل از اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ بہرحال الرٹ رہنا اور اگر کوئی گڑبڑ ہو تو تم نے مجھے میری سپیشل فریکونسی پر کال کرنی ہے۔ فریکونسی تمہیں میں نے بتا دی تھی"...... فاکر نے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ہر لحاظ سے الرٹ ہوں"۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور فاکر نے اوکے کہہ کر فون آف کر دیا۔

"عمران اور اس کے ساتھی ریکس کلب پر قابض ہو چکے ہیں"۔ فاکر

نے اٹھتے ہوئے کہا تو فرانڈو کے جسم کو اس طرح جھٹکا لگا جیسے لاکھوں وولٹیج کا کرنٹ اس کے جسم میں دوڑ گیا ہو۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... فرانڈو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے ساتھ آؤ"...... فاکر نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے کہا اور تیزی سے کیبن سے نکل کر وہ ایک لحاظ سے دوڑتا ہوا اس بڑے کیبن کی طرف بڑھ گیا جس میں ایکریمین نیوی کے کمانڈر کا آفس تھا۔ فرانڈو اس کے پیچھے تھا۔ کیبن سے باہر موجود فوجیوں نے اسے سلام کیا۔ فاکر نے سرہلا کر ان کے سلام کا جواب دیا اور تیزی سے کیبن میں داخل ہوا تو بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا لمبے قد اور بھاری جسم کا کمانڈر سٹاگ بے اختیار چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کمانڈر سٹاگ۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ ریکس کلب کے ساتھ بھی ڈبلیو ڈبلیو وائی فور کو لنک کر دینا۔ کیا ایسا کر دیا گیا ہے"۔ فاکر نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

"یس سر"...... کمانڈر سٹاگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ میں نے چیک کرنا ہے"...... فاکر نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ تینوں زیر زمین بنے ہوئے ایک بڑے سے ہال میں داخل ہوئے جس میں ہر طرف عجیب و غریب اور انتہائی جدید ساخت کی مشینری نصب تھی اور ہر مشین کے سامنے ایک آدمی سٹول پر موجود تھا۔ وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے ایک کونے

میں موجود بڑی مشین کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"یس سر"...... مشین کے سامنے سٹول پر بیٹھے ہوئے آدمی نے انہیں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر سٹول سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... فاکر نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"سر میرا نام ریالٹو ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"تم نے مشین کا فوکس ریکس کلب پر کر دیا تھا"...... فاکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... ریالٹو نے جواب دیا۔

"اسے آن کرو اور ریکس کلب کی اندرونی صورت حال کو سکرین پر واضح کرو"...... فاکر نے کہا تو ریالٹو نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ کر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر ایک بڑے سے کمرے کا منظر ابھر آیا لیکن کمرہ خالی پڑا ہوا تھا۔ ریالٹو نے ناب گھمائی تو منظر بدل گیا۔ اب ایک اور کمرہ سکرین پر نظر آ رہا تھا لیکن یہ کمرہ بھی خالی تھا۔ ریالٹو ناب گھماتا رہا۔

"رک جاؤ۔ اسے بڑا کرو"...... ایک بڑے کمرے کا اندرونی منظر ابھرتے ہی فاکر نے کہا اور چند لمحوں بعد کمرے کا منظر واضح ہوتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف فاکر بلکہ فرانڈو بھی بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ کمرے میں کرسیوں پر دو عورتیں اور دو مرد بیٹھے ہوئے تھے اور

یہ وہی لوگ تھے جنہیں انہوں نے پہلے پکڑ کر چھوڑ دیا تھا۔

"باس۔ باس۔ یہ تو واقعی وہی لوگ ہیں"۔۔۔ فرانڈو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دوسرے کمرے کو چیک کرو ریالٹو"۔۔۔ فاکر نے کہا تو ریالٹو نے دوبارہ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر ایک اور کمرے میں انہوں نے تین آدمیوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ اس کے علاوہ باقی کمرے خالی تھے۔

"ایس ایس سی ریز فائر کر سکتے ہو ریالٹو"۔۔۔ فاکر نے کہا۔

"یس سر۔ آسانی سے سر"۔۔۔ ریالٹو نے جواب دیا۔

"جلدی کرو۔ لیکن انتہائی احتیاط سے کرنا۔ انہیں اگر معمولی سا شک بھی پڑ گیا تو یہ ہاتھوں سے نکل جائیں گے اور اس سے پہلے کمرے کو فوکس میں بڑا کرو تاکہ میں رزلٹ دیکھ سکوں"۔۔۔ فاکر نے تیز لہجے میں کہا تو آپریٹر نے دوبارہ مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک کام کرنے کے بعد اس نے ایک بڑا سا بٹن دبایا تو مشین میں ایک لمبی گونج کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی لیکن اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود چاروں افراد کے جسم یکلخت کرسیوں پر ہی ڈھلک گئے۔ ان کی گردنیں سائیڈوں پر گر گئی تھیں۔

"دوسرا کمرہ چیک کرو"۔۔۔۔۔۔ فاکر نے تیز لہجے میں کہا تو ریالٹو نے تیزی سے ناب گھمانا شروع کر دی اور چند لمحوں بعد سکرین پر وہ کمرہ نظر آنے لگا جس سے تین افراد موجود تھے اور ان تینوں کو بھی وہی حالت

تھی جو اس سے پہلے والے کمرے میں موجود افراد کی ہوئی تھی۔

"ویل ڈن۔ اب اسے آف کر دو۔ آؤ فرانڈو۔ اب اطمینان سے ان کا شکار کھیلیں"۔۔۔ فاکر نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"یہ کون لوگ ہیں جناب"۔۔۔ کمانڈر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ جن کی وجہ سے ہم یہاں موجود ہیں"۔ فاکر نے کہا۔

"مم۔ مم۔ مگر۔ یہ تو ایکریمین ہیں"۔۔۔ کمانڈر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم پہلے بھی ان کے اس میک اپ کی وجہ سے ان سے مار کھا چکے ہیں"۔۔۔ فاکر نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں کمرے سے نکل کر تالاب کی اوپر والی سطح پر پہنچ گئے۔

"دوستو۔ اب جلدی کرو۔ جلدی کرو۔ میں ہیلی کاپٹر سٹارٹ کرتا ہوں"۔۔۔ فاکر نے اس طرف کو بڑھتے ہوئے کہا جدھر وہ چھوٹا ہیلی کاپٹر موجود تھا جس میں وہ یہاں پہنچے تھے۔

"میرے لئے کیا حکم ہے جناب"۔۔۔ کمانڈر نے کہا

"تم نے بہرحال الرٹ رہنا ہے۔ میں ان کا خاتمہ کرنے کے بعد تمہیں سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال کر کے بتا دوں گا کہ خطرہ ٹل گیا ہے۔ اس کے بعد میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کر دوں گا اور پھر جیسے ہی وہ حکم دیں گے ویسے ہی ہو گا"۔۔۔ فاکر نے کہا اور کمانڈر نے اثبات

میں سرہلا دیا اور اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد فاکر اور فرانڈو دونوں ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر ریکس کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"آپ کو کیسے شک پڑا باس"...... فرانڈو نے کہا۔

"مجھے امید تھی کہ یہ لوگ وہاں ریڈ کریں گے کیونکہ انہیں تو معلوم نہیں ہے کہ وہ وہاں سے لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکتے اس لئے میں نے مینجر ڈیوڈ سے یہ بات طے کر لی تھی کہ جب بھی میں اسے فون کروں گا تو وہ میری ڈیمانڈ کئے بغیر میرا نام سنتے ہی ازخود مخصوص کوڈ دوہرائے گا لیکن جب میں نے کال کی تو اس نے کوڈ نہ دوہرائے جس سے میں سمجھ گیا کہ بات کرنے والا یقیناً عمران ہی ہے۔ دوسری طرف یہاں میں نے ایس ایس سی ریز کے بارے میں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ان کی رینج کمپیوٹر کے ذریعے ریکس کلب تک بڑھا دی جائے تاکہ کسی بھی ایمرجنسی میں اسے استعمال کیا جا سکے اور اب دیکھو ہم نے کتنی آسانی سے انہیں مار گرایا ہے"...... فاکر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن ان ریز کے شکار کے بے ہوش رہنے کی مدت کتنی ہے"۔ فرانڈو نے کہا۔

"ایک گھنٹہ اور یہ ہمارے لئے کافی ہے"...... فاکر نے جواب دیا تو فرانڈو نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"باس۔ کیا آپ انہیں ہوش میں لے آئیں گے"...... فرانڈو نے کہا۔

"ہاں۔ تاکہ مرنے سے پہلے انہیں معلوم ہو سکے کہ انہیں کس نے ہلاک کیا ہے۔ تم فکر نہ کرو ریکس کلب کے ایک تہہ خانے میں باقاعدہ الیکٹرونک کنٹرول کرسیاں موجود ہیں جہاں سے ان کے جسم آزاد نہیں ہو سکتے البتہ ذہن بیدار ہو سکتے ہیں"...... فاکر نے جواب دیا اور فرانڈو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اس کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اب اسے بھی ان کی موت کا یقین ہو گیا تھا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گئی کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک راڈز والی کرسی میں حکڑے بیٹھے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ اس نے گردن گھمائی اور اس کے منہ سے بے اختیار سیٹی کی سی آواز نکل گئی کیونکہ اس کے ساتھی بھی ایک قطار کی صورت میں اسی طرح کرسیوں میں حکڑے ہوئے موجود تھے لیکن ان سب کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔ عمران کو یاد تھا کہ انہوں نے ریکس کلب کے مینجر ڈیوڈ پر قابو پا کر پورا کلب خالی کرا لیا تھا اور پھر ڈیوڈ بھی اچانک حرکت کرنے پر تنویر کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے سارے کلب کو چیک کیا لیکن انہیں کوئی ایسا خفیہ راستہ نہ مل سکا تھا اور نہ ہی کوئی ایسا پوائنٹ کہ جس سے وہ لیبارٹری میں داخل ہو سکتے۔ اسی چیکنگ کے دوران یہ بڑا ہال کمرہ بھی

انہوں نے چیک کر لیا تھا جسے ٹارچنگ روم کے انداز میں بنایا گیا تھا۔ عمران نے کلب کے فرش کو بھی چیک کیا تھا لیکن اسے جلد ہی معلوم ہو گیا تھا کہ فرش ریڈ بلاکس سے تعمیر شدہ ہے اس لئے اس پر ایٹم بم بھی مار دیا جائے تو بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا اور پھر تمام چیکنگ کے بعد عمران، جولیا، صالحہ اور صفدر کے ہمراہ ڈیوڈ کے آفس میں موجود تھا جبکہ باقی ساتھی کسی دوسرے کمرے میں تھے۔ اب ان سب کا متفقہ فیصلہ تھا کہ انہیں اب ہر صورت میں سٹاگراٹاپو پر حملہ کرنا چاہئے۔ ابھی وہ یہ باتیں کر کے مختلف منصوبے سوچ رہے تھے کہ اچانک عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں بجلی کی طاقتور لہریں سی دوڑتی چلی گئی ہوں اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا ذہن سنبھل سکتا وہ مکمل طور پر تاریک ہو گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں کرسیوں میں حکڑا ہوا موجود تھا۔ ریکس کلب پر تو ان کا مکمل قبضہ تھا اور باہر سے کوئی آدمی اندر بھی نہ آیا تھا اس کے باوجود ان سب کا اس طرح بے ہوش ہو جانے کا مطلب تھا کہ ان پر ایک بار پھر کسی جدید ترین ہتھیار سے حملہ کیا گیا ہے۔ اس نے کرسیوں کے راڈز کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن چند لمحے غور سے دیکھنے کے بعد وہ سمجھ گیا کہ یہ راڈز الیکٹرونک کنٹرولڈ ہیں۔ نہ ہی ان میں آن آف کا بٹن ہے اور نہ ان کا تعلق کسی سوئچ پینل سے ہے بلکہ یہ کسی مخصوص آلے سے کھلتے اور بند ہوتے ہیں کیونکہ راڈز کی مخصوص بناوٹ بتا رہی تھی کہ یہ عام راڈز والی کرسیاں نہیں ہیں اس نے اپنے

جسم کو حرکت دے کر اونچا کرنے کی کوشش کی لیکن یہ راڈز خاصے تنگ تھے اور انہیں اس انداز میں بنایا گیا تھا کہ انسانی جسم کی مخصوص گہرائیوں کے ساتھ ہی وہ تنگ ہو جاتے تھے اس لئے ایسے راڈز میں سے جسم کو باہر نکالنا کسی بھی طرح ممکن نہ تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کس طرح وہ کسی کے آنے سے پہلے ان راڈز سے چھٹکارا حاصل کرے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس بار ان کی اداکاری پر کسی نے یقین نہیں کرنا اور پھر اس کے ساتھی بھی ایک ایک کر کے ہوش میں آنے لگ گئے تو عمران سمجھ گیا کہ وہ اپنے ساتھیوں سے چند لمحے پہلے اس سے ہوش میں آگیا تھا کہ بے ہوش کر دینے والی ریز کے اثرات ختم ہونے کے قریب تھے اور اس کی مخصوص ذہنی ورزشوں کی وجہ سے وہ پہلے ہوش میں آگیا ہے جبکہ اس کے ساتھی اب ایک ایک کر کے ہوش میں آرہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوش میں آگئے۔

"یہ سب کیا ہو گیا ہے۔ یہ کس نے ایسا کیا ہے"۔۔۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم پر پھر کسی جدید ریز کا اٹیک کیا گیا ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اس کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا اور دو آدمی آگے پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ آنے والے فاکر اور فرانڈو تھے۔ چونکہ پہلے بھی وہ انہیں میک اپ کے سلسلے میں چیک کر

چکے تھے اس لئے وہ انہیں اچھی طرح پہچانتے تھے۔

"تمہیں ہوش آگیا"۔۔۔ فاکر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے بڑے مطمئن سے لہجے میں کہا۔

"تم نے ہمیں دوبارہ پکڑ لیا حالانکہ پہلے تم مطمئن ہو گئے تھے"۔ عمران نے ایکریمین لہجے میں کہا تو فاکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہم پہلے تمہاری اس بے داغ اداکاری اور تمہارے اس میک اپ کے ہاتھوں اچھی طرح بیوقوف بن چکے ہیں اس لئے اب مزید اداکاری کی ضرورت نہیں رہی۔ تم لوگوں نے جس طرح ہمارے گروپ کے افراد کو گردنیں توڑ کر ہلاک کیا ہے اس کے بعد میرا ساتھی فرانڈو تو تمہیں ایک لمحے کی بھی مہلت دینے کے لئے تیار نہ تھا لیکن میں چاہتا تھا کہ مرنے سے پہلے تمہیں معلوم ہو سکے کہ تم کس کے ہاتھوں ہلاک ہو رہے ہو اور یہ بھی بتا دوں کہ یہ کرسیاں الیکٹرونک کنٹرولڈ ہیں۔ ان کا آپریشنل آلہ میری جیب میں ہے اس لئے تم کسی صورت بھی سچوئیشن بدلنے پر قادر نہیں ہو سکتے اور میں تمہیں زیادہ مہلت بھی نہیں دوں گا"۔۔۔ فاکر نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے۔ یہ بات تو تم نے قبول کر لی کہ تم جیسے ٹاپ ایجنٹ میرے ہاتھوں بیوقوف بن سکتے ہیں۔ اب رہ گئی یہ بات کہ تم ہمارے ساتھ کیا سلوک کرو گے اس کا بھی ہمیں علم ہے لیکن ایک حق ہمارا بھی ہے کہ تم ہمیں یہ بتا دو کہ تم ہیلی کاپٹر پر سناگراٹاپو پر چلے گئے تھے پھر تم نے ہمیں ریکس کلب میں کیسے بے ہوش کر

دیا"...... عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے اور آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تو تم ہو وہ عمران جس کی ذہانت اور کارکردگی سے دنیا خوفزدہ ہے۔ میرا آئیڈیا تھا کہ تم ہی ہو سکتے ہو کیونکہ تمہارا قدوقامت مخصوص ہے۔ بہرحال بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے"...... فاکر نے کہا اور اس نے مینجر ڈیوڈ سے طے ہونے والی بات چیت سے لے کر فون کرنے اور مخصوص کوڈ نہ ملنے کی بنا پر ان کی یہاں موجودگی اور پھر سٹاگراٹاپو پر موجود مخصوص مشینری سے ان کی چیکنگ اور پھر بے ہوش کر دینے والی تمام کارروائی تفصیل سے بتا دی۔

"بلیک تھنڈر کی یہ خوبی ہے کہ اس کے ایجنٹوں کو انتہائی جدید ترین ایجادات استعمال کرنے کے لئے مل جاتی ہیں اور ان جدید ترین ایجادات کی بنا پر وہ اپنے آپ کو ٹاپ ایجنٹ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ ٹاپ ایجنٹ میری نظروں میں وہ ہو سکتا ہے جو اپنی ذہانت اور ذاتی کارکردگی کی بنا پر ٹاپ ایجنٹ بن سکے"...... عمران نے کہا تو فاکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری یہ جذباتی باتیں مجھ پر کوئی اثر نہیں کریں گی عمران۔ اگر کوئی اور بات پوچھنی ہو تو پوچھو تاکہ تمہیں مجھ سے شکایت نہ ہو کہ میں نے تمہیں بغیر کچھ بتائے ہلاک کر دیا ہے"...... فاکر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے ہمارے بارے میں سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دے

دی ہے"...... عمران نے کہا تو فاکر چونک پڑا۔

"نہیں۔ البتہ تمہیں ہلاک کرنے کے بعد اطلاع دوں گا۔ کیوں"۔ فاکر نے کہا۔

"کوئی خاص بات نہیں۔ ویسے ہی پوچھ رہا تھا"...... عمران نے بڑے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اب مزید وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔ اچانک ساتھ بیٹھے ہوئے فرانڈو نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم ابھی ٹاپ ایجنٹ نہیں بن سکے مسٹر فرانڈو ورنہ فاکر ٹاپ ایجنٹ ہے اس لئے وہ جانتا ہے کہ وہ وقت ضائع نہیں کر رہا بلکہ کچھ حاصل کر رہا ہے"...... عمران نے فرانڈو سے کہا تو فرانڈو بے اختیار چونک پڑا۔

"فرانڈو اطمینان سے بیٹھو۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ کیوں ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ یہ وقت لے کر سچوئیشن تبدیل کر لیں گے لیکن مجھے معلوم ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا اس لئے جلدی کی ضرورت نہیں ہے"...... فاکر نے فرانڈو سے مخاطب ہو کر کہا تو فرانڈو نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہاں تو تمہارا خیال تھا کہ تمہیں ہلاک کرنے سے پہلے مجھے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دینی چاہئے"...... فاکر نے کہا۔

"اس لئے مسٹر فاکر کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نے ہماری لاشوں کو کسی طرح بھی تسلیم نہیں کرنا۔ جس طرح تم ہمارے میک اپ

واش نہیں کر سکے۔ اسی طرح تمہارا سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی جو چاہے کر لے یہ میک اپ واش نہیں ہو سکیں گے اس لئے میرا خیال تھا کہ تم نے ہمیں اس لئے بے ہوشی کے دوران ہلاک نہیں کیا کہ تم ہمارے بارے میں اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دے چکے ہو گے اور پھر وہ لوگ ہم سے باتیں کر کے اطمینان کر لیں گے کہ واقعی تم نے درست آدمیوں پر ہاتھ ڈالا ہے لیکن شاید تمہارے ذہن میں یہ خیال ہی نہیں آیا"...... عمران نے کہا تو فاکر نے ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے اعتراف ہے کہ واقعی میرے ذہن میں یہ خیال نہیں آیا تھا۔ واقعی ایسا ہی ہو گا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کوئی آدمی یہاں نہیں آ سکتا اور نہ ہی تمہیں سیکشن ہیڈ کوارٹر بھجوایا جا سکتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ وہ تمہاری لاشیں منگوا سکتے ہیں اور نجانے تم نے کس قسم کا میک اپ کر رکھا ہے کہ واقعی وہ کسی صورت واش نہیں ہو سکتا اس لئے واقعی انہوں نے ہماری بات کا یقین نہیں کرنا"...... فاکر نے اس بار قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم چاہو تو میں تمہیں اسے واش کرنے کا آسان طریقہ بتا سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو فاکر بے اختیار چونک پڑا۔

"اس کے بدلے میں تم کیا چاہو گے۔ کیا اپنی زندگی"...... فاکر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ زندگی اور موت کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہے تم نہیں ہو۔

تمہیں تو اپنی زندگی پر اختیار نہیں ہے اس لئے تم کسی دوسرے کو زندگی کیسے دے سکتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیا چاہو گے"...... فاکر نے کہا۔

"تم ٹاپ ایجنٹ ہو اور تمہارا یہ مسٹر فرانڈو بھی یقیناً سیکنڈ ٹاپ ایجنٹ ہو گا اور ٹاپ ایجنٹوں کے بارے میں سنا گیا ہے کہ ٹاپ ایجنٹ مارشل آرٹ کے ماہر ہوتے ہیں۔ کیا واقعی ایسا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تم نے درست سنا ہے لیکن اگر تمہارا خیال ہے کہ میں تم سے مارشل آرٹ کا مقابلہ کروں تو یہ ذہن سے نکال دو کیونکہ تمہیں میں کسی صورت بھی رہا کرنے کا رسک نہیں لے سکتا چاہے بعد میں کچھ بھی ہو جائے"...... فاکر نے کہا۔

"میں اپنی بات نہیں کر رہا۔ مجھے تو مارشل آرٹ میں مہارت تو ایک طرف سرے سے آرٹ ہی نہیں آتا۔ میں صرف ایک شرط پر تمہیں یہ نسخہ بتا سکتا ہوں کہ تم یا تمہارا یہ فرانڈو ہماری ان دونوں عورتوں میں سے کسی ایک سے مقابلہ کرے۔ اگر تم اسے شکست دے دو تو میں تمہیں نسخہ بتا دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"تمہارا مقصد ہے کہ تمہارا کوئی ساتھی بہرحال اس کرسی سے نجات حاصل کر لے۔ پھر وہ سچوئیشن کنٹرول کر لے گا"...... فاکر نے کہا۔

"باس۔ آپ مجھے اجازت دیں میں ابھی چند لمحوں میں ان کی روح

سے بھی اصل نسخہ اگلوا لوں گا"...... فرانڈو نے کہا۔

"اور اگر نہ اگلوا سکے اور یہ ہلاک ہو گیا تو پھر۔ اس عمران کی بات واقعی غور طلب ہے۔ اگر ان کے میک اپ واش نہ ہوئے اور یہ ہلاک ہو گئے تو کسی نے ہماری بات پر یقین نہیں کرنا"...... فاکر نے کہا۔

"میں اسے مرنے نہیں دوں گا"...... فرانڈو نے کہا۔

"عمران تمہارے علاوہ تمہارے ساتھیوں کو بھی اس نسخے کا علم ہے"...... فاکر نے کہا۔

"ہاں۔ سب کو علم ہے۔ میں فانی انسان ہوں اگر میں مر جاؤں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسی میک اپ میں رہیں گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اگر اس نے نہیں کہہ دیا تو وہ ابھی اس کے سارے ساتھیوں کو ہلاک کر دے گا۔

"فرانڈو۔ اب تمہیں اجازت ہے کہ کسی سے بھی یہ نسخہ معلوم کر لو"...... فاکر نے فرانڈو سے کہا اور فرانڈو ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ایک منٹ۔ پہلے میری بات سن لو"...... عمران نے کہا۔

"کیا کہنا چاہتے ہو"...... فاکر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر فرانڈو کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔

"اگر تم تشدد کر کے نسخہ معلوم کرنا چاہتے ہو اور وہ بھی بے بس

اور جکڑے ہوئے افراد پر تو اس سے بہتر ہے کہ تم ہم میں سے کسی کو چاہے وہ میری ساتھی کوئی عورت ہی کیوں نہ ہو انتخاب کر لو۔ تم دونوں ٹاپ ایجنٹ ہو۔ مارشل آرٹ میں مہارت رکھتے ہو۔ تم اپنے انتخاب کو چاہے وہ مرد ہو یا عورت کرسی سے رہا کر کے اس سے باقاعدہ لڑو۔ اگر تم اسے تسخیر کر لو تو نسخہ تمہیں بتا دیا جائے گا ورنہ دوسری صورت بتا دوں کہ ان میں سے کوئی بھی چاہے تم ان کا ریشہ ریشہ علیحدہ کر دو تمہیں کچھ نہیں بتائے گا"...... عمران نے کہا۔

"فرانڈو جاؤ اور باہر سے دو مسلح فوجیوں کو بلا لاؤ"...... فاکر نے کہا تو فرانڈو ہونٹ بھینچے خاموشی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کیا تمہیں یقین ہے عمران کہ تم یا تمہارا کوئی ساتھی میرا یا فرانڈو کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ فرانڈو ایکریمیا کا سب سے خطرناک لڑاکا سمجھا جاتا ہے اور میرا شاگرد ہے اس لئے تمہارے یا تمہارے ساتھیوں کے لئے آسان موت مرنا زیادہ فائدے میں رہے گا ورنہ موت تو بہر حال آنی ہے"...... فاکر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم اوپر سے تو ایسی باتیں کر رہے ہو جبکہ اندر سے تم انتہائی خوفزدہ ہو۔ تم ہم میں سے ایک کو کرسی سے رہا کرتے ہوئے اس قدر خوفزدہ ہو رہے ہو کہ اپنی موجودگی کے باوجود دو مسلح افراد بھی منگوا لئے ہیں تم نے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور فرانڈو اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح دو فوجی اندر

داخل ہوئے۔

"تم دونوں ان کرسیوں کے پیچھے کھڑے ہو جاؤ اور اگر ان میں سے کوئی بھی ایسی حرکت کرے کہ جس سے تمہیں خدشہ ہو کہ وہ نجات حاصل کر لے گا تو تم نے بغیر پوچھے اس پر فائر کھول دینا ہے"۔ فاکر نے آنے والے دونوں مسلح فوجیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"...... ان دونوں نے کہا اور تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں جا کر کھڑے ہو گئے۔

"مجھے تم سے کوئی خطرہ نہیں تھا۔ خطرہ اس بات سے تھا کہ تم ایسی باتیں کر کے مزید وقت لینے کی کوشش کر رہے ہو اس لئے تم کوئی بھی حرکت کر سکتے ہو۔ بہر حال اب تک بہت باتیں ہو چکی ہیں۔ اب میرے پاس مزید وقت نہیں ہے۔ آخری بار کہہ رہا ہوں کہ تم اگر آسان موت مرنا چاہتے ہو تو میک اپ صاف کرنے کا نسخہ بتا دو ورنہ دوسری صورت میں یہیں کرسیوں پر بیٹھے بیٹھے تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی اور تمہیں بہر حال سب کچھ بتانا پڑے گا"...... فاکر نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ اس کے ذہن میں اچانک خدشات نے سر اٹھا لیا ہے اس لئے اب وہ پہلے سے زیادہ محتاط ہو گیا ہے۔

"میرے چہرے پر جو میک اپ ہے اس کا نسخہ علیحدہ ہے اور میرے ساتھیوں کے چہروں پر موجود میک اپ کا نسخہ علیحدہ ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میں ہڈیاں تڑوا کر مروں اس لئے میں تمہیں پہلے بتا

دیتا ہوں کہ میرے چہرے پر موجود میک اپ صاف کرنے کے لئے تمہیں میرے چہرے پر انتہائی تخ سادہ پانی ڈالنا ہو گا۔ انتہائی تخ ٹھنڈا پانی پڑتے ہی میک اپ صاف ہو جائے گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو"...... فاکر نے حیران ہو کر کہا۔

"آزما کر دیکھ لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فرانڈو۔ یہاں کلب میں یقیناً نیچے تہہ خانے میں گوشت کو سڑنے گلنے سے بچانے کے لئے تخ پانی کا انتظام ہو گا۔ وہاں سے ایک بوتل بھر لاؤ اور ساتھ ہی کوئی تولیہ بھی لے آنا"...... فاکر نے فرانڈو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس"...... فرانڈو نے کہا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور فاکر ہونٹ بھینچ کر خاموش کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی فرانڈو واپس آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی پلاسٹک کی بوتل تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں اس نے ایک تولیہ پکڑا ہوا تھا۔

"اس کے منہ پر اچھی طرح پانی ڈالو۔ خوب اچھی طرح اور پھر تولیے سے اس کا منہ رگڑ دو"...... فاکر نے کہا تو فرانڈو سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے عمران کے سامنے رک کر بوتل سے پانی عمران کے چہرے پر ڈال دیا۔ پانی واقعی انتہائی تخ تھا۔ عمران کے منہ سے بے اختیار سسکاری سی نکل گئی۔ فرانڈو پانی ڈالتا رہا حتیٰ کہ پوری بوتل اس نے عمران کے چہرے پر انڈیل دی اور پانی عمران کے

لباس اور کرسی کو گیلا کر کے نیچے فرش پر پھیلتا چلا گیا۔

" اب اس کے چہرے کو تولیے سے رگڑو"...... فاکر نے کہا تو فرانڈو نے خالی بوتل ایک طرف رکھی اور تولیہ عمران کے منہ پر ڈال کر اس نے اس کے چہرے کو رگڑنا شروع کر دیا۔ عمران کے تمام ساتھی خاموش بیٹھے یہ عجیب وغریب تماشہ دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد فرانڈو پیچھے ہٹا اور اس نے تولیہ بھی ہٹا لیا۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ تو میک اپ ختم ہو گیا ہے۔ اوہ۔ حیرت انگیز۔ جسے دنیا کا کوئی میک اپ واشر نہیں اتار سکا تھا وہ میک اپ صرف پانی سے صاف ہو گیا"...... فاکر نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

" منہ دھلوانے کا شکریہ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تمہارے ساتھیوں کا میک اپ کیسے صاف ہو گا"...... فاکر نے کہا۔

" کیوں۔ کیا میرا چہرہ پسند نہیں آیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جو پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ ورنہ میں تمہارے ساتھیوں کو اسی حالت میں ہلاک بھی کر سکتا ہوں۔ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو صرف تمہاری موت کی کنفرمیشن چاہئے۔ تمہارے ساتھیوں کی نہیں"...... فاکر نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہی ٹھنڈا پانی"...... عمران نے کہا۔

" فرانڈو۔ ان دونوں فوجیوں کو بھی ساتھ لے جاؤ اور چھ بوتلیں اور تولیے وغیرہ لے آؤ تاکہ ان سب کا میک اپ صاف کیا جا سکے"۔ فاکر نے کہا۔

" لیکن باس۔ اس کی کیا ضرورت ہے اس عمران کا اصل چہرہ ہی شناخت کے لئے کافی ہے"...... فرانڈو نے کہا۔

" جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ جاؤ میں خود یہاں موجود ہوں۔ یہ معمولی سی حرکت بھی نہیں کر سکتے"...... فاکر نے کہا تو فرانڈو نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں کے عقب میں موجود فوجیوں کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" یہ بتاؤ عمران کہ تم نے کیوں اس قدر آسانی سے یہ نسخہ بتایا ہے۔ کیا واقعی تم اس کے ذریعے کوئی چکر چلانا چاہتے ہو"...... فاکر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" سچ کہتے ہیں کہ بد سے بدنام برا ہوتا ہے۔ میں جو بھی کروں تم سمجھتے ہو کہ میں چکر چلا رہا ہوں حالانکہ میں نے صرف تشدد سے بچنے کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے۔ اگر واقعی موت آنی ہے تو پھر اس سے پہلے خواہ مخواہ کا تشدد کیوں برداشت کیا جائے"...... عمران نے کہا۔

" تم واقعی انتہائی حوصلہ مند شخص ہو۔ مجھے تمہاری موت پر ہمیشہ افسوس رہے گا۔ کاش تم بلیک تھنڈر کے خلاف کام نہ کرتے"۔ فاکر نے کہا۔

"اس حسن ظن کا بے حد شکریہ۔ البتہ اگر تم اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھو تو یہ بتا دو کہ سناگرانا پو میں موجود ایکریمین نیوی کا کمانڈر کون ہے"...... عمران نے کہا تو فاکر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں۔ تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... فاکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ میں عالم ارواح سے اس سے رابطہ کر سکوں۔ میں عالم ارواح میں پہنچ کر تو اپنا مشن پورا کر سکتا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمانڈر سٹاگ"...... فاکر نے جواب دیا۔

"شکریہ۔ اب یہ بھی بتا دو کہ سناگرانا پو میں کمانڈر سٹاگ کا فون نمبر کیا ہے"...... عمران نے کہا تو فاکر نے ہنستے ہوئے فون نمبر بھی بتا دیا۔

"بے حد شکریہ۔ اب میں آسانی سے عالم ارواح سے اس سے رابطہ کر لوں گا"...... عمران نے کہا تو فاکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی دوسروں کو ذہنی طور پر الجھانے اور خوفزدہ کرنے میں ماہر ہو۔ ایسے حالات میں تمہاری طرف سے اس قسم کے سوالات واقعی دوسروں کو ذہنی طور پر الجھا دیتے ہیں"...... فاکر نے کہا۔

"سوال جواب سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ میں جب پرائمری میں پڑھتا تھا تو ہمارے ایک استاد ہوا کرتے تھے فتح دین۔ بڑے ہی محبت کرنے والے استاد تھے۔ انہوں نے ہمیں حکم دیا ہوا تھا

کہ ہم جو سبق بھی پڑھیں اس کے بارے میں سوچیں اور سوالات کریں۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک سوالات کے ذریعے ہی میں علم حاصل کرتا رہا ہوں۔ اب دیکھو تم سے دو سوال کئے اور ان سوالات سے میرے علم میں اضافہ ہو گا۔ اگر کہو تو دو چار سوال اور کر لوں"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو فاکر بے اختیار ہنس پڑا۔

"کر لو"...... فاکر نے کہا۔

"یہ بتا دو کہ تمہارے اور کمانڈر سٹاگ کے درمیان کیا کوڈ طے شدہ ہیں"...... عمران نے کہا تو فاکر ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں یقین ہے کہ تم یہاں سے بچ کر نکل جاؤ گے۔ کیسے"...... فاکر نے کہا۔

"ارے۔ الٹا تم نے سوال کرنے کا سبق پڑھ لیا۔ پہلے میرے سوال کا جواب دو"...... عمران نے کہا۔

"کوڈ کوئی طے نہیں ہوا اور نہ مجھے طے کرنے کی ضرورت تھی"۔ فاکر نے جواب دیا اور اسی لمحے دروازہ کھلا تو فرانڈو دو مسلح افراد کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں دو بوتلیں پکڑی ہوئی تھیں جبکہ دونوں مسلح فوجیوں نے بھی ایک ایک بوتل اٹھائی ہوئی تھی اور ان دونوں کے کاندھوں پر تولیے پڑے ہوئے تھے۔

"واہ۔ مسلح ہاتھ منہ دھلوانے والے آج دیکھے ہیں"...... عمران نے کہا تو فاکر بے اختیار مسکرا دیا اور پھر فاکر کے حکم پر فرانڈو اور ان

دونوں مسلح افراد نے پہلے صفدر، خاور اور صالحہ کا منہ دھویا۔ ان کے میک اپ بھی صاف ہوگئے۔ اس کے بعد انہوں نے تنویر، کیپٹن شکیل اور جولیا کا میک اپ صاف کر دیا۔

" یہ ۔ یہ سوئس عورت ہے۔ کیا مطلب۔ یہ کون ہے "...... فاکر نے جولیا کا اصل چہرہ دیکھتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف مس جولیانا فٹز واٹر ہے "...... عمران نے کہا۔

" ویری سٹرینج۔ ایک غیر ملکی کس طرح سیکرٹ سروس میں شامل ہو سکتی ہے۔ بہرحال اب تمہارے میک اپ واش ہو چکے ہیں اس لئے اب تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ "...... فاکر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک مشین پسٹل نکال لیا۔

" صرف ایک منٹ رک جاؤ۔ پھر بے شک جو چاہے کر لینا "۔ عمران نے کہا تو فاکر نے بے اختیار مشین پسٹل والا ہاتھ نیچے کیا ہی تھا کہ یکلخت کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی عمران کرسی سے اس طرح اچھلا جیسے بند سپرنگ اچانک نکلتا ہے اور پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں وہ توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح سامنے کھڑے فاکر سے ٹکرایا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی سنبھلتا مشین پسٹل کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی فرانڈو اور دونوں مسلح افراد چیختے ہوئے نیچے جا گرے جبکہ فاکر عمران کی زور دار ٹکر کھا کر اچھل کر پہلے کرسی پر گرا تھا اور پھر کرسی

سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔ عمران نے البتہ اس سے ٹکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل جھپٹ لیا تھا اور فاکر کے جسم سے ٹکرا کر وہ قلابازی کھا کر سائیڈ میں جا کھڑا ہوا تھا اور پھر اس نے بغیر کوئی وقت ضائع کئے مشین پسٹل سے فائر کھول دیا جس کے نتیجے میں فرانڈو اور دونوں مسلح فوجی چیختے ہوئے نیچے جا گرے تھے۔ فاکر نے بھی نیچے گرتے ہی الٹی قلابازی کھانے کی کوشش کی لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر پوری قوت سے لات اس کی کنپٹی پر ماری اور کمرہ فاکر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ لیکن اس نے تڑپ کر ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی تو عمران نے اچھل کر دوسری لات جما دی اور پھر تو جیسے عمران کی دونوں ٹانگوں میں مشین فٹ ہو گئی ہو۔ اس نے ایک لمحے کا وقفہ دیئے بغیر ہی فاکر کو کئی ضربیں لگائیں اور نتیجہ یہ کہ چند لمحوں بعد ہی فاکر کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا جبکہ اس دوران فرانڈو اور دونوں مسلح فوجی ختم ہو چکے تھے۔ ظاہر ہے دل میں گھس جانے والی گولیاں انہیں کتنی دیر تک زندہ رہنے کا موقع دے سکتی تھیں۔ فاکر کے بے ہوش ہوتے ہی عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ پھر اس نے جھک کر فاکر کی جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد جب وہ سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں وہ ریموٹ کنٹرول نما آلہ موجود تھا جس سے ان کرسیوں کے میکنزم کو کھولا اور بند کیا جا سکتا تھا۔ اس نے آلے کا رخ باری باری اپنے ساتھیوں کی کرسیوں کی طرف کر کے بٹن پریس کیا تو کھٹاک کھٹاک کی آوازوں

کے ساتھ ہی راڈز غائب ہونے لگ گئے اور چند لمحوں بعد ہی عمران کے سارے ساتھی کرسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔

"تم یہیں رہو اس کا خیال رکھنا۔ میں باہر کی چیکنگ کر لوں"۔ عمران کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن کلب میں اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ کلب کے بڑے سے صحن میں ایکریمین نیوی کا ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ عمران واپس آیا تو اس کے سارے ساتھی خاموش کھڑے تھے۔

"اسے اٹھا کر باہر لے آؤ۔ آفس میں اس سے بات ہو گی"۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اب ہمیں یقین آگیا ہے کہ آپ واقعی جادوگر ہیں"...... صفدر نے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے فاکر کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ شخص ہر بار آدمی کو حیرت سے پاگل بنا دیتا ہے۔ نجانے کیا کرتا ہے"...... تنویر نے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اب باری باری ایسے کمنٹس پاس نہ کرنا ورنہ جولیا مجھ سے خوفزدہ ہو جائے گی"...... عمران نے کہا۔ وہ سب ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے راہداری میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

"میں واقعی تم سے خوفزدہ ہو گئی ہوں"...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو پھر میں خود ہی بتا دوں کہ میری جان جس طوطے میں ہے اس

کا نام تنویر ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم مجھے طوطا کہہ رہے ہو۔ نانسنس۔ ذرا تعریف کر دو تو دماغ آسمان پر پہنچ جاتا ہے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب تھا کہ اگر جادوگر سے نجات حاصل کر کے شہزادے نے شہزادی کو لے جانا ہے تو پہلے اس طوطے کو ختم کرنا پڑے گا جس میں جادوگر کی جان ہوتی ہے۔ اس طرح میں اپنے ساتھ اپنے رقیب کا بھی کانٹا صاف کرنا چاہتا ہوں"...... عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور سب اس کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے۔ آفس میں پہنچ کر فاکر کو ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا اور پھر عمران کے کہنے پر خاور ٹارچر روم سے رسی کا بنڈل ڈھونڈ لایا اور پھر اس نے کیپٹن شکیل اور صفدر کی مدد سے اسے کرسی سے باندھ دیا۔

"تم بتاؤ تو سہی کہ یہ سب کیا ہوا ہے۔ تم کس طرح کرسی سے آزاد ہو گئے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی اسے ہوش میں آلینے دو۔ اس نے بھی یہی بات پوچھنی ہے اس لئے اکٹھا ہی بتا دوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود ہی فاکر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب فاکر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران پیچھے ہٹ کر سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ باقی ساتھی فاکر کے گرد موجود تھے۔ چند لمحوں بعد فاکر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے چہرے پر شدید

ترین تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن جلد ہی اس کا بگڑا ہوا چہرہ نارمل ہونا شروع ہو گیا۔

" ویری گڈ۔ تم واقعی انتہائی مضبوط اعصاب کے مالک ہو فاکر ورنہ جس طرح تمہاری کنپٹی پر ضربیں لگی تھیں تمہارا ذہن اتنی جلدی کنٹرول میں نہ آتا"...... عمران نے بڑے توصیفی لہجے میں کہا تو فاکر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا۔ پھر اس نے گردن گھما کر عمران کے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔

" تم انسان نہیں ہو کوئی بدروح ہو"...... فاکر نے کہا۔

" اگر بدروح ہوتا تو اتنی دیر کرسی پر جکڑا ہوا نہ بیٹھا رہتا اور نہ تم سے باتیں کرنے کا شرف حاصل کرتا رہتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" فرانڈو کا کیا ہوا۔ تم نے اسے شاید گولی مار دی تھی"...... فاکر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں۔ اسے بھی کام کی بے حد جلدی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ اسے خواہ مخواہ عالم ارواح میں پہنچنے میں دیر ہو جائے گی"۔ عمران نے جواب دیا تو فاکر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" مجھے اعتراف ہے کہ میں نے تمہارے بارے میں سنی ہوئی باتیں مبالغہ سمجھی تھیں لیکن کیا تم مجھے بتاؤ گے کہ تم نے کیسے اچانک اس کرسی سے رہائی حاصل کر لی حالانکہ یہ کسی صورت بھی نہیں کھل سکتی تھی"...... فاکر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" تم نے چونکہ میرے سوالوں کے جواب دیئے تھے اس کے جواب میں تمہیں یہ سہولت حاصل ہے کہ تم جتنے چاہو سوال کر لو۔ ویسے بھی سوال کرنے سے علم میں اضافہ ہوتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم نے بتایا نہیں۔ کیا تم جادو جانتے ہو"...... فاکر نے کہا۔

" ہاں۔ میں نے جادو میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔ اس دور کا سب سے بڑا اور سر چڑھ کر بولنے والا جادو سائنس ہے۔ تم نے ہمیں جن کرسیوں میں جکڑا تھا وہ سٹاگ ایلیٹو نامی مخصوص ریز سے کنٹرول ہوتی ہیں۔ تمہارے کنٹرولنگ آلے سے بھی یہی ریز نکلتی ہیں جو کرسیوں کے میکنزم کو مخصوص انداز میں حرکت دیتی ہیں۔ کرسیوں کے میکنزم میں بھی یہی ریز کام کرتی ہیں اور ان ریز کو حرکت میں لے آنے والی ایک چیز یخ پانی بھی ہوتا ہے۔ یہ پانی جب ان ریز پر پڑتا ہے تو ایک طویل کیمیائی عمل ہوتا ہے جس کی تفصیل بہت طویل ہے۔ بہرحال کم از کم نصف گھنٹہ اس پراسیس کو مکمل ہونے میں لگتا ہے اور اتفاق سے ہمارے موجودہ میک اپ یخ سادہ پانی سے صاف ہوتے تھے اس لئے میں نے تمہیں یخ پانی لانے کے لئے کہا۔ تم نے میرا منہ دھویا۔ یخ پانی نیچے فرش پر بہہ کر کرسی کے میکنزم میں چلا گیا اور پھر پراسیس کا آغاز ہو گیا اور اب مزید آدھا گھنٹہ ہر حالت میں چاہئے تھا اور وہ اس لئے حاصل ہو گیا کہ تم میرے ساتھیوں کے میک اپ صاف کرنے میں مصروف ہو گئے۔ دوسری بات یہ کہ فوری

طور پر اس پانی سے کوئی رد عمل ظاہر نہ ہوا تھا اس لئے بھی تم مطمئن تھے۔ جب پراسیس مکمل ہو گیا تو میں نے ہلکا سا زور لگایا اور راڈز غائب ہو گئے۔ نتیجہ تمہارے سامنے ہے"...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری سٹرینج۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تخ پانی اس طرح کا رد عمل ظاہر کر سکتا ہے۔ بہر حال اب تم مجھ سے کیا چاہتے ہو"۔ فاکر نے کہا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر بتاؤ اور وہاں کے انچارج سے میری بات کراؤ۔ ہو سکتا ہے کہ بلیک تھنڈر کی یہ لیبارٹری تباہ ہونے سے بچ جائے اور تم بھی زندہ بچ جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ کسی اجنبی سے کوئی بات نہیں کرے گا"...... فاکر نے کہا۔

"تم بات کرو۔ اس سے میرا نام تو لو۔ پھر دیکھنا کہ وہ کیسے بات نہیں کرتا"...... عمران نے کہا۔

"مجھے پہلے اسے بتانا پڑے گا کہ میں کس سچوئیشن میں ہوں اور کیوں یہ بات کرا رہا ہوں اور ظاہر ہے مجھے سب کچھ بتانا پڑے گا"۔ فاکر نے کہا۔

"بتا دینا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو فاکر کی آنکھوں میں بے اختیار چمک سی ابھر آئی۔

"ٹھیک ہے۔ لاؤ فون اور ملاؤ نمبر"...... فاکر نے کہا تو عمران نے ایک طرف پڑا ہوا فون پیس اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لیا۔

"عمران صاحب"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کچھ کہنا چاہا۔

"خاموش رہو۔ مجھے معلوم ہے کہ میں کیا کر رہا ہوں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا تو کیپٹن شکیل ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا تو فاکر نے نمبر بتانے شروع کر دیئے عمران نے نمبر پریس کر دیئے اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر رسیور اس نے فاکر کے کان سے لگا دیا۔

"یس۔ ایس ہیڈ کوارٹر"...... ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"ٹاپ ایجنٹ فاکر ایم ٹی فور بول رہا ہوں۔ چیف سے بات کراؤ"...... فاکر نے کہا۔

"ہولڈ کرو"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد وہی مشینی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ٹاپ ایجنٹ فاکر سپیکنگ"...... فاکر نے کہا۔

"ٹاپ کوڈ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"زیرون۔ زیروون"...... فاکر نے کہا۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ چیف کالنگ"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"فاکر بول رہا ہوں چیف۔ مارکو سے"...... فاکر نے کہا۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے اور کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف

سے کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ عمران آپ سے بات کرنا چاہتا ہے"...... فاکر نے کہا تو دوسری طرف سے خاموشی چھائی رہی۔

"بات کراؤ"...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد کہا گیا تو عمران نے ہاتھ واپس کھینچ کر رسیور اپنے کان سے لگا لیا۔

"ہیلو۔ میں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص چہکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم نے فاکر کو کیسے کور کیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ تفصیل فاکر تمہیں بتا دے گا۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کرائی ہے کہ اب میں تمہاری اس لیبارٹری کے سر پر پہنچ چکا ہوں اور کسی بھی لمحے تمہاری یہ اہم ترین لیبارٹری تباہ ہو سکتی ہے لیکن چونکہ مجھے براہ راست بلیک تھنڈر سے کوئی دشمنی نہیں ہے اور بلیک تھنڈر نے بھی پاکیشیا کا فارمولا واپس کر کے خیر سگالی کا ثبوت دیا تھا اس لئے اگر تم چاہو تو تمہاری یہ لیبارٹری تباہ ہونے سے بچ سکتی ہے۔ اس کے لئے تمہیں صرف اتنا کرنا ہو گا کہ لیبارٹری انچارج ڈاکٹر ڈارک سے میری بات کرا دو۔ وہ مجھے تسلی دے دے کہ وہ اس فارمولے یا آلے کو اسرائیل کے حوالے نہیں کرے گا تو میں اپنے ساتھیوں سمیت واپس چلا جاؤں گا ورنہ دوسری صورت میں لیبارٹری بھی تباہ ہو گی اور اس کے بعد تمہارا یہ سی مور سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی۔ اب انتخاب تمہارے ہاتھ میں ہے"۔

عمران نے کہا۔

"تم اس وقت بھی میرے ٹارگٹ پر ہو۔ میں چاہوں تو یہاں سے صرف ایک بٹن پریس کر کے تمہارا خاتمہ کر سکتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں نے یہ ساری باتیں ذہن میں رکھ کر تم سے بات کی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کر سکتے ہو اور کیا نہیں اس لئے ان باتوں کو چھوڑو اور میری بات کا جواب دو"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ پاکیشیائی فارمولا یا اس سے بننے والا آلہ اسرائیل تو کیا دنیا کی کسی بھی حکومت کے حوالے نہیں کیا جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"نہیں۔ مجھے سائنس دان ڈاکٹر ڈارک کی گارنٹی چاہئے۔ تمہاری نہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا تم واقعی ڈاکٹر ڈارک کی گارنٹی پر واپس چلے جاؤ گے"۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"ہاں۔ میں خود سائنس دان ہوں اور مجھے سائنس دانوں پر مکمل اعتماد ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"تم اس وقت ریکس کلب سے بات کر رہے ہو۔ میں ڈاکٹر ڈارک کو حکم دے دیتا ہوں کہ وہ فون پر تم سے رابطہ کر کے تمہاری تسلی کرا دے۔ دوسری بات یہ بھی سن لو کہ اسے تم ہماری کمزوری نہ

سمجھنا۔ ہم صرف اس لئے اس بات کو تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ ہماری اپنی تنظیم کی پالیسی میں شامل ہے۔ مجھ سے پہلے انچارج نے پالیسی کے خلاف کام کیا جس کے لئے تمہیں یہاں آنا پڑا اور اب بھی یہ حقیقت ہے کہ میں چاہوں تو پورا ریکس کلب ایک لمحے میں راکھ کا ڈھیر بن سکتا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"بار بار دھمکیاں نہ دو۔ ورنہ تمہاری لیبارٹری کے ساتھ ساتھ تمہارے سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تباہی ہمارے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے"...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں دھمکی نہیں دے رہا۔ صرف حقائق بتا رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"حیرت ہے کہ تم سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف کو اس طرح کھلے عام دھمکی دے رہے ہو ورنہ یہ حقیقت ہے کہ وہ چاہے تو پوری دنیا میں تمہیں کہیں جائے پناہ نہ ملے"...... فاکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تو پھر بھی جائے پناہ مل جائے گی مسٹر فاکر لیکن تمہارے اس چیف کو پوری دنیا میں قبر کی جگہ بھی نہیں ملے گی۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر نے میرا نام ویسے ہی سیف لسٹ میں رکھ لیا تھا۔ وہ مجبور تھا۔ اسے معلوم ہے کہ اگر میں مین ہیڈ کوارٹر کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا تو بلیک تھنڈر کی سالوں کی محنت چند لمحوں میں

تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی اس سائنس دان کی یقین دہانی پر واپس چلے جائیں گے"...... اچانک صالحہ نے کہا۔ اس کے لہجے میں ایسا تاثر تھا جیسے ابھی اس کے سوال کے جواب میں عمران انکار کر دے گا۔

"ہاں۔ کیونکہ میں خواہ مخواہ کی بھاگ دوڑ اور رسک لینے کا قائل نہیں ہوں۔ اگر ہمارا مقصد حل ہو جاتا ہے تو ہم واقعی واپس چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اگر بعد میں ایسا ہوا تو پھر"...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر آ جائیں گے"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا تو صالحہ اس طرح چونک کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھنے لگی جیسے انہیں کہہ رہی ہو کہ وہ عمران کو سمجھائیں لیکن وہ سب ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ تنویر اور جولیا بھی خاموش تھے۔ البتہ ان سب کے چہروں پر تکدر کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ڈارک بول رہا ہوں۔ انچارج آر لیبارٹری۔ مجھے چیف آف سیکشن ہیڈ کوارٹر نے حکم دیا ہے کہ میں تم سے رابطہ کروں اور تمہیں

گارنٹی دوں کہ پاکیشیائی فارمولا یا اس سے بننے والے آلے کو اسرائیل کے حوالے نہیں کیا جائے گا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ دو گارنٹی"...... عمران نے جواب دیا۔

"میں گارنٹی دیتا ہوں کہ پاکیشیائی فارمولے کو کسی صورت بھی اسرائیل یا کسی اور ملک کے حوالے نہیں کیا جائے گا"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔ فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر ڈارک کی آواز کمرے میں موجود ہر شخص بخوبی سن رہا تھا۔

"اس فارمولے پر کب تک کام مکمل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"چھ ماہ تک"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو کیا تم گارنٹی دے سکتے ہو کہ چھ ماہ تک تم زندہ رہو گے اور آئندہ بھی چھ سال تک زندہ رہو گے اور اس لیبارٹری کے ہی انچارج رہو گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب ہوا اس بات کا"...... ڈاکٹر ڈارک نے حیران ہو کر کہا۔

"واضح الفاظ میں کیا تم گارنٹی دے سکتے ہو کہ تم دس بارہ سالوں تک یقیناً زندہ بھی رہو گے اور اس لیبارٹری کے انچارج بھی رہو گے۔ اگر تمہیں کل موت آ جائے یا پرسوں تمہیں اس لیبارٹری سے ہٹا کر کسی اور جگہ بھجوا دیا جائے تو تمہاری جگہ جو آدمی لے گا کیا وہ بھی اس گارنٹی کا پابند ہو گا یا اس سے مجھے نئے سرے سے گارنٹی لینا پڑے

گی"...... عمران نے کہا۔

"کوئی آدمی زندہ رہنے کی کیسے گارنٹی دے سکتا ہے"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

"تو پھر تمہاری دی ہوئی اس گارنٹی کی کیا حیثیت رہ گئی"۔ عمران نے کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو۔ کس قسم کی گارنٹی چاہتے ہو"...... ڈاکٹر ڈارک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ڈارک۔ تم یہاں سائنس دان ہو اور میں بھی سائنس کا طالب علم ہوں اور یہ فارمولا بھی سائنسی ہے اس لئے اگر تم سائنسی گارنٹی دو تو وہ مجھے قبول ہو گی ورنہ تم سے زیادہ زبانی گارنٹی تو تمہارے اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کے چیف کی بہتر تھی جو تمہارا بھی انچارج ہے"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اب عمران کی اصل گیم کی تہہ تک پہنچ گیا ہو۔

"سائنسی گارنٹی۔ اس کا کیا مطلب ہوا"...... ڈاکٹر ڈارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیائی فارمولے کی تکمیل کے بعد اس سے ایک چھوٹا سا آلہ بنے گا جسے کسی بھی راڈار میں نصب کر دینے سے پورا دفاعی نظام بلینک ہو کر رہ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"تم درست کہہ رہے ہو لیکن"...... ڈاکٹر ڈارک نے اسی طرح

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس آلے میں ایک پرزہ کام کرتا ہے جسے آر ایس سگنٹا میشن کہا جاتا ہے۔ اس پرزے کا کام یہ ہے کہ یہ ہر ٹائپ کے راڈار پر ایڈجسٹ ہو جاتا ہے لیکن اگر اس پرزے کو مونو فیکڑ کر دیا جائے تو پھر یہ مونو ٹائپ راڈار پر کام ہی نہیں کرے گا اور پاکیشیا کے دفاعی نظام کے تمام راڈار مونو ٹائپ راڈار ہیں اس لئے اگر تم مجھے یقین دلا دو کہ تم اس پرزے کو مونو فیکٹ کر دو گے اور مجھے ایک پرزہ ایسا کر کے دکھا دو تو یہ میرے لئے گارنٹی ہو گی اور میں واپس چلا جاؤں گا" ...... عمران نے کہا۔

" حیرت ہے۔ کیا تم واقعی راڈار سائنس دان ہو۔ میں نے تو کبھی اس سبجیکٹ کے سلسلے میں تمہارا نام نہیں سنا اور عام سائنس دان تو اس انداز میں بات ہی نہیں کر سکتا" ...... ڈاکٹر ڈارک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" جس طرح کسی بھی ملک میں بے نام سپاہی ہوتے ہیں جو اصل فاتح ہوتے ہیں لیکن فتح کے تمغے دوسرے اپنے سینے پر لگا لیتے ہیں اسی طرح میں بھی سائنس دانوں کی حد تک بے نام سپاہی ہی ہوں" ۔ عمران نے کہا۔

" لیکن ویسے تو تم انتہائی ذہین آدمی ہو لیکن کیا تم نے یہ نہیں سوچا کہ ایک پرزے کو مونو فیکڑ کر دینے کے بعد اگر میں بعد میں باقی پرزوں کو مونو فیکڑ نہ کروں تو پھر" ...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا تو عمران

بے اختیار ہنس پڑا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ تم واقعی ایسا کر سکتے ہو لیکن مجھے یقین ہے کہ تم ایک بار ایسا کر لینے کے بعد پھر بھی ایسا ہی کرو گے" ۔ عمران نے جواب دیا۔

" لیکن اس میں تو خاصا وقت لگے گا۔ کم از کم دس بارہ گھنٹے لگ جائیں گے اور دوسری بات یہ کہ مونو فیکٹ کو زیادہ دیر تک کھلی فضا میں رکھا ہی نہیں جا سکتا اس لئے تمہیں یہ کیسے دکھایا جا سکتا ہے" ...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

" ہم تمہاری لیبارٹری میں آجاتے ہیں" ...... عمران نے کہا۔

" نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ یہاں کوئی داخل نہیں ہو سکتا۔ یہ بات تو طے ہے" ...... ڈاکٹر ڈارک نے بڑے حتمی لہجے میں کہا۔

" ہم اس وقت ریکس کلب میں موجود ہیں۔ تم اسے یہاں کسی آدمی کے ہاتھ بھجوا دینا" ...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ریکس کلب۔ اوہ نہیں۔ لمبا چکر پڑ جائے گا اور اتنی دیر میں مونو فیکشن ہی ختم ہو جائے گی" ...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

" تو پھر وہ خفیہ راستہ کھول کر لمبے چکر کو مختصر کر دو جو راستہ ریکس کلب سے لیبارٹری کو جاتا ہے۔ یہ تو مجھے بھی معلوم ہے کہ لیبارٹری کے اوپر ریکس کلب بنا ہوا ہے" ...... عمران نے کہا۔

" ایسا کوئی راستہ بنایا ہی نہیں گیا" ...... ڈاکٹر ڈارک نے جواب دیا۔

"پھر ایک صورت ہو سکتی ہے کہ ہم ستاگرا ناپو پر پہنچ جاتے ہیں۔ تم وہاں بجھوا دینا۔ ہم اسے چیک کر کے وہاں سے واپس چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن اس کے لئے مجھے چیف سے بات کرنی ہو گی"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

"کر لو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں تو یہ سب کچھ تمہاری لیبارٹری بچانے کے لئے کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

"او کے۔ میں چیف سے بات کر کے تمہیں پھر فون کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"تو تم نے یہ سارا چکر اس لئے چلایا ہے کہ اس طرح تم ستاگرا ناپو پر پہنچ جاؤ۔ لیکن چیف بہت ذہین آدمی ہے۔ وہ کبھی بھی اس کی اجازت نہیں دے گا"...... فاکر نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا اچانک کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہارا چیف واقعی تم سے زیادہ ذہین ہو گا۔ اسے یہ بھی معلوم ہے کہ ستاگرا ناپو پر ہمیں پہنچنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ تمہارا ہیلی کاپٹر یہاں موجود ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس ہیلی کاپٹر میں یقیناً ایسا آلہ موجود ہو گا جس کی وجہ سے وہ ریز جو چاروں طرف سے ستاگرا ناپو کی حفاظت کرتی ہیں اثر نہیں کریں گی اور یہ بھی بتا دوں کہ اس نظام کو آسانی سے اور جلدی تبدیل بھی نہیں کیا جا

سکتا اس لئے یہ ہیلی کاپٹر بڑے اطمینان سے ستاگرا ناپو پر اتر جائے گا۔ میں نے واقعی انتہائی خلوص سے یہ آفر کی ہے۔ مجھے ستاگرا ناپو پر جانے سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یہ تو ڈاکٹر ڈارک کی وجہ سے میں نے کہا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب"...... اچانک صفدر نے کچھ کہنا چاہا۔

"میں نے پہلے بھی کہا ہے خاموش رہو اور اب آخری بار کہہ رہا ہوں۔ میں تمہارا لیڈر ہوں۔ سمجھے"...... عمران نے انتہائی سرد اور کھردرے لہجے میں کہا تو سب کے چہرے بگڑتے چلے گئے۔

"تم۔ تم اس لہجے میں ہم سے بات کرو گے۔ تم"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تم نے میری بات نہیں سنی۔ کیا تم چاہتی ہو کہ تمہاری یہ نازک گردن میں اپنے ہاتھوں سے کاٹ دوں"...... عمران نے اس قدر سرد لہجے میں کہا کہ جولیا سمیت سب کے جسموں میں خوف کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔

"آؤ ہم چلیں"...... اچانک جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"بیٹھ جاؤ اور جب تک میں نہ کہوں یہاں سے کوئی باہر نہیں جائے گا۔ بیٹھ جاؤ"...... عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد اور سخت ہو گیا تھا۔

"آپ بیٹھ جائیں مس جولیا۔ پلیز"...... کیپٹن شکیل نے جو یہ

سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ کرسی پر بیٹھ گئی لیکن اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ عمران کے اس سلوک پر اس کا خون کھول رہا ہے۔ تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

" ڈاکٹر ڈارک بول رہا ہوں لیبارٹری سے"...... ڈاکٹر ڈارک کی آواز سنائی دی۔

" یس ڈاکٹر۔ کیا کہا ہے تمہارے چیف نے"...... عمران نے کہا۔

" چیف نے اجازت دے دی ہے۔ جب وہ مونو فیکشن مکمل ہو جائے گا تو تمہیں آگاہ کر دیا جائے گا اور پھر تم سٹاگراٹاپو پر پہنچ جانا۔ تمہیں وہ پرزہ دکھا دیا جائے گا اور تمہاری تسلی کرا دی جائے گی لیکن چیف نے کہا کہ صرف تم اکیلے وہاں جاؤ گے۔ تمہارے ساتھی یہیں رہیں گے"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میں یہاں اس کلب میں نہیں رہ سکتا۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت شہر میں شفٹ ہو جاؤں گا۔ تم اپنا فون نمبر بتا دو۔ میں تمہیں اپنی نئی رہائش گاہ کا نمبر دے دوں گا۔ پھر تم مجھے کال کر لینا۔ میں سٹاگراٹاپو پہنچ جاؤں گا اور مونو فیکشن دیکھ کر واپس آ جاؤں گا۔ اس کے بعد ہم واپس پاکیشیا چلے جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

" یہاں ریکس کلب میں رہو۔ یہاں رہنے پر تمہیں کیا اعتراض ہے"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

" اعتراض تو کوئی نہیں ہے لیکن یہاں ہمارے ساتھ ٹاپ ایجنٹ فاکر بھی موجود ہے اور میں زیادہ دیر تک نہ اسے باندھ کر رکھ سکتا ہوں اور نہ ہی اسے باہر بھیج سکتا ہوں کیونکہ اسے معلوم ہو گا کہ ہم یہاں موجود ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی انتقامی کارروائی کرے اس لئے میں جہاں بھی رہوں گا وہاں کا علم چونکہ فاکر کو نہیں ہو گا اس لئے ہم محفوظ رہیں گے۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہم فاکر کو ہلاک کر دیں۔ پھر ہم یہاں ریکس کلب میں رہ سکتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

" نجانے کیا مسئلہ ہے کہ تم ہر بات کو الجھا دیتے ہو۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ میں نے کام کرنا ہے اور میرے پاس بار بار کال کرنے اور ہدایات لینے کا وقت نہیں ہے۔ میں تمہیں نمبر بتا دیتا ہوں۔ تم مجھے اس نمبر پر اپنا نیا فون نمبر بتا دینا"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا حالانکہ عمران کو پہلے سے ہی یہ نمبر معلوم تھا کیونکہ میکارٹو کے لہجے میں وہ ڈاکٹر ڈارک سے پہلے بھی سپیشل سپلائی کے سلسلے میں بات کر چکا تھا۔ لیکن اس نے جان بوجھ کر اس بات کا اظہار نہ کیا تھا۔

" ٹھیک ہے۔ میں نئی رہائش گاہ لیتے ہی تمہیں کال کر کے فون نمبر بتا دوں گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور

رکھ دیا۔

"تم نے ساری باتیں سن لی ہیں فاکر۔ ہمارا تمہارے چیف سے معاہدہ ہو گیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ کل تک ہم واپس بھی چلے جائیں گے اس لئے اگر تمہارے ذہن کے کسی کونے میں ایڈونچر موجود ہو تو ابھی بتا دو تاکہ تمہیں گولی مار کر تمہاری لاش ہم یہیں چھوڑ جائیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ہم تمہیں بے ہوش کر کے اور رسیاں کھول کر تمہیں یہاں چھوڑ کر چلے جائیں گے اور اگر تم نے بعد میں کوئی غلط حرکت کی تو پھر تمہارا انجام انتہائی عبرتناک بھی ہو سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تم مجھے بے ہوش مت کرو۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہارا پیچھا نہیں کروں گا"...... فاکر نے کہا۔

"سوری۔ یہ ہمارا اصول ہے اور کم از کم اتنی سزا تو تمہیں بھی ملنی چاہئے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما تو فاکر کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی۔ عمران کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک اس کی کنپٹی پر پڑا تھا۔ ابھی اس کی چیخ ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور اس بار فاکر کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"اس کی رسیاں کھول دو"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود وہ بیرونی دروازے کی طرف اس طرح بڑھ گیا جیسے اکیلا یہاں سے باہر جانا چاہتا ہو۔

"تم۔ تم اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو"...... یکلخت جولیا جیسے پھٹ سی پڑی۔ شاید وہ فاکر کی وجہ سے خاموش ہو گئی تھی۔

"شٹ اپ۔ اپنے ہوش میں رہا کرو۔ خبردار اگر آئندہ میرے سامنے اونچی آواز نکالی"...... عمران نے مڑ کر اس قدر سرد لہجے میں کہا کہ جولیا بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئی۔ عمران کے لہجے میں ایسی اجنبیت اور سرد مہری تھی کہ جیسے وہ اس سے واقف ہی نہ ہو۔

"مم۔ مم۔ میں گولی مار دوں گا تمہیں"...... تنویر نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تم بھی اپنی اوقات میں رہا کرو۔ سمجھے۔ ورنہ زندہ زمین میں دفن کر دوں گا"...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ خشک لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑ کر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

سیٹی کی آواز سنتے ہی ادھیڑ عمر ڈاکٹر ڈارک یکلخت چونک پڑا۔ وہ ایک مشین کے سامنے بیٹھا ہوا اسے آپریٹ کرنے میں مصروف تھا کہ سائیڈ پر پڑے ہوئے ایک ڈبے میں سے سیٹی کی آواز سنائی دی تھی۔

"اوہ۔ اس وقت کس کی کال آ گئی"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر اس ڈبے کی سائیڈ میں لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ چیف آف سیکشن ہیڈ کوارٹر کالنگ"...... چیف کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ڈارک بول رہا ہوں چیف"...... ڈاکٹر ڈارک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جو کچھ اس عمران نے کہا ہے کیا تم نے اس پر اچھی طرح غور کر

لیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"غور۔ کیا مطلب باس۔ اس نے ایک پرزے کی مونو فیکیشن کرنے کے لئے کہا ہے۔ وہ میں کر لوں گا۔ صبح تک ہو جائے گی۔ اس میں غور کیا کرنا ہے۔ میں سمجھا نہیں باس"...... ڈاکٹر ڈارک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران شیطانی ذہن کا مالک ہے ڈاکٹر ڈارک۔ وہ جو کچھ کہتا ہے وہ بظاہر انتہائی سادہ سی بات نظر آتی ہے لیکن اس کی گہرائی میں ہولناک باتیں چھپی ہوتی ہیں اور ان کے نتائج انتہائی خوفناک نکل سکتے ہیں۔ اس نے جو بات تم سے کی ہے میں تو اسے اس لئے نہیں سمجھ سکا کہ میں سائنس دان نہیں ہوں لیکن تم سائنس دان ہو۔ کیا تم نے اس پر اچھی طرح غور کر لیا ہے۔ کہیں اس کا کوئی غلط نتیجہ نہ نکل آئے"...... چیف نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں چیف۔ یہ تو انتہائی سادہ سا عمل ہے۔ صرف اس کا پراسیس قدرے طویل اور صبر آزما ہے۔ لیکن بہرحال اس سے خطرہ تو کوئی نہیں ہو سکتا۔ ایسی کوئی بات سرے سے ہی نہیں ہے"...... ڈاکٹر ڈارک نے جواب دیا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر اس عمران نے کیوں اس کی فرمائش کی ہے"...... چیف نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چیف۔ وہ اپنے آپ کو کہتا تو سائنس دان ہے لیکن وہ ہے احمق آدمی۔ میں اس کا مطلب پہلے ہی سمجھ گیا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ ہم اس

پرزے کی مونو فیکیشن ٹارسن نامی دھات کا کوٹ دے کر کریں گے۔ اس ٹارسن میں یہ خامی موجود ہے کہ جب اسے انتہائی گرم کر کے کوٹنگ کے لئے تیار کیا جاتا ہے تو یہ کسی بم کی طرح بلاسٹ ہو جاتا ہے۔ اس کا خیال تھا کہ اس طرح وہ ڈاکٹر ڈارک کو ہلاک کر دے گا اور ڈاکٹر ڈارک کے ہلاک ہو جانے کے بعد اس پاکیشیائی فارمولے پر کام رک جائے گا لیکن اس احمق کو یہ نہیں معلوم کہ اب سائنس بہت ترقی کر چکی ہے۔ ٹارسن کو اب استعمال ہی نہیں کیا جاتا۔ اب اس کی جگہ الیسکس نے لے لی ہے اور الیسکس بہرحال انتہائی بے ضرر ہے"...... ڈاکٹر ڈارک نے جواب دیا۔

"ٹارسن کا استعمال کب ختم ہوا ہے"...... چیف نے پوچھا۔

"دنیا بھر میں پانچ چھ سال ہوئے اس کا استعمال ختم کر دیا ہے"...... ڈاکٹر ڈارک نے جواب دیا۔

"اب تم الیسکس سے یہ کام کر رہے ہو یا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ اور یقین کریں یہ انتہائی بے ضرر ہے۔ اس میں ایک فیصد بھی خطرہ نہیں ہے"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

"اوکے۔ پھر ٹھیک ہے۔ لیکن خیال رکھنا جب یہ پرزہ تم نے ستاگراٹاپو پر بھجوانا ہے تو عمران کے پہنچنے سے پہلے اسے کمانڈر ستاگ کے حوالے کر دینا اور پھر لیبارٹری کا گیٹ اندر سے کلوز کر لینا۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں عمران لیبارٹری کے اندر داخل نہ ہو جائے۔ میں نے اسے صرف ٹاپو پر جانے کی اجازت دی ہے"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف۔ ایسا ہی ہو گا۔ آپ قطعی بے فکر رہیں"...... ڈاکٹر ڈارک نے جواب دیا۔

"اوکے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ڈارک نے ہاتھ بڑھا کر ڈبے کا بٹن آف کر دیا اور دوبارہ مشین پر کام کرنا شروع کر دیا۔ ابھی اسے کام کرتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ مزید ہوا ہو گا کہ ڈبے میں سے ایک بار پھر سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔ اس ڈبے کا تعلق اس کے آفس میں موجود فون سیٹ سے تھا۔ جب وہ مشین روم میں کام کرتا تھا تو وہاں آنے والی کال خود بخود یہاں ٹرانسفر ہو جایا کرتی تھی۔

"اب کس کا فون آ گیا"...... ڈاکٹر ڈارک نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ڈاکٹر ڈارک بول رہا ہوں"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے چہکتی ہوئی آواز سنائی دی تو ڈاکٹر ڈارک کے چہرے پر بے اختیار طنزیہ مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"یس مسٹر عمران۔ فرمائیے کیوں کال کیا ہے"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

"میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ تمہیں اپنا نیا فون نمبر بتا سکوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں بتاؤ"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا تو دوسری طرف سے فون نمبر

بتا دیا گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے نوٹ کر لیا ہے۔ میں مونو فیکشن مکمل ہونے کے بعد تمہیں کال کر لوں گا اور تم اکیلے سٹاگرا ٹاپو پر پہنچ جانا"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

"تمہیں وہاں سے ہیلی کاپٹر بھجوانا پڑے گا کیونکہ فاکر والا ہیلی کاپٹر تو ہم ریکس کلب میں ہی چھوڑ آئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بھجوا دیا جائے گا۔ تم اپنا پتہ کمانڈر سٹاگ کو بتا دینا وہ خود ہی انتظام کر لے گا۔ میں نے کام کرنا ہے اس لئے میں زیادہ دیر گفتگو نہیں کر سکتا"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ تم نے ابھی کام کرنا ہے۔ ابھی تم نے مونو فیکشن کا کام شروع ہی نہیں کیا"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وہی کام کر رہا ہوں۔ خاصا طویل پراسیس ہے اس لئے کافی دیر تک کام کرنا پڑتا ہے"...... ڈاکٹر ڈارک نے جواب دیا۔

"طویل پراسیس۔ کیا مطلب۔ ٹارسن دھات کو گرم کر کے تم نے اس کی صرف کوٹنگ کرنی ہے اور یہ معمولی سا کام کس طرح طویل پراسیس بن گیا"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا تو ڈاکٹر ڈارک بے اختیار طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

"عمران صاحب۔ اب ٹارسن دھات کا استعمال ختم کر دیا گیا ہے کیونکہ اس کے بلاسٹ ہونے کا خطرہ رہتا تھا۔ اب اس کی جگہ السیکس دھات استعمال ہوتی ہے اس کا پراسیس کافی طویل ہے لیکن

بہرحال اس میں خطرہ کوئی نہیں ہوتا اور میں السیکس دھات پر ہی کام کر رہا ہوں۔ مجھے ہو سکتا ہے کہ ساری رات لگ جائے یا رات کے آخری پہر جا کر یہ کام مکمل ہو"...... ڈاکٹر ڈارک نے کہا۔

"اوہ اچھا"...... دوسری طرف سے عمران نے اس انداز میں طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے اس کے تمام خواب ڈاکٹر ڈارک کی بات سن کر چکنا چور ہو گئے ہوں اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو ڈاکٹر ڈارک بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ اس نے بٹن آف کیا اور دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

"ہونہہ۔ ڈی ایس سی (آکسن) نانسنس۔ کس دور کی بات کر رہا ہے"...... ڈاکٹر ڈارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ریکس کلب کے قریب ایک رہائشی کالونی میں موجود تھا۔ اس نے یہ کوٹھی باقاعدہ ایک پراپرٹی سینڈیکیٹ کو بھاری رقم ایڈوانس دے کر کرائے پر حاصل کی تھی۔ انہیں یہاں پہنچے ہوئے ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی۔

"جولیا۔ کیا چائے مل سکتی ہے"...... عمران نے جولیا سے کہا۔

"شٹ اپ۔ میں تمہاری ملازم نہیں ہوں"...... جولیا نے یکلخت پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ کیا ہوا۔ خدانخواستہ کیا نصیب دشمناں میرا مطلب ہے نصیب تنویر۔ کیا تمہاری طبیعت تو ناساز نہیں ہے"۔ عمران نے کہا۔

"میرا نام آئندہ مت لینا۔ سمجھے۔ ورنہ گولی مار دوں گا"...... تنویر نے جولیا سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"حیرت ہے۔ ان بہن بھائیوں کو کیا ہو گیا ہے۔ یہ تو ہمہ خانہ آفتاب است والا معاملہ نظر آ رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ نے جو پلاننگ کی ہے وہ واقعی کامیاب ہو جائے گی"...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ بلیک تھنڈر کو معلوم ہے کہ اگر اس نے مجھے گارنٹی نہ دی تو لیبارٹری بھی تباہ ہو گی اور سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی اس لئے وہ لازماً اس پرزے کی مونوفیکشن کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ بعد میں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بعد کی بات بعد میں دیکھی جائے گی۔ فی الحال تو مسئلہ حل ہو۔ ویسے سائنس دان بہت اچھے اور معزز لوگ ہوتے ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ اپنی بات پر قائم رہیں گے"...... عمران نے کہا۔

"میں نے تو سمجھا تھا کہ آپ اس طرح کوئی ایسی پلاننگ کر رہے ہیں جس سے لیبارٹری خود بخود تباہ ہو جائے گی"...... کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس طرح لیبارٹری تباہ ہوتی یا کر لیتے تو پھر تمہارا چیف مجھے چیک کیوں دیتا۔ وہیں بیٹھے بیٹھے خود نہ لیبارٹری تباہ کر دیتا"۔ عمران

نے جواب دیا۔

"عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ آپ چیف سے بات کر لیں تو بہتر ہے"...... صفدر نے کہا۔

"کیوں۔ میں لیڈر ہوں۔ جو میں بہتر سمجھوں گا وہی کروں گا۔ تمہارا چیف کون ہوتا ہے مجھے روکنے والا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ۔ وہ تمہیں گولی مار دے گا۔ یہ لکھ لو۔ تم مارے جاؤ گے۔ یقیناً مارے جاؤ گے"...... جولیا نے ایک بار پھر پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"تمہارا چیف تمہاری طرح احمق نہیں ہے۔ اس میں بہرحال اتنی عقل موجود ہے کہ وہ مجھے لیڈر بنا کر بھیجتا ہے۔ اگر تم میں عقل ہوتی تو پھر مجھے کیوں وہ لیڈر بنانے پر مجبور ہوتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ پھر جب ڈاکٹر ڈارک سے اس کی بات ہوئی اور اس نے جس طرح طویل سانس لیتے ہوئے اور منہ لٹکا کر رسیور رکھا اس پر اس کے سارے ساتھی ایک بار پھر چونک پڑے۔

"کیا ہوا۔ تمہارا چہرہ کیوں لٹک گیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"کیپٹن شکیل کی سوچ درست تھی۔ میں نے کوشش کی تھی کہ کسی طرح اس ڈاکٹر ڈارک کو ہلاک کر دیا جائے اس طرح بھی اس

فارمولے پر کام رک سکتا ہے لیکن اب کیا کیا جائے۔ دنیا بہت آگے جا چکی ہے اور میں پرانے دور میں پھنسا ہوا ہوں۔ ان لوگوں کی طرح جو جدید دور کے شعراء کی بجائے ابھی تک غالب اور میر تقی میر کے شعروں تک ہی محدود ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا آپ نے واقعی کوئی پلاننگ کی تھی"۔ صفدر نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ مونو فیکشن کے لئے ٹارسن دھات استعمال ہوتی ہے اور اس میں یہ خامی ہے کہ یہ بلاسٹ ہو جاتی ہے۔ اس طرح ڈاکٹر ڈارک بہرحال ہلاک ہو جاتا لیکن اب ڈاکٹر ڈارک نے یہ بتا کر میری تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا ہے کہ ٹارسن دھات کا استعمال تو مدت ہوئی بند ہو چکا ہے۔ اب اس کی جگہ السیکس دھات استعمال ہوتی ہے اور وہ بے ضرر ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا ہو گا"...... صفدر نے کہا۔

"ہو گا کیا۔ بہرحال اب میں وعدہ کر چکا ہوں اس لئے ہمیں واپس جانا ہو گا اور اس مشن کو بھول جانا ہو گا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن وعدہ تم نے کیا ہے۔ چیف نے نہیں کیا اور چیف تمہارے وعدے کا پابند نہیں ہے"...... جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"چیف کو معلوم ہے کہ لیڈر جو وعدہ کرے وہ بہرحال پورا ہونا چاہئے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چاہے پاکیشیا تباہ ہی کیوں نہ ہو جائے۔ میں چیف سے بات کرتی ہوں۔ اب یہ معاملات میری برداشت سے باہر ہیں"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"مس جولیا"...... صفدر نے اسے روکنا چاہا۔

"نہیں۔ کرنے دو فون۔ اچھا ہے۔ مجھے بھی معلوم ہو جائے گا کہ چیف کیا جواب دیتا ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر خاموش ہو گیا۔

"ایکسٹو"...... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف کی آواز سنائی دی۔

"جولیا بول رہی ہوں چیف"...... جولیا نے کہا۔

"یس۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"...... چیف کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا تو جولیا نے ساری تفصیل بتا دی۔ حتیٰ کہ ٹارسن دھات والی بات بھی اس نے تفصیل سے بتا دی۔

"تو پھر"...... چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"باس۔ اس طرح تو مشن مکمل نہیں ہو گا اور پاکیشیا کو خطرہ لاحق رہے گا۔ عمران ہماری بات سنتا ہی نہیں بلکہ اس کا رویہ انتہائی عجیب و غریب ہو گیا ہے۔ وہ اس طرح ہمارے ساتھ سلوک کر رہا ہے جیسے ہم اجنبی ہوں"...... جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تو تم کیا چاہتی ہو"...... ایکسٹو نے تیز لہجے میں کہا۔

"چیف اس لیبارٹری کو بہرحال تباہ ہونا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں۔ اگر عمران نے وعدہ کر لیا ہے تو وہ وعدہ ہر صورت میں

پورا ہو گا کیونکہ اس وقت وہ ٹیم کا لیڈر ہے اور میری نمائندگی کر رہا ہے۔ نتائج جو بھی نکلیں گے وہ بعد کی بات ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی سرد لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ بری طرح لٹک گیا تھا۔

"اب معلوم ہو گئی ٹیم لیڈر کی اہمیت"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا آپ اب محب وطن نہیں رہے"۔ اچانک صالحہ نے کہا۔

"یہ اندازہ تم نے کیسے لگا لیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آپ وطن کے مفاد سے زیادہ اپنی انا کو اہمیت دے رہے ہیں"...... صالحہ نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"صرف خاور رہ گیا ہے جس نے مجھ پر طنز نہیں کیا۔ کیوں خاور۔ کیا تمہارے اندر اپنے ساتھیوں جیسے حب الوطنی کے جذبات موجود نہیں ہیں"...... عمران نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے سو فیصد یقین ہے عمران صاحب کہ آپ جو کچھ بظاہر کر رہے ہیں وہ بعد میں درست ثابت ہو گا۔ مجھے ایسے تجربے ایک بار نہیں لاکھوں بار ہو چکے ہیں اس لئے میرے ذہن میں کوئی خلش نہیں ہے"...... خاور نے جواب دیا۔

"واہ۔ اسے کہتے ہیں اندھا اعتماد۔ ویری گڈ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا۔ اس قدر خوفناک کہ وہ سب بے اختیار کرسیوں سمیت نیچے جا گرے۔ ہولناک گڑگڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی مسلسل خوفناک دھماکے ہو رہے تھے۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ابھی زمین پھٹ جائے گی اور یہ کوٹھی ٹوٹ پھوٹ کر زمین میں دھنس جائے گی لیکن پھر آہستہ آہستہ دھماکے اور گڑگڑاہٹ کی آوازیں ختم ہوتی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی سکون ہو گیا تو عمران بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے۔ یہ کیا ہو گیا ہے"...... سب ساتھیوں نے باری باری اٹھتے ہوئے کہا۔ ان سب کے چہروں پر حیرت نمایاں تھی۔

"یہ تو یوں لگتا ہے جیسے قریب ہی کہیں کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ ٹی وی لگاؤ شاید اس پر کوئی خبر آ جائے"...... عمران نے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی حیرت تھی۔ جولیا نے ریموٹ کنٹرول اٹھا کر بٹن پریس کیا تو ٹی وی آن ہو گیا۔ اس پر کوئی فلم چل رہی تھی۔ کافی دیر تک فلم چلتی رہی پھر اچانک فلم روک دی گئی اور سپیشل نیوز کا اعلان کیا گیا۔ اس کے بعد ایک خاتون نیوز ریڈر نے سپیشل نیوز پڑھنا شروع کر دی۔ اس کے مطابق مارکو میں موجود ریکس کلب اچانک انتہائی خوفناک دھماکوں اور ہولناک گڑگڑاہٹ سے کسی

آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا ہے اور سرسری تحقیقات سے یہ اطلاع ملی ہے کہ سمندر میں ہر طرف سائنسی پرزے اور ٹوٹی ہوئی مشینیں تیرتی نظر آ رہی ہیں۔ اعلیٰ حکام نے تحقیقات کا اعلان کر دیا ہے۔ البتہ اس سے ابھی تک کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں ملی اور اس کے ساتھ ہی سپیشل نیوز ختم کر دی گئیں اور فلم دوبارہ چل پڑی۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ لیبارٹری کیسے تباہ ہو گئی"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ علی عمران بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیکشن ہیڈ کوارٹر چیف بول رہا ہوں۔ یہ آر لیبارٹری کیوں اور کیسے تباہ ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے چیخ کر ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے بولنے والے کا ذہنی توازن درست نہ رہا ہو۔

"لیبارٹری تباہ ہو گئی ہے۔ کیا مطلب۔ تو یہ دھماکے اور خوفناک گڑگڑاہٹ لیبارٹری کے تباہ ہونے کی تھی"...... عمران نے اس طرح چونک کر کہا جیسے اسے دوسری طرف کی بات سن کر انتہائی حیرت ہوئی ہو۔

"تم نے ابھی ٹی وی پر سپیشل نیوز سنی ہیں۔ اس کے باوجود تم اس طرح حیرت ظاہر کر رہے ہو۔ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ

"سب تمہاری سازش کا نتیجہ ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو
عمران اور اس کے سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔
"نیوز میں تو بتایا گیا ہے کوئی آتش فشاں پھٹ پڑا ہے لیکن
تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ ہم نے ٹی وی آن کیا ہے"...... عمران نے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ریکس کلب میں جب تم نے مجھے فون کیا تھا تب سے اب تک
تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی تمام باتیں اور تمام حرکتیں میرے
پاس چیک ہو رہی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ارے ارے۔ میں باتھ روم بھی گیا تھا۔ ارے توبہ۔ یہ تو زیادتی
ہے۔ انتہائی بداخلاقی ہے"...... عمران نے کہا۔
"چونکہ تم اور تمہارے ساتھی مسلسل ہماری نظروں میں رہے
ہیں اور تمہارے ساتھیوں کی تمام گفتگو ہمارے پاس ٹیپ شدہ ہے
اس لئے بظاہر تو یہی لگتا ہے کہ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے
لیکن تم جس ٹائپ کے آدمی ہو اس سے یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ
ضرور تم نے کوئی نہ کوئی ایسا پراسرار چکر چلایا ہے کہ تمہارا مشن
خود بخود مکمل ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"اگر اس طرح لیبارٹری تباہ ہو سکتی ہے مسٹر تو پھر میں تو دعا
کروں گا کہ تمہارا سیکشن ہیڈ کوارٹر بھی تباہ ہو جائے"...... عمران نے
کہا۔
"یہ سن لو کہ ہم اس کی انتہائی گہری تحقیقات کرائیں گے۔ اگر

کبھی بھی اس میں تمہارا ہاتھ ثابت ہو گیا تو پھر تم چاہے دنیا کے کسی
بھی کونے میں ہو گے ہمارے ہاتھ تم تک پہنچ جائیں گے"۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔
"مسٹر چیف۔ ہمارے تو ذہن میں بھی نہ تھا کہ تم ہماری باتیں
سن رہے ہو گے اور دیکھ بھی رہے ہو گے اس لئے تمہیں تو معلوم ہو گا
کہ اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے لیکن تم نے جس طرح دھمکی
دی ہے اس کے بعد یہی ہو سکتا ہے کہ ہم تمہارا یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر
بھی تباہ کر دیں تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ کیا خیال
ہے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
"میں نے ایک امکانی بات کی ہے"...... دوسری طرف سے ڈھیلے
لہجے میں کہا گیا۔
"فاکر کو تو تم نے معاف کر دیا ہو گا۔ بے چارہ ٹاپ ایجنٹ ہونے
کے زعم میں مار کھا گیا تھا ورنہ مجھے معلوم ہے کہ وہ خاصا ذہین بھی ہے
اور اچھا لڑاکا بھی ہے"...... عمران نے کہا۔
"نہیں۔ شکست خوردہ آدمی کو معاف نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا
خاتمہ کر دیا گیا ہے"...... دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر اس
نے جھک کر اپنے ایک بوٹ کا تسمہ کھولنا شروع کر دیا۔ سب اسے
حیرت سے ایسا کرتے دیکھ رہے تھے کہ عمران نے تسمہ کھول کر اس کا
ایک سرا جس پر پن چڑھی ہوئی تھی اسے فرش پر پوری قوت سے رگڑ

دیا۔ دوسرے لمحے اس میں سے چنگاریاں سی نکلیں اور غائب ہو گئیں تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے تسمہ دوبارہ بوٹ میں ڈالنا شروع کر دیا۔

"ہاں تو معزز ممبران پاکیشیا سیکرٹ سروس آپ سب مجھ سے سخت ناراض ہیں۔ سب کے منہ سوجے ہوئے ہیں اور آنکھوں میں غصہ اور دل میں الاؤ جل رہے ہیں تو معزز ممبران ذی وقار اب میں بے چارہ کرائے کا سپاہی ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں کیونکہ پاکیشیا کا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ وہ لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے جس میں پاکیشیائی فارمولے پر کام ہو رہا تھا اور جسے وہ اسرائیل کے حوالے کرنا چاہتے تھے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا ہم ان کی چیکنگ میں تھے لیکن کس طرح۔ یہ چیف تو کہہ رہا تھا کہ جیسے ہی آپ نے اسے فون کیا اس نے رابطہ کر لیا۔ لیکن یہ تسمے کا کیا سلسلہ تھا"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فاکر ٹاپ ایجنٹ ضرور تھا لیکن اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی اہمیت کا اتنا اندازہ نہ تھا جتنا سیکشن ہیڈ کوارٹر کو تھا اور فرانڈو سیکشن ہیڈ کوارٹر کا خاص آدمی تھا لیکن بہرحال فاکر کا نائب تھا۔ چنانچہ جب ہمیں بے ہوش کر کے ریکس کلب کے ٹارچنگ روم میں ڈالا گیا تو فرانڈو نے یقیناً سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کی ہو گی جس پر انہوں نے بھی مانیٹرنگ کرنے کے لئے کہا ہو گا۔ چنانچہ فرانڈو نے میرے بوٹ

کے تسمے کی پن بدل دی لیکن بعد میں یہ صورت حال تبدیل ہو گئی اور فرانڈو مارا گیا اور فاکر ہمارے ہاتھ چڑھ گیا۔ مجھے بھی اس پن کا علم نہ ہو سکا تھا لیکن جو صورت حال لیبارٹری کی سامنے آئی تھی اس سے یہ بات میں سمجھ گیا کہ ہم باقاعدہ لڑ کر لیبارٹری کو تباہ نہیں کر سکتے۔ عام تنظیمیں اپنی اس قدر اہم لیبارٹری کی حفاظت کے لئے انتہائی جدید ترین مشینری اور انتظامات کرتی ہیں تو بلیک تھنڈر کے بارے میں تم خود سوچ سکتے ہو کہ اس نے کس قدر حفاظتی انتظامات کئے ہوں گے اور کس قسم کی مشینری نصب کی ہو گی۔ دوسری بات یہ بھی میرے سامنے تھی کہ اس قدر اہم لیبارٹری کی تباہی کے بعد لامحالہ بلیک تھنڈر کا یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر یا مین ہیڈ کوارٹر اس کا انتقام لینے کے لئے پاکیشیا پر کوئی بھی ہتھیار فائر کر سکتا تھا جس سے وہاں ہزاروں لاکھوں بے گناہ لوگ بھی ہلاک ہو سکتے تھے۔ یہ سب باتیں سوچ کر میں نے کوشش کی کہ کوئی ایسی صورت پیدا کی جائے کہ ہم بالکل علیحدہ رہیں اور لیبارٹری بھی تباہ ہو جائے۔ ہمارا مشن بھی مکمل ہو جائے اور بلیک تھنڈر کو بھی یہ یقین ہو جائے کہ ہم نے لیبارٹری تباہ نہیں کی تاکہ وہ پاکیشیا پر کوئی آفت نہ توڑ سکے۔ چنانچہ یہ سوچ کر میں نے فاکر سے سیکشن ہیڈ کوارٹر بات کرانے کی بات کی۔ تم لوگوں نے مداخلت کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے معلوم تھا کہ جذباتی اقدامات کے نتائج پاکیشیا کے خلاف بھی نکل سکتے تھے اس لئے میں نے تمہیں مزید بات کرنے سے روک دیا لیکن پھر ایک عجیب

انکشاف ہوا۔ جیسے ہی میرا سیکشن ہیڈ کوارٹر سے فون پر رابطہ ہوا اچانک میرے بوٹ کے تسمے کی پن سے لائٹ سی نکلی اور پھر غائب ہو گئی۔ میری نظریں اس پر کسی صورت بھی نہ پڑ سکتی تھیں اور یہی ان کی کامیابی تھی کہ مجھے اس کا کسی صورت بھی علم نہ ہو سکتا تھا لیکن آفس میں جس کرسی پر میں بیٹھا ہوا تھا اس کی سائیڈ دیوار میں ایک زیبائشی آئینہ نصب تھا اور اس آئینے میں میرے پیر نظر آ رہے تھے۔ فون پر باتیں کرتے ہوئے اچانک میری نظریں اس آئینے پر پڑیں تو میرے بوٹ کے اس تسمے کی پن کا سرا اندر سے روشن نظر آ رہا تھا اور میں چونک پڑا۔ میں فوراً سمجھ گیا کہ یہ کال رینج مانیٹرنگ پوائنٹ ہے اور اسے اب تک آن نہ کیا گیا تھا۔ شاید فرانڈو کو اس کا موقع نہ ملا تھا۔ چونکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کو یہ معلوم نہ تھا کہ ہم کہاں ہیں اس لئے وہاں سے اسے ٹارگٹ کر کے آن نہ کیا جا سکتا تھا لیکن جیسے ہی میں نے انہیں فون کیا انہیں معلوم ہو گیا کہ ہم کہاں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اس کو آن کر دیا۔ اس کی رینج بے حد وسیع ہوتی ہے۔ اب اس کلب میں ہونے والی تمام باتیں وہاں سیکشن ہیڈ کوارٹر میں نہ صرف سنی جا رہی تھیں بلکہ ہماری تمام حرکتیں بھی وہ سکرین پر مانیٹر کر رہے تھے۔ میں اس انکشاف پر بے حد خوش ہوا کیونکہ اس طرح میں آسانی سے ان پر ثابت کر سکتا تھا کہ میں نے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے لیبارٹری کی تباہی میں کوئی حصہ نہیں لیا کیونکہ وہ خود ہماری باتیں مسلسل سنتے رہتے اور ہماری حرکتیں چیک کرتے رہتے۔ ادھر ڈاکٹر

ڈارک کو سوائے راڈار سازی کے اور کسی بات کا علم نہ تھا۔ چنانچہ وہ میرے چکر میں آ گیا اور میں نے اسے مونو فیکشن پر لگا دیا۔ مجھے معلوم ہے کہ ٹارسن دھات کو گرم کر کے اگر کوٹنگ کی جائے تو وہ بلاسٹ ہو جاتی ہے اور اسی خامی کی وجہ سے ٹارسن کی بجائے اب الیسکس دھات استعمال کی جاتی ہے لیکن چونکہ یہ راڈار سازی کی لیبارٹری تھی اور راڈار سازی میں سب سے زیادہ اہم کیمیکل پلاسنٹ ہوتا ہے اور اس کیمیکل کی انتہائی بھاری مقدار لیبارٹری میں ہر وقت موجود رہتی ہے۔ یہ کیمیکل ویسے تو بے ضرر ہوتا ہے لیکن جس جگہ یہ موجود ہو وہاں کا درجہ حرارت ایک خاص حد تک بڑھ جائے تو اس میں خود بخود کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور ان کیمیائی تبدیلیوں کے بعد یہ میگا پاور ڈائنامیٹ سے بھی زیادہ طاقتور بن جاتا ہے اور مزید درجہ حرارت بڑھتے ہی یہ فائر بھی ہو جاتا ہے۔ یہ سب میرا خیال تھا۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ وہاں اس کیمیکل کی کتنی مقدار موجود ہے اور اس کے درجہ حرارت کو کنٹرول کرنے کے لئے وہاں کس قسم کے حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں لیکن بہرحال ہمیں امکانات پر ہی کام کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ میں نے یہی کیا۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ مونو فیکشن سے الیسکس دھات جب استعمال کی جاتی ہے تو وہ بلاسٹ تو نہیں ہوتی لیکن اس سے ایسی زبردست حرارت پیدا ہوتی کہ اس سے لامحالہ پوری لیبارٹری کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے اور جیسے جیسے مونو فیکشن کا کام آگے بڑھتا ہے درجہ حرارت بھی بڑھتا رہتا ہے اور چونکہ یہ طویل

پراسس ہوتا ہے اس لئے مجھے یقین تھا کہ کچھ نہ کچھ ضرور ہوگا اور تم نے دیکھا کہ واقعی ایسا ہو گیا جیسا میں نے سوچا تھا۔ اس دوران چونکہ ہم سب کو سیکشن ہیڈ کوارٹر مسلسل چیک کر رہا تھا اور یہ بات چونکہ میرے حق میں جاتی تھی اس لئے میں نے اس پن کو آف نہیں کیا البتہ تم سب کی تیز و تند باتیں، تمہارا رویہ اور تم سب کے کچوکے بھرتی ہوئی نظروں نے مجھے پریشان کر دیا۔ مختصر یہ کہ آئیڈیا کامیاب رہا اور لیبارٹری تباہ ہو گئی جبکہ ہم نے ہاتھ بھی نہ ہلایا تھا بلکہ یہ سودا کر کے مجھے تمہارے غصے کا بھی شکار ہونا پڑا تھا اور یقیناً جولیا کی چیف سے ہونے والی بات چیت بھی انہوں نے سن لی۔ اس طرح انہیں مکمل یقین ہو گیا کہ ہم لیبارٹری کی تباہی میں کسی صورت بھی ملوث نہیں ہیں۔ اس طرح مشن تو مکمل ہو گیا لیکن میں ہمیشہ کے لئے فیلڈ سے آؤٹ ہونے پر مجبور ہو گیا ہوں"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب اس طرح آنکھیں پھاڑے حیرت سے اسے دیکھتے رہے جیسے بچے کسی شعبدہ باز کی حرکتوں کو اس انداز میں غور سے دیکھتے ہیں جیسے وہ اس کی شعبدہ بازیوں کو سمجھ سکیں گے لیکن سمجھ نہ پا رہے ہوں۔

"تم۔ تم ہمیں اشارہ تو کر سکتے تھے۔ ان کوڈ میں تو بتا سکتے تھے"...... جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"سب کچھ مانیٹر ہو رہا تھا اور معمولی سی حرکت سارے منصوبے کو ختم کر سکتی تھی۔ اس لئے مجبوراً تمہارا غصہ برداشت کرنا پڑا"۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ غصہ اور سرد رویہ تو ہم نے آپ کا برداشت کیا ہے اور کہہ آپ رہے ہیں۔ ویسے اس دوران آپ کا جو رویہ ہمارے ساتھ اور حقیقتاً جولیا کے ساتھ رہا ہے وہ واقعی حیران کن تھا۔ میں یقین بھی نہ کر سکتا تھا کہ آپ جیسے آدمی کے لہجے میں ہمارے لئے اس قدر اجنبیت اور سرد مہری بھی موجود ہو سکتی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ اس کی اصلیت تھی۔ سمجھے صفدر۔ یہ اوپر سے بااخلاق بنا رہتا ہے ورنہ اس کے اندر ہمارے لئے سوائے اجنبیت اور سرد مہری کے اور کچھ نہیں ہے۔ یہ آج مجھے معلوم ہو گیا ہے"...... جولیا نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"ارے۔ ارے۔ اتنی ناراضگی اچھی نہیں ہوتی۔ بے چارہ تنویر کمزور دل واقع ہوا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بے ہوش ہو جائے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم جیسا رنگا سیار آج تک نہ پیدا ہوا ہے اور نہ پیدا ہوگا۔ نجانے کس کس مٹی سے تمہارا خمیر اٹھایا گیا ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جولیا اور تنویر دونوں کی مٹی سے۔ میرا مطلب ہے نیکی اور بدی ملا کر"...... عمران نے فوراً جواب دیا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے جس انداز میں یہ مشن مکمل کیا ہے اس سے بہرحال یہ بات طے ہو گئی ہے کہ آپ ذہنی طور پر ہم سب سے صدیوں آگے ہیں۔ آپ واقعی صدیوں پہلے پیدا ہو گئے ہیں اور یہ ہماری اور پاکیشیا کی انتہائی خوش قسمتی ہے"..... کیپٹن شکیل نے شاید پہلی بار انتہائی جذباتی سے لہجے میں کہا۔

"کیوں نہ ہوتا صدیوں پہلے پیدا۔ مجبوری تھی۔ اب جولیا کو تو نہ روک سکتا تھا صدیوں تک"..... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو جولیا نے شرما کر منہ دوسری طرف کر لیا۔ اس کا چہرہ یکلخت اندرونی مسرت کی وجہ سے گلنار ہو گیا تھا۔

"کاش تمہیں روکا جا سکتا"..... تنویر نے فوراً ہی کہا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد